فہرست مطالب کتاب حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیہ والغاشیہ

صفحہ	مطلب
۲	دیباچہ
۴	ذکر صانع عالم
۱۰	ذکر بدء عالم
۱۴	ذکر تاریخ عالم
۱۵	سال شمسی و قمری
۱۶	دن رات
〃	ہفتہ
〃	تاریخ ہجرت
۱۷	ذکر عالم
〃	آدم اول است علیہ السلام
۴۰	ذکر ملوک فرس
۴۵	ذکر فراعنۂ مصر ملوک قاہرہ
۴۶	ذکر ملوک عرب قبل اسلام
۴۷	ملوک حیرہ
〃	ملوک غسان
〃	جرہم
۴۸	ذکر امم ؟
〃	امت سریان
۴۸	امت قبط
۴۹	امت فرس
〃	امت یونان
۵۱	ذکر امت جہود
۵۲	امت ترسا
۵۳	امت ہند
۵۴	امت سند
۵۵	امت سودان
〃	امت صین
۵۶	بنی کنعان
〃	بربر
〃	امت عاد
〃	امت عمالقہ
۵۷	امت عرب
〃	عرب مستعربہ
۵۸	امت اسلام
۶۲	رسول امت اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۶۳	مساجد عظیمۂ عالم

صفحہ	مطلب
۶۸	آسمان
۶۹	زمین
۷۲	ارض جدید
۷۳	ملت اسلام
۸۰	فرق خلیقہ اور اختلاف انکے عقائد کا
۸۴	تقسیم اہل عالم
۹۷	اصول اجتہاد اور اسکی ارکان
۱۰۴	علوم قرآن مجید
۱۰۷	شروط اجتہاد
۱۱۴	بخاری رضی اللہ عنہ
〃	مسلم رضی اللہ عنہ
۱۱۵	ابو داؤد رضی اللہ عنہ
〃	سنن ترمذی
〃	سنن ابن ماجہ
۱۱۸	بیان و مراد اعلیٰ شرائط اجتہاد کے
۱۲۹	مجتہد منتسب
۱۳۲	مجتہد فی المذہب
۱۳۸	فائدہ کتاب مغیث الخلق
۱۵۲	فائدہ در تحقیق کا بل
۱۵۹	بیان فروق فرقان مجید

صفحہ	مطلب
۱۶۶	بیان علم
۱۶۹	ذکر مجدد
۱۷۱	ذم علماء دنیا دار
۱۷۲	فرق درمیان ایمان و اسلام احسان
۱۷۵	بیان اسلام
〃	بیان ایمان
۱۷۶	بیان احسان
〃	بیان کبائر ذنوب
۱۷۷	بیان نفاق
۱۷۹	بیان ایمان بقدر
۱۸۱	ثواب امت اسلام
۱۸۵	اعتصام بکتاب و سنت
۱۸۷	فضل احیای سنت مردہ و ذم ایجاد بدعت
۱۹۰	عمل بسنت نزد فساد امت
۱۹۵	معنی فتنہ
۱۹۸	قرب قیامت کا بیان
۱۹۹	فتنۂ بدعت و خلاف سنت
۲۰۲	ذکر فتنۂ عقائد و دیانات خلق
〃	ذکر فرقۂ دہریہ
۲۰۳	ذکر طبایعین

صفحہ	مطلب
۲۰۴	ذکر ثنویہ
〃	ذکر فلاسفہ
۲۰۶	ذکر اہل ہیاکل
۲۰۶	ذکر بت پرستان وعابدان اصنام
۲۱۰	ذکر آتش پرستان
۲۱۱	ذکر جاہلیت
۲۱۲	ذکر منکرین نبوات ورسالات
۲۱۳	ذکر یہود
〃	ذکر نصاری
۲۱۴	ذکر صابئین
〃	ذکر مجوس
۲۱۵	ذکر منجمین واصحاب فلک
〃	ذکر جاحدین بعث
۲۱۶	ذکر قائلین تناسخ
〃	ذکر فتنہ متعلقہ عقائد ودیانات اہل اسلام
۲۱۸	ذکر خوارج
۲۱۹	ذکر قدریہ ومرجئہ
〃	ذکر رافضہ
۲۲۰	ذکر باطنیہ
۲۲۱	ذکر قرامطہ

صفحہ	مطلب
۲۲۲	ذکر اصحاب حدیث
۲۲۴	ذکر فقہاء
۲۳۰	ذکر اول فتن کا جو عبادات اسلام میں واقع ہوئے ہیں
〃	کتاب الطہارۃ
〃	کتاب الصلوۃ
۲۳۲	کتاب الزکوۃ
۲۳۳	کتاب المسئلہ
۲۳۴	کتاب الصدق
〃	کتاب القرض
۲۳۵	کتاب الصوم
۲۳۶	کتاب الحج
〃	کتاب الجہاد
۲۳۸	کتاب الحیل
〃	کتاب الطاعون
۲۳۹	کتاب القرآن
۲۴۰	کتاب الذکر والدعا
〃	کتاب الاکتساب
۲۴۱	کتاب الانساب
۲۴۲	کتاب البیوع

صفحہ	مطلب
۲۴۴	کتاب النکاح
۲۴۹	ذکر ذراری یعنی اولاد
۲۵۵	کتاب اللباس والزینۃ
۲۵۶	کتاب الطعام
۲۵۷	کتاب القضاء والامارۃ والسلطنۃ ذکر [illegible]
۲۶۰	کتاب رزق الولاۃ
۲۶۵	کتاب المفاخرۃ والعصبیۃ
۲۶۶	کتاب فضل الفقر
۲۶۷	کتاب الامل والحرص
〃	کتاب الریاء والسمعہ
۲۶۹	حکم فتنہ
۲۷۰	کتاب اشراط الساعۃ
۲۷۵	ذکر فتن متراکمہ
۲۷۶	ذکر تغیر ناس
۲۷۷	ذم دنیا
۲۸۷	اجمال قتال
۲۹۶	ربع مسکون کا ذکر
۲۹۹	زمین ایشیا
〃	زمین ہند
۳۰۰	چین
۳۰۰	جاپان
〃	روس
〃	جزائر ایشیا کے
〃	افریقہ
〃	امریکا
۳۰۱	اوشینیا
۳۰۳	بیان حوادث
۳۱۵	بیان زلازل واقعہ در اسلام
۳۱۸	بقاء اسلام تا قیامت
۳۲۳	موت کا ذکر
۳۲۴	حکایت بابت دفن و حرق مردوں کے
۳۴۰	قائد مہدی سودانی
۳۵۱	نزول عیسیٰ علیہ السلام
۳۵۲	حلیۂ عیسیٰ علیہ السلام
〃	محل نزول
۳۵۳	یاجوج ماجوج
〃	طلوع آفتاب مغرب سے
〃	دابۃ الارض
۳۵۴	دخان
〃	ریح

صفحہ	مطلب		صفحہ	مطلب
۲۵۴	رفع قرآن شریف		۲۵۵	نفخۂ اولی
"	آگ کا نکلنا		۲۵۶	خاتمۂ طبع کتاب

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي قال في محكم كتابه هل اتاك حديث الغاشية والصلوة والسلام على سيدنا محمد مبلغ الرسالة وشرعها [illegible] وعلى آله وصحبه وحملة علومه اصحاب القلوب الخاشعة اما بعد آج ۱۳۰۰ کا پہلی تاریخ ماہ محرم کی سال اول [illegible] صدی ہجرت کا ہی قیامت تو اوسی دن سے قریب تھی جس سے خاتم الانبیاء سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے لیکن اب بالکل لگ بھگ آگئی جتنی چھوٹی علامتیں ہیں وہ تو آغاز ملت اسلام ہی سے دنیا میں موجود ہین اب بڑی بڑی نشانیان بھی ظاہر ہونے لگین لوگ ان نشانیوں کو دیکھکر طرح طرح کی باتین بناتے ہین کوئی حکیموں کی چال پر چلتا ہی کوئی نجومی رمال کے حکم پر یقین لاتا ہے کوئی کسی کی کشف کو حجت پکڑتا ہی کوئی کسی کے الہام کو سند جانتا ہی کوئی اپنے اجتہاد وطبیعت تیزی عقل سے نئی نئی کہنے لگتا ہی ہزار میں ایک بھی ایسا نظر نہین آتا جو ان حوادث کو دیکھکر خدا سے ڈرے استغفار کرے نجات کی فکر میں پڑے حالانکہ کوئی فتنہ دنیا و دین کا ایسا نہین ہے

جسکی خبر مخبر صادق نے دی ہو بعض فتنون کو تو نام لیکر بتا دیا بعض بے نام فتنون کا پتا دیا
اس حال کو دیکھکر حسبۃ للہ میں یہ رسالہ مختصر لکہا ذکر صانع عالم سے اسکی ابتدا ہی نفخۂ اولیٰ تک
اسکی انتہا ہی بیچ مین جو مطالب لکھے ہین اونمین ترتیب کا لحاظ نہین فقط جمع مقصود سے ہے
فتن کا ذکر ابلیس کی تلبیس تغیر عالم و اہل عالم کا حال ہر زمانہ مین آدم ابو البشر سے
لیکر ابتک جو کچھ تھا مختصر طور پر لکھا گیا ہی مومن دردمند کے لئے یہ رسالہ نسخۂ شفا ہی جاہل
عقلمند کے لئے آیت قہر خدا ہی جو باتین اس رسالے مین لکھی گئی ہین وہ آج کل کے بڑے بڑے
دعوے والون کو بھی معلوم نہین آسانی کہ اونکو تدوین رائے گرفتار رہی تقلید سے اتنی
فرصت کہان ہی کہ وہ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی فکر کرین جنکو کسیقدر معلوم ہی یا اونکے
نزدیک اس علم کی کتابین عربی زبان مین موجود ہین وہ کب دوسرون کو اوسپر مطلع کرتے ہین
خصوصاً عورتون اردوخوان اطفال البستان عوام حرف شناس کو دیکھو سیکڑون رسالے
فقہ کے بن گئے بدعت کی تحسین مین دفتر کے دفتر سیاہ ہو گئے مگر کوئی مختصر رسالہ علم تاریخ
عالم یا امت اسلام کا ایسا نہ بنا جس سے مستورات کو بھی کسی قدر شعور حالات دنیا کا حاصل
ہوتا یا بچے اوسکو پڑھکر حق باطل مین فرق سمجھ لیتے یا عوام مسلمین کو اوسکے دیکھنے سے
ماجرای سابق و حال و فتن استقبال دریافت ہوتا اس رسالے مین باوجود اوسکے متوسط
ہونے کے علم اجمالی سارے جہان کا مندرج ہی گویا ایک جہان چہرے کے اندر لپٹا ہی
مرد عورت بچے عوام سب اسکو اپنی زبان مین بخوبی سمجھ سکتے ہین ورنہ دوسرے سے تو
پڑھوا کر ضرور ہی مطلب اوسکا معلوم کر سکتے ہین علاوہ احوال سابق دنیا و اہل دنیا کے
یہ بات بھی اس رسالے سے حاصل ہی کہ جو اسکو پڑھے وہ خدا سے ڈر کر قیامت کے آنے پر ایمان درست
کر لے اپنی جان کو اپنے گھر والون کی جان کو فتنہای زمانہ سے جو مثل پانی کے برستے
ہین دہوپ کی طرح ہر جگہ چمکتے ہین بچا ویے ہر مصیبت و آفت مین صبر کرے خراب عقیدہ و فاسد
عمل سے آپکو اور سب کو چھوڑا دے دین و دنیا کے کامون کا انجام معلوم کر لے ایمان پر مرنے کو

غنیمت ہے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا
الا متاع الغرور اس رسالے کا نام **حدیث الغاشیہ عن الفتن**
الخالیہ والفاشیہ ہے اب مین اس تمہید کو اس آیہ کریمہ پر ختم کرتا ہون پھر
بیان حالات مشار الیہا مین قدم رکھتا ہون تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا
یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین

ذکر صانع عالم

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کچھ لوگ یمن سے آئے اور کہا ہم دین سیکھنے آئے ہین اور ہم پوچھتے ہین
آپ سے کہ اس جہان سے پہلے کیا تھا فرمایا اللہ تھا اور کوئی شی پہلے اوس سے نہ تھی تخت اوسکا
پانی پر تھا پھر اوسنے آسمان زمین بنائی ہر چیز یاد مین لکھ لی رواہ البخاری والترمذی
رزین عقیلی نے پوچھا ہمارا رب پہلے خلق سے کہان تھا فرمایا وہ تھا اور اوسکے ساتھ کچھ نہ تھا
نہ نیچے نہ اوپر پھر اپنا تخت پانی پر بنایا یہ حدیث ترمذی مین ہے معلوم ہوا اللہ ہمیشہ سے ہے اوسنے
پہلے پانی پیدا کیا پھر عرش پھر آسمان وزمین یہ نام مبارک اللہ قرآن پاک مین دو ہزار پانسو
چراسی جگہ آیا ہے یہ لفظ مقدس علم ہے صانع عالم کا سب اہل عقل قائل ہین وجود صانع عالم کے
مگر جنکا اعتبار نہین جیسے دہریہ اور جو بیوقوف اونکی چال پر چلے یا چلتے ہین سب لوگ دو طرح
ہین ایک مسلمان دوسرے نامسلمان جو مسلمان نہین وہ دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے
عناصر والے تیسرے دو خدا کہنے والے جنکو مجوس کہتے ہین یہ آٹھ فرقے ہین انمین بعض نبوت
ابراہیم علیہ السلام کے قائل ہین چوتھے طبیعت والے پانچوین صابیہ جو قائل ہین ہیکلون کے
ارباب آسمانی سے اصنام زمینی کے منکر ہین نبوت کے ان کی بہت قسمین ہین بعض معتقد
نبوت ابراہیم علیہ السلام کے بعض سورج کو سب خداؤن کا خدا کہتے ہین بعض یہ کہتے ہین کہ
معبود ذات مین ایک اشخاص مین کثیر ہے چھٹے یہود ساتوین نصاری آٹھوین
اہل ہند جو بتون کو پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ آدم سے پہلے یہ بت موجود تھے نوین

بھی یہ جیسے خدا لے آگ و سورج و چاند و تارون و بتون کے ہین ثنوین زنادقہ اور یہ چند قسم ہین
منجملہ اونکے ایک قرامطہ ہین جنکو بوہرہ بھی کہتے ہین دوسرے فلاسفہ فیلسوف کے معنی دوست
حکمت کا انکا علم منحصر ہی چار چیزون مین طبیعی مدنی ریاضی الٰہی پھر ارسطو نے منطق نکالی
غرضکہ صانع عالم کا انکار کوئی عقلمند نہین کرتا سوای دہریہ اور اونکے فرقون مختلف کے اسلام
کے سوا سب اہل ملت توحید صانع مین گمراہ ہوئے اگر کوئی انمین قائل توحید بھی ہوا تو منکر نبوت
و رسالت تھا اسلئے وہ توحید بیکار رہوئی بلکہ خود توحید خالص سوا اہل اسلام کے کسی دوسرے کو
نصیب نہین ہی خدا کے صفات مین طرح طرح کی گپ عقل سے لگائی ہدایت کی راہ نپائی اسی لیے
قرآن شریف مین فرمایا ہی جو کوئی ڈھونڈھے سوا اسلام کے اور دین وہ اوس سے قبول
نہین ہوا اسلام مین یہ بات ٹھہر چکی ہی کہ یہ عالم جسمین ہم موجود ہوئے ہین سب صانع نہین ہی
صانع اسکا ایک اکیلا شخص ہی جسکا نام مبارک اللہ ہی ہزاد ہا رہی نہ کسی کو اوسنے جانا نہ کسی نے
اوسکو جنا اوسکے جوڑ کا کوئی نہین قدیم ہی سب سے پہلے سب کے پیچھے کھلا چھپا ہمیشہ سے ہی
ہمیشہ رہیگا اوسکی ہستی واجب ہی سب صفتین کمال کی اوسمین موجود ہین سب عیبون نقصان
و زوال سے پاک ہی جیسے عجز و جہل و کذب اور بہرا ہونا اندھا ہونا ساری خلق اوسنے بنائی
ذرا ذرا جانتا ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی سب کچھ اوسی کے ارادے سے ہوتا ہی سنتا ہی
دیکھتا ہی نہ کوئی اوسکا ضد ہی نہ ند نہ مثل ہی نہ شریک یعنی وجوب وجود مین استحقاق عبادت مین
خلق مین تدبیر مین حد سے زیادہ اوسی کی تعظیم چاہیے وہی بیمار کو اچھا کرے وہی رزق دے
وہی ہر بلا ٹالے ہر دکھ دور کرے جس چیز کو کہا ہوجا وہ اوسیدم ہو گئی کوئی سامان ظاہری
اوسکے لئے درکار نہین نہ وزیر رکھتا ہی نہ مددگار نہ نائب رکھتا ہی نہ اہلکار نہ کسی چیز کے اندر
گھسے نہ کوئی چیز اوسکے اندر آسکے نہ غیر سے متحد ہو نہ کوئی حادث اوسکی ذات سے لگے نہ اوسکی
ذات مین حدوث سلے حدوث متعلقات صفات مین ہی بلکہ خود تعلق صفت کبھی حادث نہین
حادث وہی متعلق ہی بفتح لام احکام تعلق کا تفاوت بسبب تفاوت متعلقات کے ہی ورنہ اوسکی

ذات پاک حدوث و تغیر و تبدل و تعدد سے بری ہی اوسکی صفتون مین بھی تبدل و جہل و کذب
کو راہ نہین چہ جای ذات پاک وہ عرش کے اوپر ہی عرش پانی پر ہی عرش کے لئے کرسی ہی
وہ جگہ اوسکی دونو قدم کی ہی اوسکے نیچے آسمان ہین قرآن مین سات جگہ فرمایا ہی کہ رحمن عرش پر
بیٹھا پانسو آیت سے زیادہ دلیل ہین اوسکے ثبوت ذات پر بہت سی آیتین اور حدیثین
دلالت صریح کرتی ہین صفت استوا و فوق و علو وغیرہ پر منکر اس صفت کا اور یا اون صفات کا
جو ثابت ہین قرآن و حدیث مین در حقیقت منکر ہی خدا و رسول کا سب صفتون پر ایمان لاوے
کسی کی تاویل نکرے کیفیت ہر صفت کی خدا کو سونپے یہی طریقہ ہی سلف اس امت کا آئین
نجات سے بات بنانا تو ہر کسیکو آتا ہی پھر ایک کی بات بنائی ہوئی دوسرے کی بات پر کب
غالب ہو سکتی ہی اللہ پاک کے ننانوے نام ہین جو ترمذی نے راوی حدیث سے نقل کئے ہین
جو کوئی اونکو یاد کرلے وہ بہشت مین جاوے اون نامون کے سوا اور بہت صفات ہین جو
حدیثون مین آئے ہین گو ظاہر مین اون سے تجسیم و تمثیل نکلتی ہے لیکن ہمکو اوس سے کچھ کام نہین
لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ سب وہمون کو دور کرتا ہی وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ سارے وسوسون سے
چھوڑاتا ہی کلام والون نے محدثون پر تہمت تجسیم و تمثیل کی لگائی اسلئے کہ یہ قائل ہین صفات کے یہ
اونکی ہٹ دھرمی ہی کوئی فرد بشر اہل حدیث مین سے معتقد جسمیت و تمثیل کا نہین ہاں یہ
سب صفتون پر ایمان رکھتے ہین اونکو اونکے ظاہر پر جاری فرماتے ہین اونکی تاویل نہین
کرتے بلکہ دونو آیہ موصوفہ سے معالجہ تشبیہ کرتے ہین انکا عقیدہ یہ ہی کہ استوا معلوم ہی کیفیت
مجہول ہی سوال کرنا اوس سے بدعت ہی خدا نے قرآن مین انکو راسخ العلم فرمایا ہی اسکے
ایمان کی مدح کی ہی اور کہا نہین جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ پھر ہم کسطرح کسیکی تاویل قبول کرین دنیا مین
کوئی اللہ پاک کو نہین دیکھ سکتا گو خواب مین دیکھ لے لیکن آخرت مین سب مسلمان بندے
اوسکو دیکھینگے جسطرح وہ چاہے گا کسی حدیث مین طریقہ اس دیکھنے کا نہین آیا کہ کس شکل
و رنگ و جہت سے ہوگا پھر اوس مین عقل صرف کرنا بے فائدہ ہی دیکھنے پر ایمان لاوے اور جیسے ہی

جب اوسکو دیکھین گے خود معلوم ہوجاویگا کہ کسطرح دیکھا اوسی کا چاہا ہوتا ہی جو اوسنے
چاہا ہوا جو نچاہا نہوا کفر اور سارے گناہ اوسکے پیدا کرنے اور ارادے سے ہوتے ہین یا وسکے
رضا سے بندگی سے خوش نافرمانی سے ناخوش ہوتا ہی نہین خوش آتا اوسکو کہ بندے کفر کرین
گناہ مین پھنسین وہ اپنی ذات اور صفت مین کسیکا محتاج نہین نہ کوئی اوسپر حاکم نہ کچھہ اوسپر
واجب نہ کسی کے واجب کرنے سے کوئی چیز اوسپر واجب ہوا اتنی بات ہی کہ جو وعدہ فرماتا ہی
اوسکو براہ کرم پورا کرتا ہی سب کام اوسکی حکمت سے ہوتے ہین وہ حکمت اوسی کو معلوم ہی
کوئی کام اوسکا عبث نہین اوسپر نہ کوئی لطف خاص جزئی واجب ہی نہ اصلح خاص اوسکی
ہر بات اچھی ہی برائی بدی اوسکی طرف نہین لگتی برائی بدی ہماری طرف ہی اوسکے کسی
کام مین نہ جور ہی نہ ظلم ہر خلق وامر مین رعایت حکمت فرماتا ہی لکن نہ اسلئے کہ اپنی ذات و صفت
کو اوس سے کامل کرتا ہو یا کچھہ حاجت وغرض اوسکی طرف رکھتا ہو کہ یہ ضعف وقبح ہی مخالف
ہی شان خدائی کے بلکہ یہ سب اوسکا عدل وکمال ہی حاکم وہی ہی عقل کو کسی چیز کے اچھے
برے ہونے مین کچھہ دخل نہین نہ کسی کام کے ثواب وعقاب مین بلکہ سب چیزون کا اچھا
برا خدا کے حکم وتکلیف وقضا وقدر سے ہی یہ بات اور ہی کہ کبھی عقل کسی چیز کی کوئی مصلحت
حسن وقبح وثواب وعذاب دریافت کرلے مناسبت باہمی سمجھہ لے پچاس ہزار برس پہلے
آسمان وزمین کی پیدایش سے سارے خلق کی تقدیر کو لکھا جب عرش اوسکا پانی پر تھا
یہ حدیث مسلم مین روایت ابن عمرو سے مرفوعا آئی ہی اوسکا ہاتھہ پر ہی خرچ کرنا اوسکو کم نہین
کرتا رات دن دیتا رہتا ہی دیکھو جب سے آسمان زمین بنایا کتنا کچھہ صرف کیا ہوگا لکن ہاتھہ
خالی نہوا ہاتھہ مین ترازو ہی نیچا کرتا ہی اوسکو اونچا کرتا ہی فائدہ ملطیہ مین سات حکیم بڑے عقلمند
گزرے ہین اونمین ایک ثالیس تھا اوسنے کہا ہی ان للعالم مبدعا لاتدرک صفته
العقول من جهة جوهریته وانما یدرک من جهة آثاره انکساغورس نے بھی اسیطرح کہا ہی
انکسیمانس نے کہا ان الباری ازلی لا اول له ولا آخر هو الواحد انبذقلس نے

جو زمانہ داود علیہ السلام میں تھا اور لقمان سے اوس نے حکمت سیکھی تھی یون کہا ہے
ان الباری تعالی لم یزل ھویتہ فقط اور یہ معاد کا بھی فی الجملہ قائل تھا فیثاغورس نے
جو زمانہ سلیمان علیہ السلام میں تھا اور اوسنے معدن نبوت سے حکمت کو لیا تھا کہا ہی ان الباری
تعالی واحد لا کالآحاد لا یدخل فی العدد ولا یدرك من جهة العقل ولا من جهة
النفس فلا الفكر العقلي يدركه ولا المنطق النفسي يصفه یہی رای خرینوس
شاعر کی تھی جو تابع تھے فیثاغورس کی سقراط بھی اسی کا شاگرد تھا اوسنے اپنے زمانے کے
رئیسون کو شرک اور بت پرستی سے منع کیا آخر بادشاہ نے اوسکو قید کرکے زہر سے مار ڈالا
اوسنے کہا ہی ان الباری تعالی لم یزل ھویتہ فقط افلاطون زمانہ اردشیر میں تھا
شاگرد ہی سقراط کا ارسطو اوسکا شاگرد ہی اوس نے کہا ہی ان للعالم محدثا مبدعا ازلیا
واجبا بذاته عالما بجميع معلوماته على نعت الاسباب الكلية فلوطرخیس نے جو پہلے
مصر میں تھا پھر ملطیہ میں جا رہا یون کہا ہی ان الباری تعالی لم یزل بالازلیۃ التی ھی ازلیۃ
الازلیات وھو مبدع فقط کسنوفانس نے کہا ان المبدع الاول ھویۃ ازلیۃ دائمۃ
دیمومۃ القدم لا تدرك بنوع صفۃ منطقیۃ ولا عقلیۃ بقراط واضع ہی علم طب کا بہمن
اسفندیار کے وقت میں تھا خروسبس وزینون نے کہا ان الباری الاول واحد محض
ھو ھو فقط غرضکہ جتنے حکیم اگلے پچھلے گزرے ہین وہ سب قائل تھے واجب الوجود کے
گو مسائل وحدانیت میں باہم مختلف رہے ملل نحل میں سولہ مسئلے بابت اس اختلاف کے
لکھے ہین اسلام میں جو حکیم ہوئے یعقوب کندی سے لیکر ابن سینا تک وہ سب اسی طریقہ
ارسطو پر تھے سب مذاہب میں سوا چند کلمات الٰہیات کے جنمین باہم مختلف رہی ملل و نحل میں
وہ مسئلے اسکے نقل کئے ہین دسوان مسئلہ معاد کا ہی امت عرب میں بعضی قائل تھے خدا
اور معاد کے اور منکر تھے نبوت کے براہمہ ہند کو جو منسوب طرف ابراہیم علیہ السلام کے
سمجھتے ہین یہ غلطی ہی اسلئے کہ وہ منکر ہین نبوت کے بان مجوس اونکو مانتے ہین فیثاغورس کو

ایک شاگرد قلانوس نام تھا وہ ہند مین آیا اوسنے حکمت برجمن نام ایک آدمی ذہین کو سکھائی
یہ اصل ہی حکما ہند کی ان سب حکیمون کے قول و مذاہب بابت خدا و عالم و معاد وغیرہ کے
اور ذکر انکے علوم کا ملل نحل مین مفصل لکھا ہی غرضکہ وہ بات جو حدیث مین آئی ہی کہ ہر بچہ
فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہی پھر مان باپ اوسکے اوسکو یہودی نصرانی مجوسی بنا لیتے ہین
سچ ہی ساری کائنات کی جبلت توحید پر ہی کوئی اوس سے باہر نہین مگر جسکی عقل مین خلل ہی
جیسے دہریہ جنکو اب نیچریہ بھی کہتے ہین حکیمون کو بھی اقرار ہی کہ ماہیت ذات الٰہی ہماری
عقل اور منطق سے دریافت نہین ہوسکتی پھر جب یہ بات باتفاق رای حکما و شرع اسلام
مقرر ہوئی تو اب جو کچھ بے ذریعۂ نبوت دربارۂ وجود صانع عالم اور اوسکے صفات کی کہا جاوے
وہ سب عقل کا بیضہ ہی جو کچھ زبان انبیا علیہم السلام سے ہمکو معلوم ہوا وہی سچ ہی
بالخصوص جو کچھ خاتم انبیا نے فرمایا اسلئے کہ صحف ابراہیم علیہ السلام آسمان پر اوٹھ گئے
توراۃ و انجیل و زبور مین تحریف ہوگئی خواہ یہ تحریف لفظی ہو اسلئے کہ لغت ان کتابون کی
مثل قرآن کے معجز نہ تھی خواہ تحریف معنوی ہو اسلئے کہ اب کوئی ہم مین زباندان اوس لغت کا
باقی نہین جو کچھ یہود و نصاری کہدین وہی ٹھیک ہی لیکن قرآن و حدیث سے جب تحریف
ان کتابون مین ثابت ہوئی تو ہم اہل کتاب کے بیان و ترجمہ پر بھروسا نہین کرسکتے بعض
اہل علم کے نزدیک سات نوع کی تحریف ہوئی ہی یہ وصف خاص قرآن کریم ہی کا ہی جو پچھلی کتاب
اور آخر صحیفہ آسمانی ہی بعد اوسکے پھر کوئی کتاب آسمان سے آنیوالی نہین یہ قیامت تک
باقی رہیگی اس مین کوئی فرد بشر ایک حرف ایک معنی کی تحریف بھی نہین کرسکتا خدا نے خود
ذمہ اوسکی حفاظت کا لیا ہی آدمیون کے ہاتھ مین اوسکی نگہبانی نہین چھوڑی ایسی کتاب
مبارک دنیا مین روئی زمین پر موجود ہو اور آدمی اوس سے نفع نہ لین نہایت حرمان و بدبختی
کی علامت ہی غرضکہ ہر انسان کو وجود صانع کا اقرار کرنا لازم ہے جب باتفاق امم و جماعت
اہل عالم اس امر کا قائل ہوا تو جو کوئی خدا پر ایمان رکھتا ہی اوسکو واجب ہی کہ خدای پاک کی ذات

وصفات کو اوس طرح پہچانے جسطرح خود خدا نے اپنی کتاب مین یا اوسکے رسول نے اپنی
حدیثون مین نشان دیا ہی نہ اوسطرح جو اہل کلام نے بتقلید حکماء و دیگر اہل ملت بتایا ہی
اسلئے کہ وہ محض عقل ناقص کا خیال خام ہی اور یہ خود خدا اور اوسکے رسول کا کلام ہی بہت
لوگ علم کلام کی ممارست کر کے گمراہ ہو گئے لاکھون آدمی حکمت منطق کے علم پڑھ پڑھکر تباہ
ہو گئے یہ بلا ہارون رشید کے وقت سے اس ملت مین گھسی جب سے ترجمہ کتب فلاسفہ کا
ہو کر اونکے علوم اس شریعت کے علوم مین ملائے گئے احمقون نے اس جہل کو فضل سمجھا
جو سچے مسلمان تھے اونھون نے کسی حال مین خواہ اونکو کوئی عالم سمجھے یا عامی کہے قرآن
و حدیث کو نچھوڑا عقیدہ و عمل مین اوسی پر جمے رہے مین انکا بیڑا انشاء اللہ تعالی پار ہی قیامت
بہت قریب ہی وہان ان سارے جھگڑون کا جلد فیصلہ ہو جاویگا دنیا مین ہرگز اسید نیاوی کی
نہین ہر آدمی ہی اور نیا قول ہر شخص ہی اور اونکا بول آی رب چلا ہمکو سیدھی راہ پر راہ
اونکی جنپر تو نے انعام کیا نہ اونکی جنپر تیرا غصہ ہوا اور نہ اونکی جو گمراہ ہوئے

ذکر بدء عالم

بعض اس مضمون کو بلفظ بدء خلق او تاریخ عالم اور مبدء عالم وغیرہ بھی تعبیر کرتے ہین مطلب
سب لفظون کا ایک ہی ہی حاصل یہ کہ بیان بدء خلق اور بدء عالم مین جو کچھ قرآن شریف
اور حدیث نبوی مین آیا ہی ٹھیک ٹھیک اوسی قدر ہی اوس سے زیادہ جو کچھ کہا گیا محض بے سند
ہی اس جگہ خلاصہ قرآن و حدیث کا لکھا جاتا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وہی ہی جسنے بنایا تمھارے
لئے جو کچھ زمین مین ہے سب پھر چڑھ گیا آسمان کو تو ٹھیک کیا اونکو سات آسمان یہ آیت دلیل ہی
اس بات پر کہ پہلے زمین بنائی پھر آسمان اور کسی جگہ قرآن مین پہلے ذکر آسمان بنانے کا
پھر زمین بنانے کا آیا ہی مراد اوس سے پھیلانا زمین کا ہی بعد آسمان کے یہ زمین و آسمان
سات ہین آسمانون کا سات ہونا جابجا قرآن مین آیا ہے زمین کا سات طبقہ ہونا فقط
ایک آیت سے ثابت ہوتا ہی اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن یتنزل الامر

بیٹھنے یہ بحث کہ ہر طبقہ زمین کا مثل اس طبقہ زمین کے آبادی جسپر ہم سب آج موجود ہین

کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہوتا فرمایا رب تمھارا وہ ہی جسنے بنائے آسمان زمین

چھہ دن مین پھر بیٹھا تخت پر اوڑھاتا ہی رات پر دن یہ دن اوسکے پیچھے لگا آتا ہی دوڑتا ہوا

اتنی دیر اسلئے ہوئی کہ لوگ ہر کام مین نرمی و آہستگی کیا کرین نہین تو ایکدم مین سب بنا سکتا تھا

اور بگاڑ سکتا ہی تخت پر بیٹھنا ثابت ہی چودہ قولون مین یہی قول ٹھیک ہی رات کے پیچھے

دن کا آنا افلاک اعظم کی حرکت سے ہوتا ہی یہ حرکت بہت تیز ہی جتنی دیر مین دوڑتا آدمی ایک

پاؤن اوٹھاوی دوسرا رکھے اتنی دیر مین فلک اعظم ایکہزار کوس حرکت کر جاتا ہی یہ مطلب ہی

دوڑنے کا فرمایا تدبیر کرتا ہی کام کی یعنی عرش کے اوپر سے سب کام نکلتے ہین عرش پانی پر

تھا اب بھی اوسی پر ہی اس سے معلوم ہوا کہ پیدائش عرش و پانی کی آسمان زمین سے پہلے ہی

دوسری جگہہ یون فرمایا ہی تدبیر کرتا ہی کام کی آسمان سے زمین تک پھر چڑھتا ہی اوسکی طرف

ایکدن مین جسکا اندازہ ہزار برس ہین تمھاری گنتی مین موضح القرآن مین لکھا ہی یعنی بڑے

بڑے کام عرش سے مقرر ہوکر نیچے حکم اوترتا ہی سب اسباب اوسکے آسمان زمین سے جمع ہوکر

بنجاتا ہی پھر ایک مدت جاری رہتا ہی پھر اوٹھ جاتا ہی اللہ کیطرف دوسرا رنگ اوترتا ہے

جیسے بڑے بڑے پیغمبر جنکا ترصدہا سال تک رہا یا بڑی قوم مین سرداری جو مدتون چلی وہ

ہزار برس اللہ کے ہان ایکدن ہی فرمایا کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین

اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھہ اورون کو وہ ہی رب جہان کا اور رکھے اوسمین بوجھہ

اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری

پوچھنے والون کو پھر چڑھا آسمان کو اور وہ دھوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ تم

دونو خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے پھر ٹھہرا لئے سات آسمان دو دن مین

اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ورلے آسمان کو چراغون سے اس آیت مین

بیان ہی چھہ دن کے کامون کا اور رد ہی شرک کا اور بیان ہی توحید کا اور ذکر ہی آسمان

وزمین کی اطاعت کا جو کچھ آسمان زمین مین ہی سب اللہ پاک کی اطاعت مین ہی نافرمان
اوسکے حکم کا اگر کوئی ہی تو یہی نوع انسان ہی جسنے غالبًا خدا کی بغاوت شیطان کی اطاعت
اختیار کی ہی سادات علماء اسلام کا اتفاق ہی اسپر کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ
اونمین ہی چھ دن مین بنایا قرآن بھی اسی پر دلالت کرتا ہی جمہور نے کہا یہ چھ دن ایسے ہی تھے
جیسے ہمارے دن ہین ابن عباس و مجاہد و ضحاک و کعب نے کہا بلکہ ہر دن برابر ہزار دن کے تھا
یہود نے کہا ابتداء خلق کی اتوار سے ہوئی نصاریٰ نے کہا پیر سے ہوئی مسلمانون نے کہا
سنیچر سے ہوئی جمعہ کو تمام ہوئی اسلئے جمعہ عید ٹھہرا یہی بات ٹھیک ہی اسلئے کہ حدیث مین
سنیچر ہی کا دن فرمایا ہی عمر بن خطاب کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہمکو
خبر دی ابتدای خلق سے تا داخل ہوے اہل جنت کے جنت مین اور اہل دوزخ کے دوزخ مین
یاد رکھنے والے نے اوسکو یاد رکھا بھولنے والا بھول گیا یہ حدیث بخاری مین ہی اور یہ معجزہ ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ذرا سے وقت میں سارا حال عالم کا ابتداء خلق سے تا فنا
و بعث بیان کر دیا ایک حدیث مین آیا ہی کہ صبح سے ظہر تک ظہر سے عصر تک
عصر سے مغرب تک خطبہ پڑھا مکان اور مکین سے خبر دی کتنے بڑے حالات کے بیان کیے
یہ وقت بھی بہت تھوڑا ہی سو جو کچھ حضرت نے بیان کیا وہ حق ہی اوسکے سوا جو کوئی
کچھ کہے وہ لائق قبول کے نہین یہ بیان حضرت کا کتب حدیث مین ضبط ہی جسقدر جسکو
یاد رہا حاصل یہ کہ اللہ سب سے پہلے ہی اور سب کے بعد اوس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی نہ اوسکے بعد
یہ سارا جہان اوسکا بنایا ہوا ہی عرش اوسکا سارے مخلوق پر اسطرح ہی جیسے قبہ وہ
چھپرتا ہی اوس سے جیسے زمین نیچے سوا اسکے جو چاہے مٹی کو دن سنیچر کے پہاڑون کو دن
اتوار کے درختون کو دن پیر کے بُری چیزون کو دن منگل کے نور کو دن بدھ کے پیدا کیا پھر جانورون
کو اوسمین دن جمعرات کے پھیلایا آدم کو دن جمعہ کے بعد عصر سب سے پیچھے پچھلی ساعت مین اوس
دن کی رات تک بنایا اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا

کہ جو کچھ آج کائنات مین موجود ہی اوسکی خلقت نوع انسان سے پہلے ہو چکی ہی آخر آسمان
کے اوپر دوسرا آسمان ہی دونون مین پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی زمین سے آسمان دنیا
بھی پانسو برس کی راہ پر ہی پھر ساتوین آسمان کے اوپر پانی ہی اوس پانی پر تخت ہی اوس
تخت پر خدا ہی اسیطرح اس زمین کے نیچے اور زمین ہی پانسو برس کا فاصلہ ہر ایک زمین کا
دوسری زمین سے ساتوین زمین تک ہی عرش سے فرش تک جو کچھ ہی سب کو علم اللہ پاک کا
شامل ہی یہ بات حدیث مین آئی ہی احمد و ترمذی نے اسکو ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی
ساتوین آسمان کے اوپر دریا ہی جسکے اوپر سے نیچے تک پانسو برس کا فاصلہ ہی اوسکے
اوپر آٹھ فرشتے ہین جنگلی بکریون کی شکل وہ عرش کو اپنی پیٹھ پر اوٹھائے ہوئے ہین اللہ اس
عرش کے اوپر ہی یہ بات حدیث عباس مین نزدیک ترمذی و ابو داؤد کے آئی ہی فرشتون کو
نور سے جن کو آگ سے آدم کو مٹی سے بنایا سورج ہر رات عرش کے نیچے جا کر سجدہ کر کے نکلنے کی
اجازت مانگتا ہی ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسکو اجازت نہوگی یہ حکم ہوگا جہان سے آیا ہی
وہین پھر جا تو پھر وہ مغرب سے نکلیگا یہ حدیث ابی ذر کی بخاری مسلم ترمذی مین ہے
جسدن وہ پچھم سے نکلیگا اوسدن سے دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا قیامت مین چاند سورج
کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے بہت لوگون نے انکو پوجا ہی رعد یعنی گرج ایک فرشتہ ہی
بجلی اوسکا کوڑا ہی بادل ہانکنے کے لئے گرمی سردی سانس ہی دوزخ کی تارے رونق ہین
آسمان کے شیطانون کو بھگاتے ہین مسافرون کو رستہ بتاتے ہین کسی کی موت زندگی انسے
متعلق نہین مگر بندون کے ڈرانے کو گناہ سے بچانے کو ہوتا ہی عقل سے بہتر کوئی چیز
نہین جسکو خدا زیادہ چاہتا ہی اوسیکو عقل دیتا ہی جسطرح رزین نے ابن مسعود سے مرفوعاً
روایت کیا ہی سب سے زیادہ عقل پیغمبرون کو دی گئی ہی پھر اونکو جو پورے فرمانبردار اونکے ہین
یہ حال ابتداء آفرینش کا زبان خاتم الانبیاء سے معلوم ہوا یہی سچ ہی اس باب مین ایک عالم نے
خاک چھانی جس نے جو چاہا بک دیا ہر شخص نے ایک نئی کہانی گائی اوسکو تو جاہل لوگ مانتے ہین

ذکر تاریخ عالم

تاریخ اوس دن کو کہتے ہین جسکی طرف پچھلے دنون کو نسبت کرین ہر امت کی ایک تاریخ
ہی یہود و نصاری و مجوس نے بیان تاریخ مین سید البشر سے طرح طرح کی گپ شپ کی ہی
مدت بعید و عہد قدیم کا حال سوا خدا کے کون جانے قرآن شریف مین بعد ذکر نوح و عاد
و ثمود یون فرمایا ہی والذین من بعدھم لا یعلمھم الا اللہ ابن مسعود اس آیت کو پڑھتے
اور کہتے جھوٹے ہین نسب بیان کرنے والے تاریخ خلیقہ جسکو ابتدا نسل بھی کہتے ہین اور
بعض بہ تحرک بولتے ہین اہل کتاب و مجوس کو اوسکے بیان مین بڑا اختلاف ہی مجوس و
فرس نے کہا عمر عالم کی بارہ ہزار برس ہی مطابق بارہ برج فلک اور بارہ ماہ سال کے اور
انکو یہ گمان ہی کہ زردشت جو انکا نبی تھا اوسنے کہا ہی کہ اوسکے وقت تک تین ہزار برس
عالم کو گذرے اور اوسکے ظہور سے تا تاریخ اسکندر تین ہزار دو سو اٹھاون برس ہوئے
اول کیومرث سے جسکو یہ پہلا آدمی کہتے ہین تا اسکندر تین ہزار تین سو چون سال ہوئے
پھر جب بیل اس تفصیل کا اجمال سے نکالا تو یون کہا کہ یہ تین ہزار برس خلق کیومرث سے
لے گئے ہین اون سے پہلے ہزار برس گذر چکے جسمین آسمان ٹھہرا ہوا تھا اور کون و فساد
کچھ نہ تھا اور نہ زمین آباد تھی جب فلک نے حرکت کی انسان اول معدل نہار مین حادث ہوا
اور حیوانات کا توالد تناسل چلا اور دنیا آباد ہوئی یہود کہتے ہین آدم سے اسکندر تک
تین ہزار چار سو اڑتالیس سال ہوئے نصاری کہتے ہین پانچ ہزار ایکسو اکیاسی برس گذرے
توریت مین آدم سے تا طوفان دو ہزار چھ سو چھپن سال لکھے ہین انجیل مین دو ہزار دو سو
بیالیس برس بتائے ہین اس اختلاف سے بے اعتباری دونو کی ظاہر ہوئی قیاس
اور رای کو اسمین کچھ دخل نہین اور جو اہل کتاب کے سوا ہین اونمین بھی اختلاف ہی تھوڑا
ہے کہا درمیان خلق آدم اور شب جمعہ اول طوفان کی مدت دو ہزار دو سو سولہ سال

تینتیس دن چار ساعت کی ہی اسیطرح منشا نجم نے کچھ مدت بتائی بہت لوگون نے
خیال کیا کہ مدت بقا دنیا کی سات ہزار برس ہین یہ بات مکڑی کے گھر سے بھی زیادہ واہی
ہی کسی نے کہا آدم سے تا طوفان تین ہزار سات سو تین برس ہوئے کسی نے کہا
دو ہزار دو سو چھپن سال کسی نے دو ہزار اسی برس کہے اسی طرح حال تاریخ طوفان کا
ہی کہ بسبب کثرت اختلاف کے اصل حال معلوم نہین ہو سکتا یہود نے کہا طوفان سے تا اسکندر
دو ہزار سات سو بانوے برس ہوئے نصاری نے کہا دو ہزار نو سو اڑتیس سال ہوئے
سارے مجوس فرس بابل و ہند و چین والے منکر طوفان کے ہین طہمورث کے وقت مین حکیمون
نے طوفان سے ڈرایا تھا لوگون نے اہرام وغیرہ بڑے بڑے مکان بنائے کہ وقت اوس
حادثہ کے اوسمین داخل ہون ایکسو اکتیس برس پہلے طوفان سے طہمورث نے اصفہان مین
کتب علوم کو مجلد کرکے ایک جگہہ محفوظ مین دفن کر دیا تین سو سال بعد ہجرت کے ایک ٹیلہ
اصفہان کا پھٹ گیا اوسکے اندر گھر تھے جنمین چھال درختون کی بھری ہوئی تھی اوسمین
کچھ کتابت نکلی جو کسی کی سمجھ مین نہ آئی قرانات کا حال حجج الکرامۃ اور لقطۃ العجلان مین مفصل
لکھا گیا ہی اور تاریخ بخت نصر اور فیلبش و سکندر کا ذکر بھی کیا گیا ہی اسکندر رومی اور
ہی اسکندر ذوالقرنین اور خضر سے ملاقات ذوالقرنین کی ہوئی تھی اسکندر رومی کے آدمیون
نے عیسی بن مریم کو پایا تھا جیسے جالینوس و ارسطو ذوالقرنین قبیلہ حمیر اہل عرب کے تھے زمانہ
ابراہیم علیہ السلام مین یہود نے کہا خضر زمانہ افریدون مین تھے افریدون نام ذوالقرنین
کا ہی غرضکہ صحیح بات کا کچھ پتا نہین چلتا قرآن شریف سے آنا طوفان کا تمام روی زمین پر
ثابت ہی اور یہی حق ہے ذوالقرنین کا بندہ صالح ہونا قرآن شریف مین مذکور ہی

سال شمسی و قمری

سورج کی چال پر حساب ماہ و سال کا رکھنا طریقہ اہل یونان و سریان و قبط و روم و فرس کا ہی
یہ پانچ امتین ہوئین چاند سے حساب لینا پانچ امت مین ہی عرب یہود و نصاری مسلمان

ہشتہ لکن اب نصاری بھی سورج کا حساب رکھتے ہین شمسی سال کے دن تین سو پینسٹھ روز اور چوتھائی دن ہی اسی شمسی دن سے لوندکا مہینا بنتا ہے بعضے حساب لوندکا نہین رکھتے جیسے قبطی و فارسی لوندکو کبیسہ اور نسیئی کہتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا نسیئی کو باطل ٹھہرایا اور فرمایا زمانہ اوسی حال پر آگیا جسدن خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا اور ہندو چاندکا حساب لیکر کبیسہ کرتے ہین

دن رات

عرب کے نزدیک دن مع رات سورج ڈوبنے سے تا ڈوبنے سورج کے کل تک ہی اسلئے انکے نزدیک رات پہلے ہی دن پیچھے فرس و روم کے نزدیک دن مع رات سورج نکلنے سے تا نکلنے سورج کے کل تک ہی اسلئے انکے نزدیک دن پہلے رات پیچھے ہے

ہفتہ

قدما فرس و ہند و قبط مصر مین استعمال اسبوع کا نہ تھا شام والون نے جب پیغمبرون سے سنا کہ پہلے ہفتہ کے چھ دن مین خدا نے آسمان و زمین بنائی تو انھون نے ہفتہ مقرر کیا پھر سب امتون مین پھیل گیا عرب نے بھی اوسکا استعمال کیا قبط مین مہینے کے تیس دن تھے ہر دن کا نام علحدہ تھا پھر لوند کے سبب وہ نام قائم نرہے بارہ مہینون کے نام اور ہفتہ کے ہر دنکا نام قائم رہا ہر قوم مین شہور و ایام اسبوع کے نام الگ الگ ہین

تاریخ ہجرت

یہ تاریخ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر کی ہی اسلام مین اسی کا رواج ہی پہلی برمضان شعبان تجویز کیا تھا پھر ماہ محرم سے حساب رکھا تین ماہ کے قریب سال ہجرت سے کم کرکے سال ہجرت مقرر کی گئی یعنے محرم صفر اور کچھ دن ربیع الاول کے سے لئے پھر اٹھ ہستھ دن پیچھے لیکر محرم کو تاریخ ہجرت کا شروع قرار دیا پھر جو حساب کیا تو اول محرم سے تا آخر عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دس برس دو ماہ ہوئے اور جو حقیقی حساب عمر کا ہجرت سے لین تو نو برس گیارہ

مہینے بائیس دن ہوتے ہیں مسیح سے تا مولد نبوی پانسو اٹھتر برس دو مہینے آٹھ دن کم
ہوتے ہیں ابتدائے تاریخ ہجرت کی جمعرات کے دن پہلی محرم سے ہی طوفان سے اسوقت تک
تین ہزار سات سو چھتیس برس دس مہینے بائیس دن ہوئے سال قمری کے دن تین سو
چون و چھٹا حصہ دن کا ہی پیغمبر علیہ السلام نے سمت قبلہ پہچاننے چاند کا حساب لگانے کو
اپنی تاریخ کو شہور سال عربی پر بنایا کوئی مہینا پورا کوئی ناقص رکھا اور باقتداء صحابہ
محرم سے ابتدا رکھی تاریخ فرس جسکی ابتدا یزدجرد سے لیتے ہیں اور تاریخ ہند جسکو سمت
کہتے ہیں اور تاریخ انگریزی جسکی ابتدا مولد مسیح علیہ السلام سے لی گئی ہے حال ان کا مجموعہ
لقطۃ العجلان میں ذکر کیا گیا ہی آج تاریخ ہجرت سنہ ۱۳۰۱ اور تاریخ عیسوی ۱۸۸۳ ہی اب
مہینا بھر کے بعد سنہ ۱۸۸۴ شروع ہونگے

ذکر عالم

اس جہان کی بابت لوگوں کے صرف تین مذہب ہیں ایک یہ کہ عالم حادث ہی مجوس و
اہل ملل اسی کے قائل ہیں دوسرا قدم مطلق یعنی اصول اس عالم کی جیسے افلاک و مواد
عناصر و انواع صور علی الاتصال بلا انقطاع قدیم ہیں یہ مذہب ہی فلاسفہ و آبادیین کا یہ
قوم اوائل فرس تھے کہتے ہیں مہ آباد ہمارے نوع کا اور پیشوا ہمارے دین کا ایک آدمی مہ آباد
نام تھا اوسپر کتاب دساتیر اوتری ہی تیسرا مذہب قدم بالنوع ہی وہ مثلا الشخص ہیں یہود اسی کے
قائل ہیں اور اس تقدیر پر کہ حدوث قرار پاوے یہ نوع انسان اپنی بدایت میں مختلف
ہیں اقوال جنمیں جمع ممکن نہیں اصحاب سیر اسی کے مسلمان و یہود و مجوس و ترک و فرنج
قبل ظہور نصرانیت ہیں ابتدا ہبوط آدم علیہ السلام سے لی گئی ہی اور ظاہر یہی ہی کہ وقت
خلقت یہی زمانہ ہبوط رکھا جاوے اسلیے کہ ہبوط و خلقت کے درمیان کی مدت سے
تعرض نہیں کیا گیا کہ اندازہ اوسکا معلوم ہو سکے

آدم ابو البشر علیہ السلام

آدم علیہ السلام اول انبیا ہین انکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا چالیس رات یا چالیس
سال پڑا رکھا پھر اپنی روح انمین پھونکی ہر زمین سے مٹھی بھر مٹی لی انکو اوس مٹی سے
بنایا تھا اسلیئے انکی اولاد کوئی سپید کوئی لال کوئی کالی کوئی ان رنگون کے بیچ مین کوئی
نرم کوئی سخت کوئی پاک کوئی ناپاک ہوئی آدم طول مین ساٹھ گز عرض مین سات گز تھے
یہ نبی تھے خلیفۂ خدا کے ان سے خدا نے باتین کین انکی اولاد مین رسول تین سو پندرہ شخص تھے
نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے آخر عدد کو امام احمد نے ابی امامہ سے روایت کیا ہی لیکن
بسند ضعیف آدم کو خدا نے فرشتون سے سجدہ کرایا سب نے سر زمین پر رکھا شیطان نے غرور کیا
راندا گیا کافر ہوا انکو سب چیزون کے نام سکھائے بہشت مین جگہ دی معلوم نہین یہ بہشت
زمین پر تھی یا آسمان پر گیہون یا کسی اور درخت کے کھانے سے منع فرما کر کہدیا کہ ابلیس تمھارا
تمھاری بی بی کا دشمن ہی ایسا نہو کہ جنت سے تمکو نکالدے اوسنے قسم کھائی کہ مین تمھارا
خیر خواہ ہون آدم نے اوسکی قسم پر دہوکا کھایا اگلے اقرار کو بھول گئے کچھ ہمت نہین پائی گئی
جب جنت سے نکلے تو ننگے تھے پتون سے بدن چھپانے لگے حکم ہوا زمین مین رہو ایک
مدت تک دونون نے کہا ای رب ہمنے ظلم کیا اپنی جان پر اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور رحم نکریگا
تو ہم ٹوٹے والون مین رہینگے اس کہنے پر انکا قصور معاف ہوا آدم علیہ السلام دن جمعہ کے
وقت عصر سوین محرم آٹھوین نیسان کو بہشت سے نکلکر جزیرۂ سراندیپ مین جسکو اب جزیرۂ سیلان اور لنکا
بھی کہتے ہین راہون پہاڑ پر اترے یہ ٹکڑا زمین کا داخل اقلیم ہند ہی اسلیئے ہند اصلی جاے بنی آدم کے
یہان سے اونکی اولاد پھیلکر جہہ ولایتون مین آباد ہوئی سنہ نوسو شمسی مین آدم کا انتقال ہوا
یہ جنت مین چالیس برس رہ چکے تھے چالیس برس اپنی عمر سے داود علیہ السلام کو دے گئے تھے
پھر وہان سے نکلکر دنیا مین آئے انکی وفات سنیچر کو ہوئی انکے انتقال کے وقت تک انکی اولاد قریب چالیس ہزار
نفر کے ہو گئی تھی فرشتون نے انپر نماز جنازہ کی پڑھی دفن کیا قبر انکی مکہ مین بتاتے ہین انکا نام قرآن شریف مین پچیس جگہ آیا ہے
قصاصون کا اتفاق ہی اس بات پر کہ پدر اول اس نوع بشر کے یہی آدم علیہ السلام ہین جسطرح قرآن شریف

سے ثابت ہی اور وہ جو بعض اخبار والون نے ذکر کیا ہی کہ آدم سے پہلے دو امتین اور
تھین جن وطم یہ قول ضعیف و متروک ہی ہمارے پاس اخبار آدم اور ذریت آدم اوسیقدر
ہین جو قرآن شریف مین آئے حدیث مین ہمکو بتائے ہین اسکے سوا جو کچھ ہی وہ یارون کا
خیال وہم کا جال ہی زمین آدم ہی کے نسل سے آباد ہوئی نوح علیہ السلام تک انمین انبیا تھے
جیسے شیث و ادریس علیہما السلام تھے بادشاہ بھی تھے اور ملت والے بھی ہوئے جیسے
کلدانیین یعنی موحدین وسریانیین یعنی مشرکین قصہ آدم علیہ السلام کا اور اونکی اولاد سے
عہد توحید لینے کا قرآن پاک مین مذکور ہی جب فرشتون سے انکو سجدہ کرایا اور مرتبہ
بڑہایا تو پیغمبرون سے بھی عہد لیا گیا کہ کتاب وحکمت تمکو دی ہی اگر رسول آخر زمان آوے
اور تمھاری تصدیق کرے تو اوسپر ایمان لانا اوسکو سچا سمجھنا اونھون نے اقرار کیا
یہ رسول حضرت محمد خاتم الرسل ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آدم بہشت سے زمین اوترے
انکے دو بیٹے تھے ہابیل وقابیل قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا قیامت تک جو کوئی کسیکو قتل
کریگا اوسکا ایک گناہ قابیل پر بھی لکھا جاویگا شیث کا ذکر قرآن مین نہین ہی اسلیے کہ
سب پیغمبرون کے ذکر کا اوسمین التزام نہین کیا ہی بعد قتل ہابیل یہ پیدا ہوئے شیث کا
ترجمہ ہبۃ اللہ ہی سارے آدمیون کا نسب انھین سے جا کر ملتا ہی نوسو بارہ برس کے ہوکر
مرے اوسوقت ہبوط آدم کو ایکہزار ایک سو بالیس برس ہوئے تھے سب سے پہلے انھین کی
داڑھی نکلی عبرانی بولتے تھے انھون نے جوتا ٹوپی پہنا اور پچاس صحیفے انپر اوترے جب
یہ پیدا ہوئے عمر آدم کی دو سو تیس برس کی تھی یہ وصی تھے آدم کے انکا نام نزدیک صابیہ کے
عاذیمون ہی ادریس علیہ السلام بڑے سچے نبی تھے انکو قرآن شریف مین صدیق کہا ہی
تین سو پینسٹھ برس کی عمر مین آسمان پر اوٹھا لیے گئے انکے بھی صحیفے تھے انکو ہرمس ہرامسہ
اور اخنوخ بھی کہتے ہین پیغمبر حکیم بادشاہ تھے شریعت آدم کی مخالفت پر انھون نے جہاد
کیا شہر آباد کیے ایک سو اسی شہر بس گئے انکا جانا آسمان پر خود قرآن شریف مین مذکور ہی

سنہ ایکہزار چارسو ستر مین بعد ہبوط آدم کے آسمان پر گئے انکا نام قرآن شریف مین
صرف دو جگہہ آیا ہی **نوح** علیہ السلام اپنی قوم مین پچاس سال کم ہزار برس رہے جب
قوم نے انکی نہ سنی تو انکی بد دعا سے سب پر پانی کا طوفان آیا اوسمین ڈوب کر مر گئے
ایک بیٹا انکا کافر تھا وہ بھی ڈوب کر مر گیا طوفان ساری زمین پر آیا جو مومن اوراونکے
گھر والے کشتی مین تھے وہ بچ گئے وہ تھوڑے لوگ تھے اسی یا کچھ کم مگر پھر اونکی نسل نہ چلی
نسل فقط انھین تین بیٹوں نوح علیہ السلام کی چلی **حام سام یافث** حام چھوٹے سام منجھلے
یافث بڑے بیٹے تھے اسلئے انکو آدم ثانی اور اب ثانی کہتے ہین حدیث سمرہ بن جندب
مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سام عرب کے باپ یافث روم کے باپ
حام حبش کے باپ ہین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی بعض نے کہا حام باپ ہین حبش و
زنج و قبط و سودان و بربر و ہند و سند کے سام باپ ہین فارس روم کے یافث باپ
ہین ترک و صقالبہ و یاجوج و ماجوج کے غرضکہ یہ بیان انساب کا مجمل ہے
تفصیل مین اختلافات ہی کوئی دلیل مرفوع موجود نہین جو حجت سمجھی جاوے نوح علیہ السلام
ایکہزار چھہ سو بیالیس برس بعد ہبوط آدم کے پیدا ہوئے طوفان تک آدم علیہ السلام کو
دو ہزار دو سو بیالیس برس گزرے تھے انکی قوم بت پرست تھی پانی سے ہلاک کی گئی دسوین
رجب کو کشتی مین بیٹھے دسوین محرم کو اوترے چھہ مہینے دن رات طوفان رہا کشتی جودی
پہاڑ پر ٹھہری نوح کا نام قرآن شریف مین اونچاس جگہہ آیا ہی جب طوفان آیا چھہ سو برس کے
تھے بعد طوفان کے تین سو پچاس برس زندہ رہے یہ سب نو سو پچاس برس ہوئے
بحسب صراحت قرآن شریف **ھود** علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کیطرف بلایا اس قوم
کا نام عاد ہی اونھون نے نہ مانا قحط پڑا اوسپر بھی نہ مانا بادل آیا اوسمین ہوا کا عذاب تھا
ہوا نے ایسا گرایا جیسے کھجور کے درخت یہ نبی نوح کے بعد پہلے ابراہیم علیہ السلام سے تھے
انکا نام قرآن شریف مین آٹھ جگہہ آیا ہی **صالح** علیہ السلام انکو ثمود کی طرف بھیجا گیا تھا

انھون نے کہا فقط خدا کو پوجو قوم نے نمانا معجزہ مانگا اللہ تعالے نے ایک ناقہ پہاڑ سے
پیدا کیا انھون نے اوسکے پاؤن کاٹ ڈالے ایک ایسی چنگھاڑ آئی جسنے اونکو کاٹو کی مرند ش
کیطرح کردیا یہ بعد اس عذاب کے حجاز مین آئے اٹھاون برس کی عمر ہوئی یہ ابراہیم
علیہ السلام سے پہلے نوح سے پیچھے تھے تو جگہہ انکا نام قرآن شریف مین آیا ہی ابراہیم
علیہ السلام جب آدم علیہ السلام کو تین ہزار تین سو تیئیس برس گزرے طوفان کو ایکہزار
اکاسی سال ہوئے تو یہ پیدا ہوئے سنہ تین ہزار تین سو نویا الخ نمرود بادشاہ وقت نے ان کو
آگ مین ڈالدیا فریدون انھین کے وقت مین تھا انکے باپ بت تراش تھے بہت نصیحت کی
نمانا چار مغفرت کی دعا مانگی حکم ہوا کافر کے لئے دعا نکرو ایک سو پچتر برس جئے انکے صحیفے
کہاوتین تھین یہ نام سریانی ہی اسکے معنی باپ مہربان سب سے پہلے ان کے بال سفید ہوئے
انکو ابو الانبیا و تاج الاصفیا و آدم ثالث کہتے ہین بعد آدم کے کعبہ کو انھین نے بنایا پھر [illegible]
نے پھر جرہم نے پھر قریش نے پھر ابن الزبیر نے پھر حجاج نے پھر سلطان مراد نے جواب تک موجود
ہی انکے پاؤن کے نیچے کا پتھر اب تک باقی ہی جسکو مقام ابراہیم کہتے ہین یہ اس پتھر کے کسی بی کی کوئی مثال دنیا مین کہین موجود
نہین ہے مگر بعض آثار خاتم الانبیا حال مین دو خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملے ہین جنکی
نقل عکس سے لی گئی ہی میرے پاس بھی موجود ہین و بعد محمد بڑی نشانی قرآن و حدیث
ہی جو قیامت تک واسطے عمل اور عرض کرنے اقوال و اعمال خلق کے اور [illegible]
حق و باطل کے باقی رہیگی ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے اپنے بڑے بیٹے اسمعیل کو
ذبح کرنا چاہا تھا خدا نے بدلا بھیجکر بچا لیا انکو بچا دوست خاص بندہ اپنا پایا انکا نام
قرآن شریف مین اکثر جگہہ آیا ہی اسمعیل علیہ السلام یہ ملک شام مین پیدا ہوئے چودہ برس
پہلے بنا کعبہ سے اسی سال انکے باپ نے اپنا ختنہ کیا یہ بچپنے گئے تھے طرف اپنے ماموان
جنکو جرہم کہتے ہین انکے نام کا ترجمہ مطیع اللہ ہی انکی قبر درمیان میزاب و حجر کے ہی ایکسو
سینتیس برس جئے ہمارے حضرت انھین کی اولاد مبارک مین ہین ہاجر انکی ماں تھین

بادشاہ نے سارا کو دی تھین چھیاسی برس کی عمر ابراہیم علیہ السلام کی تھی جب یہ پیدا ہوئے
انکو قرآن مین حلیم و صدیق کہا اور رسول نبی کہا ہی گھر والون کو نماز و زکوٰۃ کا حکم کرتے انکا نام
قرآن شریف مین بارہ جگہہ آیا ہی اسحق علیہ السلام انکے باپ سو برس کے تھے جب یہ پیدا
ہوئے آدم کو تین ہزار چار سو تینتیس برس اوسوقت تک گزرے تھے ساری عمر شام مین رہے
ایک سو اسی برس جیئے باپ کے پاس دفن ہوئے انکا نام قرآن شریف مین سترہ جگہہ آیا ہے
یعقوب علیہ السلام اسحق ساٹھ برس کے تھے جب یہ متولد ہوئے ایک سو سینتالیس برس کی
عمر پائی انکا نام قرآن شریف مین سولہ جگہہ آیا ہی ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے
اپنی اولاد کو وصیت کی یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون
انکے بیٹون نے کہا نعبد الہک والہ آبائک ابراھیم واسمعیل واسحق الہا واحدا
ونحن لہ مسلمون یہ سب مسلمان تھے ولہ احمد لوط علیہ السلام بھتیجے ہین ابراہیم علیہ السلام
کے اہل سدوم کے رسول تھے وہ لوگ کفر و فاحشہ مین مبتلا رہتے لونڈے بازی کرتے جب
سمجھانے پر سیدھے نہوئے فرشتون نے آکر پانچون گانون کو اولٹ مارا جو گانون سے
باہر تھا اوسپر پتھر برسے وہ یون مرا یہ عذاب صبح کیوقت ہوا ہر پتھر پر نام ایک ایک کا لکھا تھا
انکا نام قرآن شریف مین ستائیس جگہہ آیا ہی ایوب علیہ السلام بڑا اصل ہین روم کی ہین بڑے
مالدار تھے انکا امتحان لیا گیا محتاج ہوگئے لیکن عبادت و شکر کو ترک نکیا پھر جذام کی بیماری
ہوئی کیڑے پڑگئے صبر نچھوڑا آخر کو اچھے ہوگئے انکا نام کتاب اللہ مین چار جگہہ آیا ہی قرآن مین
فرمایا ہمنے پایا اوسکو صابر کیا اچھا بندہ ہی رجوع کرنے والا انکی صحب یعقوب علیہ السلام کا
یہ مشہور ہی بعض کے نزدیک زمانہ یعقوب مین تھے تہتر برس جیئے ذوالکفل انکے بیٹے
بعد انکے پیغمبر ہوئے یوسف علیہ السلام اٹھارہ برس کے تھے جب باپ سے جدا ہوئے
چالیس برس جدا رہے پھر مصر مین ملے سترہ برس یکجا رہے وقت وفات پدر چھپن برس
کے تھے ایکسو دس برس جیئے دو سو اکاون سال کے بعد مولد ابراہیم علیہ السلام سے پیدا

ہوئے تھے موسیٰ علیہ السلام سے چونسٹھ سال پہلے وفات پائی انکا قصہ احسن القصص ہی زلیخا کا عشق
انسے حالت کفر مین تھا اسلیئے عشق خصال کفر مین ٹھہرا یہ لفظ قرآن شریف وحدیث صحیح
مین کسی جگہہ نہین آیا ہی یہ مصر مین سکے تھے کم داموں پہ پھر زلیخا کے مکر سے قید ہوئی
۱۲ یا ۱۴ یا ۱۸ برس تک قید مین رہے جب رہائی ہوئی وزیر مصر ہوئے انکا نام فرقان حمید مین
ستائیس جگہہ آیا ہی اصحاب کہف یہ روم کے رہنے والے تھے بادشاہ کافر سے بھاگکر
ایک غار مین جا چھپے اب تک خواب راحت مین ہین ایک بار جگے تھے آدم علیہ
السلام سے چھہ ہزار دو چھتیس سال بعد پھر سو گئے رات آدمے آٹھواں کتا ہی
یہ ایک عجب نشانی ہین خدا کی انکا قصہ قرآن مین آیا ہی سورج نکلتے ڈوبتے وقت انکی طرف سے
کترا کر جاتا ہی شعیب علیہ السلام یہ ابراہیم کی اولاد دیا او نپر ایمان لانے والون کی اولاد
سے ہین اول ایکہ والون کی طرف بھیجے گئے تھے وہ آگ برسنے سے ہلاک ہوئے پھر مدین
کے رسول ہوئے وہ زلزلہ سے مٹے انکو خطیب الانبیا کہتے ہین مدین والے ناپ تول مین کمی
کرتے تھے انکا کہنا نہین سنتے انکو دھمکاتے ڈرلاتے انکا نام قرآن مجید مین گیارہ جگہہ آیا ہی
موسیٰ علیہ السلام آدم کے اوترنے سے تین ہزار سات سو اڑتالیس سال بعد مصر مین پیدا
ہوئے اوسوقت طوفان کو یکہزار و چھہ سو چھتیس برس یا پانسو ساٹھہ برس گزرے تھے
اور ابراہیم علیہ السلام کو چار سو پچیس سال ہوئے تھے منوچہر کا زمانہ تھا جب مصر سے نکلے
اسی برس کے تھے چالیس برس جنگل مین رہے ایکسو بیس برس جئے قوم فرعون نیل مین ڈوب گئے
ایکہزار چار سو پچاسی برس پہلے عیسیٰ سے تھے بعض نے اور سنہ بتائے ہین انکا قصہ کتاب
اللہ مین مفصل لکھا ہی انکا نام کلام اللہ مین ایکسو چھتیس جگہہ آیا ہے ہارون علیہ السلام کا
نام اونتیس جگہہ موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توراۃ لکھی لکھائی تختیون پہ ہاتھ سے خدا کے ملی تھی
ہارون انکے بڑے بھائی انکے وزیر نبوت تھے دونو کا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی یوشع
یہ اولاد مین یوسف علیہ السلام کے ہین خلیفہ تھے موسیٰ علیہ السلام کے تین برس تیہ مین رہے

اکیسو برس جیئے یسع کا نام قرآن مجید مین دو جگہ آیا ہے ذی الکفل کا بھی دو جگہ
عزیر کا ایک جگہ شمویل انکو پیغمبر بتایا ہی وفات موسی علیہ السلام سے انکے چار سو
ترانوے سال گزرے باون برس جیئے داؤد علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین
تھے بڑے بہادر تھے چار ہزار تین سو تیتیس برس بعد آدم کے پیدا ہوئے موسی علیہ السلام کے
پانسو پینتیس برس بعد انتقال کیا انکے وقت مین افراسیاب حاکم فارس تھا ستر برس جیئے
انکو خدا نے خلیفہ فرمایا ہے صاحب قوت کمال پرندے و پہاڑ انکے ساتھ تسبیح کرتے
تھے انکے ہاتھ مین موم ہوجاتا اوس سے زرہ بناتے زبور انکی کتاب کا نام ہی انکے عہد مین
بعض بنی اسرائیل مسخ ہوگئے بندر بنگئے مگر نسل اونکی نہ چلی یہ عذاب اس بات پر ہوا کہ زبور پر
عمل کرنا چھوڑدیا انکا نام کتاب اللہ مین سولہ جگہ آیا ہی اعملوا آل داود شکرا وقلیل من
عبادی الشکور انھین کے قصے مین ہے سلیمان علیہ السلام بیٹے ہین داؤد کے
چار ہزار تین سو اکانوے برس بعد آدم سے پیدا ہوئے بارہ برس کے تھے جب خلیفہ ہوئے
جیسی حکومت و دولت و مملکت انکو ملی کسیکو پھر ویسی نملی بیت المقدس انکی مسجد کا نام ہی
سات برس مین بنائی گئی تیس گز کی اونچی ساٹھ گز کی لمبی بیس گز کی چوڑی تھی پانسو گز کی فصیل
اوس سے الگ باہر بنائی تھی بلقیس ملکہ یمن کا آنا نزدیک انکے قرآن سے ثابت ہی باون برس جیئے
چالیس برس بادشاہی کی سال وفات مین اختلاف ہی پانسو چھتیر برس بعد وفات موسی
کے انتقال کیا آدم علیہ السلام کو چار ہزار چار سو تہتر برس گزرے تھے انکی نسل مین پندرہ
بادشاہ ہوئے دو سو اکسٹھ سال تک سلطنت رہی سب مین پچھے حزقیا تھے بڑے نیک
تھے بیس برس کے تھے کہ حاکم ہوئے انتیس سال حکمرانی کی پندرہ برس پہلے مرنے سے انکی عمر
ہوچکی تھی خدا نے انکی عمر زیادہ کی انکے وقت کے پیغمبر نے یہ خبر دی موسی علیہ السلام سے
آٹھ سو ساٹھ سال بعد وفات پائی انکا نام کتاب اللہ مین سترہ جگہ آیا ہی قرآن شریف مین
صرف تیئیس پیغمبرون کا ذکر ہے لقمان خضر ذو القرنین کی نبوت مین اختلاف ہی فرعون

ملعون کا نام چھتر جگہہ اور قارون کا نام چار جگہہ آیا ہی ذوالقرنین انکا نام اسکندر ہی
یہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام مین تھے کسی نے یہ بھی کہا ہی کہ فریدون یہی ہین ابن عباس نے کہا
انکی قوم حمیر تھی سد یاجوج و ماجوج انھین نے بنایا ہی قرآن مین انکا قصہ آیا ہی بڑے اولوالعزم
صاحب علم آدمی تھے خدا نے انکو اپنا بندہ کہا ہی سچ ہی بندگی سے بڑھکر کوئی مرتبہ نہین لیکن جب
بندے سے پوری بندگی ادا ہو ورنہ پھر سراسر شرمندگی سرافگندگی ہی یونس بن متی علیہ السلام
انکا نام قرآن شریف مین چھ جگہہ آیا ہی متی انکی مان کا نام ہی سوا انکی اور مسیح علیہ السلام کے
کوئی نبی مان کے نام سے مشہور نہین ہوا موسی علیہ السلام سے آٹھ سو پندرہ برس بعد مبعوث
ہوئے موصل کے پاس نینوی ایک گانون ہی وہان کے نبی تھے لاکھہ یا کچھ اوپر لاکھہ کی بستی
تھی قوم نے انکی بات نہ سنی انھون نے وعدہ عذاب کا کیا عذاب آیا پیغمبر کو سچا کرنے کے
لئے لیکن بے اذن وعدہ کیا تھا اسلئے قوم کی توبہ پر وہ عذاب مکانون کی چھت تک آ کر اوٹھ گیا
یہ رفع عذاب فقط اسی قوم سے ہوا نہ کسی دوسری امت سے انکا قصہ قرآن مین مفصل آیا ہی
انکو ذوالنون بھی کہتے ہین اسلئے کہ مچھلی نگل گئے تھے جب دعا کی جان بچی یہ دعا عجب چیز ہی
اب بھی جو کوئی اسکو پڑھے ہر بلا سے نجات پاوے اسی طرح قرآن و حدیث دونو مین آیا ہی
یہ عذاب دہوین کا تھا مگر موقوف رہا انکو قرآن مین رسول فرمایا ہے صاحب الحجت بھی کہا ہی
الیاس علیہ السلام انکی قوم بت پوجتی تھی جب منع کیا تو انکو جھٹلایا قرآن مین فرمایا یہ
رسولون مین سے ہین انکا نام کتاب اللہ مین تین جگہہ آیا ہی زکریا حضرت سلیمان کی اولاد مین
نبی تھے پیشہ درودگری کا کرتے مریم کے یہی کفیل بنے یحیی علیہ السلام انکے بیٹے ہین بڑہاپے
مین پیدا ہوئے پانچہزار پانسو چوراسی برس بعد ہبوط آدم کے عیسی علیہ السلام سے چھ مہینے
بڑے تھے یہی سال تولد مسیح کا بھی ہی ہیرودوس بادشاہ نے انکو ذبح کر ڈالا زکریا کو مریم سے
متہم کیا وہ ایک درخت کے اندر جا چھپے اوسکو چیر ڈالا زکریا کے دو ٹکڑے ہو گئے سو برس
کی عمر تھی یحیی تین برس پہلے رفع مسیح سے مارے گئے ایک فاحشہ عورت کی خاطر سے انکا سر

نکاٹ کر بطور تحفہ روبرو بادشاہ وقت کے حسب فرمایش لیوسکے بھیجا گیا نصاری انکو یوحنا
کہتے ہین زکریا و یحیی کا نام قرآن شریف مین سات جگہ آیا ہی عیسی بن مریم علیہ السلام
انکی ولادت کا قصہ قرآن مین آیا ہی یہ روح کلمہ بندہ نبی رسول اللہ کے ہین معجزات لیکر پیدا
ہوئے گود مین ماں کے بولے انجیل انکی کتاب کا نام ہی جب تیس برس کے ہوئے وحی آنے لگی
بارہ آدمی ایمان لائے جنکو حواری کہتے ہین سنہ پانچہزار چہ سو ستر مین ہبوط آدم سے آسمان
پر اوٹھا لئے گئے آخر زمانہ مین پھر اوترینگے بیاہ کرینگے دین اسلام کو رواج دینگے انکا
اوترنا قیامت کے آنے کی نشانی ہی جب اوٹھ گئے تو تینتیس برس کے تھے پھر آکر چالیس
برس رہینگے تہتر برس کی عمر پائینگے سولی پانا انکا یہود سے بے سند ہی انکی امت
بہتر فرقہ ہو گئی ہی نصاری نے انکو ایک خدا سمجھا ہی لیکن یہ بندے ہین خدا کے نہ خدا ہین نہ بیٹے
خدا کے انکا نام قرآن شریف مین چھتیس جگہ انکی لقب کا نام چونتیس جگہ آیا ہی قائل کہ آدم کو خدا نے بے ماں باپ کے
پیدا کیا حوا کو بے ماں کے بنایا عیسی کو بے باپ ظاہر کیا باقی سب بنی آدم کو ماں باپ سے نکالا
یہ چار قسم ہوئے اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی اس تیرھوین صدی میں امت مسیح نے رد اسلام
مین بہت کچھ تحریر تقریر کی لیکن آخر کو ہار گئے انکا است مسیح ہونا فی الحقیقت برای نام ہی اصل مین
سب کے سب یا اکثر حکیم وضع دہری مذہب ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
یہ آخر رسل اول انبیا ہین پانسو چیتالیس برس بعد رفع مسیح علیہ السلام کے مکہ معظمہ مین
پیدا ہوئے دن اتوار کے دسوین ربیع الاول کو چالیس برس کی عمر مین سارے دنیا کے پیغمبر
ہوئے دس برس مکہ معظمہ مین رہے پھر مدینہ منورہ مین جا رہے تیرہ برس وہان گذرے تریسٹھ
برس کی عمر ہوئے انکی آخر عمر مین ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی یا زیادہ اس سے مسلمان ہو گئے
تھے دین اسلام ہفت اقلیم مین پھیل گیا تاریخ اسلام انکی ہجرت سے رکھی گئی ہے قمری حساب سے
انکا نام مبارک قرآن شریف مین پانچ جگہ آیا ہے انجیل مین فارقلیط نام ہی جسکا ترجمہ احمد
کتاب اللہ مین انکی بیان اور بات کی قسم کھائی ہی حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام نکے

جتنے اوسطے تھے درمیان ہبوط آدم علیہ السلام اور انکے مولد کے چھہ ہزار تین سو اکانوے
برس سات مہینے ہوتے ہین آخر سال حال یعنی سنہ ۱۳۰۰ ہجری تک سات ہزار چھہ سو اکانوے
برس ہفت ماہ ہوئے ف مورخین اہل کتاب و منجمین وغیرہم مین بابت تاریخ ہبوط
آدم و عمر دنیا بہت بڑا اختلاف ہی اور کیون نہو کہ قرآن مین فرمایا ہی کہ اس امت سے پہلے
جو بہت سے قرن گزرے ہین وہ اللہ ہی کو معلوم ہین جو بات نزدیک ہے اللہ کے
نہین ہی اوسمین بڑا اختلاف رہتا ہی ہم کیا اور ہمارا علم کیا ساری دنیا کا علم جسمین انبیاء
بھی شامل ہین سامنے اوسکے علم کے ایسا ہی جیسے چڑیا پانی مین چونچ ڈالکر نکالے تو اوسمین
اتنا پانی سے لگے گا یہ بات کہ آدم کے اوترنے سے ابتک اتنا زمانہ ہوا اور دنیا کی عمر سات ہزار
برس ہی قول یہود کا ہی اسلام مین اسکی کچھ اصل نہین حدیث و قرآن مین نہ تاریخ ہبوط
آدم بتائی ہی نہ عمر دنیا کی دنیا عبارت ہی خلق آسمان و زمین سے اسکو بھی شبہہ بہت مدت
ہوئی اگرچہ عدد صحیح معلوم نہین آدم سے اب تک کتنا زمانہ گزرا اسکا بھی ٹھیک ٹھیک پتا
نہین چلتا یہ جو ہر ملت و امت نے بمقدار ایام دنیا کسی نے ون کسی نے جگ بتایا ہی
یہ سب انکا وہم و خیال ہی لاکھون کروڑون پدمون سنکھون سے زیادہ شمار سالون کا
بیان کرتے ہین حالانکہ یہ علم خلق کے علم سے خارج ہی سوای خالق کے کوئی اوسکو نہین
جان سکتا ہم کون ہین تم کون ہو جو اسمین غور کرین ہمین تو نجات کے لئے اسیقدر کافی ہی
کہ صانع عالم کا اقرار کرین آپکو بندہ ناچیز مخلوق باطل اوسکو خالق معبود برحق سمجھین دنیا کو
فانی آخرت کو باقی جانین سوای پیغمبرون کے دوسرے کی بات کی سند نہ مانین جتنا فساد
دنیا مین ہی اوسکی بنیاد یہی ہی کہ جتنے آدمی اوتنی عقل ہر آدمی اپنی عقل پر چلتا ہی نقل کو
نہین مانتا اگر اس عقل کو جو درحقیقت جہل محض ہی طاق مین رکھکر سب کے سب پیغمبرون کی
بات پر اتفاق کرلین ایک بات بولین تو ابھی سارا جھگڑا چکا جاتا ہی لیکن یہ ہرگز ہوگا
اسلیے کہ ابلیس سا دشمن ہمارے پیچھے لگا ہی حسد اوسکو دوزخ کا بوجھ اٹھوا چکا ہی اگرچہ بہتون

تو دو نیخ خالی رہے جو نیک نہون تو بہشت کی آبادی کسطرح ہو قیامت کے دن
یہ جگہ ایک جاویگا اس لڑائی بھڑائی کا نیا و بخوبی ہو جاویگا وہ دن بھی اب نزدیک
انکا ہی گو تاریخ آمد معلوم نہین ہو سکتی ہی ف نوح علیہ السلام کے بیٹون نے دوبارہ
طوفان کے خوف سے ایک بڑا محل اونچا بنایا تھا جسکا سر آسمان سے لگتا تھا بہتر بیج اوسکے
رکھے تھے ہر بیج مین ایک بڑے شخص کو عمل کے لیے بٹھایا تھا اللہ تعالی نے اس حرکت کو
نا پسند کیا وہ محل گر پڑا او سکے گرنے کی گڑ بڑ مین ایسی گھبراہٹ ہوئی کہ سب کی بولیان
بگڑ گئین ایک کی بولی دوسرے کی بولی سے نہ ملی اسکو تبلبل السنہ کہتے ہین
عابر نام نے انکے ساتھ اس گھر بنانے مین موافقت نہین کی تھی وہ اللہ تعالی کی اطاعت
مین تھے اونکی زبان عبرانی باقی رہ گئی پھر سام کی اولاد عراق و فارس مین جا بسی ہند کی
سرحد تک حام کی اولاد جنوب مین مصر تک آرہی یافث کی اولاد بحر خزر سے تا چین
آباد ہوئی یہ تینون ہر سہ فرزند نوح کے اسی تبلبل السنہ کے زمانہ سے ہوئے سب بہتر شاخین
انکی اولاد کی ہو گئین ف ابراہیم علیہ السلام آخر زمانہ بیوراسپ مین تھے جسکا نام
ضحاک بھی ہے وہ زمانہ اول ملک فریدون کا تھا سنہ تین ہزار چار سو تیئیس مین جا نہ
کعبہ کو بنایا اسی سال مین اسحق پیدا ہوئے اسمعیل انسے چودہ برس بڑے تھے ذبیح یہی ہین
یہود اسحق کو ذبیح بتلاتے ہین یہ ٹھیک نہین پھر قریش نے کعبہ کو ڈھا کر سنہ پینتیس مین
مولد نبوی سے دوبارہ تعمیر کیا نکتہ جتنے نبی رسول خدا کی طرف سے آدم سے لیکر
اس دم تک آئے خواہ کسی نے اونکو مانا یا نمانا وہ سب یہی کہتے رہے کہ خدا ایک ہی اوسیکو
رب سمجھو اوسیکو پوجو بری عادت چھوڑ دو نیک خصلت برتو خدا کے سوا جتنی مخلوق ہی حیوان
ہو یا جماد یا نبات وہ لائق پوجا کے نہین بعض امتون نے کم یا بیش مانا اکثر نے نمانا نمانے
والے بہت گئی یہان وہان دونو جگہ اچھے رہے سیکڑون پر طرح طرح کا عذاب آیا نوح علیہ السلام
کی امت پانی سے مٹی یہ امت بت پوجتی تھی ہود علیہ السلام کی امت عاد نام بھی بت پوجتی

تھی اور تیز ریح کا عذاب آیا سب برباد ہو گئی صالح علیہ السلام کی امت جسکا نام ثمود تھا ایک صیحت
ہلاک کر دی گئی لوط علیہ السلام کی قوم پہ پتھر برسے اسکو قذف کہتے ہین بستیان الٹ دی گئیں
اسکو موتفکات کہتے ہین یونس علیہ السلام کی امت پر دھوین کا عذاب آیا تھا لکن اونکی توبہ
کرنے سجدے مین گر نے سے اوٹھ گیا مدین والے قوم شعیب علیہ السلام آگ برسنے زلزلہ
ہونے سے تباہ ہو گئی امت موسی علیہ السلام مین سے فرعون والے دریا مین ڈوب کر مر گئے
بنی اسرائیل پر طرح طرح کا عذاب آیا بندر سور بن گئے اسکو مسخ کہتے ہین قارون زمین مین دھنس گیا
اسکو خسف کہتے ہین یہ گیارہ قسم کا عذاب ہی جو اگلی امتون پر آیا ہر پیغمبر نے اپنی امت کو
اگلی امت کا عذاب یاد دلا کر ڈرایا مگر کون سنتا ہی اس امت آخر پہ جو ملت اسلام کہلاتی ہی
اوسطرح کا عذاب بعینہ نہیں آیا اور نہ آویگا حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہی یہ امت میری
امت مرحومہ ہی اسپر آخرت مین کچھ عذاب نہوگا عذاب اسکا دنیا مین فتنے و زلزلے و قتل
ہین رواہ ابو داؤد دوسری روایتون مین ہونا قذف و خسف و مسخ کا اس امت کی بعض
قومون مین نزدیک قرب زمان قیامت کے آیا ہے اور کثرت زلازل کو علامت قرب قیامت
ٹھہرایا ہی جسطرح اور بہت سی علامتین اوسکی ہین آس تیرہوین صدی مین بہت سے انکو قرب قیامت
کے پائے گئے خصوصاً اس سال اخیر مین جسپر یہ صدی ختم ہو گئے بہت لوگون نے آنکھون
کانون سے دیکھے سُنے لکن گمراہ لوگ ابتک اوسکے منکر ہین جو علامت ارضی و سماوی ظاہر
ہوتی ہی اور جانتے ہین کہ یہ بات اسلام مین آئی ہی اوسپر مضحکہ کرتے ہین جسطرح اوسکا کبھی کچھ
سے کیسی رای اور تما سے نکالکر شہرت دیتے ہین اسطرحکا مسخرا پن اگلے زمانے مین کسی مخالف
کسی دین والے سے کو اوسکو منسوخ یا باطل سمجھے نہیں کیا جسطرح آج کل کھلم کھلا ہو رہا ہی انا للہ

ربا تعلق مجھی مدام ای ترقیق | پر آج برسر رہ خوب بر ملا ٹھہرا

قربان بیان صدق ترجمان قرآن عظیم کے جسنے پہلے سے ہکو یہ خبر دی ہی کہ ان لوگون نے
اپنے دین کو لہو و لعب ٹھہرایا ہی اور اپنی ہوا کو معبود بنایا صدقے خاتم الانبیاء کے جس نے

بدو خلق سے تا داخل ہونے بہشت دوزخ کے سب حالی کلی و جزئی پر ہمکو مطلع فرما دیا فدا
علماء و دیندار اس امت پر جنھون نے ہر خبر کا مصداق گذشتہ ہو یا حال یا استقبال ہمکو بتعیین
علامت یا تاریخ یا وقت بتا دیا حال و آیندہ کے لیئے رستہ مصداق کا دکھا دیا جب کوئی
حادثہ زمینی یا آسمانی ہوتا ہی جھٹ مصداق اوسکا حدیث یا آثار مین تجویز ملتا ہی لیکن وہ شخص کو
جو علم قرآن و سنت کو برتتا ہی نہ اوسکو جو قانون رائے آئین اجتہاد ما و شما مین پھنسا ہوا ہی
نکتہ جسطرح ہر امت اپنے پیغمبر کو پیغمبر جانتی مانتی ہی مثلاً یہود موسی علیہ السلام کو
و دوسرے امم و دوسرے انبیاء کو اسیطرح مسلمانون کے پیغمبر خاتم الانبیاء ہین جن دلیلون سے اگلی
امتون نے اونکو پیغمبر سمجھا وہی دلیلین بعینہا یا مثل اوسکے نبوت نبی آخر الزمان کی بھی تصدیق
کرتے ہین پھر اونکا اقرار اسے انکار رنی ہٹ دہرمی ہی اسلام کے اصول آخر وہی ہین
جو زمانہ آدم سے لیکر اسدم تک برابر سب پیغمبرون کی زبان سے نقل ہوتی چلی آئی جسکو جیسے
دہوکا ہو وہ بھلائی توحید کی برائی شرک و کفر کی خصوصیت عبادت کے واسطے ایک رب کی
کتب آسمانی سے اب بھی معلوم کر سکتا ہی اگرچہ توریت انجیل وغیرہا مین ہر طرح کی دخل دہی ہو چکی
آیندہ کے لیے ہوتی رہتی ہی لیکن اثبات توحید و اسلام اب بھی ان کتابون سے بخوبی
ممکن ہی ؏ باصد جہان کدورت باز این خرابہ جائی ست • رہی فروع عبادت و معاملات
سو جو کوئی پیغمبر آیا اوسکو جیسا حکم ہوا وہ اوس نے اپنی امت کو پہونچا یا خدا نے ہر زمانے مین
استعداد و لیاقت ہر امت کی دیکھکر نرم گرم حکم دیئے توریت کی سختی انجیل کی نرمی دیکھو جب
دین اسلام آیا ساری اگلی پچھلی خوبیون کا گلدستہ بنا جو تفصیل دنیا و آخرت کی مشرح حق
و باطل کی تفسیر احوال دنیا و احوال عقبی کی اس ملت مین جو آخر امم ہی واسطے اتمام حجت کے
بیان کی گئی وہ کسی کتاب سابق مین نتھی جو کمالات ظاہر و باطن اس امت کے رسول مین جمع
ہوئے وہ کسی رسول کو مرحمت نہوئے جیسے خبر آیندہ کی ندا ذرا نبی آخر زمان نے دی وہ کسی
نبی نے ندی ہر خبر کا اثر اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ اس امت مین

قیامت تک جو فتنہ بڑا یا چھوٹا ہونے والا ہی اوسکو پتے وار بتا دیا اس سے بڑھکر اونکے
صدق ہونیکا یہ حکم جو آج حکومت دنیا کرتے ہین یہ نجومی کاہن رمال وغیرہم جو غیب کی
باتین بنا بنا کر پھیلاتے ہین پھیلا بتاؤ تو کوئی ایک بات بھی انکی لاکھہ یا تو نہین سچی نکلی
انکو اتنی خبر بھی تو نہین، کہ کل انکے گھر مین چوری ہوگی یا ڈاکہ پڑیگا یا عافیت رہیگی
یا یہ بیمار ہو جاوینگے یا فلانے دن فلان سفر مین یا فلان شہر مین مرینگے یا اس سال پانی
برسیگا یا نہین ماں کے پیٹ مین نر ہی یا مادہ پھر آئندہ کی بات یہ بیچارے کیا جانین
لکن بات یہ ہی کہ چیتدین شکلو ازراہ اکل مسلمانون مین اور انہین اتنا فرق ہی کہ مسلمان
جھوٹ بولکر دین چھوڑکر معاش پیدا نہین کرتے کمی بیشی رزق کی طرف سے خدا کی
جانتے ہین آمد تقدیر پر شاکر ہین تدبیر کو تابع تقدیر سمجھتے ہین یہ لوگ منکر تقدیر ہوکر
زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہین جو کام بنگیا اوسکو اپنی عقل کی تیزی سمجھے جو نہ بنا اوسکو
خلل تدبیر خیال کیا بار بار اوسکے درپے رہے اس امت کی قدریہ اور یہ ایک چیز ہین
اگلی امتین بھی اس قسم کی تھین لکن اونپر بلا آگئی انپر بلا کا نہ آنا بوجہ خاتم رسل صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بلا ہوگیا موتہ کھل گیا جو چاہین سو بکین ہاتھہ بڑھہ گیا جو چاہین سو کرین بھلونکو
جو چاہین سمجھا دین جاہلون کو جس رستی پر چاہین لگادین مال کی لالچ حکومت کی طمع نے
ایک جہان کو دین سے بے دین کر دیا ہی اس دنیا کا برا ہو سب دنیا والے دیکھتے ہین
کہ وصف بشریت مین پیدا ہونے سے مرنے تک سب آدمی یکسان ہین عالم کا تغیر بھی
ہر دم مشہود ہی اختلاف حالات بنی آدم بھی ہر قوم و ملت مین موجود ہی مرنا ایک امر
یقینی ہی آدم کے زمانہ سے اس دم تک جتنے بادشاہ ہوئے خواہ ایک حصہ زمین کے
حاکم تھے یا ہفت اقلیم کے مالک خواہ اونھون نے خدائی کا دعوی کیا یا بندگی کا بانا لیا
عادل تھے یا ظالم بڑی عمر پائی یا تھوڑی با اولاد تھے یا بے بنیاد سارے جہان کا انتظام
کرنا چاہتے تھے یا ایک گھر یا شہر یا کشور یا مکان کا آخر سب کے سب ایسے مٹ گئے کہ

اب اونکی بھنک بھی نہین آئی حالانکہ عمر و قوت و قدرت و دولت و حکومت اونکی
ملوک اس زمانے کی نسبت صد چند بلکہ ہزار چند تھی پھر ان پچھلے آدمیون کی یہ طمع کیونکر
صحیح ہوسکتی ہی کہ ہم ساری دنیا کو ایک رستے پر لگا دینگے سب کو اپنا ہم عقیدہ بنا لینگے
بھلا کسی تاریخ سے یہ بات ثابت تو کرو کہ آدم سے لیکر اب تک کبھی ایسا کسی عہد رسالت
یا زمان حکومت مین ہوا ہی کہ سب لوگ دین بیری ہوگئے ہون بلکہ جو بات تاریخ و تجربے سے
پائی گئی ہر وقت اوسکا امتحان ہوسکتا ہی وہ یہ ہی کہ جس امت نے خلاف اپنے پیغمبر کا
کیا وہ ہلاک ہوگئے جس حاکم نے ظلم کیا اوسکا گھر ایک نہ ایکدن اوجڑ گیا ہان عادۃ اللہ
اسطرح پر جاری ہی کہ جسطرح ساری خلق ہدایت پر نہین ہی اسیطرح سب کے سب گمراہ بھی
نہین ہوتے ایک گروہ اگر دولت و حکومت کو اپنا ایمان کرلیتا ہی تو تھوڑے بہت
ایسے بھی موجود رہتے ہین جو جواہر کو پتھر اور حکومت کو محکومی سے بدتر سمجھتے ہین کتنے لوگون
تمنا ہی مال و ملک مین مر گئے محنت کرتے کرتے سڑ گئے کوڑی ہاتھ نہ آئی دو چار نفر سے
حکمرانی میسر ہوئی سیکڑون ایسے دیکھے کہ بے طلب و سعی چھپر پھاڑ کر اونکو امیر و تونگر
بنا دیا گیا بہت ایسے پلٹے جنھون نے پادشاہ ہو کر سلطنت پر لات ماری باقی کو فانی پر
اختیار کیا جب تم بنی آدم مین ملوک و امرا کو گنو گے تو تھوڑے پاؤگے غریب لوگ گھر گھر
ملین گے پھر جب دونو کے حال مین غور کروگے زمین آسمان کا فرق پاؤگے باوجود دیکھنے
سمجھنے ان حالات کے عجب پردۂ غفلت ان مساکین پر پڑا ہوا ہی سو سو پچاس
یا سو دو سو روپیہ کے معاش کے لیے یا چند جاہلون مین لال بجھکڑ بننے کے واسطے ایمان بیچتا
پھرتا ہی منکر کو معروف معروف کو منکر ٹھہرا کر ہر کسی سے لڑائی جھگڑا گالی گفتہ
کا شغب ہوتی ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **نکتہ** حدیث مرفوع مین
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھا اللہ تعالے نے مقادیر خلق کو پہلے
پیدا کرنے آسمانون زمین سے پچاس برس اور تھا عرش اوسکا پانی پر اسکو مسلم نے

ابن عمرو سے روایت کیا ہے قرآن شریف مین ہی کہ اللہ تعالے کا ہر دن ہمارے
ہزار برس کے برابر ہی دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کے کاروبار پچاس
ہزار برس کی مدت مین خدا کی طرف چڑھتے رہتے ہین قیامت کا دن بھی پچاس ہزار برس کا
ہوگا اس سے یہ بات نکلی کہ مدت خلق یعنی ابتدا آفرینش آسمان و زمین سے تا فناء عالم
مدت پچاس ہزار برس کے ہے پچاس ہزار برس پہلے اس آفرینش سے تقدیرات
خلق کو لوح محفوظ مین لکھ رکھا تھا اوسی کے موافق جب آسمان و زمین پیدا کئی گئی تو
اوسوقت سے تا نفخ صور سب کام اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہتے ہین اس مدت سے
زیادہ جو کوئی مدت اس عالم کی بیان کرے وہ لائق اعتبار نہین بعض امم نے لاکھون
کروڑون برس خلق عالم کی بتا دئے اسکی سند کیا بعض نے عالم کو قدیم کہدیا اسکی
دلیل کیا عالم متغیر ہی ہر متغیر حادث ہوتا ہی پس عالم حادث ٹھہرا قدیم نہوا اگر قدیم ہوتا
تو تغیر کو اوسمین دخل نہوتا پھر اس تغیر کا حال جو حدیث سے ثابت ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ
ایک تغیر تو ہر صدی پر ہوتا ہی اوس تغیر کی اصلاح و درستی کے لیے اس امت اسلامیہ
مین ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد آتا ہی جو امور معطلہ دین کو نئے سر سے تازہ کرتا ہی
یہ مجدد عام ہی اس بات سے کہ زمرۂ اہل علم مین سے ہو یا حکام سے جسکے ہاتھ سے
بدعات محدثہ دین اسلام دور ہون سنن مردۂ شریعت زندہ ہون اور یہ اطلاق مجدد کا
صحیح ہی خواہ ایک صدی مین ایک ہی شخص اس صفت کا پایا جاوے یا چند شخص خواہ
ایک اقلیم مین ہون یا چند اقلیم مین ایک زمانے کے اندر چنانچہ علماء اسلام نے اپنے استقراء
سے نام مجددین ہر صدی کے ملوک و علماء و صوفیہ وغیرہم سے نکالکر بتا دیئے ہین
پادشاہون کی تجدید تو غالباً بازالۂ منکر بزور شمشیر و سطوت سلطنت ہوتی ہی چنانچہ
جو پادشاہ دیندار حق پرست اس قسم کے گزرے ہین جنکے وقت مین اسلام کو قوت
حاصل ہوئی اونکا حال کتب تاریخ مین لکھا ہی سب سے پہلے انمین خلفاء اربعہ راشدین تھے

پھر بعض بنی امیہ مین مجدد ہوئے جیسے عمر بن عبد العزیز پھر بعض خلفاء عباسیہ مین
مجدد ہوئے جیسے متوکل وغیرہ کچھہ مجدد جماعۂ اہل علم مین ہوئے جیسے امام شافعی
وامام احمد پھر بعض خلف مین ہوئے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ ابن القیم بعض یمن مین
ہوئے جیسے محمد بن ابراہیم وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد شوکانی کچھہ ہند مین ہوئے
جیسے شیخ احمد سرہندی طبقۂ صوفیہ مین انھون نے سنت احسان کو بدعات تصوف سے
علحدہ کرکے سمجھا دیا شیخ احمد ولی اللہ انھون نے تقلید مذاہب سے طرف اتباع سنت کے
راہ دکھلائی سید احمد بریلوی انھون نے ہاتھ و زبان دونو سے صد ہا رسوم شرک و بدعت کو
سرزمین ہند سے کھودیا وعلی ہذا القیاس غرضکہ وصف تجدید کا مصداق ہر عالم وقت
ہو سکتا ہی کہ اوسکے ہاتھ و زبان و دل سے جسطرح جسوقت جس جگہہ ممکن ہو اشاعت
سنت کی اماتت بدعت کی پائی جاوے مجرد مولوی ملا ہونا کسی کا یا فقرا ہی مین مؤلف بننا
یا معاصرین پر رد کرنا یا اہل حق کے ابطال مین کوشش کرنا دلیل تجدید نہین ہی اسپر بھی
اگر کوئی اپنی نسبت ایسا گمان کرے تو جہلا ہی کے معراج سے کچھہ کم نہین ہی امام مالک
نے جب مؤطا تصنیف کی اور لوگون نے بھی مؤطا لکھی جب اون سے کہا گیا کہ تم کیون
یہ تکلیف کرتے ہو بہت مؤطات بن گئے فرمایا بہت جلد معلوم ہو جاویگا کہ خدا کے لیئے
کیا ہی اور نام آوری کے لیئے کیا آخر اونھین کی مؤطا دنیا مین رہی اور ون کے مؤطات
کا آتا بھی نہین رہا اسطرح کے لوگ بندۂ جاہ و تشکم ہر زمانے مین ہوتے ہین لیکن آخر کو
اسیہی کا گروہ غالب آتا ہی حاصل کلام یہ کہ ایک تغیر تو ہر صدی کا ہوتا ہی جسکی حقیقت
لکھی گئی دوسرا تغیر الف کا ہوتا ہی اوسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اور بذیل بدء عالم
گزرچکا آدم سے تا اینوم جو کچھہ تغیرات ہر ہزار برس کے سر پر ہوئے وہ تواریخ عالم سے
بخوبی ثابت ہین اب ایک وہ تغیر اعظم باقی ہی جو پچاس ہزار برس کے بعد خلق ارض و سما
سے ہونیوالا ہی جسکو عرف شرع مین ساعت کبری قیامت عظمی کہتے ہین اوسکا وقت ٹھیک

تحقیک کسی کو سوای خالق عالم و رب بنی آدم کی معلوم نہین جو معلوم ہی وہ اسیقدر ہی
کہ یہ تغیر فاش ضرور ہوگا بہت آیات قرآن و نصوص حدیث اسپر دلالت کرتے ہین
ہونا معاد کا وجود تنعیم و عذاب کا روح و جسد کو سب شرائع ماقبل سے بھی ثابت ہی
توراۃ و انجیل بھی گواہی دیتی ہی کہ ایک دن مرنے کے بعد اوٹھنا سب آرام یا تکلیف

پانا قرآن مین آیا ہی وہی ہی جو پہلے بار بنا تا ہی پھر اوسکو دہراویگا اور یہ اوسپر آسان
اس آیت سے پہلے یہ کہا تھا پھر جب پکاریگا تمکو ایکبار زمین سے تب ہی تم نکل پڑوگے
اس سے قیامت اور حشر و نشر و بعث کا ہونا ایسا ثابت ہی جیسے دوپہر کا سورج جس نے
قیامت کا انکار کیا وہ قرآن بلکہ توریت و انجیل کا منکر ہوا دہریہ ساعت کا انکار کرتے ہین
باقی حکما معاد کے قائل ہین اگرچہ معاد جسمی کے منکر معاد روحی کے مثبت ہین یہ اونکی
غلطی ہی یہ غلطی اسلیے ہوئی کہ اونھون نے اپنی عقل کی تیزی سے ذہن کی صفائی سے
اسقدر دریافت کرلیا اگر پیغمبرون سے علم سیکھتے تو وہی بات کہتے جو خدا کے رسول لے کر آئے
خدا کے دین مین بشر کی عقل کیا کہہ سکتی ہی یہ جگہ نہایت عبرت کی ہی کہ یہ لوگ ایسے دانشمند
حکمت شناس ہوکر گمراہ ہو گئے یہ غریب غربا . جنکی عقل پہ ہم تم ہنستے ہین ایمان لاکر
نجات پا گئے بڑے بڑے بادشاہ حاکم امیر رئیس اسلیے ملک بڑے بڑے عقلمند معاملہ فہم
مقدمہ شناس جو دنیا مین تھے اونھون نے اپنی عقل پر تکیہ کیا راہ حق سے جدا ہوگئے ادنی
رذیل پیشہ ور جنکو دنیا مین کچھ مرتبہ حاصل جانا کسی گنتی شمار مین نہ سمجھے گئے اونھون نے جھٹ
پیغمبرون کی بات مان لی اپنا ایمان درست کرلیا کیسے سچے مومن بنگئے کہ اگر اونکو کوئی
سلطنت دے تو وہ ایمان سے نہ پھرین یہ وصف خاص دین اسلام کا ہی جو دنیا کی دولت
اور پیٹ کے غلام ہین اونکو ذرا سا عروج دنیا کا بلکہ سو پچاس روپیہ کی نوکری کا ہاتھ لگنا
سبب تبدیل مذہب کا ہوجاتا ہی جنکی تقدیر مین سعادت ازلی لکھی ہی بہت دیکھا کہ بڑے
بڑے عہدے و مرتبے چھوڑکر مسلمان ہوجاتے ہین غرضکہ کتابت تقدیر خلائق سے

تا دخول جنت ونار جملہ مدت ڈیڑھ لاکھ برس کی ہمارے حساب سے ثابت ہوتی ہی اوس سے
پہلے جسکو ازل کہتے ہین اور اسکے بعد جسکو ابد کہتے ہین وہان کچھہ دخل مدت وزمانہ کا
مین ہی اوسکا علم خدا ہی کو ہی کریمہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل
شیٔ علیم اس باب مین قول فیصل ہی حدیث مین آیا ہی انت الاول فلیس قبلک شیٔ و
انت الاخر فلیس بعدک شیٔ وانت الظاھر فلیس فوقک شیٔ وانت الباطن فلیس
دونک شیٔ حاصل یہ کہ سب پہلے پیچھے کھلے چھپے وہی ایک ذات واحد مقدس مبارک ہی
ہم سب کائنات ہیچ کا فقرہ یہین سے حاصل ہے وحدت وجود نزدیک محدثین کے یہی ہی کہ اسی
اوسی کو ہی وہی ہی جو کچھہ ہی باقی سب باطل وفانی ہی ہان کہا موت قریب آتی +
ہرچند کہ مین کہی نہین ہی ۔ نہ یہ کہ جو کچھہ اوسکے سوا ہی وہ سب متحد بخدا ہی یہ کلمہ کفر
صریح ہی وجعلوا لہ من عبادہ جزأ ان الانسان لکفور حدیث شریف سے مجملاً
یہ بھی معلوم ہوا کہ جسقدر مدت عمر دنیا سے گذر گئی اب اوسقدر باقی نہین ہی مراد عمر دنیا سے
یا تو وقت خلق ارض وسموات ہی یا وقت وجود آدم علیہ السلام ان دونو قول مین کچھہ بہت
بڑا تفاوت نہین اسلیے کہ خدای تعالی نے چھہ دن مین سب آسمان وزمین وما بینہما بنایا
پھر ساتوین دن روز جمعہ آخر دن مین آدم کو پیدا کیا یہ دن خواہ ہمارے دن کی برابر ہون
یا ہر دن ہزار برس کا ہو آدم متصل ختم خلق سموات وارض پیدا ہوئے اوس دن سے آگے
آبادی اس جہان کی نسل آدم ہی سے ہی فرشتے آدم سے پہلے معلوم ہوتے ہین اسلیے
کہ اونھون نے جب آدم کا زمین مین خلیفہ ہونا معلوم کیا تو پروردگار عالم سے آدم کے بابت
کچھہ عرض معروض کی اور کہا اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء ونحن
نسبح بحمدک ونقدس لک جن بھی شاید انسان سے پہلے موجود تھے اسلیے کہ ابلیس نے
رشک کہا کہ آدم کو بہکایا اور وہ جن تھا کان من الجن ففسق عن امر ربہ ان دو جنس
کے سوا کہ ملائکہ وجن ہوئے کسی اور مخلوق کا قبل آدم زمین پر بطور خلیفہ موجود ہونا کسی

آیت وحدیث صحیح مرفوع سے پایا نہین جاتا اللہ ہی کو خبر ہی کہ بدء خلق سے اب تک
کون کون تھا اور کب تھا اور کہان تھا اور کون ہی اور کہان ہی وما یعلم جنود ربک
الا ہو ہم کو چاہیے کہ جسقدر کتاب وسنت مین حال ماضی واستقبال بیان فرمایا ہے
اوسپر ایمان لاوین جس سے خدا ورسول نے سکوت فرمایا اوسمین اپنی عقل ناقص و وہم
فاسد سے خوض نکرین بلکہ خوض کرنے والون کی بات بے اصل محض تخمین آپنی اوقات
عزیز کو اون سکے علوم وفنون ومدارک کے دریافت کرنے مین ضائع نکرین جسقدر
ہوسکے عمر اپنی مزاولت قرآن وحدیث مین صرف کرین سوای شریعت اسلام کے دوسرا
دین اختیار نکرین اسلیے کہ یہ اسلام وہ دین ہی جو آدم علیہ السلام کے وقت سے تا ایندم
قرناً بعد قرن بذریعہ انبیاء ورسل علیہم السلام مسلسل ومتواتر ہم تک پہونچا ہی وماذا
بعد الحق الا الضلال حدیث مین یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۂ
شریفہ کی تفسیر مین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یہ فرمایا ہی انتم تتمون سبعین
امۃ انتم خیرها واکرمها علی اللہ تعالی یعنی تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو تم بہتر ہو سب سے
تمھاری آؤ بھگت زیادہ ہی نزدیک خدا کے اون سب سے اسکو ترمذی وابن ماجہ
ودارمی نے بہز بن حکیم کے دادا سے روایت کیا ہی معلوم ہوا کہ نوع انسان مین ایک
ستر امتین ہوئین یہ امت اسلام گنتی مین اکہترو ین امت ہی اسکے بعد اب اور کوئی امت
نہوگی یہ پچھلی امت ساری اگلی امتون سے بہتر و بزرگتر ٹھہری جیسے پیا چاہین وہی سہاگن
واللہ یختص برحمتہ من یشاء اللہ کا شکر ہی جسنے ہمکو اس امت مین پیدا کیا امید ہے
کہ ایمان پر خاتمہ بخیر بھی کرے آمین

نکتہ رہی یہ بات کہ جب دنیا کی عمر روز اول سے تا روز آخر پچاس ہزار برس کی
ٹھہری تو اب اوسمین سے کتنی گذری کتنی باقی رہی اسمین اختلاف ہی کچھ حال اسکا اوپر
گذر چکا لیکن سچی بات یہ ہی کہ ہمکو خدا نے یا اوسکے رسول نے تعداد مدت ماضی باقی کی

نہین بتائی بلکہ قرآن پاک مین فرمایا ہی کہ حال قرون گذشتہ کا سوا خدا کے کسیکو معلوم
نہین پھر کس امید پر یہ طمع کرین کہ ہم اس مدت کو معلوم کر سکتے ہین ہان اسقدر حدیثون
سے بخوبی ثابت ہی کہ دنیا اب ختم ہونے پر آگئی کچھ زیادہ عمر اوسکی باقی نہین ہی اسلیے کہ
آدم سے لیکر تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی جلدی کبھی دیر مین ہر امت مین پیغمبر
رسول ہوتے آئے جنکی رسالت یا نبوت خاص تھی ساتھ کسی قوم کے اب جو خدا نے خاتم
رسل کو عام نبوت دیکر اوٹھایا اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہ عجوز دنیا گور مین پانوؤن لٹکا چکی
ہی چند روز جو نفخ صور کو باقی ہین یہ ایام نزع دنیا کے ہین عالم کی حرکت مذبوحی ہی حدیث
انس مین مرفوعا آیا ہی بھیجا گیا مین اور ساعت جیسے یہ دو انگلیان متفق علیہ کہ سبابہ
و وسطی کو بتایا حدیث مستورد بن شداد مین یون فرمایا ہی مین اوٹھایا گیا ہون نفس ساعت
مین لکن مین آگے ہو گیا اوس سے جیسے یہ اونگلی اس اونگلی سے آگے بڑھ گئی ہی اسکو
ترمذی نے روایت کیا انس کہتے ہین فرمایا مثال اس دنیا کی ایسی ہی جیسے ایک کپڑا
ہو کہ اوسکو اوپر سے نیچے تک کوئی چیر پھاڑ ڈالے وہ ایک تاگے سے ہنگا رہ جاوے
قریب ہی کہ وہ تاگا ٹوٹ جاوے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی ایک
روایت مین یون آیا ہی تمھاری مدت نسبت اگلی امتون کے عصر سے مغرب تک ہی
رواہ البخاری عن ابن عمر یعنی دنیا کو مثلا ایک دن سمجھو اوس دن مین سے تین پہر
گذر گئے ایک پہر دن رہ گیا ہی دوسری حدیث مین ہی تمھاری بقا نسبت اگلوں کے
عصر سے سورج ڈوبنے تک ہی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وقت
مین فرمائی تھی جسکو ابتک ایک ہزار تین سو برس کامل سال قمری ہجری سے گذر گئے اب
دنیا مثل پھٹے کپڑے کے ایک تاگے سے اٹک رہی ہی بغوی نے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک نشانی ہین قیامت کی یعنی آپکا خاتم الانبیاء ہو کر آنا دلیل ہی قرب
قیامت پر مین کہتا ہون کہ جب حضرت کی ذات مبارک قرب ساعت کی دلیل ہوئی

حضرت نے جو اشراط ساعت بیان فرمائے ہین وہ سب دنیا مین بکثرت موجود ہو گئے
تو اب قیامت کو یون سمجھا چاہیے کہ سر پر آیا آج کل ہی صبح شام ہی ٹلتی ہی کچھ دیر نہین

کس خواب مین زندگی بسر کرتا ہی | کس فکر مین شام سے سحر کرتا ہی
طالع ہوئی صبح بجگیا کوس رحیل | بیدار ہو کاروان سفر کرتا ہی

حضرت نے یہ بھی فرمادیا ہی مین امید کرتا ہون کہ میری امت خدا کے نزدیک اس امر سے
عاجز نہو کہ نصف روز تک اوسکو مہلت دے سعد بن وقاص راوی اس حدیث سے پوچھا
کہ نصف روز کسقدر ہی کہا پانسو برس رواہ ابو داؤد ایک روایت سے قوت اسلام
کی ہزار برس تک بھی معلوم ہوتی ہی ابن ماجہ نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت نے
فرمایا نشانیان یعنی قیامت کے بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سے ظاہر ہونگی یہ دوسو
برس وہی تین زمانے عصر مشہود لہا بالخیر کے ہین جنکی مدح حدیث مین آئی ہی انکے بعد
جو نئی بات دین مین نکلے جو ان تین زمانون مین نہ تھی وہ سب داخل آیات قیامت ہی
آیات قیامت سے کے سب شرور وفتن ہین نہ محدثات مستحسن دوسری حدیث مین اسکی تصریح یون
آئی ہی فرمایا بہتر امت میری میرا قرن ہی پھر جو اوسکے نزدیک ہین پھر وہ جو اوسکے نزدیک ہین پھر
انکے بعد ایسی قوم ہوگی کہ گواہی دیگی بے طلب خیانت کریگی امانت نکریگی نذر مانیگی وفا
نہ کریگی انمین مٹاپا ظاہر ہوگا قسم کھاویگی بے طلب ایک لفظ مین یون آیا ہی پھر ایسی
قوم آویگی جو مٹاپے کو دوست رکھیگی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت عمران بن حصین سے
ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ بعد ان تینون قرن خیر کے جھوٹ بہت پھیلیگا چنانچہ
امارت بنی امیہ سلطنت عباسیہ کا حال جو اس رسالے مین آویگا شاہد عدل ہی اس بات پر
کہ بعد قرن مذکورہ کے یہ سب حالات آئے گئے اب روز افزون ہین ایک
طرف دین کے فتنون کا زور ہوا بہتر فرقے اسلام مین وقتاً فوقتاً
ظاہر ہوئے دوسری طرف دنیا کے فتنون کا شور ہوا ایک عالم زیروزبر ہو گیا

ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذلك يفعلون
ان احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ اب قیامت کو کچھ زیادہ وقفہ نہین ہی اسلام کی قوت
ہزار سال ہجرت کے بعد سے بالکل ٹوٹ گئی تین سو برس اور ہزار مذکور پر گذر گئے
اب اون نشانیون کے سوا جنکو صغری کہتے ہین وہ نشانیان بھی ظاہر ہونے لگین
جنکے بعد ہی زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام کا سمجھا گیا ہی مہدی اول علامت کبرای قیامت ہین
مہدی کو دیلمی نے دو عیسی علیہ السلام کے نزول میں تو کسی کو شک نہین مہدی کی حدیثین
اکثر ستر مین ہین اور مسیح کی تو حدیث مسلم مین ہی نہایت یہ کہ نصاری انکا آنا اپنے لیے مفید سمجھتے ہین مسلمان اپنے لیے بہتر
جانتے ہین اس آنے کے بعد سب جھوٹ سچ کھل جاویگا اس جرم سے صدی چہاردہم بھی
شروع ہو گئی جو قالب مظنہ ہی ظہور ہر مجدد کا صدی ہمہ مجدد ہو گئے امرامت کے بعض
نجومی اس صدی کے سال ہفتم کو وقت ظہور محمد بن عبداللہ مہدی منتظر کا بتاتے ہین ہم
تعیین کسی سال و صدی کا نہین کرتے اسلیے کہ احادیث مہدی مین تعیین صدی و سال کا
نہین آیا ہی اولیت مائۃ دس پندرہ سال تک بھی صادق ہی مہدی کی عمر وقت ظہور کے
چالیس سال کی ہوگی بیان اونکے حلیہ و صورت وغیرہ کا اس سلسلے کے آخر مین آویگا ہر حال
آخریت دنیا کی سر پر آنا ساعت کا بخوبی ثابت ہی اس مین جو شبہہ کرے وہ جاہل یا متجاہل ہی

ذکر ملوک فرس

انمین ایک بڑی دولت کیانی تھی جسپر سکندر غالب ہوگیا تھا دوسرے بڑی دولت کسرٰی کی
تھی جسپر اہل اسلام غالب آ گئے انکے پہلے کے اخبار متعارض ہین یہ است اول و سام بن
نوح سے تھی بلا خلاف ایران انکا ملک تھا اسلام میں عرب و عجم اسکا نام عراق ہوا کسی نے کہا یہ
ایران بن افریدون کی اولاد ہی بہر حال قدیم زمانے مین انسے بڑھکر کسی کی سلطنت نہ تھی
انکے چار طبقے ہین پہلے طبقے مین کیومرث جمشید بیوراسب یعنی ضحاک افریدون منوچہر
افراسیاب گرشاسف وغیرہ تھے انکے حدود ممالک و حروب وغیرہ کے اخبار اس قسم کے ہین

جنکو عقل نہین مانتی اس طبقے مین نو پادشاہ ہوئے دوسرے طبقے کیانی مین کیقباد کیکاوس
کیخسرو کیلہراسپ کی ازدشیر بہمن دارا دارا وغیرہ تھے دارا کو اسکندر رومی نے مارا اس
طبقے مین بھی نو پادشاہ ہوئے اول پادشاہ اس طبقے کا کیقباد ہی چار ہزار چھ سو اکتالیس
سال بعد آدم سے کے پیدا ہوا تیسرا طبقہ جو ملوک طوائف کا تھا اوسمین گیارہ پادشاہ ہوئے
اشک شاپور بہرام نرسی جودرز وغیرہ چوتھا طبقہ اکاسرہ کا تھا انکو ساسانیہ بھی کہتے ہین
انمین چند عورتین حاکم ہوئین بعد ہجرت کے انمین اول ازدشیر آخر مین یزدجرد ہوا
جو زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین مارا گیا کیومرث سے تا یزدجرد چار ہزار دو سو اکاسی سال
کی مدت ہوئی مسعودی نے کہا کیومرث ہزار برس جیا سارے فرس متفق ہین اس بات پر
کہ کیومرث آدم اور اول انسان اور اول پادشاہ عالم ہی مہلائیل پادشاہ ہند تھا اوسکو او تہمک
بھی کہتے ہین اوسی نے بابل سوس بسایا پھر ہند مین آیا اپنے سر پہ تاج رکھا تخت پر بیٹھا جمشید
کے معنی چاندنی سے کے ہین ساتون ولایت کا حاکم تھا بیوراسب وہی ضحاک ہی ابراہیم
علیہ السلام اسی کے آخر زمانے مین تھے افریدون پہلا پادشاہ تھا کسی نے کہا افریدون
نوح علیہ السلام ہین لیکن تحقیق یہ ہی کہ وہ اولاد جمشید سے ہی دو نوح کے بیچ مین نو پشتین
گذری ہین اسنے پانسو برس سلطنت کی نام نشان قوم ثمود کا مٹا دیا ضحاک مین اختلاف ہی
فرس و یونان و عرب کہتے ہین ہم مین سے تھا فرس اوسکو طوفان سے پہلے بتاتے ہین
بعض کے نزدیک افریدون ذوالقرنین کا نام ہی جسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اوسنے
ملک کو اپنے تینون بیٹون پر تقسیم کر دیا ایرج کو تاج و تخت دیکر حاکم عراق و ہند و حجاز کا کیا
سلم کو روم و مصر و مغرب دیا تور کو چین و ترک و مشرق بخشا منوچہر بیٹا ایرج کا ہی اسکی
مان اسحق علیہ السلام کی اولاد سے تھی آس نے فرس کو دین ابراہیم علیہ السلام پر لگایا اسی کے
زمانے مین موسی علیہ السلام ظاہر ہوئے فرعون مصر اس منوچہر کا عامل تھا بخت نصر لہراسپ
کا سپہ سالار تھا عراق وا ہواز و روم پر لہراسپ کیخسرو کا امیر اور بھتیجا تھا اسنے بیت المقدس

کو ویران کیا ستر برس تک یہ جگہ ویران رہی پھر بہمن نے اوسکو آباد کیا چار ہزار نو سو
سینتیس برس بعد ہبوط آدم سے دانیال پیغمبر بخت نصر کے ہمراہ تھے بخت نصر عرب سے
معد بن عدنان کے زمانے مین حرب نے اوس سے صلح کی اوسکی چھاؤنی بنائی جسکا
نام انبار ہی بخت نصر کا ترجمہ عربی مین عطارد ہی اوس نے ایک خواب دیکھا جسکی تعبیر
کسی سے نہو سکی دانیال نے تعبیر کہی اوس نے دانیال کو سجدہ کیا خلعت دی موسے
علیہ السلام کے اور اسکے بیچ مین کتنی مدت گذری اسمین اختلاف ہی کسی نے نو سو تیرہ
کسی نے نو سو باون کسی نے نو سو انیاسی سال بتائے پھر بیت المقدس دوسری بار سات
اکیس اوس کے بعد ویران ہوا اس ویرانی سے بنی اسرائیل کی دولت و سلطنت نے زوال
پایا ملک انکا ختم ہوگیا یہودی بشتاسف کو کورش کہتے ہین یہ ویرانی ہاتھ سے طیطوس کے ہوئی
پھر بعض ملوک روم نے کچھ کچھ آبادی اوسکی شروع کی ایلیا نام رکھا پھر تیسری بار قسطنطین
کی مان نے اوسکو ویران کیا پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آباد کیا پھر ویران ہوگیا پھر
ولید بن عبد الملک نے بسایا یہ پانچوین عمارت ہی جو اب موجود ہی زردشت صاحب کتاب
فرس ہی سنہ مذکور مین ظاہر ہوا بشتاسف اوسکے دین مین آگیا یہ زردشت گمان اہل فلسطین
مین شاگرد ارمیا پیغمبر کا تھا فرس کے نزدیک نسل منوچہر سے ہی ایک پیغمبر تھے بنی اسرائیل مین
جو کچھ وہ عبرانی مین کہتے اوسکو زردشت وجاماسب فارسی مین لکھتے جاتے جاماسب عربی
سمجھتا تھا اوسکا ترجمہ زردشت کو لکھواتا فرس کہتے ہین زردشت نے دعوی کیا کہ یہ میری
کتاب وحی ہی مسعودی نے کہا اس کتاب کا نام بستاہ تھا ساٹھ حرف تہجی پر دائر تھی اوسکی
تفسیر کا نام زند رکھا پھر دوبارہ تفسیر کی اوسکا نام زندیہ ہوا عرب نے اوسکو معرب کرکے
زندیق کہا اس کتاب مین امم ماضیہ کا حال کچھ حوادث مستقبل کچھ شرائع مذکور مین مثلاً
مشرق قبلہ ہی نماز طلوع و زوال و غروب آفتاب کے وقت چاہیے نماز مین سجدے
دعائین ہین جس آتشخانے کو منوچہر نے بجھا دیا تھا اوسکو زردشت نے پھر گرم کیا

دو عیدین مقرر کین ایک نوروز موسم اعتدال ربیعی مین دوسرے مہرجان اعتدال
خریفی مین اسطرح سے اور نوامیس دینی لکھے تھے یہ کتاب اس زمانے مین کمیاب
ہی مشکل سے کہین کہین ملتی ہی جب اگلی پادشاہی فرس کی جاتی رہی تو سکندر نے
ان کتابون کو جلا دیا جب اردشیر آیا اوسنے فرس کو ایک سورت کے پڑھنے پر جمع
کیا جسکا نام اوستا ہی اردشیر نے اپنی دختر سے تزوج کیا جسکا نام خمانی تھا دین مجوس مین
یہ بات درست تھی اردشیر جسکو بہمن بھی کہتے ہین جب مرا تو خمانی حاملہ تھی اوس سے دارا
پیدا ہوا خمانی نے ملک رانی کی پھر دارا مالک ہوا اوس نے اپنے بیٹے کا نام بھی دارا رکھا
جسکا ملک سکندر بن فیلیبس نے چھین لیا اس سکندر کا باپ شاہان یونان سے تھا سکندر
نے ملک فرس و ہند و چین سب لے لیا سکندریہ بنایا آفریقیہ و مغرب و افرنجہ و صقالبہ
و سودان نے اوسکو ہدیہ و خراج دیا خراسان و ترک پر وہ غالب ہوا پینتیس پادشاہ اوسکے
تابع تھے بابل یا شہرزور مین مر گیا چھتیس برس کی عمر تھی تیرہ برس حکومت کی مرض سے
یا زہر سے مرا ارسطو اسی کا مصاحب و استاد تھا ظہور سکندر مذکور کا پانچہزار دو سو ساٹھ
برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اسی سال افلاطون حکیم مرا اسکا غلبہ فارس پر سنہ پانچہزار
دو سو بیاسی مین ہبوط آدم سے ہوا وفات سنہ نواسی مین ہوئی اسکو اسکندر رومی کہتے ہین
یہ مسلمان نتھا یاجوج ماجوج کا سد سکندر ذو القرنین نے بنایا ہی نہ اسنے وہ اس سے بہت پہلے
زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے اس سکندر رومی کے بعد اوسکا بیٹا عابد بنا پادشاہی قبول
نکی ملک طوائف الملوک ہو گیا پانسو بارہ برس کے بعد اردشیر بن بابک نے ملک فارس کو
جمع کیا اوسوقت نوے پادشاہ سے زیادہ موجود تھے پھر اشغا پھر سابور مالک ہوئے سابور
کے ملک کو کچھ اوپر چالیس برس گذرے تھے کہ مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے اردشیر ساسان
بن بہمن کی نسل سے ہی ہجرت تک اوسکو چارسو بائیس برس گذرے تھے سب کا سرہ جنہین
یزدجرد سب سے پیچھے ہی اوسی کی اولاد مین مانی کا ظہور زمانہ سابور مین ہوا وہ قائل تھا

نور وظلمت کا مدعی تھا نبوت کا ایک خلق نے اوسکی بات مانی تو یہ تھو یہ اوسی کی امت کو
کہتے ہین ظہور اسکا ہبوط آدم علیہ السلام سے پانچہزار آٹھہ سو اکیس سال بعد ہوا بلد ولصمان
سنہ پانچہزار سات سو دس مین ظاہر ہوا تھا سابور نے کتب فلاسفہ یونان کو فارسی مین ترجمہ
کرایا عرب پر غالب آیا قبائل تمیم و بکر و عبد القیس کو قتل کیا عرب اسکو ذی الاکتاف کہتے ہین
اسنے نصاری کو بھی قتل کیا تھا گرجا گھر گرا دیے انجیل کو جلا دیا مزدک مجوسی یہ زمانہ قباد بن
فیروز مین ظاہر ہوا تھا مجوسی زندیق مدعی نبوت تھا سب کو حکم دیا کہ مال و زن مین سب برابر
ہین سیلئے کہ ایک مان باپ سے پیدا ہین قباد نے اسکا دین قبول کیا چھہ ہزار ایکسو اٹھارہ
برس بعد ہبوط آدم سے ظاہر ہوا تھا پھر جب نوشیروان بن قباد بادشاہ ہوا تو بہت کم عمر
تھا جب بڑا ہوا تخت پر بیٹھا مزدک مردک کو قتل کیا اوسکی لاش کو جلوا دیا ملت مزدکیہ کے
خون کو مباح کر دیا مجوسیت قدیمہ کو قائم رکھا عدن تک پہونچا دو پہاڑون کے بیچ مین سد
باقی کا جہاز رانی کو نکالا علما کی بہت عزت کرتا تھا کلیلہ دمنہ کا ترجمہ اسی کے وقت مین ہوا ہے
اسی کے زمانے مین عبد اللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے جب چوبیس برس
اوسکی سلطنت کو گذر چکے تھے ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیالیس سال کے بعد
اوسکی حکومت سے ہوئے اسی کو عام الفیل کہتے ہین جب نوشیروان مرا اوسوقت سنہ اسکندری
آٹھہ سو اٹھاسی تھے پھر ہرمز اوسکا بیٹا بیٹھا پرویز نے اوسکو اندھا کر دیا پرویز کے پاس بارہ
ہزار عورت ہزار ہاتھی پچاس ہزار جانور تھے آتشکدے بنائے شیرین نام مغنیہ سے بیاہ کرکے
حلوان وخانقین کے درمیان قصر شیرین بنایا پھر ہاتھ سے اپنے بیٹے شیرویہ کے مارا گیا اسکی
مان مریم بیٹی بادشاہ روم کی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکے سے مدینے کو ہجرت
کی اوسوقت تیس برس پانچ مہینے پندرہ دن ملک پرویز کو گذرے تھے عمر پرویز کی ترپن
برس کی تھی اس حساب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانے نوشیروان مین سات برس
کے ایام ہرمز مین بارہ برس کے زمانہ پرویز مین تیس برس کے تھے اسی کے زمانے مین قتل

بادشاہ مصر ہوا حضرت موسی علیہ السلام اسی کے وقت مین تھے قرطبی نے کہا فرعون
قبطی تھا اسنے دعوی ربوبیت کا لیا اسکا قصہ قرآن مجید مین آیا ہی بیشتر جگہہ اس ملعون کا
نام مذکور ہی فرعون کے بعد مسماۃ دلوکہ قبطیہ نے مدت تک حکمرانی کی جب بخت نصر نے
مصر پر غلبہ پایا تو چالیس برس تک مصر ویران رہا جب دولت بنی بخت نصر کی ختم ہو گئی
طلمارست والے فرس نے اوسپر غلبہ کیا بقراط حکیم اسی کے زمانے مین تھا یہانتک کہ سکندر
مصر پر غالب آیا جب مصر مین اسلام پھیلا پہلے بنی امیہ پھر بنی عباس خلیفہ رہے پھر قرامطہ
کا زور ہوا پھر سلاطین طوائف الملوک مسلط ہو گئے پھر دولت تمامیہ کے قبضے مین آیا اب خدیو
کے ہاتھ مین ہی توفیق پاشا خدیو مصر تحت سلطان روم ہین مصر خاص کے لیے کتب
تاریخ علحدہ لکھی گئی ہین اس زمانے مین رئیسہ معظمہ بھوپال نے بعد اسمعیل پاشا و توفیق پاشا
چند کتب دینی مطبع بولاق مین طبع کرا دئے جیسے نیل الاوطار فتح الباری روضہ ندیہ [illegible]
وغیرہ یہ عمل خاص خدیو کا ہی خدا ہمیشہ خدیو کو توفیق خیر بخشے

ذکر ملوک عرب قبل اسلام

سب سے پہلے یمن مین قحطان بن عابر بن شالخ آئے پھر یعرب بن قحطان یمن کا بادشاہ ہوا
سب سے اول عربی زبان اسی نے بولی پھر اوسکا بیٹا یشجب پھر اوسکا بیٹا عبد شمس جسکو
سبا کہتے ہین بادشاہ ہوا زمین مارب مین سد اسی نے بنایا ہی جس سے ستر نہرین نکلی ہین
پھر اوسکا بیٹا حمیر بن سبا والی ہوا یہانتک کہ بلقیس بنت ہداد نے بیس برس حکومت کی
پھر نکاح مین سلیمان علیہ السلام کے آئی پھر ذو نواس مالک ہوا جو یہودی تھو تادہ اوسکو
آگ کے خندق مین ڈالتا اسیکو صاحب الاخدود کہتے ہین پھر ذو جدن مالک ہوا آخر
ملوک حمیر ہی دو ہزار بیس برس تک اس گھر مین سلطنت رہی سب بادشاہ اس مدت مین
چھبیس ہوئے پھر یمن مین چار حبشیون آٹھ پارسیون نے حکومت کی یہانتک کہ اسلام
آیا اہل یمن مسلمان ہو گئے و بعد الحمد یمن کے فضائل قرآن و حدیث دونو سے ثابت ہین

سلسلۃ العسجدیہ مین کچھہ لکھے گئے ہین نسل یمن مین جسطرح سا گ بھاجی اگتی ہی یمن مین اس طرح اولیا ہوتے ہین یمان کے فقہ کا بھی وہی اعتبار ہی جو یمان کے ایمان و حکمت کا اعتبار ہے مسلم کی حدیث مین آیا ہی الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان عہد اسلام مین یمان کے جتنے ایمہ یعنی ملوک یمن ہوئے اگرچہ زیدی تھے مگر اہل بیت تھے علم مین مجتہد مستقل تھے فروع مین حنفی اصول مین معتزلی تھے خدا نے حافظ محمد بن ابراہیم وزیر سید اسمعیل امام شوکانی کو پیدا کیا یہ قاضی القضاۃ صنعا تھے طرف سے امام منصور باللہ کے ان سب نے مذہب زیدی کا خوب ہی قلع و قمع کیا متعدد کتب رد مین لکھے سنت صحیحہ کا رواج دیا والحمد

ملوک حیرہ

یہ حیرہ زمین عرب ہی پہلے اس مین کا پادشاہ مالک بن فہم اولاد یعرب سے ہوا اسکا ملک اکاسرہ سے پہلے تھا پھر لخمی والے پادشاہ ہوئے اول پادشاہ انکا عمرو بن عدی تھا یہانتک منذر بن نعمان مالک ہوا عرب اوسکو مغرور کہتے تھے یہانتک کہ خالد بن الولید نے حیرہ کو فتح کر لیا

ملوک غسان

یہ قبایل عرب کے عامل تھے عرب شام پر اصل غسان کے مین سے ہی اولاد کہلان بن سبا سے پہلا پادشاہ انکا جفنہ بن عمرو تھا پچھلا جبلہ بن ایہم جو زمانہ عمر بن الخطاب مین مسلمان ہو گیا انکی مدت چار سو برس یا چھہ سو سال کہتے ہین

جرہم

یہ دو قسم ہین ایک زمانہ عاد مین تھے وہ اور انکی خبر دونو مٹ گئی وہ عرب بائدہ کہلاتے تھے دوسرے جرہم اولاد قحطان سے تھے یعرب یمن کا پادشاہ اس کا بھائی جرہم حجاز کا پادشاہ تھا اسمعیل علیہ السلام سے میل اسی جرہم کا ہوا انھون نے اس قوم مین اپنا بیاہ کیا انجملہ ملوک عرب ایک عمرو بن لحی ہی جسنے کعبے مین بت رکھے عرب نے انکو پوجا یہانتک کہ اسلام آیا ابن خلدون نے کہا سارے عرب کا نسب تین طرح پر ہی ایک عدنان دوسرے قحطان

تمیم سے قضاعہ عدنان اولاد اسمعیل سے ہی اسی طرح قحطان موافق ظاہر کلام بخاری کے قضاعہ حمیر سے تھا لکن نسب بعید مین طرح طرح کے ظنون ہین یقینی بات معلوم نہین ہو سکتی ہی

ذکر امم

امت کہتے ہین گروہ کو کسی جنس حیوان کا گروہ ہو وہ امت ہی حدیث مین آیا ہی اگر کتی ایک امت منجملہ امم کے نہوتی تو مین انکے مار ڈالنے کا حکم کرتا

امت سریان

یہ امت سب سے پہلے تھی آدم اور اونکی اولاد اسی زبان مین بات چیت کرتے تھے قسما کی صنا تھی یہ کہتے ہین انہنے دین شیث و ادریس علیہما السلام سے حاصل کیا ہی آنکی کتاب کا نام صحف شیث ہی سات نمازین پڑھتے تیس روزے رکھتے تھے کعبہ کی تعظیم کرتے شہر حران مین ایک گھر تھا اوسکا حج کرتے اہرام مصر کی عظمت کرتے کہتے ہین ایک اہرام مین قبر شیث کی دوسرے اہرام مین قبر ادریس کی ہی تیسری قبر صابی بن ادریس کی بتاتے ہین اہل ہند مین مشہور ہی کہ قبر شیث کی اجودہیا مین ہی جسکو اب اودھ کہتے ہین یہ متصل لکھنؤ کے ہی یہ قبر بہت بڑی ہی خدا جانے سچ ہی یا نہین ادریس کا آسمان پر جانا قرآن پاک سے ثابت ہی پھر اونکی قبر اہرام مین کہان سے آئی ابن حزم نے کہا ہی صابئین کا دین وہی زمین کے سارے دینون سے پہلے کا دین ہی جب اونکے دین مین محدثات یعنی بدعات ظاہر ہوئے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا جسپر آج ہم قائم ہین شہرستانی نے کہا یہ دین ابراہیمی سے لڑتے ہین مدار انکے مذہب کا تعصب روحانیات پر ہی

امت قبط

یہ اولاد حام بن نوح سے ہین مصر مین رہتے تھے بہت سی گروہ انمین اہل پہلے زمانے مین سب صابیہ تھے یہان کے ملوک کو فراعنہ کہتے ہین یہ کل عبدۃ اصنام کو پوجتے یہ امت اقدم امم عالم ہی انکا ملک بہت دن رہا خاص یا تک مصر تھے آدم سے لیکر اسلام تک تغیر سلطنت نہین

چھین لیا کبھی اوسپر عالقہ غالب ہو گئے کبھی فرس کبھی روم کبھی یونان پھر آخر کو تہ و بالا ہو گئے یہانتک کہ مملکت اسلام مین سب مٹ گئے

امت فرس

یہ کیان و اہواز وغیرہ اقالیم کے پادشاہ تھے جو وسط معمورہ دنیا ہی ارض فارس کو جو جیحون کی پری ہی ایران کہتے ہین جو اوسکی وری ہی اوسکو توران بولتے ہین فرس کے نسب مین اختلاف ہی ارم بن سام کی اولاد ہین یا یافث کی نسل وہ کہتے ہین کہ ہم کیومرث کی اولاد ہین جو انکے نزدیک آدم ابوالبشر تھے کیومرث کے زمانے سے اسلام تک ملک انہین رہا مگر بیچ مین تھوڑی مدت جو غلبہ ضحاک و افراسیاب ترکی کا ہوا وہ لائق اعتبار نہین سب امم کے نزدیک ملوک فرس اعظم ملوک عالم ہین بڑے عقلمند مستقل ملک تھے تو دیلم جیل کرد انھین کے گروہ ہین انکی ملت قدیم کیومرتیہ ہی اله قدیم کو یزدان کہتے ہین نور بتلاتے ہین بازنہ مخلوق کو ظلمت سے اہرمن نام رکھتے ہین اول کو اللہ ثانی کو ابلیس بتاتے ہین اصل دین انکا تعظیم نور کے بچنا ظلمت سے ہی اسیلئے آگ کو پوجتے ہین آذربیجان سے زردشت نکلا فرس اوسکے دین مین آ گئے اوس نے ایک نیا خدا نکالا جسکا نام فارسی مین اہرمزد رکھا اوسکو خالق نور و ظلمت ٹھہرایا وحدہ لاشریک لہ بتایا زردشت نے کہا ہر دن خدا اس نے ایک خلق کو بنایا جیسے آسمان زمین پانی نبات حیوان انسان یہانتک کہ چھ دنمین ساری خلق پوری کی انمین چار پانچ عیدین ہوتی ہین جب سے انکی سلطنت گئی خصوصاً بعد فتح اسلام کچھ لوگ لنکے گجرات ہند و مبئی کی طرف آبسے اب تک وہان موجود ہین لکن سب کے سب جاہل کوئی عالم انمین نظر نہین آتا

امت یونان

ایک آدمی الین نام چہتر برس بعد موسی علیہ السلام کے پیدا ہوا اوس سے یہ امت نکلی یہ شاعر و فصیح لوگ تھے بخت نصر کے زمانے مین انمین فلسفت آئی حکیم ابندقلیس زمانہ داؤد علیہ السلام

مین تھا فیثا غورس زمانہ سلیمان علیہ السلام مین لکن یہ صحیح نہین اسلیے کہ بخت نصر چار سو
برس بعد سلیمان علیہ السلام کے ہوا بلاد یونان کی جانب شرق و غرب قسطنطنیہ یالاسی خلیج
بحر محیط درمیان بحر روم و بحر قلزم کے واقع ہین بحر قلزم کا قدیم نام بحر میطش ہی یہ آمست
باتفاق محققین باولاد یافث سے ہی پھر کسی نے یہ کہا کہ روم مین اولاد عیص بن یعقوب
علیہ السلام سے آئکے ملوک بھی بڑے بادشاہ تھمند تھے یہانتک کہ روم اُنپر غالب آگئے
اُنھین دو سلطنتین بہت بڑی ہوئین ایک سکندر کی ایک قیاصرہ کی جنکے بعد اسلام آیا
سب علوم عقلیہ انھین سے لیے گئے ہین جیسے منطق طبیعی الٓہی ریاضی اِنکے عالم کو فیلسوف
کہتے تھے تالیس ملطی فلسفی زمانہ بخت نصر مین تھا لقمان کا شاگرد فیثا غورس کو زعم تھا
کہ مینے آواز فلک سنی مقام ملک مین پہونچا کوئی چیز زیادہ تر لذیذ حرکات افلاک سے
نہین ہی ایک سو چھانوے برس بعد بخت نصر کے بقراط حکیم پیدا ہوا اس حساب سے وہ
ایکہزار ایک سو کچھ اوپر ستر برس پہلے ہجرت سے تھا سقراط فارمین چار ہا ادسنے لوگون کو
شرک و بت پرستی سے منع کیا بیچارا مارا گیا افلاطون اوسکی جگہہ بیٹھا یہ بڑا حکیم تھا کوئی
اوسکا مقابلہ خلق مین نکر سکتا تھا حکمت کا سبق دیتا شامیانے کے نیچے دھوپ سے بچکر چلتا
اوسکے شاگرد مشائین کہلاتے ہین زمانہ سکندر رومی مین تھا اسکندر و ہجرت کے بیچ مین
نو سو چھتیس برس کا فاصلہ ہی اِس حساب سے افلاطون کچھ اس سے پہلے تھا سقراط اوس سے
بھی کچھ قبل تھا پس تقریباً درمیان سقراط اور ہجرت کے ہزار برس اور درمیان افلاطون اور
ہجرت کے ہزار سے کچھ کم مدت ہوئی طیماوس شاگرد ارسطو مشائخ افلاطون سے ہی
غرب سے تا شرق غالب معمور کا پادشاہ ہوگیا فارس سے تا سند سند سے تا ہند اوسنے
لے لیا فور ہند کا بادشاہ اوس سے لڑا ہار گیا سکندر نے اوسکو قید کر لیا سارا ہند چین تک
لے لیا ارسطو سے فلسفہ سیکھکر فرد زمانہ ہوگیا برقلس ارسطو کے بعد تھا اوسنے ایک کتاب
بنائی جسمین بابت قدم عالم شبہہ کیا طیموخارس حکیم ریاضی جسکا ذکر بطلیموس نے مجسطی مین کیا ہے

چار سو بیس برس پہلے بطلیموس سے تھا رصد کواکب کو اوسی نے نکالا بطلیموس کا زمانہ
جالینوس سے تھوڑا پہلے تھا بطلیموس کی رصد اور مامون خلیفہ کی رصد مین چہ سو نوے برس
کا فاصلہ ہی مامون کی رصد بعد دو سو ہجری کے ہی جو وقت شروع آیات قیامت کا ہی
بموجب حدیث شریف کے الآیات بعد المائتین اسلام مین رصد کا بننا جو خلاف طریقہ
اسلام ہی علامت قیامت ٹھہرا رصد بطلیموس سے تا ہجرت چار سو نوے برس تقریباً ہوتے
ہین جالینوس سے تا ہجرت چار سو برس کچھ اوپر ہوئے ملل نحل ابن خلدون وغیرہ کتب
مین حکما کو نام بنام ذکر کیا ہی یہ یونانی حکیم سب کے سب کفار تھے انکے علوم کا علوم اسلام مین
جو زمانہ ہارون رشید سے عربی مین ترجمہ ہو کر داخل ہوا یہ ایک بڑا وسیلہ
دین اسلام کا ابلیس کے ہاتھہ آیا ابتدا مین نیت علما اسلام کی اچھی ہوگی واسطے الزام خصوم
کے اونکے مسلمات و دلائل عقلیہ سے اس علم کو سیکھا ہوگا لیکن بعد ایک مدت کے اون فنون
کو متاخرین علما اسلام نے سرمایۂ فضیلت سمجھا اصل مقصد سے دور پڑ گئے اس سبب سے محبت
مزاولت کتاب و سنت کی انمین سے بالکل جاتی رہی الا ماشاء اللہ روز بروز غربت اسلام
بڑھتی گئی یہانتک کہ اب مسلمانی نام کی رہ گئی ہے جو علم اس ملت حقہ اور امت مرحومہ کا تھا
اہل اسی وجہ سے اوسکے علما کو جاہل سمجھنے لگے جنکو مذاہب حکما اور اونکے قیل و قال سے
اطلاع حاصل ہی اونکو فاضل کہنے لگے عکس القضیہ ہوگیا باطل حق ٹھہرا حق باطل سمجھا گیا انا للہ

ذکر امت یہود

یہ اولاد یعقوب علیہ السلام ہی انکے بارہ بیٹے تھے جنکو اسباط کہتے ہین یہود ان سے عام ہی
اسلیے کہ بہت سے عرب و روم و فرس بھی یہودی ہو گئے جو بنی اسرائیل تھے یہود مین اکثر
فرقے ہین خداے تعالیٰ نے اپنا غصہ کیا نبوت و ملک دونو کو انسے لے لیا مغضوب علیہم سے یہی
مراد ہین محتاجی و ذلت قیامت تک انکے نصیب مین آئی انمین اگر کوئی قدرے آسودہ بھی ہی
تو وہ بھی فقر ظاہر کرتا ہی اسلام سے انکو نہایت عداوت ہی آلیا و روس و روم و [illegible]

وبعض بلاد ہند مین ابتک موجود ہین

امت نصاری

یہ مسیح علیہ السلام کی امت ہی تجسد کلمہ مین مذاہب مختلفہ رکھتے ہین تثلیث کے قائل ہین
کہتے ہین یہود نے مسیح کو قتل کر ڈالا سولی پر چڑہایا مگر یہ غلط ہی یہود نے جسکو قتل کیا وہ ہم
صورت مسیح تھا نہ خود مسیح خدا نے مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بلالیا قرآن مین اسیطرح ہی
آخر زمانے مین مسیح آسمان سے زمین پر آوینگے دین اسلام کے موافق حکم کرینگے حالات اس
زمانے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ وقت جو اونکے نزول کا ہی اب سر پر آگیا شاید یہی چودہوین
صدی ہو اللہ ایسا ہی کرے کہ ہم اونکو اپنی آنکھون سے دیکھین کلیسیا مشہد اکرین نصاری کی
مین بہتر فرقے ہین انجیل مین ولادت مسیح سے تا رفع مسیح اخبار لکھے ہین چار شخصون نے انجیل
لکھی فلسطین نے عبرانی مین مرقوس نے رومی مین لوقا نے یونانی مین یوحنا نے بھی یونانی مین
اس دین مین صابئہ روم داخل ہوگئے آرمن روم بلغار گرج چرکس انکی قومین ہین بعضے گرج
وچرا کسہ مسلمان ہوگئے روم کے مسلمان اصل مین نصرانی تھے شوریہ حلب بغداد مین ابتک
بہت نصاری ہین انکی زبان عربی ہی باقی نصاری آورپا امریکا وغیرہا مین بستے ہین انمین
کوئی جرمنی ہی کوئی انگریز کوئی فرنساوی کوئی اطلیانی کوئی روسی ہند کے حاکم آج یہی انگریز
ہین جنکو برطانی بھی کہتے ہین سورۂ فاتحہ مین مراد ضالین سے یہی امت ہی باتفاق مفسرین
تیس برس ہوئے زمانۂ غدر ہند سے پہلے کسی قدر اس امت کو توجہ طرف انجیل کے تھے
اب تو فقط برای نام ہی سب کے سب راہ و رسم فلاسفۂ یونان بجالاتے دہریہ کا مذہب
برتتے ہین تمام خلق سے اسی امر کے طالب ہین کہ چال ڈھال ہر کسی قوم کی اصل طریقے اونکا
قوم پر باقی نرہے اگرچہ ظاہر مین سب کو آزادی مذہب دے رکھے ہین لیکن ہر جگہہ بابت
امور مذہبی تعرض سنا جاتا ہی دنیا کی محبت مال کی طلب ہر قوم و مذہب مین ایک شیوع عام
پر تھی لیکن اس امت نے جسقدر اہتمام جمع مال مین کیا جو کچھ الفت دنیا کے ساتھ پیدا کی کسی

دوسری امت مین کتب تاریخ وغیرہ سے معلوم نہین ہوتی یہی وجہ ہوئی انکے لیئے ترک
شرائع انجیل کی متعذا یہ بھی ہمیشہ دیکھا سنا جاتا ہی کہ بعض لوگ اعلی اوسط ادنی اس کے
وقتاً فوقتاً بتوفیق الٰہی آفاق متفرقہ مین مشرف باسلام ہوئے اور ہوتے ہین گو نقصان مال
وعزت ہوا اسمین بھی شک نہین کہ جو بیدار مغزی تو امین ملک داری انکو ملی ہی وہ کسی
دوسرے کو میسر نہوئی اس عقل وشعور پر اگر کبھی یہ امت مسلمان ہو جاتی تو شاید نظیر انکا
دنیا مین میسر نہ آتا جسطرح نسل ہلاکو خان نے اسلام قبول کر لیا تھا مگر اونمین سلیقہ ملکداری
وآبادی دنیا وتحصیل دنیا کا ایسا نہ تھا جیسا انمین ہی وہ دنیا کو ویران کرتے تھے خون کی ندیان
بہاتے تھے یہ جان نہین لیتے فقط مال لیتے ہین ایمان لیتے ہین

امت ہند

یہ بہت فرقے ہین ملل نحل مین انکا ذکر نام بنام کیا ہی انمین بت پرست آتش پرست براہمہ
نجومی وغیرہ سب طرح کے لوگ ہین انکی نجوم خلاف نجوم روم وعجم ہی ملک ہند نہایت
وسیع اقلیم ہی پرانا شہر اس ملک کا جسکو زمانہ آدم سے قابیل کا بسایا ہوا بتاتے ہین
قنوج ہی جو وطن ہی کاتب حروف کا اب وہ بالکل ویران ہی اقلیم ہند مین صد دستار
وصد گفتار مشہور ہی ہر قطر کی ہندی بولی جدا ہی ہر سمت کی پوشش علحدہ ہی ہر علاقے
کی راہ ورسم نئی ہی رسوم مذہبی علحدہ ہین آسکے مشرق مین چین کا ملک ہے وہ کا مذہب ہی
ہنود مین چھتیس کروڑ معبود ہین اتنی تعداد نفری آج خود اقوام ہنود کی بھی نہین عجیب
قوم ہی جسنے ساری کائنات کو پوجا حجر شجر مدر پانی آگ حیوانات وغیرہ کوئی چیز جہان بھر کی
نہین ہی جو انکی پرستش سے بچی ہو عجائب پرستی انکا شیوہ ہی یہانتک کہ ابتدا رحد درت مین
ریل گاڑی کو بھی پوجا نہ پوجا تو ایک خدا کو نہ پوجا سبکو پوجا انکا مذہب بھی اقدم مذاہب
عالم ہی پہلے بید پر دارمدار تھا پھر جب سے پران نکلے توحید بید موقوف ہو کر انواع
شرک وکفر کا انمین رواج ہوا اس قوم کو کبھی حوصلہ مناظرہ کا ساتھ اہل اسلام وغیرہ کے

نہ تھا اس زمانۂ آخر مین بعض ہنود نے جرات رد اسلام پر کی اہل اسلام نے بعض تو مسلمات
نے تحریراً و تقریراً خوب انکا خصوم کیا حال مین بعض ہنود نے پھر طریقۂ مذہب بید کو
جس سے توحید خدا وند ثابت ہی تازہ کرنا چاہا ہی اگر یہ بات سچ بھی ہو تو کیا فائدہ اسلیے کہ توحید
بدون اقرار رسالت کے ہرگز نافع نہین نہ ہنود کو نہ کسی اور دین والے کو رسالت کا اقرار
بھی اوسیوقت نافع ہی جب سب کتب و انبیا پر ایمان لا کے نبی آخر زمان کی تصدیق کر
اونکے فرمانبردارون مین داخل ہو ورنہ کوہ کندن و کاہ برآوردن ہی ایک خدا او دو خدا تین خدا
کے تو بعض اہل ملل بھی قائل تھے لیکن اتنے معبودون کے قائل سوا ہنود کے کوئی دوسرا

فرقہ معلوم نہین ہوتا ہے

تا چیست گہ از چوب گہ از سنگ تراشی	بگزار خدا ئے کہ بصد رنگ تراشے

عقیدۂ وحدت وجود جو جملہ صوفیہ مین مروج ہوگیا ہی وہ اسی قوم کے بدما رسے ماخوذ ہی
کہ ہر چیز مین خدا کا انس قرار دیکر ساری خلق کی پوجا کرتے ہین خلق کو خالق سے جدا نہین سمجھتے
سات سو برس ہوئے جب سے اسلام اس ملک مین آیا اقوام مختلف اسلام نے حکومت
کی جیسے غوری خلجی بہمنی آخر مین تیموری خاندان کی جو اولاد چنگیز خان سے تھی حکومت
ہوئی زمانۂ غدر سے نام و نشان اونکا مٹ گیا اگرچہ سلطنت تو آخر زمانۂ عالمگیر بادشاہ سے
لڑکھڑا گئی تھی لکن اب خالص حکومت نصرانیہ ہی بلا مزاحمت غیر چند راجہ نواب جو برای
نام کسیقدر زمین کے والی کہے جاتے ہین وہ سب فرمانبردار اس حکومت کے مثل نوکرون
کے ہین بلکہ نوکر اونسے اچھے ہین

امت سند

یہ غربی ہند مین جانب بحر بستے ہی اس ملک کو لان سے کہتے ہین ایک جانب اسکی خشکی
مین پہاڑ کی طرف ہی دوسری جانب دریا کی طرف ستارسے ملک سند کو تبیل بھی بولتے ہین
ملتان کشمیر اسی کے شہر ہین پہلے مسلمان غالب تھے اب اوس پر انصاری حاکم ہین آج کل

کشمیر ہاتھہ میں راجہ جمو کے ہی

امت سودان

یہ اولاد حام سے ہین انکے دین مختلف ہین کوئی مجوس کوئی مار پرست کوئی بت پرست
جالینوس نے کہا انمین دس خصلتین ہین جنکے ساتھہ یہ مخصوص ہین بال گھونگروالے ڈاڑھی کم
تھنے پھیلے ہونٹ موٹے دانت تیز کھال بدبو رنگ کالا ہاتھہ پانون مین بیوائی نرہ
منبا تیت نلیپنے والے بڑی امت انمین حبش ہی انکا ملک حجاز کی برابر مین ہی بیچ مین ایک
انکے شہر بڑے لمبے چوڑے ہین انمین کا خصی بڑے فخر کا خصی ہوتا ہی تو یہ انکی قوم ہی
لقمان حکیم جو داود علیہ السلام کے ساتھہ تھے قرآن مین اونکا ذکر ہی اسی قوم سے تھے
ذوالنون مصری بلال بن حمامہ مؤذن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انھین مین سے
تھے قوم بجا نہایت کالی ہی ننگے رہتے ہین بت پوجتے ہین مگر سوداگرون سے اچھی طرح
پیش آتے ہین قوم دمادم نیل کے کنارے پر بستی ہی بلاد زنج سے کچھہ اوپر ہٹ کے
یہ سودان مین تتر ہین دین مین مہمل ہین انھین مین سے ایک زنگی ہین کالے بھجر
بت پرست نہایت سخت دل ایک تکرور ہین جو غربی نیل پر آباد ہین انمین کچھہ کافر کچھہ
مسلمان ہین ایک قوم کانم ہی انکا مذہب مالکی ہی انکا شہر سارے سودان کے شہرون
سے بڑا ہی انتہا جنوب مغرب مین رہتے ہین

امت صین

انکے شہر بہت لمبے چوڑے ہین مشرق سے تا مغرب دو ماہ کی راہ سے زیادہ تر طول
و عرض مین ہین دریای چین سے جنوب مین تا سد یاجوج ماجوج شمال مین بلکہ عرض مین
طول سے زیادہ ہین یہانتک کہ ساتون اقلیم پر شامل ہین چین کے لوگ سیاست و
عدل مین بہت اچھی صناعت مین نہایت کامل قد چھوٹے سر بڑے مذہب مختلف
رکھتے ہین کوئی مجوسی کوئی ثنی کوئی آتش پرست بڑا شہر انکا جمدان ہی اقصی چین

جسکو صین الصین کہتے ہین وہ جہت شرق مین نہایت آبادہی اوسکے بعد سواسمندر کے کچھ نہین بڑا شہر چین کا سیلی نام ہی

بنی کنعان

یہ اہل شام ہین یہان سام بن نوح بستے تھے اسلیے اسکا نام شام ہوا ایک گروہ اِن کا مغرب مین جا رہا جنکو بربر کہتے ہین سو رہتے یکجا یہ نہین عاشق بدنام کہین ٭ دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین ٭ سام کا نام عبرانی مین شام ہی بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ بنوکنعان اولاد حام ہین اونھین مین بربر ہین

بربر

بعض کے نزدیک نسل حام سے ہین وہ کہتے ہین ہم نسل قیس عیلان و صہناجہ ہین بعض کا زعم ہی کہ یہ اولاد افریقس حمیری ہین قوم زناتہ انہین سے یون کہتے ہے کہ ہم لخمی ہین صحیح یہ ہی کہ اولاد کنعان بن مازیغ بن حام ہین آنکے ہر بادشاہ کا لقب جالوت تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا بنوکنعان پریشان ہو گئے ایک گروہ مغرب مین جا رہا جو بربر کہلاتا ہی بربر کے قبائل بہت ہین یہ لوگ سکونت صحرا مین مثل عرب کے رکھتے ہین انکی زبان عربی کے سوا ہی اوسکے اصول ہین فروع مختلف ہین بے ترجمے کے سمجھ مین نہین آتے

۲ امت عاد

عاد اولاد سام بن نوح سے ہی اُنکا ملک احقاف نام متصل یمن کے تھا پہلا بادشاہ اِنکا شداد ہی جسنے جنگل عدن مین ارم بنایا سونے کے پتھر یاقوت زمرد کے کھمبے لگا کے بہشت کا نمونہ دکھلایا مگر سچ یہ ہی کہ ارم کی کہانی واہیات ہی ضعفا مفسرین نے اس حکایت کو ذکر کیا ہی قرآن شریف مین ارم ذات العماد سے قوم مراد ہی نہ یہ گھر یہ قوم سخت قوی تھی پہاڑ کو کھول کر گھر بناتے آنکے قصے سب مضطرب ہین صحت سے دور ہین

۱ امت عمالقہ

اولاد عملیق بن لاوذ بن سام سے ہین طول و جسیمت مین مثل ہین پہلے صنعا مین اور ترے پھر حرم مین رہے
ایک جماعت شام مین ہی تحریف الون سے اول موسی پھر یوشع لڑے فراعنۂ مصر اور کنعانی اور ملوک جیرہ
انہین مین سے تھا افغانون کا نسب بھی انہین سے ملتا معلوم ہوتا ہی اسلام مین عمالقہ کو انقاعہ کہتے گئے واللہ اعلم

امت عرب

جاہلیت کے عرب مختلف اقوام و مذاہب کے تھے عرب اول کو بائدہ کہتے ہین آن کا
حال مفصل معلوم نہین ہو سکتا یہ وہی عاد و ثمود وجرہم اول ہین جرہم ثانی جو نسل قحطان
سے تھے عربی بولتے انکو مستعربہ کہتے ہین آدم و نوح سے لیکر قحطان سے پہلے کسی نے
عربی زبان نہین بولی سب عجمی بولتے تھے اسمعیل علیہ السلام نے جرہم سے عربی سیکھی
یہ تیسرا طبقہ عرب کا ہی جسکو عاربہ کہتے ہین عرب مین عرب عاربہ ہین نسل قحطان سے
یہ امت اقدم امم ہی بعد نوح کے قوت و قدرت و آثار ارض مین سب سے بڑھ کے تھے یہ اول
جیل عرب ہی ساری خلق مین اس امت مین بھی ملوک ہوئے

عرب مستعربہ

اولاد اسمعیل علیہ السلام کا نام ہی انکو مستعربہ اسلیے کہتے ہین کہ اسمعیل علیہ السلام کی زبان
عبرانی تھی پھر اونھون نے عربی سیکھہ لی نسل اسمعیل سے تا ہجرت دو ہزار سات سو ترانوے
برس ہوے وہان قبائل جرہم تھے اونہین یاد کیا تھا اونکی بولی عربی تھی بارہ بیٹے پیدا ہوئے
جنمین سے ایک قیدار تھے قیدار جد و اسمعیل جبرئین ہی اسمعیل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جو سلسلہ نسب قبائل قریش ہی اوسمین بڑا اختلاف ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عام فیل مین پیدا ہوئے قصہ اصحاب الفیل کا منصوص قرآن ہی ابرہہ جیسنے ہاتھی
لیکر کعبہ شریف پر چڑھائی کی حبشی تھا یہ حبشی مالک یمن ہو گئے تھے ابابیل نے آ کر اسکو
ہلاک کیا ابابیل کی تاویل چیچک وغیرہ سے کرنا تحریف ہی قرآن پاک کی فرضا کتب تاریخ
سے اگر یہ حادثہ بعینہ ثابت نہو تو نہو کلام خالق کے روبرو کلام مخلوق کی کیا وقعت

دہستی ہی یہ کام ملحدون کا ہی نہ مسلمانون کا حضرت کے زمانے مین بھی کافر منافق قرآن
کے کلام اللہ ہونے مین شک شبہہ کرتے تھے اوسی جنس کے لوگ اس زمانے مین بھی ظاہر
ہوئے ہین لکن حزب خدا ہمیشہ غالب ہی علماء اسلام نے ان لوگون کی تفاسیر وتحاریر کا
خوب ہی خاکہ اوڑایا ہی اور ورونگویون کو گھر تک پہونچایا والحمد عرب عاربہ جن
بنو جرہم ہین جو حجاز مین رہتے تھے اور بنو سبا ہین حمیر وکہلان اوسیکی نسل ہی سارے قبائل
یمن اور ملوک تبع اولاد سبا سے ہین سوا عمران اور اوسکے بھائی مزیقیا کے سب تبابعہ
اولاد حمیر بن سبا سے تھے یہ دو نسل کہلان سے ہین جو کلب نسل قضاعہ سے ہین دومۃ الجندل
وتبوک واطراف شام مین بزمانۂ جاہلیت جا رہے زید بن حارثہ اسی قوم بنی کلب سے تھے
اوس وخزرج جو دو قبیلے انصار کے ہین اور مدینے مین رہتے تھے قبیلۂ ازد سے تھے خزاعہ
وغیرہ بھی بطون ازد سے ہین ازد نسل ہی قضاعہ کی سدانت بیت اللہ انکے ہاتھہ مین تھی
یہانتک کہ قصی بن کلاب نے چھین کر حوالۂ قریش کے کہا یہ کنجیان تمہارے باپ
اسمعیل کے گھر کی تمکو پھیرے دیتا ہون بدون عار وظلم کے پھر قصی نے غلبہ پاکر خزاعہ
کو جو نزدیک اکثر کے یمنی تھا مکے سے نکالدیا بنو مصطلق جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے لڑے اسی قوم خزاعہ سے تھے بنی دوس تہامہ مین بسے اطراف عراق مین انکی دولت
تھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انھین مین سے ہین

امت اسلام

اس اعتبار سے کہ اصل دین جملہ بنی آدم کا فطرت تمام نوع بشر کی یہی توحید باریتعالی پر ہی
یہودی نصرانی مجوسی ہندو ہو جانا کسی کا پیچھے سے بعد ولادت کے جو ہوتا ہی وہ اوربات
ہی یہ امت اقدم جملہ ملل متقدمہ ہی آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم رسل سارے پیغمبر و
رسول اور اونکے اتباع اسی ملت اسلامیہ پر تھے سلام جو تحیت اسلام ہی زمانۂ ابو البشر
سے جاری ہی پھر ابراہیم علیہ السلام نے اہل توحید کا نام مسلمان بصراحت تمام رکھا

اپنی جان کو مسلم ٹھہرایا قرآن شریف مین ہی ھو سما کم المسلمین من قبل سوا ہود
وصالح علیہما السلام کے جو بعد نوح قبل ابراہیم علیہما السلام آئے تھے جتنے پیغمبر تا ختم رسل
ہوئے وہ سب بعد ابراہیم علیہ السلام کے آئے بلکہ خود ابراہیم خلیل کی نسل و فرع ہی مین
تھے اسلیے ساری دنیا کے ملت والے تعظیم و توقیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کرتے چلے آتے
ہین تو یہ سب نبی و رسول مسلمان تھے اسلام ہی کیطرف اپنی اپنی امت کی دعوت کرتے رہے
تھوڑا اختلاف بابت فروع مسائل کے جو بعض ادیان انبیاء مین تھا وہ بحکم باریتعالی حسب
مقتضای قوت و ضعف امم و تباین اطوار اقوام مختلفہ بنی آدم تھا اصول اسلام جو بلفظ
ملت ہر رسول و نبی سے ہین اونمین سوای اتفاق جملہ شرائع کے کبھی ادنی اختلاف بھی
نہین ہوا اسی وجہ سے قرآن شریف مین ذکر ایمان لانے کا سب رسولون سب کتابون
پر فرمایا ہی جب آدمی ایک پیغمبر وقت پر ایمان لایا گویا سب انبیاء گذشتہ پر ایمان لایا اب
اوسکو ضرور ہی کہ وہ اپنی زبان سے بھی اقرار اس بات کا کرے کہ امنت باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ والقدر خیرہ وشرہ حدیث مین آیا ہی سب انبیاء آپسمین علاتی بھائی
ہین انکی مائین جدا دین ایک ہی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت ابی ہریرہ سے اس اعتبار
کہ ہر ملت و امت کا نام جدا جدا تھا مثلا اہل توراۃ یہود کہلاتے ہین اہل انجیل نصاری
بید و پران والے ہنود زند و اوستا والے مجوس صحف شیث والے صابی وعلی ہذا القیاس
اس امت وسط کا جو آخر امم خیر ملل بنی آدم ہی اسکے بعد پھر کوئی امت تازہ و ملت جدید
قیامت تک نہوگی امت اسلام و ملت اسلامیہ نام ہی یہ امت قدیمہ اس مائۃ آخر مین بعہد
ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی گئی ہی جسکو سال ہجرت کے حساب سے ابتک تیرہ سو
برس پورے ہوئے اس امت اسلامیہ مین کوئی قوم خاص نہین ہی جیسے اگلے انبیاء کی
اقوام خاصہ تھے عاد قوم ہود کا نام تھا ثمود قوم صالح کا نام تھا بلکہ یہ امت شامل جمیع امم
عالم ہی اسلیے کہ اگلے زمانے مین پیغمبری خاص ہوتی تھی ہر قوم کا پیغمبر علیحدہ آتا تھا ہر پیغمبر کو

اپنی قوم کے احوال سے بحث تھے جنپر وہ بھیجا جاتا تھا دوسرے قوم کی ہدایت ضلالت سے
اوسکو کچھ کام نہ تھا چنانچہ قرآن وحدیث وکتب تاریخ وغیرہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہی نوح
علیہ السلام کی نبوت بھی خاص تھی مگر بعد طوفان کے عام ہوگئی اسلیے کہ سوا ناؤ والون کے
کوئی آدمی دنیا مین باقی نہ تھا ناؤ والے سب مومن تھے مگر انکی نسل نہ چلی نسل فقط
ہر سہ پسر نوح علیہ السلام کی باقی رہی سو یہ عموم خارجی اتفاقی ہوا تھا بخلاف اس امت کے
کہ مبعث سے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تمام روی زمین کے لوگ انکی امت
ٹھہری جنھنے انکو مانا وہ امت اجابت مین ہین جنھنے نمانا وہ امت دعوت مین ہی قرآن شریف
مین ہی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین حدیث مین ہی وختم بی النبیون علیٰ علیہ
السلام کے بعد چھ سو برس یا کچھ کم وبیش گذرے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے آخر انبیا وعالم ٹھہرے اگر خاتم رسل نہوتے تو اس تیرہ سو برس مین ضرور
کوئی پیغمبر یا رسول آتا کتاب لاتا یا نہ لاتا لکن نہ کوئی آیا نہ کچھ لایا جس نے اغواء ابلیس سے
انکے بعد دعوی نبوت کا کیا بہت جلد ست گیا جھوٹ اوسکا کھل گیا مسیلمہ وغیرہ نے تو اونکی
عہد سعادت عہد مین ادعا کیا تھا لکن کذاب نکلا اسیطرح باقی مدعین کا حال ہوا یہ آیسے
سچے نبی ورسول آئے جنکی ہر بات کی سچائی ابتک باوجود اس طول مدت کثرت اعداء کے
ثابت ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہی جو کچھ کہا ویسا ہی ہوا جسکی خبر آیندہ مین دی وہ مطابق واقع
پڑی جس خبر کا وقوع ابتک نہین ہوا وہ اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتی ہی ابو ہریرہ نے
کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین ہی جان محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ سنے گا مجکو اس امت سے یعنی امت دعوت سے کوئی یہودی نہ نصرانی پھر مرگیا اور وہ
ایمان نہ لایا ساتھ اوس دین کے جسکے ساتھ میں بھیجا گیا ہون لکن وہ دوزخیون مین ہوگا
اسکو مسلم نے روایت کیا ہی اس حدیث سے ایک تو عموم رسالت ثابت ہوتا ہی تخصیص
یہودی نصرانی کی اسلیے ہی کہ یہ اہل کتاب ہین دوسرے یہ بات ثابت ہوئی کہ سوا دین

اسلام سے دو مراد ہین مقبول و منجی نہین ٹہیرا اسکے بعد قسم کہا کر دوسری حدیث ابی ہریرہ
مین ذکر نزول ابن مریم کا فرمایا اونکو حکم عدل کہا یہ حدیث بھی متفق علیہ ہی اسکے آخر مین
یہ ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا تمھارا جی چاہے تو تم اس آیت کو پڑھو وان من اہل الکتاب
الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الآیۃ یعنی عیسی کے مرنے سے پہلے ہر کتاب والا اونپر ایمان
لاویگا مراد زمانہ نزول ہی جسوقت فقط ایک ہی ملت اسلام ہوگی مسلمان تو اول ہی سے
حضرت عیسی کو خدا کا کلمہ اور اسکی روح اور اسکا بندہ جانتے ہین تہ دل سے اونکو رسول خدا
سمجھتے و مانتے ہین پہر جبکہ ہادر اسکے مسلمانون کے رسول نے بھی اونسے فرمادیا کہ
عیسی اللہ کے سچے رسول ہین جیسے موسی علیہ السلام تھے تو اب مسلمانون کو اونپر ایمان
لانا فرض ہوگیا ایمان بالغیب تو ہمکو پہلے ہی سے حاصل ہی جب عیسی علیہ السلام زمین پر
تشریف لاوینگے اوسوقت کے مسلمانون کو ایمان بالشہود بھی حاصل ہوگا حدیث مین
آیا ہی ابن مریم آسمان سے زمین پر آکر حکومت و عدالت کا برتاو کرینگے صلیب کو توڑینگے
سور کو جان سے مارینگے جزیہ نہ لین گے فقط اسلام ہی کو قبول کرینگے مال بانٹین گے
لیکن کون لیتا ہی ایک سجدہ اوسوقت بہتر ہوگا ساری دنیا سے اب تو مسلمانون کی خوب ہی
بن آئی پانچون اونگلی گہی مین ہین اندہا کیا چاہے دو آنکھین خدا وہ دن رات جلدی لا
کہ ہم مسیح علیہ السلام کو دیکھین اپنے ایمان کو تر و تازہ کرین جب مسیح آوینگے اوسوقت
مسلمانون کے امام بھی موجود ہونگے غرضکہ یہ وہ امت ہی کہ جسکا اول و آخر سراپا خیر ہی
بیچ مین جو ایک فوج کج ہوگی جسکی خبر بعض احادیث مین دی ہی شاید وہی زمانہ مابعد الف
ہجری ہو ظہور مہدی و نزول مسیح علیہما السلام تک اسلیے کہ اسوقت مین یہ امت بالکل
اگلی امتون کی چال پر چلنے لگی ہی جسطرح حدیث مین بھی اسکی خبر آچکی ہی کہ تم پیروی
کروگے اگلی امتون کی بالشت بالشت ہاتھہ ہاتھہ ہر کام مین دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ جو ماجرا بنی اسرائیل پر گذرا وہی میری امت پر گذریگا جیسے دو جوتے برابری مین ٹہیک

کہ اگر دنیا میں کسی نے اپنی مان سے حرام کیا ہوگا کھلم کھلا تو اس امت مین بھی ایسے لوگ ہونگے
جو یہ کام کرینگے اسکو ترمذی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہی جتنے تو سنا تھی دیکھا ہوگا کہ
اکثر رؤسا و امراء و والیان ملک نے زنان مدخولۂ آبا کو اپنے تصرف مین لے لیا ہے
بلکہ بعض نے زنان ابنا زمین بھی تصرف کیا اب تو ہر کہ و مہ الا ما شاء اللہ اوسی چال
ڈھال پر ہر کار و بار مین ہی جو حاکمان وقت کا طریقہ ہی اگرچہ وہ اس تبدیل وضع پر
خوش نہین ہوتے بلکہ ایسے آدمی کو خوشامدی کذاب فریبی جانتے ہین اس سے زیادہ اور کیا
مصداق ان حدیثون کا چاہتے ہو بہرحال زمین کے پردے پر کوئی امت ابھی کوئی ملت
ابھی اس امت اسلام ملت اسلام سے نہ پہلے تھی نہ اب ہی گو یوں سایہ انکی قیامت اسلام
کتاب مین رہ گیا ہی مسلمان گورمین ہین وکان امر اللہ قدراً مقدورا

رسول امت اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انکے باپ عبداللہ پچیس برس پہلے عام فیل سے پیدا ہوئے انکی مان کا نام آمنہ ہی یہ
پیر کے دن بارہوین ربیع الاول کو پیدا ہوئے اوسوقت حکومت کسریٰ نوشیروان کو چالیس
برس گذرے تھے غلبۂ اسکندر کو دارا پر آٹھ سو اکاسی سال غلبۂ بخت نصر کو ایکہزار تین سو
سولہ برس ہوئے تھے انکے دادا عبدالمطلب نے انکو پرورش کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نام رکھا ختنہ کیئے ہوئے آئے اوس رات کنگورے محل کسریٰ کے ہلکر گر گئے آگ فارس
کی بجھ گئی حالانکہ ایکہزار برس سے کبھی نہ بجھی تھی بحیرۂ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا اسطرح کے
صدہا علامات وآیات ظاہر ہوئے جو کتب سیر مین لکھے ہین جتنے کمالات ظاہری و باطنی
جدا جدا ہر ایک نبی و رسول کو دیئے گئے تھے وہ سب مجموعاً تنہا انکی ذات مین رکھے گئے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ اور انکی امت سب سے پیچھے دنیا مین آئی ہی مگر قیامت کے دن یہ سب سے پہلے
انکی امت سب امتون سے اول بہشت مین جاویگی حدیث مین آیا ہی جنت حرام ہی سب

انبیا پر جب تک مین اوسمین نجاون سب امتون پر حرام ہی جب تک میری امت
نجاوے چالیس برس کی عمر مین انکو نبوت ملی پہلے خواب پھر وحی ہوئی تیس برس مین
یہ دین کامل کیا گیا دش برس مکے مین رہے تیرہ برس مدینے مین تریسٹھ برس کی عمر ہوئی
مرنے سے پہلے معلوم ہوگیا کہ اس سال مین وفات ہوگی سال وفات مین ایک لاکھ چوبیس
ہزار نفر سے زیادہ مسلمان ہوگئے تھے امامت کو قریش مین چھوڑ گئے جب تک دو قریشی بھی
دنیا مین موجود ہون ہزار برس کے لگ بھگ تک تو یہ قاعدہ چلا اہل علم نے ہر ملک مین
اوسکو نباہا جب سے علم جاتا رہا اہل علم مٹ گئے جاہل مسلمان رہ گئے امامت قریش سے
نکلکر در بدر پھرنے لگے ہر کس بن لکع سلطان و امام و امیر ہوگیا اللہ تعالے کو یہی منظور تھا
چاہا ہونے والے تھا ہا اوس نے   چاہا اوسکا ہوا ہمارا نہوا +

مساجد عظیمۂ عالم

تین مسجدین دنیا مین بڑی مکرم و معظم ہین ایک مسجد الحرام یہ مسجد ابراہیم علیہ السلام کی بنائی
ہوئی ہی اسکو کعبہ کہتے ہین اسکی طرف موتہ کرکے سب مسلمان نماز پڑھتے ہین اسی گھر کا
طواف کرتے ہین اصل مسجد ابراہیم علیہ السلام کی یہی کعبہ ہی گرد اوسکے جو صحن تھا اوسکا
نام حرم ہوا اب اوس حرم کے گرد دروازے دیوار دالان بنگئے ہین اوسکو مسجد الحرام
کہتے ہین یہان حج کو آتے ہین مقام ابراہیم اسی جگہ ہی آثار انبیا مین سے یہی ایک اثر
ابتک دنیا مین بظاہر ظہور باقی ہی یا حجر اسود جو ہمراہ آدم علیہ السلام بہشت سے آیا تھا
یہ پتھر تو بڑے باپ کی کمائی ہی مقام دوسرا پتھر ہی جو تیسرے باپ کی نشانی ہی دوسری
مسجد بیت المقدس کی مسجد ہی جسکو داؤد و سلیمان علیہما السلام نے بنایا تھا اس جگہ سیکڑون
پیغمبر مدفون ہین کعبے مین ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کی برابر ہی یہان اوسکا نصف ہی
تیسری مسجد مدینے کی مسجد ہی یہان ایکہزار نماز کا اجر ہی اسکو خاتم رسل نے بنایا ہی قرآن
مین اوسکے حق مین لمسجد اسس علی التقوی فرمایا ہی ان تین مسجدون کے سوا

کسی مسجد کی طرف سفر کرنا بامید اجر و ثواب منع ہی جب مسجد کے لیے سوا ان تین کے
سفر جائز نہوا تو پھر کسی قبر کی زیارت کے لیے بامید اجر کیونکر جائز ہوگا خصوصاً جبکہ سفر
زیارت کا حکم بھی کسی حدیث صحیح یا قرآن شریف مین نہ آیا ہو صرف زیارت کو جائز رکھا ہو
علی الخصوص جبکہ زیارت والون سے افعال شرک و حرکات کفر و اعمال بدعت صادر ہون
یہ کام تو بلی سفر زیارت کے فقط کسی قبر کی زیارت مین بھی درست نہین گو وہ قبر اپنی ہی
گانون یا قصبہ یا شہر یا بستی مین کیون نہو چہ جائی اسکے کہ مال و جان خرچ کرکے سیکڑون
ہزارون کوس جاوے پھر وہان پہونچکر منکرات شرعی بجالاوے کہتے ہین مکہ معظمہ کو
آدم علیہ السلام نے بنایا برابر بیت المعمور کے جو آسمان پر مقابلہ کعبہ مین واقع ہی پھر طوفان
مین گر گیا پھر ابراہیم نے بمدد اسمعیل علیہما السلام بنایا اوسوقت سے آس پاس بلکہ دور دور
کے لوگ حج کرنے کو آنے لگے تبع نے اوسکو کملی پہنائی دروازے مین کنجی لگائی قریش
بھی اوسکا حج کرتے تھے نذر چڑہاتے جرہم اوسکے والی تھے پھر خزاعہ پھر قریش والی ہوئے
پھر قصی بن کلاب نے اوسکی چھت بنائی کھجور کی لکڑی سے اوسکو پاٹا اوسکی دیوارین برابر
قد آدمی تھین جسکو اٹھارہ گز اونچا کیا یہی دروازے زمین سے لگے ہوے تھے اوسکو
قد آدم بنایا تا کہ سیل کا پانی اوسمین نہ آوے پھر ابن الزبیر نے بنایا دو دروازے زمین کے
رکھے جسطرح زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے پردہ پہنایا ستائیس گز دیوار کو اونچا کر دیا
مگر قواعد قدیم پہ پھر حجاج نے زمانہ عبد الملک مین اوسکو توڑ پھوڑ کر قواعد قریش پر بنایا
ایک دروازہ رکھا جو ابتک موجود ہی کہتے ہین حجاج بن یوسف مذکور حدیث عائشہ کو
سنکر ابن الزبیر کے فعل کی صحت سمجھکر اپنی اس حرکت پر نادم ہوا ہے کعبہ میدان مین تھا
زمانہ نبوت و خلافت ابی بکر تک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھر مول لیکر میدان
بڑھا کر گرد اوسکے چارون طرف دیوار طیار کرا دی پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کیا
پھر ابن الزبیر پھر ولید پھر منصور پھر مہدی نے اوسمین زیادت کی جو ابتک موجود رہا

پہلے دیوار قدآدم تھی اب اوسکے گرد والان سقف مین جو کچھ بزرگی وعظمت حد سے
اس گھر کو ابتدا بنا سے ایک بخشی ہی اوسکے لکھنے کو ایک کتاب جداگانہ درکار ہی
سوای ملت اسلام کے سبکو کوئی ہو کہین ہو اوسمین آنے سے اب منع کردیا گیا ہی
یہ حکم ہی کہ جو اس گھر مین آوے وہ ایک تہبند و چادر مین ننگے سر برہنہ تن آوے
اوسکے جنگل کا ادب کرے وہان شکار نہ مارے کانٹا نہ توڑے درخت نہ اوکھیڑے
حرم کی حد مدینے کی طرف تین میل تنعیم تک ہی جہان سے اب عمرہ لاتے ہین عراق کی
طرف سات میل ہی طائف کیطرف بھی اسیقدر ہی جدے کی طرف بھی ہفت میل ای
اس بستی کو ام القرے کہتے ہین ناف زمین بھی بولتے ہین نقطۂ خاک جو پانی پر سب سے پہلے
پھیلا وہ یہی جگہہ ہی مسجد الحرام کے اندر سنہ نوسو ہجری زمانہ فرج بن برقوق چرکسی
سے جو کئی عمارتین بنائی ہین جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتابخانے کا حجرہ عمارت مقام
ابراہیم عمارت بالای زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین پانسو برس پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی
نہ تھی کاش یہ نئی بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہی کہ برخلاف ارشاد شارع ہی حدیث
مین آیا ہی جسمین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اوسکے ایک سنت دنیا سے اوٹھجاتی
سوا اس جگہ ان چار مصلون کا ہونا صاف تفریق جماعت ہی اس عمارت کا بنانا وبال آخرت
اپنا سر ہی مسجد بیت المقدس جسکو مسجد اقصی و مسجد ایلیا بھی کہتے ہین اسکی اصل یہ ہی
کہ زمانہ صابئہ مین جہان اب صخرہ ہی اوسپر تیل چڑھاتے تھے نذرین لاتے تھے جب وہ
ہیکل بگڑ گئی تھی اسرائیل نے اوس جگہہ کو قبلہ اپنی نماز کا ٹھہرایا اللہ تعالی نے وحی سے
اس جگہہ کو معین فرمایا وہان موسی علیہ السلام نے ایک قبہ بنا کر اوسمین الواح توریت
جو تابوت کے اندر تھے رکھے پھر داؤد علیہ السلام نے اوسکا بنانا چاہا وہ بنا تمام نہوئی سلیمان
علیہ السلام کو وصیت کی انھون نے چار برس بعد اپنی حکومت سے اور پانسو برس بعد
موسی علیہ السلام سے اوسکو بنایا چاندی سونا پیتل وغیرہ بہت کچھہ اوسمین لگایا سونے کی

کیتھی بنائی اوسکی پشت پر تابوت رکھنے کو ایک قبر طیار کی قبلہ اوسکا مشرق رویہ تھا
یہود و نصاری کا یہی قبلہ ہی آٹھہ سو برس بعد بخت نصر نے اوسکو ویران کر دیا توریت
وغیرہ کو جلا دیا ہیاکل کو گلا ڈالا پتھرون کو پھینک دیا پھر حضرت عزیر نے اوسکو بنایا تیہ
نبی ستھے یہود کے تیس نے اونکو مدد دی مگر بنا اسلیمان علیہ السلام سے کم کر کے اوسکے
حدود مختصر کئے پھر ملوک یونان و فرس و روم اوسکی اوکھیٹت کرتے رہے یہانتک کہ
ہیرودس نے اوسکو بنای سلیمان علیہ السلام پر بنایا اور چھہ برس مین پورا کیا پھر طیطس رومی
نے غلبہ پاکر اوسکو برباد کیا زمین مین کھیتی کرائی جب روم دین مسیح مین آئے اوسکی
تعظیم کرنے لگے قسطنطین کی مان نصرانی ہوگئی تھی قدس مین بتلاش اوس لکڑی کے آئی
جسپر گمان نصاری مین عیسی مسیح کو سولی دگئی تھی کوڑے کچرے کے نیچے سے اوسکو
ڈھونڈھ کر نکالا اوس جگہہ ایک کنیسہ بنایا اس خیال پر کہ یہ جگہہ اونکی قبر کی ہی اوسی کے
برابر ایک گھر اونکی ولادت کا بنا دیا گیا یہی حال رہا مدت تک یہانتک کہ اسلام آیا
جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فتح بیت المقدس مین تشریف لائے صخرہ کو کچرے
کوڑے کے نیچے سے نکالکر صاف کیا اوسپر ایک مسجد بنا دی اوسکی تعظیم مطابق
حکم خدا و رسول بجا لائے پھر ولید بن عبد الملک نے وہان مسجد بنائی مثل مساجد اسلام کے
عرب اوسکو بلاط ولید کہتے تھے پادشاہ روم کو حکم دیا کہ کاریگر و سامان بھیجے
چنانچہ اوسنے مدد اچھی دی مسجد حسب مراد طیار ہوئی پھر سنہ پانسو ہجرت مین جب
خلافت سست ہوگئی زور گھٹ گیا شیعہ عبیدیین نے سر اوٹھایا تو اوسوقت قدس
ہاتھہ مین فرنگیون کے آگیا اونھون نے صخرہ پر کنیسہ بنایا اوسکی تعظیم و عبادت کرنے لگے
جب سلطان صلاح الدین بن ایوب کردی کا غلبہ ہوا بدعات عبیدیین کو خاک مین ملا دیا
قدس کو ہاتھہ سے فرنجہ کے چھین لیا سنہ پانسو اسّی مین کنیسہ صخرہ کو توڑ کر اوسپر مسجد
بنائی جو ابتک موجود ہی حدیث مین آیا ہی بنای مکہ اور بنا مسجد بیت المقدس مین

چالیس برس کا فاصلہ ہی اسکا مطلب یہ ہی کہ چالیس برس بعد کعبے سے یہ جگہہ
اللہ تعالے نے عبادت کے لیے مقرر فرمائی تھی گو اوسوقت کوئی بنا اوس جگہہ ہو آیسے
کہ دونو بناؤن مین وہی فاصلہ ہی جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام سے زمانۂ سلیمان علیہ
السلام تک فاصلہ سمجھا گیا ہی وہ ہزار برس سے بھی زیادہ ہوتا ہی بلکہ صابیہ نے صخرہ پر
ہیکل زہرہ بنائی تھی وہ عہد ابراہیم علیہ السلام تک باقی تھی مسجد مدینۂ منورہ کا یہ حال ہی۔
کہ مدینے کو مہلائل نے عمالقہ مین سے آباد کیا تھا پھر بنی اسرائیل کے ہاتھ آگیا پھر بنی غسان
کا اوسپر غلبہ ہوا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان ہجرت کرنے کا حکم ملا حضرت
نے جہان حکم خدا تھا وہان یہ مسجد بنائی مدینے کا حرم مقرر فرمایا فضائل ان مساجد کے
کتب حدیث مین مفصل آچکے ہین انکے سوا روی زمین پر اور کوئی مسجد معظم معلوم نہین ہوتی
رحمت الٰہی کو دیکھو جملہ امم اہل کتاب کے معابد یہی تین مسجدین ہین جو آجتک ہاتھ مین سلطان
اسلام کے ایک عمر دراز سے چلی آتی ہین مسجد آدم علیہ السلام سراندیپ مین بتاتے ہین
لیکن اوسکے باب مین کوئی آیت و حدیث نہین آئی دو مسجدین تو خدا نے ہمکو دکھا دین امید
ہی کہ مسجد قدس بھی دکھا دے بیوت نار فرس ہند چین مین تھے یونان مین ہیاکل تھے
بیوت اصنام عرب حجاز مین تھے مسعودی نے انکا ذکر کیا ہی یہ معابد تھے امم کفریہ کے اونکے
ذکر سے اس جگہہ کچھہ حاصل نہین اور وہ اب باقی بھی نہ رہے جملہ احادیث و مواقیت
کل مسارق جس جگہہ یہ ہر سہ مسجد ہین وہان ابتک نماز روزہ اوقات پنجگانہ مین زمانۂ معین
ہوتا ہی ارض تسعین و بلغار مین جو صورت نماز و روزے کی ہی اوسکا حکم لقطۃ العجلان مین
لکھا گیا ہی حاصل مسئلہ یہ ہی کہ ارض تسعین مین کوئی جاندار زندہ نہین رہ سکتا ہی چہ جای
انسان سورج جب اپنی حرکت خاصہ سے بروج شمالیہ مین حمل سے تا آخر سنبلہ داخل ہوتا ہے
تو وہان کے رہنے والون کے نزدیک رات دن کے دورے مین غائب نہین ہوتا بلکہ
ہر روز ایک مدار کو بحرکت فلک الافلاک قطع کرتا ہی اسصورت مین نمازی کو چاہیے کہ ہر دن کے

مدار کو دو حصے کرے ایک حصے کو دن سمجھے اوسمین صبح ظہر عصر وقت پر پڑھے آس م ا ان تین وقتون پر قسمت کرے نصف آخر کو شب ٹھہرا دے اوسمین پہلے مغرب پڑھے پھر جب سورج ربع مدار کو پہنچے عشا ادا کرے اسیطرح مدارات جنوبیہ مین میزان سے تا آخر حوت رات دن کے دو حصے کرکے ایک کو دن دوسرے کو رات ٹھہرا وے اسلیئے کہ شمالی جنوبی مدارات برابر ہین دونون مین کچہ تفاوت نہین گو نظر مین اوج و حضیض کے اختلاف سے کچہ تفاوت معلوم ہو صوم کے لیے یہ راہ ہی کہ جہازوالون سے جو معمورہ سے آتے ہین مہینا قمری پوچہ لے ہر ماہ کے تیس دن سمجہکر جب رمضان کا مہینا آوے نصف مدار کو دن قرار دیکر روزہ رکھے نصف مدار کو رات ٹھہرا کر افطار کرے ربا بلغار وہان سورج ڈوبتے ہی نکلتا ہی وقت عشا کا نہین آتا یہ شہر جہت شمال مین مقالیہ کا شہر نہایت برد وہان ہوتا ہی اوقات نماز کا اندازہ کرکے ہمیشہ نماز پڑھی یہ نکرے کہ چار نماز پر قناعت کرے اسلیے کہ جیسے قبیل غروب شفق وہان سورج نکلتا ہی وقت عشا نہین آتا اسیطرح گرمی کے چلے مین وہان وقت صبح بھی نہین آتا پوری تحقیق اس مسئلہ کی کتاب ناظورۃ الحق مین لکھی ہی

آسمان

حکیمون نے رصد سے معلوم کیا کہ سب تارے ایکہزار اوتیس ہین اونمین سات سیارے ہین انکو خنس کہتے ہین کنس بھی بولتے ہین قرآن شریف سے وجود انکا ثابت ہی مگر تعداد بیان نہین کی گئی باقی ان سات کے سوا ثابتہ کہلاتے ہین ہر سیارے کا ایک فلک ہی مثلاً چاند آسمان دنیا پر ہی سورج آسمان چہارم پر ہی آسمان سات ہین اور مع عرش و کرسی کے نو ترتیب سے زیادہ نزدیک ہمسے یہی فلک قمر ہی پھر فلک عطارد پھر فلک زہرہ پھر فلک شمس اوسپر فلک مریخ ہی پھر فلک مشتری ہی اوسپر فلک زحل ہی پھر فلک ثوابت سارے ستارے اوسی مین ہین جو ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین جو

ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین سوا سبع سیارہ کے اوسپر فلک محیط ہی اسیکو فلک اطلس
فلک الکل فلک الافلاک کہتے ہین قرآن شریف مین یون ہی کہ ہمنے آسمان دنیا کو تارون
سے زینت دی ہی اسمین اختلاف ہی کہ آسمان و فلک ایک ہین یا دو چیز فوان فلک
ہیئت چکر مارتا ہی مشرق سے مغرب کی طرف چوبیس گہڑی مین ایک دورہ پورا کرتا ہی
اوسکی حرکت سے سارے افلاک ہشتگانہ حرکت کرتے ہین یہ حرکت قسری ہی نہ ارادی
اسی فلک نہم کی حرکت سے رات دن پیدا ہوتے ہین جب تک سورج افق ارض کے اوپر ہی
دن رہتا ہی جب نیچے افق زمین کے جاتا ہے رات ہوجاتی ہی سورج جب چہہ برج
شمالی مین جاتا ہی جنکا نام حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ ہی تو فصل ربیع فصل صیف
ہوتی ہی جب برج جنوبیہ مین گہستا ہی جنکا نام میزان عقرب قوس جدی دلو حوت ہے
تو فصل خریف فصل شتا ہوتی ہی ابن منبہ نے زعم کیا ہی کہ خدا نے سب سے پہلے جاڑے
کی فصل بنائی اسکو بارد رطب کیا پھر ربیع کی بنائی اسکو حار رطب کیا پھر صیف کو بنایا یہ
حار یابس ہی پھر خریف کو بنایا یہ بارد یابس ہی اہل زمان کے نزدیک پہلے فصل ربیع
کی ہی جب سورج برج حوت سے نکل جاتا ہی فصول کے ردی و جید ہونے کا بیان مفصل
لقطة العجلان مین کیا گیا ہی علم ہیئت مستقل طور پر مدون ہی لکن صحیح اور مفید یہی جو کتاب
و سنت سے ثابت ہی جسکا ذکر ہدایة السائل مین ہوا ہے باقی بلند پروازی ہی عقول
نوع بشر کی اوسکی صحت و غلطی خدا ہی کو معلوم ہی اسلام مین اس علم کی طرف اعتنا ہی مشین
کی گئی مامون نے رصد بنائی تھی لکن ان دیار مین لیا الرصاد اونکو یاد نہ رہا عمدہ کتاب اس
فن کی مجسطی ہی ابن سینا نے خلاصہ اوسکا تعالیم شفا مین لکھا ہی دوسرون نے بھی اوسکا
اختصار کیا ہی علم زیج اسی کی شاخ ہی واللہ یعلم وانتم لا تعلمون

مناسبت

بھتیں بھی ہین ایک مشرق جدہر سے سورج چاند ستارے تارے نکلتے ہین دوسرے مغرب

جہان یہ سب ڈوبتے ہین تیسرے شمال جہان مدار جدی و فرقدین ہی چوتھے جنوب
کہ وہان مدار سہیل ہے پانچوین فوق جدہر آسمان ہی چھٹے تحت جس طرف زمین ہے
کہتے ہین زمین گول ہے کسی نے کہا گول نہین بلکہ پہاڑ دریا و نچا نیچا آباد غیر آباد بہت
ہوا مین کھڑی ہی ہوا ہر طرف سے اوسکو روکے ہوئے ہی جیسے زردی انڈے کے
بیضہ زمین کا آسمان سے ہر طرف برابر ہی ہشام بن حکم نے یہ خیال کیا ہی کہ زمین کے نیچے
کوئی ایسی چیز ہی جو طالب ارتفاع ہی وہ زمین کو نیچے گرنے سے مانع ہی آندسفنس حکیم
اسکو کھڑا کر رکھا ہے کسی نے کہا پانی پر قائم ہی پانی اوسکے نیچے محصور ہی کوئی رستہ
نہین ملتا کہ اودہر جاوے کسی نے کہا افلاک ہر طرف سے اوسکے جاذب ہین اس لیے
کسی طرف جھک نہین سکتے جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی افلاک زمین کے مقناطیس ہین
مونہہ زمین کا ہماری طرف ہی اوسپر ہوا ہی ہوا کے اوپر افلاک ہین ایک پر ایک نوین فلک
تک بعد اوسکے خلا ہی یا ملا یا نہ خلا ہی نہ ملا ہر آدمی کو آدہا آسمان نظر آتا ہی آدہا اوسکی نظر سے
چھپا رہتا ہی جب ایک ملک سے دوسرے ملک کو جاتا ہی تو وہان کا آسمان نظر آتا ہے
جو پہلے چھپا ہوا تھا زمین پانی پر یون ہی جیسے ایک دانہ انگور کا پانی کے اوپر ہو بعض
طرف سے پانی گھٹ گیا ہٹ گیا وہان حیوانات بسے آدمی بسے اوسکی آبادی ہوئی
اس توجیہ کی خلاف ساری خلقت پر ہی یہ وہم ہی کہ زمین کے نیچے پانی ہی بلکہ تحت حقیقی
زمین کا دل اور اوسکا وسط کرہ ہی جو مرکز ارض ہی نصف زمین پانی سے کھلی ہوئی ہی
جسکو چارون طرف سے بحر محیط شامل ہی اس کھلی ہوئی زمین مین جنگل و خلا بہت ہی
آبادی کم جنوب مین شمال کی نسبت زیادہ تر خالی ہی آباد ٹکڑا زمین کا جانب شمال زیادہ تر
مائل ہی شکل مسطح کری پر جنوب سے تا خط استوا جاتا ہی شمال سے تا خط کری جسکے لب
پہاڑ ہین جو فاصلہ ہی درمیان اس ٹکڑے اور پانی کے انھین کے بیچ مین ستر یا جوج جوج
ہی پہاڑ مائل ہین طرف مشرق کے مشرق اور مغرب سے عنصر آب تک سمٹے ہین دو ٹکڑے

ہو کر دائرہ محیط سے زمین بسقدر کھلی ہی آدھی یا آدھی سے کم ہی منجملہ اوسکے آباد چوتھائی
حصہ ہی ربع مسکون کی سات اقلیمین ہین خط استوا اوسکا وجود خارج مین نہین ہی ایک فرضی
بات ہی کہ ایک خط ٹھہرا لیا گیا جو مشرق سے مغرب کو گیا ہی تحت نیچے مدار راس حمل کے اوس
خط پر دو نقطے لگائے ایک مدار سہیل پر ہی ناحیہ جنوب مین دوسرے کا مدار جدی پر ہی
ناحیۂ شمال مین یہ خط زمین کو دو حصے کرتا ہی ایک مغرب سے مشرق تک یہ طول ہی
زمین کا دوسرا جنوب سے شمال تک یہ عرض ہی زمین کا زمین کی مسافت مین اختلاف
ہی کہتے ہین پانسو برس کا رستہ ہی تہائی آباد تہائی ویران تہائی مین دریا کسی نے کہا
زمین ایکسو بیس جز ہی نوے مین یاجوج ماجوج بارہ مین سودان آٹھ مین روم تین مین
عرب سات مین ساری استین کسی نے کہا زمین چوبیس ہزار فرسخ ہی ابن منبہ نے
کہا ساری دنیا آخرت کے مقابل مین ایسی ہی جیسے ایک خیمہ جنگل مین کھڑا ہو اور یہ سچ
کہا اسلیے کہ جنت کا عرض آسمانون اور زمین کی برابر بتایا ہی اسکے سوا مسافت ربع اور
تقسیم عمارت مین اور بہت قول ہین جنکی صحت و غلطی کما حقہ معلوم نہین ہو سکتی اقلیم
اول مین تین ہزار ایکسو شہر ہین دوسرے مین دو ہزار سات سو تیرہ تیسرے مین تین ہزار
اونہتر شہر ہین چوتھے مین دو ہزار نوسو چہتر شہر ہین پانچوین مین تین ہزار چھہ شہر ہین
چھٹے مین تین ہزار چار سو اتی شہر ہین ساتوین مین تین ہزار تین سو شہر ہین یہ حساب
اگلے زمانے کا ہی اب خدا جانے کتنے شہر آباد ہین کتنے ویران ہر سو برس خصوصاً ہزار
برس مین غالباً آبادی ویرانے ویرانی آبادی ہو جاتی ہی سات ہزار فرسخ مین یہ
ساری زمین پہاڑ جنگل دریا ہین باقی سب ویران جسمین نہ گھاس ہی نہ کوئی حیوان زمین کو
چڑیا سے مثال دی ہی جسکا سر چین سیدہا بازو ہند سند بایان بازو خزر سینہ مکہ عراق
پاؤن تمام مصر روم مغرب زمین کے طول و عرض مین فرسخ کے حساب سے بھی بڑا اختلاف
حدود اقالیم سبعہ سب ظنی و وہمی ہین ان خطوط متوہمہ کا خارج مین کچھہ وجود نہین ہے

ہر اقلیم کو ایک بساط مفروش سمجھو جسکا طول مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک
خیال کیا گیا ہی آن اقلیموں کا طول و عرض مختلف ہی اقلیم اول کو سب سے زیادہ اطول
کہا ہی اسیطرح دوسرے کو اقلیم سابع تک پس سابع سب سے کم ٹھہری اسی طرح
ساعات نہار ہر اقلیم مین جدا ہین اقلیم اول مین پورے تیرہ گھڑی کا دن ہی دوسرے
مین ساڑھے تیرہ گھڑی تیسرے مین چودہ گھڑی چوتھے مین ساڑھے چودہ گھڑی پانچوین
مین پندرہ گھڑی چھٹے مین ساڑھے پندرہ گھڑی ساتوین مین پورے سولہ گھڑی سے
حساب وسط اقالیم کا باعتبار اطول نہار ہی طول بلد کہتے ہین بعد بلد کو اقصی عمارت سے
مغرب مین عرض بلد کہتے ہین اوسکے بعد کو خط استوار سے خط استوار وہی ہی جہان
رات دن برابر ہون سو جو شہر اس خط پر ہی وہان عرض بلد نہین جو اقصی غرب مین ہی
وہان طول نہین ہر اقلیم کو ایک تارے کے ذمے لگایا ہی جیسے ہند کو زحل کی طرف
منسوب کرتے ہین بابل کو مشتری کی طرف ترک کو مریخ کی طرف روم کو سورج کی طرف
مصر کو عطارد کی طرف چین کو قمر کی طرف پھر اسمین اختلاف بھی کیا ہی پھر سال کو بارہ
ماہ پر تقسیم کیا ہی ہر ماہ کا ایک برج بنایا ہی ساتون ولایت کا حال اور اونکے طول و عرض
و بلاد و قری کا بیان لقطۃ العجلان مین لکھا گیا ہی تفسیر و ریاض مین بھی جغرافیہ و ہیئت کا
ذکر ہی یہ محض استقرا و خیال حسکم ظنی ہی اقلیم سابع اعدل عمران ہی اوسکے بعد سوم و
خامس اوسکے بعد دوم و ششم بعید ہین اعتدال سے اور اول و سابع تو سب سے زیادہ
ابعد ہین اعتدال مین حال اس اعتدال کا اور اوس سے بعد کا لقطہ مین مفصل لکھا ہی

ارض جدید

سنہ چار سو ہجرت کے بعد اس ملک کا پتا نصاری کو لگا یہ زمین ہفت اقلیم سے جدا ہی
اسکو بر اعظم اور ینگی اور نئی دنیا بھی کہتے ہین بنام امریکا مشہور ہی ساتون اقلیم مین جیسے
سے یہ دو حصہ یا کچھ زیادہ اگر زمین بیچ مین نہو تو اس ملک کے لوگون کے پاؤن

اوس ملک کی لوگون کے باتون سے ملا وین سردو لوکے آسمان ہی کی طرف رہین امریکا مین بہت شہرین گرم سرد ہین مثلاً سرو نیا کے ہوتی ہی وہان مساجد و کنائس و مکاتب و عمارتِ عظیمہ موجود مین سلطنت وہان کی ہاتہہ مین نصارےٰ کے ہی اسلام وہان بہی پہونچ گیا تہا جب تو قدیم مسجدین دستیاب ہوئین صدقے خاتم رسل کے جسنے پہلے سے کہدیا کہ یہ دین مشارق و مغارب ارض مین پہونچ جاویگا فی الحال واللہ اعلم یہ سنا گیا ہی کہ جنگل افریقیہ مین ایک ملک جدید ظاہر ہوا جو ساڑہے چار کروڑ آدمی کا مسکن ہی اوسمین شہر قصبہ گانون سب کچہہ ہی سب لوگ وہان کے مع سلطان مسلمان ہین دکلا یعلم جنود ربک الا ہو

ملت اسلام

خدا نے محمد رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سارے جہان کی طرف بہیجا سب لوگ مشرک تہے غیر خدا کو پوجتے تہے مگر کچہہ بقیۂ اہل کتاب جب مکے سے مدینے مین آئے سب لوگ وہانکے انکے پاس آتے جاتے کوئی اونمین سودا سلف بازار کا کرتا کوئی کہجور کے باغ رکہتا کوئی کہیتی کرتا کوئی تجارت کرتا جسکو جو وقت فرصت ملتی حاضر ہوتا جو سنتا وہ یاد رکہتا حاضر غائب کے علم مین کم و بیشی ہوتی اسلیے کوئی حدیث کسی کے پاس تہے کوئی کسی کے پاس ہر ایک کو سب حدیثین معلوم نہ تہین بعد وفات جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم جب ابوبکر خلیفہ ہوئے کوئی صحابی لڑائی پر گیا کوئی شام کی طرف نکلا کوئی عراق کو آیا کچہہ تہوڑے سے صحابہ مدینے مین نزدیک خلیفہ کے رہے جب کوئی حادثہ جدید ہوتا ابوبکر رضی اللہ عنہ مطابق قرآن کے یا حدیث کے حکم کرتے اگر ان دونو مین حکم نملتا سبکو جمع کرکے پوچہتے جسکو کوئی حدیث اوس باب مین یاد ہوتی وہ بیان کردیتا اوسپر عمل کرتے جب حدیث ڈہونڈہنے سے بہی نملتی تو پہر حکم اجتہادی دیتے یہی کام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا انکے وقت مین تفرق صحابہ کا بلاد مین زیادہ تر ہو گیا تہا اسلیے کہ خدا کو یہ دین حق ہر جگہہ پہونچانا منظور تہا کبہی ایک قضیہ مین حدیث نزدیک ایک صحابی کے ہوتی لیکن وہ

حاضر نہوتا نہ یہ معلوم کہ وہ حدیث اوسکے پاس ہی ناچار اسیر بلدہ کو اجتہاد کرنا پڑتا
پس جتنا علم مصری کو ہوتا جو پاس شامی کے نہین سے ہے بعضا نزدیک شامی کے ہوتا جو
بصری کو معلوم نہوا بعض بصری کو ہوتا جو کوفی کو معلوم نہین آثار سلف اس امر کے شاہد
ہین یہی سبب ہوا اجتہاد اور اختلاف اجتہاد کا تدوین حدیث سے پہلے تابعین ہر بلدہ
نے اپنے شہر کے صحابی سے علم حاصل کیا مثلاً اہل مدینہ نے ابن عمرؓ سے لیا اہل کوفہ نے
ابن مسعودؓ سے مکے والون نے ابن عباس سے مصر والون نے ابن عمرو بن العاص سے
ہر شہر کے صحابی نے جو اوسکو معلوم تھا بیان کیا نامعلوم امر مین اجتہاد کیا اگر سب کا
علم ایک جگہہ جمع کیا جاتا تو اسقدر اجتہاد کی حاجت نہوتی ناسخ منسوخ کا حال بھی کھل جاتا
مگر وہ وقت ابتداء اسلام کا تھا ساری امت مشغول غزو وجہاد و اصلاح حال بلاد و عباد
تھے اتنی فرصت کسکو کہ فقط تدوین علم مین رہے الاقدم فالاقدم والاھم فالاھم
اوسوقت اگر علم کو عمل پر مقدم کیا جاتا تو ظہور اسلام کا اسقدر نہوتا ہر شخص نے اپنے شہر کے
صحابہ پر تحصیل علم مین قناعت کی اسلیے کہ راستے ملکون کے صاف نہ تھے مشقت سفر کی
ہر شخص نہ اوٹھا سکتا تھا تابعین کے بعد فقہاء امصار نے بھی وہی اگلی چال چلی کہ ہر فقیہ نے
اپنے شہر کے تابعی سے علم حاصل کیا مثلاً ابوحنیفہ و سفیان و ابن ابی لیلی کوفے مین تھے
ابن جریج مکے مین مالک و ابن ماجشون مدینے مین عثمان بصرے مین اوزاعی شام
مین لیث مصر مین جہان آیت وحدیث نہین ملی وہان اجتہاد کیا غرضکہ ہزارہا صحابہ نے
صدہا تابعی سیکڑون تبع تابعی تھے اکثر یا سب فتوی دیتے شہر والے اوسپر عمل کرتے
کوئی شخص کسی شخص خاص کا مقلد نتھا نہ کسی مفتی مخصوص کا مستفتی بلکہ جو عالم یا مفتی جسوقت
ملا اوس سے مسئلہ پوچھا عمل کیا جسکو جو معلوم تھا اوس نے وہ سائل کو بتادیا تیسرے چوتھے
قرن مین سفر کا رواج واسطے طلب علم کے زیادہ ہوا ایک قوم کی قوم احادیث جمع کرنے
کے لیے کھڑی ہوگئی سب سے پہلے زہری نے تدوین علم شروع کی ابن عروبہ و ربیع نے

بصرے مین تصریف میں مین ابن جریج نے مکے مین سفیان ثوری نے کوفے میں حماد
بن سلمہ نے بصرے مین ولید بن مسلم نے شام مین ابن مبارک نے مرو مین علی ہذا القیاس
کوفے مین سب سے زیادہ کام ابوبکر بن ابی شیبہ نے کیا انکی تصنیف بہت جو کس ہوئی دور دور کے
شہرون سے احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے جسکے پاس پہونچے اوسپر
حجت قائم ہوگئی اوسے حاجت عمل کی کسی کے اجتہاد و قیاس پر نرہی پھر جمع احادیث کے
بعد و رواۃ صحت و ضعف کا کھلا خوب ہی چھان بین ہوئی جو اجتہاد خلاف کلام رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پایا گیا وہ ناکارہ ٹھہرا جس قیاس سے ترک عمل بحدیث لازم آتا تھا وہ ساقط
کیا گیا عذر سب کا مٹ گیا صحابہ و تابعین مین بھی بعض ایسے تھے کہ طلب حدیث کے لیے
رحلت کرتے مہینون کی راہ پر جاتے ناظر کتب سنت و عارف سیر صحابہ و تابعین پر یہ
حال بخوبی ظاہر ہی جب ہارون رشید خلیفہ ہوئے ایکسو ستر برس بعد ہجرت سے اونھون
نے ابو یوسف شاگرد امام ابوحنیفہ کو قاضی کیا عراق خراسان شام مصر مین جو قاضی ہوئے
وہ انکی رای کے مطابق ہوئے اسیطرح اندلس مین جب منتصر اموی حاکم ہوا اسنے ایک عہد
اسی مین طریقہ یحیی بن یحیی شاگرد امام مالک پر چلا جو کوئی ملک اندلس مین قاضی ہوتا یحیی
کی رای سے ہوتا پہلے لوگ وہان کے رای اوزاعی پر تھے پھر مالکی ہوگئے افریقیہ میں لوگ
سنن و آثار پر چلتے تھے عبداللہ فارسی وہان مذہب ابوحنیفہ لیگئے ابن فرات قاضی افریقیہ
بھی اسی مذہب کے قاضی تھے جب سحنون قاضی ہوئے مذہب مالک کو رواج دیا اوسدن
سے ایک عمر دراز تک دولت اندلس اسی طریقے پر رہی سارے اندلس و افریقیہ والے مالکی
ہوگئے اسلیے کہ سلطنت کی سب قاضی مالکی ہونے لگے عامہ خلق کو انھین کے فتوے سے
کام پڑتا تھا چار ناچار مالکی ہونا پڑا اسیطرح بلاد مشرق مین ذریعہ اسے قضا و افتا کے رواج
مذہب ابی حنیفہ کا ہوگیا پھر زمانہ خلیفہ عباسی قادر باللہ مین ابو حامد اسفرایینی دخیل ہوئے
انھون نے طائفہ حنفیہ سے قضا نکالکر شافعیہ مین قائم کی سلطان محمود بن سبکتگین اعراض

خراسان کو لکھ بھیجا کہ سلطان نے قضا بدل دی خراسان مین یہ بات مشہور ہو گئی تعدد
والے دو گروہ ہو گئے جب ابو العلا نیسابوری خراسان کو گئے یہ حنفی تھے حنفیہ نے جمع ہو کر
غل غپاڑا کیا اونسے اور اصحاب ابی حامد سے فتنہ ہوا نوبت پادشاہ تک پہونچی سلطان نے
پھر حنفیہ کو قضا کا عہدہ دیا ابو حامد کو علیحدہ کر دیا یہ خفا ہو کر طرف مصر و شام کے چلے آئے
یہ ماجرا سنہ تین سو ترانوے مین ہوا مصر مین اول علم مالک کو ابن خالد لائے یہان مالکی
حنفیہ سے زیادہ ہو گئے سنہ ایک سو اٹھانوے مین جب شافعی مصر مین آ گئے تھے یہان کی
ایک جماعت اونکی شاگرد ہوئی تھی مذہب مالک و شافعی کا رواج خوب ہوا شافعی شاگرد
والی ہین مالک کے قاضی مصر وہی ہوتا جو مذہب مالکی یا شافعی کا فتوی دیتا پھر سنہ تین سو انسٹھ
مین جب قائد جوہر بلاد افریقیہ سے مصر مین آیا اوسنے مذہب شیعہ کا رواج دیا یہانتک
کہ پھر سوا شیعہ کے کوئی مذہب دکھائی نہین دیتا تھا یہ مذہب ابن سبا یہودی کا نکالا ہوا ہے
ابتدا اوسکی زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی شہرون شہر پھر کر اوسنے اس بدعت کو بلکہ
کفر کو پھیلایا سنہ تینتیس مین نازل بصرہ ہوا حاکم بصرہ نے اوسکو نکال دیا وہ کوفے مین
پہونچا وہان سے مصر آیا یہودی الاصل تھا رفض ایک شاخ ہی یہودیت کی یہ مذہب
مصر مین مدت تک رہا جب سلطان صلاح الدین سنہ پانسو چونسٹھ مین غالب آئے انھون نے
دولت اسمعیلیہ کو بالکل اوکھاڑ دیا فقہاء شافعیہ و مالکیہ کے لیے مدرسے بنائے ولله الحمد
اسیطرح سلطان نور الدین محمود زنگی حنفی مذہب تھا اوسنے تعصبا بلاد شام مین مذہب
حنفی کا پھیلایا وہان سے مصر مین بھی یہ مذہب آ گیا مصر و شام و حجاز و یمن و بلاد مغرب
کے لوگ عقائد مین اشعری تھے جو کوئی خلاف ان عقائد کے ہوتا اوسکی گردن مارتے
دولت ایوبیہ مین مذہب حنفی کا کچھ ذکر بھی مصر وغیرہ مین نہ تھا پھر پیچھے سے اسکا رواج ہوا
بیبرس بندقداری کی سلطنت مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہونے لگے سنہ چھ سو
پینسٹھ تک یہی حال رہا یہانتک کہ جملہ امصار اسلام مین سواے ان چارون مذہب اور

عقیدہ ماشعری کے دوسرے کسی مذہب کا اتا پاتا ملتا تھا آشعری وماتریدی مین فقط
بارہ مسئلون کا اختلاف ہی وہ بھی مشابہ تنازع لفظی ہی لکن فروع مسائل مین اختلاف باہم تھا
ان فرق کا بست ہی کسی نے کہا چارسو یا کچھ زیادہ مسائل مین باہم اختلاف ہی باقی مین
چندان تعارض نہین سب سے زیادہ خلاف مذہب حنفی کا ہی اسلیے کہ یہ اہل عراق ہین باقی
ائمہ ثلثہ اہل حجاز ہین عراق مین قیاس ورای کا چرچا زیادہ تھا حجاز مین علم حدیث مروج تھا
بہرحال رواج مذہب حنفی ومالکی کا ذریعہ سلطنت ہوا ہے رواج مذہب شافعی واحمد کا
بوسیلہ اہل علم اونکو دولت والون نے اختیار کیا انکو اہل دین نے اختیار کیا بعض علمانے
ابوحنیفہ کو شاگرد مالک بھی کہا ہی واللہ اعلم لکن شافعی تو ضرور ہی امام مالک رح کے شاگرد
ہین امام احمد شافعی رح کے شاگرد ہین جسطرح یہ چارون امام اصحاب قرون خیر سے تھی اسیطرح
اصحاب صحاح ستہ بھی انھین قرون کے لوگو نمین ہین امام حنفی پر فقہ غالب تھی شافعی واحمد
اتباع غالب تھا امام مالک کی کتاب موطا جسمین اخبار وآثار دونو ہین بڑی مبارک قدیم
کتاب ہی کتاب الام تالیف امام شافعی ہی ایک رسالہ بھی انکا مشہور ہی امام اعظم کی کوئی
تصنیف نہین فقہ اکبر وغیرہ اونکی طرف منسوب ہی لکن سند متصل صحیح سے ثبوت اوسکا
نہین امام احمد کا مسند نہایت مستند ہی اسی مسند پر انکا عمل تھا اصحاب صحاح ستہ نے
بڑے بڑے سفر کیے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون کے راستے پر گئے انکی کوشش
جمع احادیث شریفہ مین جو ائمہ اربعہ کے نزدیک بھی اصل ثانی شرع ومثل قرآن کے ہے
سب سے زیادہ ہوئے لکنہ ارنکا اجتہاد کرنے مین رہے انکا اجتہاد جمع سنن مین رہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گروہ باشکوہ کی عدالت کی گواہی دی ہی انکو سرسبزی کی
دعا فرمائی ہی انکا مذہب یہی ہی کہ قرآن وحدیث پر چلے جب آیت وسنت نملی تو عالم اجتہاد
کرے اسلیے کہ اجتہاد کی حاجت اوسیوقت ہی جبکہ دلیل جانبی خدا ورسول موجود نہو
دلیل کے ہوتے ہوے کسی امتی کی رای پر چلنا اللہ ورسول سے محاربہ ومشاقہ کرنا ہی

جنھون نے اجتہاد کیا تھا اونکے نزدیک کوئی حدیث اوس مقدمے مین موجود نتھی اب
جو ایک جماعت اہل سنت کی جہد بلیغ سے سنت صحیحہ مدون ہوگئی تو اکثر جزئیات قضایا
کا حکم اوسمین موجود ہی جہان جزئی حکم نہین ہی وہان عمومات ادلۂ کتاب و سنت سے حکم
واضح نکل سکتا ہی حاجت کسی کے اجتہاد قدیم یا جدید کی باقی نہین رہی اگلون کے لئے
ترک عمل مین بعض سنن پر اعذار صحیحہ تھے جو کتاب جلب المنفعہ مین لکھے گئے ہین ان پچھلون
کے لیے کوئی عذر بجز عصبیت جاہلیت اور عناد حق و جحود صدق کے نہین ہی قرآن شریف
مین اس مفہوم تقلید کذائی کو اہل شرک سے حکایت کیا ہی ایک حرف بھی کتاب اسمین
ایسا نہین ہی جس سے جواز اس تقلید شوم کا نکلے تقلید کے حرام و شرک ہونے مین جو ہی
شک کرتا ہی جو علوم قرآن و حدیث سے محروم ہی مقلد مذہب کو کسی نے عالم نہین کہا
اسلیے کہ تقلید جہل ہی گو وہ کیسی کتابین اس مقلد نے پڑھی ہون عربی فارسی سمجھ سکتا ہو کتب
رای اوسکی نظر مین ہون آساطیر فقہ و فتاوای اجتہاد سے روایت کشی کرسکتا ہو عالم وہی
ہے جو عارف کتاب و سنت ہی علاوہ اسکے اجتہاد مجتہد کا اگر حجت بھی ہی تو صاحب اجتہاد
پر ہی نہ ساری امت پر مجتہد کے پیچھے اوسکے لڑنا جو تابع دلیل ہین نہایت بے عقلی کی
بات ہی ایک شخص تو یہ کہے کہ قرآن و حدیث پر چلو دوسرا اسکے مقابل مین کہے کہ فلان
مجتہد و امام کے قول کی پیروی کرو نہین کہو کسکی بات معقول ہی اپنے مذہب کے تائید
کے لیے آیت و حدیث کے معنی خلاف فہم جمہور اہل حدیث و علما سنت دوسرے انداز
پر پھیرنا حقیقت مین خدا کی بندگی اور رسول کے امت ہونے سے مونہ پھیرنا ہی یہ وہی
کام ہی جو اہل کتاب نے اپنی ملت مین کیا جس سے یہود مغضوب علیہم ترسا ضالین ٹھہرے
اس زمانے کے مقلدون کا بھی یہی طریقہ ہی قدم بقدم اہل کتاب کے چلتے ہین فروع مسائل
مین اصول عقائد مین انکا وہی جواب ہی جو قرآن شریف مین مشرکین سے نقل کیا ہی کہ ہم اپنے
اگلون کی راہ پر چلتے ہیں اسی پر ہمنے اپنے باپ دادون کو پایا ہی عقل نقل مین لکھا ہی

کہ بعض اہل اصول نے کہا ہی کہ مجتہد مخطی وہ ہی جسکی مخالفت ساتھہ نص کے ظاہر ہو
مصیب وہ ہی جسنے تمسک ساتھہ خبر صحیح اور نص ظاہر کے کیا انتہی حاصلہ تو ایسی مخالفت
مذہب حنفی مین نسبت اور مذاہب کے زیادہ ہی غالب فروع حنفیہ مندرجہ کتب فتاوی
کو مخالفت صریح ہی ساتھہ نصوص کتاب و احادیث صحیحہ کے ایسی موافقت مذہب
شافعی و امام احمد مین سب سے زیادہ ہی بلکہ حنابلہ کا دار مدار تو صرف اتباع خالص ہی پر ہی
وہان رای کا ذکر بھی نہین غرضکہ کسی جگہہ رای ہو تو وہ رای بھی لائق ترک کے ہی
امام احمد نے تو یہ فرمایا ہی کہ حدیث ضعیف بہتر ہی رای قوی سے جب حدیث ملے تو رای
کو خلا مین پھینکدو ملل نحل مین یہ بھی کہا ہی کہ اجتہاد فروض کفایات سے ہی نہ فروض اعیان
سے اسکے بعد یہ لکھا ہی کہ مجتہدین ائمہ امت کے محصور ہین دو گروہ مین تیسری قسم نہین
ایک اصحاب حدیث دوسرے اصحاب رای اصحاب حدیث اہل حجاز ہین اصحاب مالک
بن انس اصحاب شافعی اصحاب سفیان ثوری اصحاب احمد بن حنبل اصحاب داود بن
علی اصفہانی انکو اہل حدیث اسلیے کہتے ہین کہ عنایت انکی طرف تحصیل احادیث و نقل
اخبار کی اور طرف بنا احکام کے نصوص پر ہی جب تک کوئی خبر یا اثر ملے تب تک رجوع
طرف قیاس کے نہین کرتے خواہ جلی ہو خواہ خفی شافعی نے کہا ہی اذا وجدتم لی مذہبا
ووجدتم خبرا علی خلاف مذہبی فاعلموا ان مذہبی ذلک الخبر پھر اصحاب شافعی کو
نام بنام ذکر کرکے یہ لکھا ہی کہ اصحاب رای اہل عراق ہین اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت
اور انکے اصحاب مین سے محمد بن حسن و ابو یوسف و زفر و حسن لؤلؤی وغیرہ انکو اصحاب رای
اسلئے کہتے ہین کہ انکی عنایت طرف تحصیل وجہ قیاس کے ہی احکام سے استنباط معنی کرکے
اوسپر بنا حوادث کرتے ہین گاہ قیاس جلی کو اخبار آحاد پر مقدم کرتے ہین ابو حنیفہ نے
کہا ہی علمنا ہذا رأی وہو احسن ما قدرنا علیہ فمن قدر علی غیر ذلک فلہ
ما رأی ولنا ما رأیناہ یہ حنفیہ کبھی اوسکے اجتہاد پر اور اجتہاد نہ ہوتے ہین حکم اجتہاد مین

خلاف امام ابوحنیفہ کرتے ہین تو ایسے مسائل نہین انھون نے خلاف اپنے امام کا کیا ہے
معروف ہین انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ تین ائمہ مجتہدین منجملہ اہل حدیث کے ہین
یہ چوتھے امام صاحب ای ہین نہ صاحب حدیث انھون نے خود اپنے علم کو رای کہا ہی اور
اسی قول مین دوسرون کو بھی اپنی رای کی پیروی کرنے سے منع کیا ہی لکن حنفیہ زبردستی
تو رانا دری اونکی رای اور اونکے اصحاب کی رای بلکہ علما رمتاخرین حنفیہ کی رای چلتے ہیز
اجتہاد دراجتہاد انہین ہوتا رہتا ہی ذرا اس بُعد مسافت کو تو دیکھو کہ ان اجتہادات کو کسقدر
دوری سنت سے حاصل ہوئی ہی حنفیہ کو رای پر چلنا مبارک ہو جو رای پر نہین چلتے خواہ وہ
کسی امام کی طرف ان تینون ائمہ سے منسوب ہون یا نہون اون سے لڑائی جھگڑا کیون ہے
خدا ہر مسلمان کو اس ناانصافی سے بچاوے

فرق تلیثہ اور اختلاف اونکے عقائد کا

پہلے یہ بات لکھی گئی ہی کہ متکلم اصول دیانات مین دو طرح کے ہین ایک وہ جو مقر ہین اسلام
کے ایک وہ جو مخالف ہین اسلام کے جو مخالف ملت اسلام ہین وہ دس فرقے ہین اونکا ذکر
ہو چکا جو مقر ہین اسلام کے اونکا بیان یہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت تہتر فرقے
ہو جاویگی بہتر اونمین ہالک ہین ایک ناجی یہ حدیث نزدیک ابی داؤد و ترمذی ابن ماجہ کے
ہی روایت ابی ہریرہ سے ایک روایت مین یون آیا ہی کہ یہود اکہتر فرقے ہوئے اتنے ہی
نصاری کے گروہ ہوئے میری امت تہتر فرقے ہوگی بیہقی نے اس حدیث کو حسن صحیح
کہا ہی حاکم و ابن حبان نے اسکو ابی ہریرہ سے روایت کیا مستدرک مین کہا ھذا الحدیث
کبیر فی الاصول سو مسلمانون کے پانچ فرقے ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انمین سے ہر فرقے مین بہت سے فرقے پیدا ہو گئے
اہل سنت کا افتراق فتوے مین اور تھوڑے سے اعتقادات مین ہی باقی چار فرق مین
مخالفت بعض کی اہل سنت سے بعید اور بعض کے قریب ہی فرق مرجیہ مین زیادہ تر قریب

وہ ہی جو قائل ہی اس بات کا کہ ایمان عبارت ہی تصدیق قلب و لسان سے معاً فقط
اور اعمال فرائض و شرائع ایمان میں نہیں فقط آ بعد انہیں جہمیہ ہیں شیخ عبد القادر جیلانی رح
نے غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی اسلیے کہ یہ بھی ایمان کو فقط تصدیق زبان
و دل میں حصر کرتے ہیں عمل بالارکان کو داخل مفہوم ایمان نہیں سمجھتے معتزلہ میں اقرب
فرقہ اصحاب حسین نجار و بشر مریسی کا ہی پھر اصحاب ابی ہذیل علاف کا شیعہ میں اقرب
اصحاب حسن بن صالح کے ہیں آ بعد انہیں امامیہ ہیں غالیہ انکے تو مسلمان ہی نہیں بلکہ
اہل ردت و شرک ہیں اقرب فرق خوارج میں اصحاب عبد اللہ بن یزید اباضی ہیں اور
ابعد ازارقہ پھر بطیخیہ اور جاحد کسی شی کے قرآن میں سے اور مفارق جماعت جیسے
عجاردہ سو یہ تو باجماع امت کفار ہیں فرق ہالکہ منحصر ہیں دس گروہ میں ایک معتزلہ انمین
بیس گروہ ہیں جنمین ایک گروہ کا لقب شیطانیہ ہی اتباع شیطان الطاق وہ رافضی معتزلی
تھا غالب معتزلہ رافضی بھی ہوتے ہیں مگر قلیل نادر دوم مشبہ جنکو صفات میں غلو ہی یہ
معتزلہ کے ضد ہیں انمین سات فرقے ہیں سوم قدریہ انکو اثبات قدرت عبد میں نہایت
غلو ہی حدیث میں انکو اس امت کا مجوس کہا ہی انکے کفر میں کچھ شک نہیں ہی چہارم جبریہ
یہ ضد ہیں قدریہ کے انکو نفی استطاعت عبد میں غلو ہی اختیار و کسب دونو کی نفی کرتے
ہیں انمین تین گروہ ہیں پنجم مرجیہ انکا یہ قول ہی کہ ایمان کے ہمراہ کوئی معصیت مضر نہیں
کرتی جسطرح کفر کے ساتھ کوئی طاعت بکار آمد نہیں ہوتی اصل انکی یہ ہی کہ اثبات وعد
میں انکو غلو ہی نفی وعید و خوف میں مبالغہ انمین بھی تین فرقے ہیں منجملہ انکے ایک مرجیہ
فرقہ ہی اتباع بشر مریسی یہ بشر فقہ میں عراقی المذہب تھا شاگرد قاضی ابو یوسف فرقہ خوارج
و قدریہ و جبریہ میں بھی مرجیہ تھے ششم حروریہ انکو غلو ہی اثبات وعید و خوف میں قائل
ہیں تخلید فی النار کے باوجود ایمان کے یہ ایک قوم ہی خوارج کی جنکو حدیث میں کلاب النار
فرمایا ہی یہ ضد ہیں مرجیہ کے نفی و اثبات وعد و وعید میں ہفتم نجاریہ یہ اتباع ہیں حسین

نجار کے جو اصل مین حائک تھا یا ترازو بناتا تھا انمین تین گروہ ہین ہشتم جہمیہ اتباع جہم
بن صفوان مسئلۂ قضا وقدر مین تو موافق اہل سنت کے ہین میل انکا طرف جبر و نفی صفات
و رویت کے ہی قائل ہین خلق قرآن کے یہ ایک بڑا فرقہ ہی معطلہ کے شمار مین نہم روافض
انکا نام رافضی زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے رکھا ہی انمین بیس فرقے ہین دہم خوارج
انکو نواصب بھی کہتے ہین انکو حب شیخین مین غلو بغض علی مین مبالغہ ہی قاسطون مارقون
سے احادیث مین یہی مراد ہین انمین بیس فرقے ہین غرضکہ یہ دس فرقے تو بمنزلۂ اصول کے
ہین ہر فرقے مین اور فرق کم و بیش ہو کر تہتر فرق مالکہ کا عدد پورا ہو جاتا ہی یہ قسمت فرق
جو اس جگہہ باختصار لکھی گئی ہی مقریزی نے خطط مین لکھی ہی ہر فرقے کے شعوب کو خبیۃ الاکوان
مین نام بنام ذکر کیا گیا ہی اونکے عقیدے وعمل کا کچھ کچھ نشان بھی دیا ہی فرقۂ خوارج کا ظہور تو
زمانۂ حیات نبوی سے ہی مذہب رفض کی ابتدا زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ سے ظہور اوسکا
عہد مرتضوی سے ہوا ابن سبا اسکا موجد ہی ؎ ہر خس و خار کہ در راہ تو رُستے وارد ❖
آخر از باد صبا این ہمہ آورد شکست ❖ قدریہ کا ظہور عہد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے
مین ہوا معبد جہنی نے اس قول منکر کو نکالا پہلے یہ حسن بصری کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا پھر
امام قدریہ بنا پھر بعد عصر صحابہ جہمیہ نکلے سو برس ہجری سے پہلے پھر بعد دو سو برس کے ہجرت سے
مذہب اعتزال نے شیوع پایا حدیث مین آیا ہی آیات بعد دو سو برس کے ہونگے پھر مذہب تجسیم
نکلا جو ضد مذہب اعتزال ہی اسکا بانی محمد بن کرام نام ایک شخص تھا طائفہ کرامیہ ہی یہ بھی دو سو
برس کے بعد برآمد ہوا سنہ دو سو چھپن مین مرگیا قدس مین دفن ہوا وہان بیس ہزار سے زیادہ
اسکے اتباع تھے سوای اہل مشرق کے جو بے گنتی تھے شیعون کا مذہب بھی فاش ہوتا رہا یہانتک
کہ قرامطہ کا مذہب نکلا ابتدا اس مذہب کی سنہ دو سو چھیاسٹھ ہجری سے ہی اول یہ مذہب کوفے
مین ظاہر ہوا پھر عراق مین پھر شام مین کوفہ بھی عجیب جگہہ ہی جو آفت دین مین آئے غالبا منبع
اوسکا یہی شہر ہی امام حسین ع کو اسی جگہہ کے لوگون نے بلوا کر شہید کرایا رفض کا قدم بھی پہلے

اسی جگہہ جا رہا تھا کا مذہب بھی یہین سے نکلا قرمطی بھی اسی جگہہ سے ظاہر ہوئے کہتے ہین
وہ تنور یہین سے طوفان نوح علیہ السلام نکلا وہ بھی اسی جگہہ تھا کوفہ اور لکھنؤ کے ایک عدد تین
جو غلو رفض کا اس جگہہ تھا شاگرد ولیا کمین اور بھی ہو یہان وہ مثل مشہور صادق آتی ہے الکوفی
کا یوفی جو بغض اس جگہہ کے حنفیہ کو اہل سنت واصحاب حدیث سے ہی وہ بغض کسی رافضی
نیچری سے بھی نہین ہے

دیوانگی و مستی از بوئی تو می خیزد — ہر فتنہ کہ می خیزد از کوئی تو می خیزد

نکتہ

ہارون رشید خلیفہ ہشتم عباسیہ نے جب فنون قدیمہ کفار روم و یونان کا ترجمہ کرایا تو کچھہ اوپر
ستر و دو سو دس مین مذہب فلاسفہ کا رواج ہوا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ ان فنون پر جھک گئے
عجب بلا و محنت ہاتھہ سے ان فنون کے اسلام کے سر آئی مقریزی کہتے ہین عظم بالفلسفۃ
ضلال اھل البدع وزادتھم کفرا الی کفرھم جب تین سو چھتیس مین دولت بنی بویہ قائم
ہوئی مذہب تشیع کا عجب ہنگامہ ہوا مسجد کے دروازون پر سنہ تین سو اکاون مین معاویہ
وغیرہ پر لعن لکھی گئی مذہب معتزلہ کا عراق و خراسان و ماوراء النہر مین شیوع ہوا مشائخ فقہائے
اوسکو اختیار کر لیا ادھر قریہ ہوا ادھر افریقیہ و بلاد مغربیہ مین مذہب اسمعیلیہ نے زور پکڑا
مصر مین اونکے داعی آگئے ایک خلق قرمطی ہو گئی تھی پھر اسنہ مین سو اٹھاون ہجری کا ہی
مصر و شام و دیار بکر و کوفہ و بصرہ و بغداد و تمام عراق و خراسان و ماوراء النہر و بلاد حجاز و بحرین
و یمن وغیرہ مین لشکر انکے پہونچ گئے عجب ہنگامہ درمیان انکے اور اہل سنت کے قائم ہوا
اون فتن و حروب و مقاتلہ کا حصر اس جگہہ نہین ہو سکتا ہی دنیا مذاہب قدریہ و جہمیہ معتزلہ
و کرامیہ و خوارج و روافض و قرامطہ و باطنیہ سے بھر گئے آخر ہر شخص فلسفی تھا اپنی رای
و فلسفت پر چلتا تھا نہ کوئی شہر بچا نہ کوئی قطر اقلیم ۔ جہان طوائف کثیرہ ان فرق کے
نمون مذہب اشعری کا رواج عراق مین تین سو اسی سال مین ہوا پھر یہ مذہب عراق سے

شام کو پہونچا صلاح الدین ایوب ۔ نورالدین زنگی نے لوگون کو اس مذہب پر لگایا پھر اس عقیدے کو مغرب مین محمد بن تومرت نے پھیلایا اسکی اولاد نے اپنا نام موحدین رکھا انکے نزدیک ابن تومرت مہدی معصوم تھا لاکھون آدمی مارڈالے مجنون نے اوسکو مہدی سمجھا یہ سبب ہوا مذہب اشعری کی شہرت و انتشار کا امصار اسلام مین سارے مذہب اوسکے مقابلے مین نسیا منسیا ہوگئے مقریزی نے کہا مگر ایک مذہب حنابلہ اتباع امام احمد رضی اللہ عنہ کا کہ یہ لوگ اوسی طریقہ سلف پر جمے رہے صفات کی تاویل نہ کی یہانتک کہ بعد سنہ سات سے ہجری کے دمشق مین شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ کی شہرت ہوئی انھون نے مذہب سلف کا انتصار مذہب اشعری کا رد کیا رافضہ و شیعہ و صوفیہ پر بھی انکار کیا اوسوقت دو گروہ ہوگئے ایک گروہ نے انکو شیخ الاسلام اجل حفاظ اہل ملت سمجھا دوسرے فرقے نے انپر رد کیا اسکے بہت قصے داستان ہین اونکے اتباع شام مین بہت مصر مین کچھ اب تک موجود ہین جو خلاف درمیان اشاعرہ و ماتریدیہ کے ہی وہ مشہور ہی دس بارہ مسائل سے زیادہ نہین اتنی بات یہی کہ ؎

ماتریدی و اشعری ہمہ خوب	لیک طور سلف بود مرغوب
چیست دانی عقائد ایشان	انتخاب فوائد ایشان ؎
پاسے بر پاسے مصطفی رفتن	بسر خویش نے زپا رفتن ؎
گشت پابرزدن بفہم سبیل	بر قیاسات و این ہمہ دلیل

تقسیم اہل عالم

بعض لوگون نے اہل عالم کو بسبب اقالیم سبعہ تقسیم کیا ہی ہر اقلیم والون کا اختلاف طبائع و انفس جیسا و نگار رنگ و زبان دلیل ہی بیان کیا ہی بعض نے باعتبار ہر چہار قطر کے تقسیم کیا پورب پچھم اوتر دکھن کسی نے باعتبار امم کے قسمت کی یہ کہا کہ بڑی امتین چار ہین عرب و عجم و روم و ہند پھر دو امتون کے بیچ مین یون میل دیا کہ عرب و ہند متقارب ہین

ایک مذہب پر انکی توجہ خواص اشیا و احکام ماہیات استعمال امور روحانیہ کیطرف ہی روم و عجم کا میل ایک مذہب پر ہی انکی توجہ طرف طبائع اشیا و احکام کیفیات و کمیات اور امور جسمانیہ کے ہی کسی نے مذاہب کے اعتبار پر تقسیم کی ہی ایک اہل دیانات و ملل ہین دوسرے اہل اہوا و نحل ہین پہلی قسم مین مجوس یہود و نصاری اہل اسلام ہین دوسری قسم مین فلاسفہ دہریہ صابیہ براہمہ عباد کواکب عبادِ اوثان ہین ہر قسم مین فرقے متعدد ہین جنکے مقالات کا ضبط ہونا ایک مشکل بات ہی اہل دیانات بحکم خبر خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم ایک عدد مین منحصر ہین مثلاً مجوس ستر فرقے ہین یہود اکہتر فرقے نصاری بہتر فرقے مسلمان تہتر فرقے ناجیہ فرقہ ان سب مین ہمیشہ ایک ہی ہی اسلیے کہ دو قضیہ متقابلہ حق نہین ہو سکتے ایک صادق دوسرا کاذب ہوگا پس حق ایک ہی مین رہا بلکہ قضایای عقلیہ مین بھی جبکہ حق ایک ہی جانب ہوتا ہی تو سمعیہ مین بالاولی ہوگا اللہ تعالی نے فرمایا وممن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تہتر فرق اسلام مین ناجی فرقہ ایک رہا ہی باقی سب ہالک ہین فرقۂ ناجیہ کا یہ پتا بتایا کہ وہ میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہین فرمایا ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر غالب رہیگا قیامت تک میری امت گمراہی پر جمع نہو گی اہل سنت مین چار گروہ ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی آئمہ حنفی اہل رائے ہین خود انکے امام نے فرمایا علمنا هذا رأي شافعی مالکی مذہب مین بھی اجتہاد ہی لکن مذہب حنفی سے کم مذہب حنبلی مین اوس سے کم بلکہ امام احمد نے اپنے فتاوی فقہیہ کو نہ لکھا نہ لکھنے دیا صرف ظاہر حدیث پر عمل رکھا جس مسئلہ مین اختلاف صحابہ کا پایا وہان اونکے دو قول ہین کبھی اس صحابی کے موافق کبھی اوس صحابی کے مطابق محدثین امت نے کسی امام سے تعلق فقہی نرکھا احادیث و آثار کو جمع کیا ما انا علیہ واصحابی کو جو نشان فرقۂ ناجیہ ہے وانتون سے پکڑا فرقۂ ظاہریہ ایک شعبہ ہی اہل حدیث کا یہ لوگ اصل دین کے متقین ہیت تھے علی بن مدینی نے فرمایا جو ایک فرقہ اس امت کا ہمیشہ حق پر غالب رہیگا قیامت تک

مراد اون سے اہل حدیث ہین جو قیامت تک اپنے مخالفین پر غالب رہینگے چنانچہ مضمون
اس حدیث اور اس شرح حدیث کا ہمیشہ اس امت مین پایا گیا ہی اور ہمیشہ پایا جاوے گا
وللہ الحمد کتب تاریخ گواہی دیتی ہین کہ جسطرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ
مردم مین رواج پایا اسی طرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن مین ایک جماعت اہل حدیث کی
کسی نہ کسی قطر مین بھی موجود رہی بلکہ ابتداء اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام سنہ چھ سو
ہجری تک سطح کی کثرت درایت حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین مین ستر ستر ہزار
نفر واسطے سماعت حدیث و املا دستی کیا گو ایک ہی حدیث کیون نہو قلم دوات لیکر حاضر
ہوتے تھے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی اہل علم حدیث وغیرہ
ہاتھ سے اشرار تاتار کے بسبب اغوا علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیر الدین طوسی رافضی کے گرے
انکے کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑگیا اوسوقت زیادہ تر
جمود عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہوگیا ورنہ پہلے اس واقعے سے ہرچند بعض
علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے لیکن اونکو تعصب
اوس مذہب کا نہ تھا برائے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے علم حدیث اور محدثین کا
حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکھتے تھے کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل مین کسی فقیہ کی
رای و قیاس کو پیش نکرتے تھے انکو اہل علم اصول اور آپکو اہل علم فروع سمجھکر تقدیم اصول
کے فروع پر قائل تھے چنانچہ کتب طبقات فقہاء اسکے شاہد ہین اس امت مین ہزارون فقیہ
گذرے کچھ فقہ ان چار امامون مین منحصر نہین ہی نسبت دیگر فقہاء کے انکا اشتغال علم
فقہ سے زیادہ تھا اسلیے انکی شہرت ہوگئی وہ بھی سلاطین کے ذریعے سے نہ یہ کہ اونسے بہتر
کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا سیکڑون مجتہد انکے سوا ہی تھے بلکہ ہر قرن مین مجتہد مطلق
پیدا ہوتے رہے جنکا علم انسے زیادہ تھا حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چارون مجتہدین مین یا حصر کرنا علم رسول
خدا کا ان چارون مذہب مین دلیل جہل قائل کی ہی کوئی سند اسپر نہین قرآن کا حکم جسقدر ہے

ہوتون ہی کسی ایک قول کی اسند متصل اوس امام تک نہین پہونچتی جسکا وہ قول یا فتوی یا مذہب قرار دیا جاتا ہی اور کیونکر پہونچے کہ امام سے لیکر تا معموم اس زمانہ ممتد مین بہت اجتہادو در اجتہاد ہوگئے جو اونکی طرف لگائے گئے اون اجتہادات و فتاوی کا علم اونکے فرشتون کو بھی نہین تھا بلکہ اگر فرضاً آج امام صاحب موجود ہون اور اونپر یہ فقہ جدید متاخرین کیجاوے تو یقین ہی کہ وہ صاف انکار اوسکا کرین اور اپنی بے علمی کے ان تفریعات و تخریجات سے مقر ہون ان اتباع سے بیزاری ظاہر فرماوین خصوصاً اون مسائل پر جو آج خلاف حدیث مفتی بہ قرار دے گئے ہین اونکو تو کوڑی کے مول بھی خرید نکرین ابو حنیفہ نام کے بیس فقیہ اس امت مین گذرے ہین جسطرح قاموس مین لکھا ہی اس نام کا ایک شخص فی عالم فرقہ شیعہ مین بھی گذرا ہی تعجب نہین کہ فقہ حنفی مین اون سبکے اقوال جمع ہون اور وہ سب مذہب امام ابوحنیفہ کا سمجھا گیا ہو کسنے تحقیق کیا ہی کہ یہ قول کس ابو حنیفہ کا ہی آجکلے حنفی محض بحسن ظن اگلے حنفیون کے کہنے سننے پر اوسکو مذہب امام اعظم خیال کرتے ہین سند متصل ان مسائل کے ہرگز اون تک نہین پہونچا سکتے یہی حال غالباً دیگر مقلدین ایمہ کا ہی بخلاف اہل سنت خالص و جماعت محدثین کے کہ انکی ہر حدیث گو ضعیف ہو یا شاذ یا منکر سند متصل اوسکے تا قائل پہونچتی ہی جس سے قوی و صحیح سقیم و موضوع کا الگ الگ امتیاز ہو جاتا ہی تقسیم خدا کا ہی کہ دنیا مین قرآن کریم موجود ہے صحاح ستہ وغیرہا مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلۃ الاسناد تا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدون ہون اونکے جامعین باتفاق موافق و مخالف متہم بعدم عدالت نہون کسی سے اونکے اہل تقوی و دیانت ہونیمین شک نہ کیا ہو اونکو کسی بادشاہ تعلق رزق کا غالباً نہ رہا ہو تمام ہو کر طالب کسی جاہ و عہدے کے کسی والی ملک یا خلیفہ یا امام سے نہوئے ہون جسطرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کرکے جاہ و عزت حاصل کی پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان مین چھوڑا جاوے اور کتب سنت صحیحہ مرفوعہ سے موتہ پھیر کر کتب رای و قیاس ما ساطیر قیل و قال آحاد امت پر جان دیجاوے

خداوند یوم الدین کو اسکا کیا جواب دیا جاویگا یہ کیا مسلمانی ہی کہ رسول خدا کی بات ناں چہ جائیکہ
زید وعمرو کی کہانی سنی جاوے ؎

مومن تم اور عشق بتان ای پیر و مرشد خیر ہی ۔۔۔ یہ ذکر اور زمزمہ آپ کا صاحب خدا کا نام لو

الحاصل جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اسلام مین تہتر فرقے ہین جنکا ذکر اجمالا اس کتاب مین گذرا اور وہ سب ہالک ہین مگر ایک فرقہ اہل حدیث جسکو ناجی فرمایا ہی تو اب ہر مسلمان پر کہ جو اللہ ورسول ویوم آخر پر ایمان رکھتا ہی فرض ہی کہ سب اہل فرق سے علحدہ ہوکر کشتی عمل ناجی مطلق بنے جو کچھ قرآن وحدیث مین ہی اوسی پر قناعت کرے ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ ۔۔۔ چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یہ تحقیق شد یہ ہر مسئلہ عقیدہ و عمل مین جو اہل کلام و اہل رای و قیاس و اصحاب جدل و اصحاب قیل وقال نے کیا ہی والله بالله تالله ہرگز مطلوب شارع نہین کتب فقہ کی دشواری سے کتب حدیث کی آسانی کو دیکھو مقلدین سے کہتے ہین قرآن وحدیث کو امام صاحب سمجھتے تھے ہم نہین سمجھتے ہین تو ہمین کتب فقہ کا سمجھنا کافی ہی اگرچہ اس کہنے مین اہل تقلید کو خود بھی اقرار اپنے جہل واضح کا ہی جسطرح جمہور علماء سلف نے انکو جاہل غیر عالم کہا ہی گو کتب رای سے کے میانجی ملا ہون لکن اگر یہ لوگ کچھ بھی شرم وحیا وانصاف رکھتے ہین تو ان سے از روی حلف اسقدر پوچھا جاوے کہ آخر قرآن وحدیث کی زبان عربی ہی جسطرح اکثر کتب رای وقیاس کی زبان بھی عربی ہی سے جتنے کتب فقہ کو یہانتک چھانا ہی کہ بعض تمہارے بعض کتب فقہ سے کے جاننے مین مشارٌ الیہ وممتاز بین الاقران ہین جسطرح کہا جاتا ہی کہ فلان صاحب کو ہدایہ خوب آتا ہی اور فلان صاحب کو درمختار خوب محفوظ ہی پس للہ وللرسول ذرا دیر کو تعصب چھوڑکر تم یہ بات کہو کہ آیا شرح وقایہ زیادہ دقیق ہی یا مشکوۃ شریف اور ہدایہ زیادہ مشکل ہی یا چارون سنن اور درمختار مثلا زیادہ مغلق ہی یا صحیحین حالانکہ ان سب کو نعمت ایکسی ہی پھر تم اون کتب کو تو سمجھ لیتے ہو انکے ما لہا وما علیہا کے دریافت مین ممتاز

عصر ہو لکن صحاح ستہ و مشکوۃ و بلوغ المرام و مؤطا و منتقی کو کسیطرح سمجھ نہین سکتے یہ
دعوی تمھارا اگر نرا لاف و گزاف نہین تو پھر کیا ہی خدا کو کیا جواب دوگے جنپر قرآن پاک
اوترا جسکو احادیث سنائے گئے وہ تو شرح وقایہ پڑھتے نہ ہدایہ جاہل مطلق گرفتار شرک
و کفر تھے فقط زبان عربی بولنے کے سبب سے بے تکلف خدا و رسول کا کلام سمجھ کر
عمل کرتے تھے تم باوجود اسکے کہ پشت با پشت سے فقیہ چلے آتے ہو خاندانی علم رکھتے ہو
علوم آلیہ مین مہارت حاصل ہی تمتعات غامضہ شفا و نجات و حکمۃ العین و حاشیہ قدیمہ
و جدیدہ وغیرہ کو حل کرتے ہو تمپر کیا مصیبت پڑی ہی کہ تم مشکوۃ تیسیر الوصول وغیرہ کتب
سمحہ سہلۂ بیضا و سنت صحیحہ کو جسکی رات برابر دن کے ہی نہین سمجھ سکتے خیر اگر تم نہین
سمجھ سکتے ہو نہ سمجھو تمھارا کام جانے جو سمجھتے ہین اونکے پیچھے کیون پڑتے ہو اگر
شوق جدل ہی تو بہتر فرقے اسلام کے اور بھی ہین جنکو تم بھی اپنا موافق نہین سمجھتے سب
نہین تو بعض اونمین سے اب بھی دنیا مین موجود ہین جیسے شیعہ خارجی اونسے جدل کرو
بلکہ سچ تو یہی ہی کہ مقابلہ صحیح تمھارا اونھین سے ہی نہ اہل حدیث سے اسلیے کہ وہ تمکو
گمراہ محض جانتے ہین مثل تمھارے اونکے یہان بھی خرچ فلسفت و حکمت یونان کا بہت
ہی تم بھی بڑے معقولی کہلاتے ہو تمھارا اونکا مکابرہ و مجادلہ حق بجانب ہی اہل حدیث تو
تمکو صرف مبتدع جانتے ہین تکفیر نہین کرتے انسے مجادلہ کرنا عبث ہی کیونکہ انکا علم منحصر ہی
سمع و نقل مین انکے سامنے عقل معطل کے پر جلتے ہین انسے الجھنا اپنے پر وکرنا بیفائدہ
ہی کوئی وجہ مناسبت کی بھی تو ہو جسکی بنا پر یہ طوفان کھڑا ہو سکے نعوذ باللہ من
سوء الفہم تمھارا مذہب تو ایجاد بندہ ہی بعد ہر سہ قرن مشہود لہا بالخیر کے جو زمانہ فسق و کذب
و فتنے کا تھا اوسمین یہ مذہب نکلا ان مزیدون کا طریقہ تو وہی پرانی راہ نبوت کی ہی جسپر
رسول خدا اور اونکے اصحاب باصفا گذر گئے ان پر فرقہ جدیدہ کی تہمت لگانا قد خاب
من افتری کا مصداق بنتا ہی ان اللہ لا یہدی کید الخائنین بدر طالع کو دیکھو اس

تیرہ سو سال ہجرت میں کوئی صدی ایسی تھی جسمیں اہل حدیث و علماء غیر مقلد موجود تھے
پھر انکی حدت کہاں سے آئی البتہ مقلدین کا اماچیا زمانہ مشہود لہا بالخیر میں مطلقاً نہ تھا
سو وہ تو فرقہ بدعیہ ٹھہرے اہل باثر ٹھہرے یہ وہی مثل ہی رمتني بدائها وانسلت
خدا امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالی کا بھلا کرے اونکو جنت فردوس میں جگہ دے
جنھوں نے ہمکو یہ بات سکھائی کہ جب ہم حدیث پاویں اونکے قول کو چھوڑ دیں اسیطرح
کی ہر ایک امام نے فرمایا ہی یہ قول اونکا جو خود حنفیہ نے نقل کیا ہی دلیل ہی اس بات پر
کہ وہ یہ بات جانتے تھے کہ سوای کوفہ کے اور شہروں میں بھی علماء ہیں جنکو ایسے احادیث
پہونچے ہونگے کہ جو ہمارے قول کے خلاف ہونگے اسلیے اپنا ذمہ بری کر گئے وہ تو اچھے
ہیں بلکہ ہر خطاے اجتہادیت پر اونکو ایک اجر ملیگا اسلیے کہ وقت نہ بہم پہونچنے حدیث کے
مسئلے میں اونھوں نے استفراغ جہد کیا جو اونکے امکان میں تھا وہ بجا لائے مگر ان مقلدوں
کو دیکھا چاہیے کہ باوجود بہم پہونچنے احادیث صحیحہ اور ظاہر ہونے خطای اجتہادی امام
اور اونکے شاگردوں کی رای مذکور و قیاس مسطور کو نہیں چھوڑتے اس قول امام کی تقلید
نہیں کرتے ابھی حدیث مرفوع کا مرتبہ تو بہت بلند ہی وہ تو یہانتک کہہ گئے ہیں کہ صحابی
کی بات کے آگے بھی ہماری بات کو نہ مانو حالانکہ کسی صحابی کا قول و فہم امت پر حجت نہیں ہے
خصوصاً جبکہ آیت یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو ان مقلدوں کی ایسی عقل
کو تو دیکھو کہ تقلید کے معنی لغت میں یہ ہیں کہ کسی جانور کے گلے میں پٹا یا نعل وغیرہ ڈالا جاوے
جیسے تقلید ہدی سو یہ طائفہ اپنی پیروی کا پٹا امام کے گلے میں ڈالکر زبردستی خلاف
اونکی نصیحت و وصیت کے اونکو اپنی طرف کھینچتے ہیں یہ وہی مثل ہی مان نہ مان میں تیرا
مہمان امام صاحب تو ان سے تبرا کرتے ہیں یہ اونکا پیچھا نہیں چھوڑتے قیامت کے دن
جب امام صاحب اور یہ لوگ ایک جگہ جمع ہونگے اوسوقت خوبی اس تقلید کی بخوبی کھل جاویگی ابھی تو
آنکھوں پر پردہ ہی دل پر مہر لگی ہوئی ہی اذ تبرأ الذين اتبعوا من الذين اتبعوا

ورأوا العذاب وتقطعت بهم الاسباب ایک وہ لوگ ہین جنھون نے علماء
امت کو اپنا امام مذہب ٹھہرایا ہی حالانکہ سوای رسول امت کے کسی کی اطاعت کا حکم
کتاب وسنت مین کہین نہ آیا بلکہ جابجا کفار ومشرکین واہل کتاب سے احبار ورہبان کے
حکایت تقلید فرما کر او تیرد واعتراض کیا ہی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا
من دون اللہ ایک وہ جماعت ہی جس جماعت کے امام سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین ائمہ کی پیروی کو کسی
نے لغۃً واصطلاحاً آجتک اتباع نہین کہا اسلیے کہ اتباع واقتدا نام قبول قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وقبول روایات کا اہل روایت سے ہی بلکہ ائمہ کی اطاعت اور اونکی رائے
وقیاس کو بلا دلیل قبول کرنے کا نام تقلید ہی خود مقلدین مذاہب اپنی کتابون مین مقرین
تقلید مذہب کے اور اپنے نام کے ہمراہ فخراً فلان حنفی لکھتے ہین وجوب تقلید شخصی یا او
استحباب کے قائل ہین جبت سے رسالے بناڈالے جنمین ایک جماعت فقہا مقلدین سے
جو علم کتاب وسنت سے محروم تھے روایت کشی او نقل اقوال بابت وجوب وفرضیت
تقلید کے کی ہی لکن اس سے کیا ہوتا ہی فقہا مین ایسے بھی صدہا گذرے ہین جنھون نے
تقلید کا انکار کیا دوسرا بھی صدہا قول اونکے منع تقلید مین جابجا سے نقل کرسکتا ہے
ہان اگر کوئی آیت وحدیث ایسی ہو جس سے وجوب تقلید شخصی ثابت ہوتا ہو نص ہو یا ظاہر
بلکہ اقتضای نص بلکہ اشارت النص تو پیش کرو کہ خصم پر حجت قائم ہو ورنہ قول زید وعمرو کا
اگرچہ امام یا مجتہد یا مجدد کیون نہو اسکے نزدیک لائق تسلیم نہین ہے اسلیے کہ حجت منحصر ہی
قرآن وحدیث مین بنص قرآن وحدیث رہا اجماع پس اگر ممکن بھی ہو تو اوسکا وقوع وثبوت
مشکل قیاس کے خود کچھ اصل ہی نہین ہی ہم تم دونو قیاس مین برابر ہین سب سے پہلے ابلیس نے
قیاس کیا یہ قصہ منصوص قرآن ہی انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین
جنیدا او ابلیس کا چل گیا وہ قیامت تک کے لئے دام قیاس ورای مین پھنس گئے سو

حسن سبزی بخط سبز مرا کرد اسیر   دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدم

جسطرح سارے امم بالملائکہ کو ابلیس نے باغ سبز دکھلا کر اپنے جال مین گرفتار کیا ہی اسیطرح
بجستثنا ای فرقہ ناجیہ اہل حدیث سارے فرق اسلام اوسکے پھندے مین پھنسکر راہ راست
سنت صحیحہ سے گمراہ ہوگئے ہین جنھون نے قرآن مین یہ پڑھا تھا ولا تتبعوا خطوات الشیطان
انہ لکم عدو مبین وہ اوسکی چال پر نہ چلے دام قیاس محض و رای مجرد سے بچ گئے
ان عبادی لیس لک علیھم سلطان ملل نحل مین لکھا ہی کہ پہلا شبہہ جو خلق مین ہوا
وہ ابلیس سے نکلا اسلیے کہ اوسنے استبداد کیا رای پر مقابلہ نص مین ہوا کو اختیار کیا مقابلہ
امر مین اوسکے اس شبہہ سے سات شبہے نکلے جو سارے خلق مین جاری ہوئے لوگون کے
ذہن مین بیٹھ گئے یہانتک کہ مذاہب وضلالات وبدعات پیدا ہوگئے یہ سب شبہے انجیل
اربعہ مین لکھے ہوئے ہین توریت مین بھی شکل مناظرہ پر متفرق جگہون مین انکا ذکر ہی ان
ساتون شبہون کو جنبیۃ الاکوان مین نقل کیا گیا ہی شہرستانی نے کہا ایک مدت مینے سوچا
جی مین کہا اسمین شک نہین کہ جو شبہہ بنی آدم مین واقع ہوا وہ شیطان رجیم اور اوسکے وسوسو
وشبہات سے پیدا ہوا ہی یہ ساتون شبہے ایسے ہین کہ بڑی بدعت وضلالت انھین مین
حصر ہی سارے شبہے اہل زیغ وکفر کے گو اونکی عبارت الگ الگ ہو اونکے طریقے جدا
جدا ہون لکن وہ نسبت ان انواع ضلالات کے ایسے ہین جیسے بیج مرجع ان سب کا
انکار امر ہی بعد اقرار حق کے جھکنا ہی طرف ہوا کے مقابلہ نص مین جن لوگون نے نوح
وہود وصالح وابراہیم ولوط وشعیب وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجادلہ کیا
وہ اپنے شبہون کے اظہار مین اسی لعین کی چال پر چلے جسکا حاصل دفع کرنا ہی تکلیف کا
اپنی جان سے انکار کرنا ہے شرائع کا جب ہم اقوال اگلون کی تتبع کرتے ہین تو مطابق اقوال
پچھلون کے پاتے ہین کذلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم
فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل اسکے بعد ہر فرقہ اسلام کا حادث ہونا شبہات لعین

کی بنا پر بیان کیا ہی پھر یہ کہا انت تری ان ھذہ الشبہات کلہا ناشئۃ من شبہات اللعین وذلک فی الاول مصدرہا وفی الاخر مظہرہا والیہ اشار التنزیل فی قولہ تعالی ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین وشبہ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کل فرقۃ ضالۃ من ہذہ الامۃ بامۃ ضالۃ من الامم السالفۃ فقال القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ وقال المشبہۃ یہود ہذہ الامۃ والرافضۃ نصاراہا وقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم لتسلکن سبل الامم قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ والنعل بالنعل حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ انتہی سوای اہل حدیث کے جتنے فرق تقلید ورای وقیاس کے اس امت مین ہین جیسے شیعہ خارجی معتزلی قدریہ جبریہ مشبہہ جہمیہ اتحادیہ وغیرہم سب مین ان شبہات لعین نے اپنا دخل کیا فرقہ دہریہ جنکا اس زمانے مین بڑا غلغلہ ہی انکا مدعا بھی یہی رفع تکلیف شریعت ہی اپنی جان سے حاصل کرنا آزادی کا ہی اپنے مذہب مین مقلدین فقہاء کا مطلب بھی قریب اسی کے ہی یہ بھی شرائع کتاب وسنت کو اپنی جان سے دور کرنا چاہتے ہین غرضکہ صاحب ملل ونحل نے اس جگہ بہت عمدہ تقریر کی ہے یہ لکھا ہی کہ جو شبہے اس آخر زمان مین واقع ہوئے اور ہوتے ہیں وہ بعینہا وہی شبہے ہین جو اول زمانے مین واقع ہوئے تھے اسیطرح زمانہ ہر نبی اور دور ہر صاحب ملت وشریعت مین جو شبہے اونکی امت کرتی ہی یہ وہی شبہے ہین جو حصار اول زمان نے اہل کفر ونفاق مین سے کئے تھے گو ہم پر بسبب بُعد ودرازی زمان کے بعض شبہات اگلی امتون کے مخفی رہ گئے ہون پس شبہات اس امت کے سب کے سب اونھین شبہات منافقین زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا ہوئے ہین اسلئے کہ وہ حضرت کے امر ونہی پر راضی نہ تھے اپنی فکر دوڑاتے جن امور مین خوض کرنے سے منع کئے گئے تھے اونمین گھستے تھا دلہ باطل کرتے ذی الخویصرہ کا قصہ حدیث مین آچکا ہی اوسنے کہا ای محمد عدل کر تو نے عدل نکیا تب حضرت نے فرمایا اگر مین عدل نکرونگا تو پھر کون کریگا اوسپر

اوسنے پھر کہا ھذہ قسمۃ ما ارید بہا وجہ اللہ تعالیٰ یہ صریح جرح ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر منافقین کو دیکھو دن احد کے کہا ھل لنا من الامر من شیٔ پھر کہا لو کان لنا من
الامر شیٔ ما قتلنا ھھنا پھر کہا لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا یہ صریح قدح ہی ایک گروہ
مشرکین نے کہا لو شاء اللہ ما عبدنا من دونہ من شیٔ پھر کہا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ
یہ صریح جبر ہی ایک گروہ مشرکین نے کہا الغیبا علیہ آباءنا اور دوسرے نے کہا انا وجدنا آباءنا
علی امۃ وانا علی آثارھم مقتدون یہ صریح تقلید مذہب ہی بلکہ تقلید کی مذمت قرآن
شریف مین قریب تیس جگہ کے آئی ہی یہ حال زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا
جبکہ شوکت اسلام وقوت ایمان وصحت ابدان حاصل تھی منافق لوگ اوسوقت اسلام ظاہر
کرکے مسلمانون کو فریب دیتے تھے لیکن اونکا نفاق ہر وقت اونکے اعتراض کرنے سے حرکات
و سکنات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوتا تھا پس یہ
اعتراضات بمنزلہ تخم کے ہوئے اور وہ شبہات بمنزلہ کھیتی کے آس ملنے مین بھی مقلدین کا
یہی طریقہ ہی کہ جب کوئی آیت یا حدیث صحیح اونکے مقابلے مین ذکر کیجاتی ہی یا موافق ظاہر
نص کے کوئی مسئلہ بیان کیا جاتا ہی اوسپر معترض ہوتے ہین اوس مسئلے مین سو طرح کے
شبہے نکالتے ہین ہزار طرح کے اعتراض کرتے ہین پھر اگر کوئی وہی مسئلہ کسی کتاب فقہ مذہبی
سے نکالکر لکھدے یا کہے گو خلاف حدیث صحیح ہو تو اوسپر نہ کوئی اعتراض ہی نہ کچھ شبہہ بلکہ وہی
انکے نزدیک حق بر ہی جیسے مسئلہ فاتحہ پڑھنے کا مقتدی امام یا رفع الیدین کرنے کا یا آمین بالجہر
کہنے کا یا ایک ہونے طلاق کا جبکہ ایکبار مین تین دفعہ دی ہو یا فسخ ہونا خلع کا یا
سولہ کی مثل کرنا یا حرام ہونا نذر و سفر کا قبور کے لیے وغیر ذلک پس اگر یہ صریح نفاق
نہین ہی اور نہ یہ جمود تقلید پر شرک ہی اور نہ یہ مجادلہ ماخوذ شبہات ابلیس سے ہی تو تمہی
کہو کہ پھر کیا ہی جیسے غیر مقلدین احادیث صحیحہ رفع و آمین کے موجود ہین مگر اسلیے کہ خلاف
وقایہ وہدایہ ہین مثلاً لائق حجت وعمل نہین سمجھے جاتے اماما است کا قول تو مقبول ٹھہرا

رسول مقبول کا قول مردود ہوا ایسے اسلام کو ہمارے سو سلام یہ تو ایک ذرا سی مثال تھا کتب فقہ سنت بحمد و تعالی بکثرت موجود ہین اونسے جب مقابلہ کتب فقہ رای کا کیا جاتا ہے فی صدی دس بیس مسئلے بھی مطابق ظاہر احادیث بالفرض نہین نکلتے یہ بڑے بڑے فسادے فقہ کے جنمین لاکھون مسئلے لکھے ہین خدا کے واسطے ان مسائل کا ماخذ کونسا قرآن کونسی حدیث ہی ذرا بتاؤ تو بہت دوڑو گے تو یہی بات آخر کو ٹھہریگی کہ اتمین اجتہاد درا جتہاد رای بر رای قیاس علی القیاس ہوا ہی حالانکہ دنیا مین صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث موجود ہین جو بسند متصل تا جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچتے ہین اونکے ہوتے ہوئے ان وساتیر واساطیر و تحفہ عقول فاسدہ کو دین ٹھہرانا اگر بے دینی نہین ہی تو پھر کیا ہی زمانہ خلافت راشدہ مین اگرچہ بمقدمہ مرض و موت و موضع دفن نبوی و امامت و امر فدک و امر شوری و خلافت مرتضوی وغیرہ کے تنازع ہوا لیکن اصول و فروع مین اس قسم کا مجادلہ جو پچھلی امت نے کیا ہی نہین ہوا تھا آن آخر ایام صحابہ مین قدریہ ظاہر ہوئے مرجیہ وجبریہ و معتزلہ کا ظہور زمانہ حسن بصری مین ہوا یہ تابعی تھے زید بن علی نے اصول کو معتزلہ سے سیکھا اسلیے زیدیہ اصول مین معتزلہ ہین فروع مین حنفیہ الا ما شاء اللہ کوفے والون نے زید کو چھوڑ دیا شیخین پر تبرا کیا اسلیے رافضی کہلائے ایک فقط امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی نے طرفداری زید کی فرمائی اسلیے بعض اہل تاریخ نے انکو زیدیہ کہا ہی مؤلف نامۂ دانشوران ناصری لکھتے ہین ابوحنیفہ در اصول عقائد سلسلۂ زیدیہ را پیروی داشتہ محمد شہرستانی در ذیل مقالات جارودیہ کہ از فرق زیدیہ می باشند گوید کہ ابوحنیفہ با آن فرقہ ہم عقیدت بودہ و با محمد بن عبد اللہ محض کہ معروف بنفس زکیہ و امام ششم زیدیہ ست عقد بیعت داشت و ہم با برادرش ابراہیم کہ نیز از ائمۂ آن گروہ ست و امام ہفتم زیدیہ باقدمی استوار دست بیعت دادہ و ہنگامیکہ بر منصور خروج کردہ بود در پنہان مردم را باعانت وی ترغیب می نمود و لی خود دران جنگ ہمراہ نشد زمخشری در ذیل کریمہ لا ینال عہدی الظالمین گوید کان ابی حنیفۃ

يفتي سرا بوجوب نصرة زيد بن علي وحمل المال اليه والخروج معه انتهى
معتزلہ بھی فروع مین حنفیہ ہین مثل زیدیہ کے اصول مین علحدہ ہین معتزلہ نے ایام مامون
مین کتب فلاسفہ کی مزاولت کی الگ ایک فن ٹھہرا کر نام اوسکا علم کلام رکھا درمیان سلف
اور معتزلہ کے مسئلہ صفات باریتعالی مین ہمیشہ اختلاف رہا سلف نے انسے مناظرہ کیا
لیکن نہ قانون کلامی پر بلکہ قول اقناعی پر جو کوئی منکر یا موول صفات کا ہی وہ معتزلی ہی
متکلمہ حنفیہ وغیرہ تاویل صفات کرتے ہین ظاہر پر جاری نہین کرتے اسلیے اصول مین گویا
معتزلی ہین امام اعظم نے زید بن علی کی مدد کی اون کے خروج کو حق سمجھا اسلیے حنفیہ مین
زیدیت بھی ہی امام اعظم رح علی مرتضی کو عثمان غنی پر تفضیل ہی دیتے تھے جسطرح زیدیہ
جناب امیر کو افضل خلفا سمجھتے ہین حنفیہ کو ایک خصوصیت تامہ ہی فرقہ زیدیہ و معتزلہ
سے بخلاف ائمہ ثلثہ باقی کہ وہ سنی خالص تھے امام منصور باللہ نے جب محمد بن علی شوکانی
کو قاضی القضاة دار الخلافت صنعا مین کیا انھون نے اصول و فروع زیدیہ کا رد مستقل
لکھا وبل الغمام مین رد اصول زیدیہ کا ہی سیل جرار مین رد فروع زیدیہ کا ہی رافضہ کو
اپنے کتب مین واجب القتل لکھا ہی خوارج کو کلاب النار لکھا ہی حرام صادعن سائر
المسلمین جیرا ف اہل عالم مین جو ملت و دین والے ہین وہ دو طرح پر ہین ایک وہ جو
کتاب رکھتے تھے جیسے صابیہ اولی دوسرے وہ جنکے پاس نہ کوئی کتاب ہی نہ حدود نہ
احکام جیسے فلاسفہ اولی دہریہ ستارہ پرست بت پرست براہمہ ملل نحل مین ارباب و اصحاب ان
ملل و نحل کو مفصل لکھا ہی پھر حال یہود و ترسا و گبر و اہل اسلام کا بیان کیا پھر یہ لکھا ہی کہ
بڑی ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہی اسکے مقابلے مین ملت صابیہ تھی شریعت نوح علیہ السلام
سے نکلی تھی حدود و احکام کی ابتدا آدم و شیث علیہما السلام سے ہوئی خاتمہ شریعت سید
الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا قرآن مین کہدیا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا یہ اکمال دین عبارت ہی بقاء کتاب و سنت سے

اسلیے کہ اوس وقت جب کہ یہ آیت اوتری سوا قرآن و حدیث کے کچھہ نہ تھا اب جو کوئی
اس دین کو محتاج بحوق آرا اور قیاسات امت سمجھے تو گویا وہ اکمال کا منکر نقصان
کا قائل ہی صیغۂ اکملت و اتممت و رضیت کا صیغۂ ماضی ہی اسلیے یہ بھی نہین ہوسکتا
کہ یہ اکمال اجتہاد و رای آیندہ پر ملتوی رکھا جاوے علماء حق نے اپنے استقرار سے یہ
بات لکھی ہی کہ جتنے حوادث تا قیامت ہونگے اون سبکا حکم خصوص آیات و اخبار یا
عموم اوس سے ہر وقت نکلتا ہی لکن مزاولت و دراست شرط ہی چنانچہ کتب فقہ سنت
جیسے نیل وسیل و دلیل التمام و شروح بلوغ المرام و شروح صحیحین وغیرہا اسکے شاہد عدل
ہین جسکو کچھہ مزاولت نہین ہی ساری عمر اوسکی خدمت رای و قیاس مین گذری ہی
وہ بیچارہ تو ایک مسئلہ بھی مطابق قرآن و حدیث کے نہین بتا سکتا اگر اتفاقاً کوئی مسئلہ
اوسکا موافق ان دو نو اصول کے پڑگیا تو وہ اسلیے پڑا کہ اوسکے لال کتاب مین وسیطر
لکھا تھا نہ اسلیے کہ اوسنے کتاب و سنت سے نکالا ہو کیونکہ من جمیع الوجوہ کسی مذہب کو
ان مذاہب حنفیہ مالکیہ وغیرہ سے مباینت کلی طریقہ محدثین سے نہین ہی جو اہل حدیث
کا اعتقاد و عمل ہی اوسکی طرف ضرور کوئی نہ کوئی حنفیہ وغیرہ مین سے بھی گیا ہی غایۃ الامر
یہ کہ وہ عقیدہ و عمل انکے نزدیک مفتی بہ نہین ہی فتوی ظاہری اوسکے خلاف ہی یہ خلاف
اونھین شبہات لعین سے انین آئے ہین گو سلف معذور ہون مگر خلف جنپر اب حق و باطل
بوجہ شیوع کتب حدیث کھل گیا ہی انکو تو کوئی بھی عذر عمل بالحدیث مین باقی نہین رہا
سوای عصبیت جاہلیت یا نفاق جلی یا مشاقت خدا اور رسول کی

اصول اجتہاد اور اوسکے ارکان

ملل نحل مین چار اصول و ارکان بتائے ہین پھر یہ کہا وربما تعود الی الاثنین الکتاب
والسنۃ الخ پھر یہ کہا کہ جب کوئی حادثہ حلال حرام کا پیش آتا تو ابتدا اوسمین قرآن سے کرتے
اگر نص ظاہر ملگئی اوسکے موافق حکم جاری کرتے اگر نہ ملی سنت مین ڈھونڈتے اگر کوئی حدیث

باعتہ آتی حکم حدیث پر ٹھہر جاتے اگر نعلتی اجماع کی تلاش کرتے اس صورت مین ارکان انکے
نزدیک دو یا تین تھے پھر لوگون نے چار رکن ٹھہرائے الی قولہ مستند اجماع ضرور ہی کو
کوئی نص خفی یا جلی ہو مستند اجتہاد و قیاس اجماع ہی جبکہ اجماع مستند ٹھہرا طرف ایک
نص مخصوص کے جواز اجتہاد کے لیے تو حقیقت مین مرجع اصول کا طرف دو ہی رکن کے
ہوا بلکہ گاہی ایک ہی کی طرف رجوع ہوا یعنی طرف کتاب اللہ کے پھر شرائط اجتہاد کے
بیان کئی ہین پھر کہا اسمین اختلاف ہی کہ مصیب مجتہدین مین ایک ہی یا سب ابو الحسن
عنبری نے کہا ہر مجتہد جسکو اصول مین نظر ہی مصیب ہی پھر کہا جو فرق ملت اسلام سے
خارج ہین سیاق مذہب اونکا مقتضی اس بات کا ہی کہ ہر ناظر مجتہد علی الاطلاق سے
الی قولہ اہل اصول کو تکفیر اہل اہوا مین خلاف ہی باوجود یقین اس امر کے کہ مصیب بعینہ
ایک ہی ہی اسلیے کہ تکفیر حکم شرعی ہی اور تصویب حکم عقلی پھر کسی متعصب مذہب نے
اپنے مخالف پر حکم کفر و ضلال کا دیا کسی نے مسابلہ کیا کافر نہ کہا کسی نے ہر مذہب والے کو
بسبب کسی ایک بات کے جو موافق اہل اہوا و ملل تھے کافر کہدیا یا قریب الکفر ٹھہرایا
جیسے قدریہ کو مجوس سے قریب مشبہ کو یہود سے قریب رافضہ کو نصاری سے قریب کہا ہی
جو اونکا حکم تھا ترک نکاح و ذبیحہ مین وہ انپر بھی لگا دیا جسنے سہل انکاری کی کافر نکہا اونسے
حکم تضلیل کا جاری کر دیا آخرت مین ہالک ٹھہرایا الی قولہ مجتہد مین نظر کرینگے اگر دو مجتہدون
مین سے ایک کی مخالفت ظاہر ساتھہ نص کے ظاہر ہوگی تو وہ بعینہ مخطی ہی مگر گمراہ نہین
جسنے ان مین سے تمسک ساتھہ نص ظاہر یا خبر صحیح کے کیا وہ بعینہ مصیب ہی انتہی حاصل
حاصل کلام یہ ہوا کہ اصول اسلام دو ہین ایک کتاب اللہ دوسرے سنت رسول اللہ اجماع
ممکن ہی لیکن وجود اوسکا نہایت مشکل اسلیے امام احمد نے کہ منجملہ ائمہ اربعہ مجتہدین و قدوۂ
اہل سنت و متبعین مین اجماع کا انکار کیا ہی یہ حکایات اجماعات جو کتب رای و قیاس
و فتاوی قیل و قال مین نسبت اکثر مسائل کے لکھی گئی ہی بالکل خرافات محض و اہیات ہی

اوسپر طرہ یہ ہوا کہ جستے اجماع مذکور کا انکار کیا اوسکو یاروں نے جھٹ پٹ کافر بنا دیا یہ نہ سمجھے کہ جو دوسرے کو کافر کہتا ہی اگر اوسمین امر کفر نہین ہی تو یہ کہنے والا خود ہی اوسکا مصداق ٹھہر جاتا ہی آوس دوسرے کا کچھ بگاڑ نہین ہوتا یہود و نصاری ہی ملانکو کافر جانتے ہین وہ دین باطل کو حق سمجھتے ہین کیا انکے کافر بنانے سے یہ سب مسلمان معاذ اللہ مسلمانی سے خارج ہو جاوینگے معتقدین مین آجکل تکفیر مسلمین کا بہت رواج ہے اپنے مخالف کو فروع مسائل مین بہت جلد تکفیر کرتے ہین خصوصاً اہل حدیث کو جو خلاصۂ امت اسلامیہ ہین قیاس کا رتبہ اونکے نزدیک بھی جو شرع کو چار اصل مین منحصر کرتے مین بعد اجماع کے ہی پھر جب اجماع کذائی جو مستند قیاس کا ہی کچھ نہ ٹھہرا تو بیچارہ قیاس کس قطار شمار مین ہوا اوسکی کیا وقعت ٹھہری خصوصاً جبکہ قیاس مذکور مصادم کسی نص کا ہو اوسوقت تو پھر قیاس پر چلنا خدا کے قہر کا سامنا ہی وہ کیا ہی جو قرآن وحدیث مین ڈھونڈھے نہین ملتا جسکو اجماع وقیاس سے لیا چاہتے ہین . . . . . سے

باغ مرا چہ حاجت سرو وصنوبر ست　　　شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر ست

نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی چون ابو حنیفہ رح در اقتباس احکام طریق رای وقیاس زیادہ مسلوک میداشت از اجماع فتاوای شتتہ والتیام آرای متفرقہ او در عبادات تراکیب عزیبہ اتفاق افتد انتہی رہی یہ بات کہ ہر مجتہد ہر مسئلے مین حق رس ہی یا خطا کار اسکی حقیقت شرعاً وعقلاً اسکے سوا کچھ نہین کہ حق ہر حکم مین ایک ہی کے پاس ہی اگر سب مجتہدین حق پر ہون تو چاہیے کہ سارے اقوال متضادہ واحکام متباینہ حق ٹھہرین ہان مجتہد مخطی کو ایک اجر ہی مصیب کو دو اجر ہین یہ ایک اجر اوس کوشش وکشش کے عوض مین ہی جو اوسنے وقت اپنا دریافت حق مین صرف کیا ہی تو اجر اونمین ایک عوض سعی کے ہی دوسرا عوض اصابت حق کے مصیب ومخطی کا تمیز ہرگز نہین ہو سکتا جب تک کہ قول مجتہد کا کتاب وسنت پر عرض نہ کیا جاوے بعد عرض کے جسکا قول واجتہاد مطابق نص پایا

ظاہر ہی وہ معیب ہی جیسکا قول اوسکے مخالف ہی وہ مخطی ہی آپ دیکھو کہ اصل ہی
قرآن و حدیث ٹھہرانا اجتہاد و قیاس قرآن تو ہر جاہل و طفل کے نزدیک موجود ہی ترجمہ
ہونے سے اور بھی سہل ہوگیا اوسکا سمجھنا مشکل نہین کہ اوسکے وصف مین لفظ آیات
بینات آئے فرمایا ہی رہی حدیث سو ہر زمانے مین ابتدا ر صدر اول سے اب تک ہر قرن و عصر
مین محدثین ہوتے چلے آئے جنھون نے شروح حدیث لکھی ہین ہر لفظ مشکل کا اعراب
ضبط کیا ہر غریب لغت کے معنی بتائے ہر محاورہ عرب کو سمجھایا اسمار رجال کی تحقیق کی
صحت و ضعف ہر خبر و اثر کا بیان کردیا ہر معاملے کی حدیث کا علحدہ باب مقرر کیا جس
جس نے سلف و خلف امت مین سے اوس حدیث پر عمل کیا اوسکے نام بتائے اس علم کو
ایسا آسان کردیا کہ کم علم کے لیے بھی عمل کرنا حدیث پر سہل ہوگیا ہی خصوصاً زمانہ حال
مین کہ کتب صحاح ستہ و موطا و بلوغ المرام وغیرہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا گیا ہی صدہا کتب
عربی فارسی فقہ حدیث کے جو خواب و خیال مین بھی نہ گذرتے تھے مفت بلا قیمت ہر شخص
کے ہاتھ آئے اب عرض کرنا مسائل اجتہادیہ و فروع قیاسیہ کا کتاب و سنت پر کچھ بھی
مشکل نہ جانے دو کتب زبان عربی کو یاروں نے شرح وقایہ و درمختار وغیرہ کا بھی تو ترجمہ
اردو مین کردیا ہی اونمین وہی مسائل ہین جو عربی شرح وقایہ اور تازی درمختار مین ہین
اون اردو عبارت کے مسائل کو کتب مترجم حدیث سے ملاؤ بہت آسانی سے حال
موافقت مخالفت فقہ رای کا فقہ سنت سے کھل جاویگا متعہذا جو شخص باب عمل حدیث
پر نکرے بلکہ اوسی اگلی لیک پر چلے تو وہ کفران نعمت کے قہر مین گرفتار ہی کوئی عذر اوسکے
لیے باقی نہین ہی حجت اوسپر تمام ہوگئی جسطرح امام احمد نے انکار اجماع کیا اسیطرح داؤد
ظاہری نے انکار قیاس کیا یہ دو نو پیشوای اہل سنت ہین سوای بندگان قیاس کے
جو رائی پرست عابد اجتہاد ہین کوئی انکا منکر نہین انپر معترض نہین تو بڑے بڑے امام انکے
طریقے مین پیدا ہوئے جنسے ایک عالم نے راہ ہدایت پائی تجملا ابن تیمیہ ابن قیم کے جو ہر کا

کوئی عالم حنفیہ مین تو بتاؤ ابن حزم کے رتبے کا کوئی امام مقلدون مین تو نکالو داؤد کا
متبع سنت تو دوسرا ڈھونڈ لاؤ جو انکی برائی کرتے ہین وہ کیا اپنا ہی نقصان کرینگے

باصاف دل مجادلہ باخویشتن دشمنی ست ہر کس کشد بر آینہ خنجر بخود کشد

اگر حدیث شریف مین ایمان کو یمن کی طرف نسبت کیا ہی حکمت کو اونہین ثابت کیا ہی فقہ کو اونکے
گلے باندھا ہی صحیح مسلم مین ہی الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان ایمان سے
مراد قرآن ہی اسلیے کہ توحید اوسی نے ہمکو سکھائی شرک سے اوسی نے ہمکو بچایا حکمت سے
مراد سنت ہی چنانچہ محاورۂ قرآن شریف سے جابجا یہی امر ثابت ہوتا ہی ایک جماعت اہل علم نے
مفسرین ومحدثین سے ترجمہ اس لفظ کا بلفظ حدیث ہی کیا ہی یہ کسی نے بھی ساری امت مین
نہین کہا کہ مراد اس حکمت سے فلسفۂ یونان ہی فقہ سے مراد رای وقیاس نہین اسلیے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین یہ فقہ اصطلاحی تھی کوئی اسکا نام بھی نہین جانتا تھا اوس
عہد سعادت مہد مین فقیہ زاہد عارف قرآن وحدیث کو کہتے تھے نہ اوس شخص کو جسکو مسائل
نکاح وطلاق وخلع واجارہ وبیع وشرا مطابق شرح وقایہ یا ہدایہ یا کنز قدوری منیہ وغیرہ کے
یاد ہون یا معاملات فتاوی برہنہ جو لباس تحقیق سے عاری ہی محفوظ ہون بہرحال جسطرح
محدثین امت اور سلف ائمہ کتاب وسنت کو رسول خدا نے معدل فرمایا دعائے سرسبزی و
بہبودی دی اسیطرح مسلمین اہل یمن کے حق مین اس امر کی شہادت وخبر دی کہ یہان کے لوگ
علم قرآن وحدیث وفقہ سنت مین نہایت معتبر ہین اس معجزے کا ظہور بہت اچھی طرح پر اوس
جگہہ ہوا ہمیشہ یمن مسکن اہل علم حدیث واصحاب ولایت رہا بڑے بڑے محدث کامل اس جگہہ
ہوئے بڑے بڑے اولیا اس جگہہ سے نکلے تواریخ یمن مین دیکھو کہ علاوہ اولیا وعلما کے
خاک اس قطر کی مجتہد خیز ہی ہر عالم الا ماشاء اللہ تعالی اپنی تحقیق پر قرآن وحدیث سے عامل
رہا آخر زمانۂ اخیر مین سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی کی اولاد و
واصحاب وتلامذہ ایسے ہوئے کہ پھر نہ دیکھے نہ سنے آپنے پہلے محمد بن ابراہیم وزیر تھے

معاصر حافظ ابن حجر عسقلانی کے جنکا ترجمہ حافظ سخاوی نے بڑی دہوم سے لکھا ہی یہ ایسے تھے کہ
انھون نے تحفہ الفکر حافظ پر انتقاد کیا یہ وہ تھے جنھون نے مذہب زیدیہ مین کا رد کیا کتاب عواصم
و قواصم فی الذب عن سنۃ ابی القاسم رد شیعہ مین بے مثل کتاب ہی استقصار الافحام کا گویا
جواب باصواب یا پانچ لاجواب ہی روض باسم اوسکا مختصر ہی آنکے بعد سید امیر نے رد کیا
پہر شوکانی آئے انھون نے تو مذہب زیدیہ کو اصلاً و فرعاً جڑ ہی سے اوکھیڑ کر پہینکدیا خوب تہا
جنکا انکا اوٹہایا ملک مین گو زیدیہ تھے لیکن بڑے عالم بالغ مرتبہ اجتہاد تھے اسکے مذہب کا
دارمدار دو کتابون پر تہا جو تالیف ائمہ قدیم زیدیہ ہین ایک حدائق الازہار فروع مین
دوسرے شفاء الاوام اصول مین پہلی کتاب کا رد سیل جرار ہی دوسری کتاب کا رد وبل الغمام
ہی اسکے سوا اور بہت رسائل مسائل جزئیہ مواخذہ زیدیہ کا رد مستقل جناب قاضی صاحب رضی اللہ
عنہ نے لکہا ہی ماحصہ کو جا بجا واجب القتل کہا ہی حنفیہ کو اگر زیدیہ کہا جاوے جسطرح مرجیہ
کہا گیا ہی تو کچہ زیادہ بعید نہین ہی اسواسطے کہ انکے امام معاصر زید بن علی علیہ السلام تھے
امام صاحب نے اونکو مال نقد سے مدد دی اونکے خروج کو بغاوت نسمجہا زیدیہ نے فروع مین
امام صاحب کی تقلید اختیار کی جسطرح بعض متاخرین زیدیہ مین قائل تبرا ہین جنہ بابت اسکے
تبرا کے شوکانی رحمہ نے ارشاد الغبی مین خوب ہی خبر زیدیہ کی لی ہی اسیطرح حنفیہ بھی اہل
اتباع پر بوجہ عدم تقلید امام صاحب تحریراً تبرا کرتے ہین جیسے جابجا تقریر سے انکا زیدیہ ہونا
بوجہ اتحاد مسائل فروعیہ اقرب ہی نسبت اون لوگون کے جنکو اہل فقہ بندۂ رای و قیاس
بے جرم سکونت ہندیا اوسکے اطراف کی تہمت زیدیت لگاتے ہین ہجا یا الغیب غیبت علماء
مجتہدین اسلام کرتے ہین کون علماء اسلام جنکو رسول خدا صلعم اچہا کہین جنکا ایمان و حکمت و فقہ
مین و غیبن کو سچا بتاوین آپیون کو جہوٹ بولکر برا کہنا اپنا ایمان کہونا جاہل بننا فقہ سے ہاتھ
دہونا ہی لکن مقلدین کو دکہلائی دیتی **ف** ملت اسلام سے جو امم خارج ہین وہ دو طرح ہین
ایک قائل شریعت یہ بہی دو طرح ہین ایک وہ جنکے پاس سچ مچ کتاب ہی جیسے توریت و

انجیل قرآن مین انکو یا اہل الکتاب کہا ہی دوسرے وہ جنکو شبہ کتاب ہی جیسے مجوس و
مانویہ کیونکہ صحف ابراہیم انمین مجوس کے احداث کے سبب آسمان پر اوٹھ گئے اسکے ساتھ
اسلام مین وہی معاملہ کیا جاتا ہی جو اہل کتاب سے ہوتا ہی یعنی جزیہ لینا حلال ہے نہ ذبیحہ انکا
درست ہی پھر اہل کتاب کے دو گروہ ہین یہود و نصاری یہ مدینے مین بھی تھے جسطرح
آنحضرت کے یہان کتاب والے مددگار دین اسلام تھے بنی اسرائیل کا مذہب رکھتے تھے انکی مدد
اسمعیل پہ چلتے دین قبائل کی مدد کرتے تھے پہلے فرقے کا قبلہ بیت المقدس تھا اب بھی یہود و
نصاری اوسی کو قبلہ جانتے ہین دوسرے فرقے کا قبلہ بیت الحرام تھا جو اب مسلمانون کا
قبلہ ہی شریعت فرقۂ اولی کے احکام تھے شریعت فرقۂ ثانی کی رعایت مشاعر حرام ہے تھے
اول فریق کے خصم کفار تھے جیسے فرعون ہامان دوسرے فریق کے دشمن بت پرست تھے
یہود و نصاری یہ دونون بڑی امتین ہین انمین امت یہود بہت بڑی امت تھی اسلیے کہ
ساری بنی اسرائیل کی شریعت توریت تھی اوسکے احکام کے پابند تھے انجیل دوسری تو
اوسمین احکام تھے نہ استنباط حلال و حرام بلکہ رموز و امثال و مواعظ و زواجر تھے باقی احکام
مین حوالہ توریت کا تھا اسی وجہ سے یہود معتقد عیسی علیہ السلام نہوئے موسی عیسی علیہما السلام
دونون نے بشارت دی ہی ظہور خاتم رسل کی مدینے کے آس پاس جو یہود بستے تھے
اسی بشارت کی بنیاد پر بسے تھے اونکے ائمہ نے اون سے کہہ دیا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان
طرف سے فاران کے ظاہر ہوگا اسلیے شام سے ہجرت کر کے یہان آ بسے تھے و کانوا من
قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءهم ما عرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکافرین
یہود کے اکثر فرقے مجمع ہین اس بات پر کہ توریت مین ایک شخص کی بشارت دی ہی بعد موسی
کے لیکن تعیین مین اوس ایک شخص کے اور ایک سے زیادہ ہونے مین جدا جدا ہین بعد موسی
علیہ السلام کے عیسی علیہ السلام آئے تیس برس کی عمر مین اونکو وحی آنے لگی تین برس تین مہینے
تین دن رہ کر آسمان پر اوٹھا لیے گئے مجوس جنکو شبہ اہل کتاب کہا جاتا ہی مانویہ اصحاب اثنین

میں بدین ابراہیمی طرح طرح کے رسوم بدعت انھوں نے نکالے تھے عبادت خالق خدا کو
چھوڑ دیا تھا اس امت مین انکا نظیر دیکھنا ہو تو احوال محرفان زمان کو دیکھو کہ اپنی تقلید و
بدعات کے اثبات کے لیے کس کس طرح سے تحریف قرآن وحدیث کرکے آیہ وسنت کو
موافق اپنے مذہب کے کرتے ہین حالانکہ مذہب کو موافق کتاب وسنت کے کرنا چاہیے تھا
برعکس القضیہ ہوا خیال کرو انکا عقیدہ وجوب تقلید شخصی مین مثل شیعہ کے ہی امام صاحب
کو گویا معصوم خیال کرلیا ہی حالانکہ المجتہد یخطی ویصیب خود انکے اصول میں لکھا ہی
مگر کیا ذکر ہی کہ کسی مسئلے مین خطاے مجتہد کا اقرار کرین اولیا کی نسبت وہ اعتقاد وہم پہونچایا ہے
کہ اونکے قبور پر جاکر صدہا افعال شرک کرتے ہین خدا کو چھوڑ کر انھین کو متصرف سارے
عالم کا جانتے ہین یہود کی ضلالت یہ تھی کہ انھوں نے توریت مین تحریف کی خواہ لفظی ہو یا
معنوی یا دونو طرح سے آیات کو چھپاتے افترا کا الحاق دین مین کرتے اقامت احکام میں
سستی کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے بے ادبی سے پیش آتے تقلید علما کرتے
انکا نمونہ اس امت مین علما سوء دنیا طلب اس زمانے کے ہین جنکو عادت تقلید کی ہوگئی ہی
کتاب وسنت سے معرض ہین تعمق شدید کرتے ہین استحسان بدعات مین کسی عالم کے
قول کی سند پکڑتے ہین کلام رسول معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پروا ہین احادیث
ضعیفہ یا موضوعہ کو تاویلات فاسدہ کو اپنا معتمد ٹھہرایا ہی نصاری کی ضلالت یہ تھی کہ خدا کے
تین شعبے بتاتے عیسی علیہ السلام کے مقتول ہونے کے قائل ہوتے فارقلیط جو نام ہی رسول
خدا کا اوسکے معنی مین تحریف کی انکا نمونہ اس امت مین اولاد مشائخ ہی اپنے آبا واسلاف
کے حق مین طرح طرح کے غلو وادعاے کمال ولایت وقدرت کے رکھتے ہین کہاں سے
کہاں کھینچکر لیگئے ہین جہلہ صوفیہ کو جو قائل وحدت وجود ہین کیونکر خالق کے حق میں کیا
عقیدہ باطل رکھتے ہین ایسے امور مین انکو حکم جو منافق کا ہے تھا منافق دو طرح کے ہین ایک وہ
جو زبان سے کلمہ پڑھتے ہین دل کفر پر جما ہوا ہی فی الدرک الاسفل من النار داخل ہین کے

حق مین خامہ وہی آور ستر وہ مین جنکو پینا تم کی عادت پسند ہی اگر تم مسلمان ہو تو یکے
مسلمان ہین اگر قوم کو زہد ہا دسے تو یہ بھی کافر ہو جاوین دنیا کی لذت نے انکے دلون پر
ایسا ہجوم کیا ہی کہ خدا اور رسول کی محبت کے لیے انکے دل مین کچھ بھی گنجایش باقی نہین رکھی
حرص وحسد ولعب اہل حق سے ایسا انکو گھیرا ہی کہ حلاوت مناجات وبرکات عبادات سے
بالکل محروم ہو گئے ہین یہ نفاق انکا عملی ہی پہلا نفاق حضرت کے زمانے مین تھا یہ نفاق اس
زمانے مین ہی حدیث مین آیا ہی تین چیزین ہین جسمین ہون وہ منافق خالص ہی جب بات کہے
جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب جھگڑا کرے گالی بکے آج کل کے مقلدین کو
دیکھو اپنے رسالجات مین کس قدر جھوٹ کو صرف کرتے ہین اہل حق پر افترای مسائل کرتے ہین
انکا نمونہ اس امت مین وہ لوگ ہین جو امرا کی مجالس مین حاضر ہوکر انکی مرضی کو خدا ورسول کی
مرضی پر ترجیح دیتے ہین انصاف سے دیکھو تو انہین اور ان لوگونمین جنھون نے کلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا واسطہ سنا اور نفاق اختیار کیا کچھ بھی فرق نہین ہی اسلیے کہ انھون نے
بھی بطریق یقین کے کلام شارع کو معلوم کرکے اوسکے خلاف کو اختیار کیا ہی اسی طرح حال ہے
جماعت اہل معقول کا اس امت مین کہ سو طرح کے شک وشبہ اپنے دلمین رکھتے ہین معاد
کی بالکل نسیا منسیا کر دیا ہی غرضکہ جب تم قرآن شریف کو پڑھو تو یہ سمجھو کہ یہ مخاصمہ جس قوم سے
تھا وہ لوگ اب باقی نہین رہے بلکہ بفحوای حدیث شریف لتتبعن سنن من قبلکم کوئے
بلا ایسی نہین تھی جسکا نمونہ آج اس امت مین موجود نہین ہی مناظرے کا طرز جو قرآن وحدیث
مین ہی اوس سے بہتر طریقہ میسر نہین آسکتا مگر یارون نے مجادلہ ومکابرہ کو اختیار کیا ہی جسکی
برائی شرع سے بخوبی ثابت ہی یہ ہزارون رسالے جو مقلدین متعصبین نے رد اہل حق مین لکھے ہین
اور رات دن لکھا کرتے ہین انصاف سے دیکھو تو سوای جدل کے مناظرے کا نام بھی اونمین
نہین ہی مناظرے سے تو مقصود دریافت حق ہوتا ہی مسئلہ مختلف فیہ مین یہان یہ ہوتا ہے
کہ ایک مسئلے کی صحت اگر ہزار دلیل سے ثابت بھی کر دی جاوے تو بھی مخالف مجادل ہرگز

اوسکو نہین ماننا ایک ثالث کی مرضی سے کیے جاتا ہی ہرگز شرم نہین آتی بہت بڑا انصاف اگر ہزار مین ایک نے کیا تو اوس مسئلے کے جواب الجواب کو ٹال گیا لکن موشہ سے یہ نہین کہتا کہ ہان یہ حق ہی ہم خطا پر تھے بلکہ ایک طرز یہ نکلا ہی کہ مسائل مبحوث عنہا سے بعد حصول جواب باصواب کے قطع نظر کرکے نئے ہذیان کو شروع کر دیتے ہین تاکہ عوام کالانعام کے نزدیک عجز انکا جواب سے ثابت نہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔

شروط اجتہاد

ملل نحل مین لکھا ہی کہ شرائط اجتہاد کے پانچ ہین ایک جاننا لغت صدر رابع کا جس سے لغت عرب کو سمجھے الفاظ وضعیہ و مستعارہ و نص و ظاہر و عام و خاص و مطلق و مقید و مجمل و مفصل و فحوای خطاب و مفہوم کلام ۔ غیرہ دلالت مطابقی و تضمنی وغیرہ کا امتیاز کرسکے ومن لم یحکم الآلة لم یصل الی تمام الصنعة دوسرے پہچاننا تفسیر قرآن کا خصوصاً اون آیات کا جنکا تعلق احکام سے ہو اور اون احادیث کا جنکو معنی آیات مین دخل ہو اور آثار صحابہ کا ہان اگر تفسیر آیات متعلقہ مواعظ و قصص معلوم نہون تو کچھہ نقصان نہین اسلیے کہ بعض صحابہ بھی اسکو نہین جانتے تھے اور بعد جمع قرآن کے اونھون نے اسکو نہین سیکھا حالانکہ اہل اجتہاد سے تھے تیسرے معلوم کرنا متون اسانید و احادیث کا اور احاطہ کرنا ساتھہ احوال ناقلین و رواۃ کے اور وقائع خاصہ کا محیط ہونا اور واجب و مندوب و اباحت و خطر و کراہت مین فرق کرنا چوتھے مواقع اجماع صحابہ و تابعین کا و سلف صالحین سے دریافت کرنا تاکہ اسکا اجتہاد مخالف اونکے اجماع کے نہو پانچوین مواقع قیاس کا جاننا کہ بعد نظر و تردد کے کسطرح اصل اوسکی طلب کیجاوے فہذہ خمس شرائط لابد من اعتبارہا حتے یکون المجتہد مجتہدا انتہی حاصل اسکے بعد یہ بھی کہا ہی کہ تقلید عامی کے حق مین ہی تیغے نہ حق عالم مین اور بعض علما نے یہ لکھا ہی کہ پانسو آیت تین ہزار حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سوا اسقدر علم کے علما امت مین ہزارون

ہوئے ہین کوئی قرن ہجرت اس قسم کی مجتہدین سے خالی نہین رہا کتاب بدر طالع مین
اکثر مجتہدین امت ہی کا ذکر کیا ہی تاج مکلل مین صد ہا مجتہدون کا ذکر ہی اور اون علماء
کا نام و نشان بتایا ہی جنھون نے تقلید نہین کی اتحاف النبلاء مین بھی ایک ایسی جماعت
سلف مذکور ہی جو تقلید کا انکار کرتی تھی جب تقلید کام عامی کا ٹھہرا تو جتنے مولوی حنفی اپنکو
مقلد کہتے ہین وہ عامی ہوئے نہ عالم گو مدرس فقہ یا واعظ راعی یا مؤلف قیاس کیون نہون
اونکو بعد حمایت تقلید کے دعوی اپنے علم کا کرنا تشبع بما لم یعط ہی وہ لابس ہین دو
توب زور کے اسی لیے ابن عبد البر و فلانی وغیرہما نے نقل کیا ہی کہ اطلاق لفظ عالم کا
مقلد پر صحیح نہین تقلید جہل ہی علم نہین عقلمند لوگ امور دنیا مین تو تقلید پسند ہی نہین کرتے
دین مین کسطرح اوسکو جائز رکھین گے مقلدون کا تو حال یہ ہی جو لکھا گیا رہی مجتہد سو جن مین
شرائط اجتہاد پائے جاوینگے ۔ وہ مجتہد سمجھا جاویگا کچھ خصوصیت چار پانچ دس بیس شخص کی
نہین ہی اجتہاد کا چار شخصون مین حصر کرنا بے دلیل ہی صد ہا صحابہ و تابعین و تبع تابعین و
ہزار ہا علماء دین مجتہد تھے مجتہد کا اجتہاد اوسی پر حجت ہی نہ سائر امت پر اگر سائر امت پر
حصر ہو تو سارے مجتہدین امت کے اجتہاد کا ماننا واجب ٹھہریگا ان چار اماموں کی کیا
خصوصیت ۔ ہیگی اگر کوئی نص تا بع مفید حصر انکے باب مین آئی ہی تو وہ کس دن کےلیے
چھپا رکھی گئی ہی

دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن | بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

جو شرائط واسطے اجتہاد کے حنفیہ نے ذکر کیے ہین ہم خیال کرتے ہین تو وہ اونکے امام
مین ہرگز موجود نہ تھے اول درجہ لغت عرب جاننے کا ہی امام صاحب کی عربیت مین جو
کچھ قصور و قلت رکھا وہ کتب تاریخ و طبقات سے بخوبی ثابت ہی ابن خلکان نے تاریخ خطیب
بغدادی سے نقل کیا ہی کہ سوائے قلت عربیت کے کسی اور بات کے ساتھ وہ معاب نہ تھے
سنہ اسی مین پیدا ہوئے سنہ ایکسو پچاس مین وفات پائی انتہی اور بات سے مراد یہ ہی کہ

اونکی طہارت و تقاوت وغیرہ مین کچھ شک تھا نہایت عمدہ دیندار خدا پرست زاہد
آدمی تھے نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی ابن خلکان و یافعی آوردہ اند کہ ابو حنیفہ
بجمیع کمالات آراستہ بود جز آنکہ در علوم عربیہ رتبۂ بلند نداشتہ ست گاہی تخنش بلحن
و غلط آمیختہ میشد انتہی دوسری شرط علم قرآن ہی سو اون سے کوئی تفسیر آیات احکام
وغیرہ کی منقول نہین تیسرے شرط علم حدیث ہی سو لہ سترہ حدیث سے زیادہ اونسے
روایت نہین کی محدثین نے کہا ہی انکی بضاعت حدیث مین مزجاۃ ہی نسائی نے
کتاب الضعفاء مین لکھا ہی ابو حنیفة لیس بالقوي في الحدیث بخاری نے کتاب الضعفا
مین کہا ہی کان مرجیا سکتوا عن رأیہ وعن حدیثہ اشعریہ نے بھی اونکو مرجیۂ
اہل سنت مین شمار کیا ہی اسی طرح غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی بہرحال علم حدیث
مین انکو کچھ دخل نہ تھا اسیلیے خود اونھون نے کہا ہی علمنا ھذا رأي یہ نہین کہا علمنا
ھذا روایۃ چوتھی شرط معلوم ہونا مواقع اجماع صحابہ کا ہی سو اسکا جاننا غالباً موقوف
ہی صحبت صحابہ پر امام صاحب نے کسی صحابی کو نہین دیکھا اگرچہ حنفیہ رؤیت و معاصرت انکے ساتھ
بعض صحابہ سے بیان کرتے ہین نامۂ دانشوران مین لکھا ہی پیروانش دعوی کنند چنانکہ
درک صحبت تابعین نمودہ اند از خدمت اصحاب نیز کامیاب شدہ ست ولی رای صواب
و قول صحیح آنست کہ با ایشان معاصر و ہم عہد بود و لکن بسعادت استفادت و توفیق ملاقات
ایشان موفق نگشت انتہی پانچوین شرط مواقع قیاسات کا جاننا ہی بے شبہہ اسمین امام صاحب
کو بڑی دستگاہ تھی اسی واسطے اونھون نے کہا کہ ہمارا علم یہی رای ہی سو باوجود روایت کے
رای کچھ چیز نہین ہی نہ قیاس ایسی چیز ہی کہ ساری امت کے علما یا سلف امت نے اوسکو
دین مین ضروری سمجھا ہو بلکہ کتب طبقات و تراجم مین مذمت رای و قیاس بھری ہوئی ہی
یہ بیان اس جگہہ اسلیے کیا گیا کہ جو حنفیہ نے شرائط اجتہاد مقرر کیے ہین اونکا وجود کامل طور
پر امام صاحب مین پایا نہین جاتا ہی پھر اونکی تقلید کو کس دلیل سے واجب کہتے ہین

اونکو سب ائمۂ حدیث پر کس جہت سے مقدم سمجھتے ہین بلکہ اگر یہ سب تمر وجاہی اونمیں موجود
ہون تو بھی کچھ خصوصیت اونکی تقلید کی تعیین ہی اسلیے کہ باقرار حنفیہ اور بھی بہت مجتہد اس
امت میں تھے ہزاروں کو جانے دو تین امام باقی کے مجتہد ہونے میں تو کسی حنفی کو بھی کچھ عذر
نہیں ہی کوئی یہ خیال نکرے کہ مطلب ہمارا اس جگہ بیان کرنا منقصت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہی
نعوذ باللہ منہ بلکہ بیان کرنا اوس امر واقعی کا ہی جسکا تعلق مرتبۂ اجتہاد سے ہی ورنہ مناقب
وفضائل اس امام عالیمقام کے ہمارے بیان سے زیادہ ہین مشکل یہ ہی کہ مجرد کسی شخص کا فاضل
یا افضل ہونا زہد وعبادت وتقوی مین ہرگز مقتضی اس امر کا نہیں ہی کہ اوسکی تقلید کیے
ہمنے ناکرتے جزو کے جزو اونکے فضائل مین سیاہ کیے اس تسوید سے کیا امام صاحب معصوم
ہوجاوینگے یا نبی امت ٹھہرینگے جیسے ساری امت مکلف ہی ساتھ اتباع کتاب وسنت کے
اسیطرح سارے مجتہدین امت بھی خواہ امام صاحب ہون یا اور کوئی صاحب مکلف ہین ماسوا قرآن
قرآن وحدیث سوای خدا ورسول کے کوئی واجب الطاعۃ نہیں اگر ہی تو اوسکی دلیل قول
امام سے یا کسی نص شرعی سے بتاؤ اب نہین بتاتے تو پھر کسدن بتاؤگے کیا بعد ظہور امام مہدی

پیش کروگے تاخیر بیان وقت ضرورت سے تمہارے نزدیک بھی جائز نہین ہی

کس مرض کی ہی دوا یہ لب جانبخش تری — جان لب پر ہی ترے آزار محبت والے

امام صاحب کا ذکر بالخصوص اسجگہہ اسلیے کیا گیا کہ یہ امام رای واصحاب رای ہین جسطرح علم
نقل سے منقول ہوچکا مقلدین انھین کے لیے اپنا پیٹ مارتے ہین آنکو مجتہد مطلق وواجب
الطاعۃ سمجھتے ہین ساری امت سے علحدہ انھین کی تقلید کے امیدوار ہین تجاوز اونسے
ائمۂ باقی کے کہ اونکو علی نخعی وغیرہ مین منجملہ اہل حدیث کے شمار کیا ہی سمجھو تو اس سے زیادہ اور کیا نقصان
ہوگی کہ جسکے مذہب کی بنیاد رائی پر ہو اوسکے پاس علم حدیث ولغت واجماع موجود نہو خود اوسکو اقرار
ہو کہ ہمارا علم رای ہی نہ روایت اوسکی تقلید تو فرض سمجھی جاوے باوجود فقدان آلات ونقصان شرائط
اجتہاد کے جنکا بلوغ بمرتبۂ اجتہاد مسلم ہو اونکی روایت بھی قبول نہ کیا وے سمجھے مانا کہ

سب شرائط اجتہاد علی وجہ الکمال امام صاحب مین موجود تھے مگر جب کوئی دوسرا شخص ایسا ہو
جسمین علاوہ ان شرائط کے اور علوم و فنون بھی موجود ہون تو اب سچ کہو اوسکی تقلید
مقدم و واجب ہوگی یا انکی تقلید اسمین تو کسیکو شک نہین ہی کہ اول مدون علم اصول
فقہ کے امام شافعی ہین اونکو امام اعظم سے ہر علم مین زیادہ دستگاہ تھی کسی نے بابت
عربیت اور نیز جرح نہین کی کسی نے فساد ونکے حق مین یہ نہین لکھا کہ وہ علم حدیث مین ضعیف
یا کم علم ہے امام مالک کی حدیث دانی کے لیے مؤطا کافی ہی امام احمد کے امام الحدیث
ہونے کے واسطے مسند احمد گواہ عادل ہے بلکہ سچ پوچھو تو اصحاب صحاح ستہ ان سب سے علم
قرآن و حدیث مین زیادہ تھے آثار صحابہ کا علم بھی انکو علی وجہ الکمال حاصل تھا لغت عرب
کو بھی بسبب مزاولت کتاب و سنت و علم لسان خوب جانتے تھے کتاب التفسیر صحیح بخاری
وغیرہ دواوین سنت مین موجود ہی پس جبکہ تقلید شخصی واجب ٹھہریگی تو ضرور ہے کہ
تقلید اوس شخص کی کیجاویگی جسمین شرائط اجتہاد موجود ہونگے بلا نقصان بلکہ مجتہد سے بھی
علم مین وہ زیادہ ہو جیسے اصحاب کتب سنت خصوصاً جامعین صحاح ستہ اگر فرض کیا
جاوے کہ امام صاحب کو تین ہزار یا زیادہ احادیث یاد تھے تو بھی انصاف یہ کہتا ہی
کہ جسکو تین یا پانچ یا چھ لاکھ حدیث یاد ہون وہ بیشک امام صاحب سے زیادہ علم رکھتا ہی
اگر امام صاحب کو پانسو آیہ حکم معلوم تھین تو محدثین امت حفاظ تمام قرآن تھے یہ عذر
کہ قلت روایت حدیث کی امام صاحب سے اسلیے ہی کہ شرائط رواۃ اونکے نزدیک بہت سخت
و درشت تھے ہرگز لائق قبول نہین کیونکہ حنفیہ کے نزدیک امام صاحب منجملہ تابعین کے ہین
تابعی اور رسول کے درمیان مین صرف ایک واسطہ صحابی کا ہوتا ہی صحابہ سب عدول ہین
امام صاحب نے فرمایا ہی کہ مقابلہ صحابی مین ہمارا قول چھوڑدو سو جب سوای صحابہ کے کوئی واسطہ
نہ ٹھہرا تو رواۃ کے لیے شرائط سخت عدالت وغیرہ کا ہونا عجب ہذیان ہی سچ تو یہ ہے
کہ پیران نمی پرند مریدان می پرانند حنفیہ نے ورق کے ورق مناقب امام صاحب مین لکھکر

بیچارے عوام کالانعام کے دلونمین بہت ہیبت اونکی عبادت تقوے کو ایک دائرہ بنا کر
دکھایا بلکہ اسیطرح اور مقلدون نے بھی نسبت اپنے ائمہ کے کیا تو جہ بعد زمان وطول مسافت
سکے اِن جاہلون نے سمجھ لیا کہ یہ امام صاحب کوئی ایسے اشخاص تھے جنسے ہمکو کسی امر مین
کسی طرح کی مناسبت یا شرکت حاصل نہین ہی گویا نوع بشر سے علیحدہ تھے فرشتے تھے
یا نبی امت تھے اگر ایسی ہی بات ہی تو ساری امت کو چاہیے کہ تقلید ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ
و علیؓ کو ابو ہریرہؓ و ابن عمرؓ و عائشہ صدیقہؓ کی کرین نہ تقلید امام صاحب کی اسلیے کہ مسانید
صحابہ ہنوز مدون ہین قضایا ی خلفاء راشدین ضبط ہین امام صاحب کی تو کوئی کتاب بھی
موجود نہین اور بے شبہہ مرتبۂ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امام صاحب اور تینون امام باقی سے
باتفاق امت اعلی و اکمل ہی پھر فاضل کے ہوتے مفضول کی تقلید کس لیے واجب کیجاتی
اگر اسلیے ہی کہ اونکے قضایا و فتاوے ٹھیک نہ تھے تو امام صاحب کے کسطرح ٹھیک ہوئے
اونسے تو اجتہاد مین خطا ہو اور وہ تسلیم کیجاوے مگر امام صاحب سے کسی خطا کا ہونا محال
ہی اگر محال نہین ہی تو جو مسائل منسوبہ اونکی طرف برخلاف سنت صحیحہ ہین اونکو خطا
سمجھکر کس لیے ترک نہین کیا جاتا کوئی تابعی صحابی سے افضل نہین ہی پھر تقلید صحابہ کیون
منظور نہین ٹھہرے جو لوگ ایسے ہین کہ اللہ تعالے نے اونکو قلب سلیم و فہم مستقیم عطا فرمایا ہی
سیدھی راہ پر چلایا ہی خلوطہ مین ویسا رسے بچایا ہی وہ خوب اس بات کو سمجھے ہوئے ہین
کہ اگر تقلید ہی کی ٹھہرگی تو پھر افضل سے افضل کی تقلید مین کیا خلل ہے تم ہمکو بخاری و
مسلم وغیرہما کا مقلد ہی سمجھ لو کسی طرح جان تو چھوٹے و آس امدن سکے ہذیان سے ہماری
آنکھہ کان کو ایذا نہ دو اگرچہ ہم نفس الامر مین اونکے مقلد نہین ہین اسلیے کہ تقلید کے
معنی یہ ہین کہ کسی کی بات کو بی دلیل قبول کرے جیسے تم مولویان حنفیہ ماضی و حال کی
بات کو مانتے اور اپنا دین سمجھتے ہو روایت کا قبول کرنا راوی سے کچھہ داخل تقلید
نہین اگر تقلید یہی ہی تو در حقیقت ایسی تقلید عین اقتدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی

نہ تقلید علمای صحاح ستہ وغیرہ مین کوئی ایسی کتاب نہین ہی جسمین سوای احادیث وآثار کے
کچھ بھی اجتہاد یا رای صاحب کتاب ہو پھر اون کتابون پر عمل کرنے سے کیونکر تقلید
اونکی ثابت ہو سکتی ہی آپ سنو کہ علما محدثین ہر زمانے مین تھے جنکا کام جمع کرنا حدیث
کا تھا اومین زیادہ اندروی قبول وشہرت کے اصحاب صحاح ستہ ہین یہ بھی مثل ائمہ
اربعہ مجتہدین کے اہل قرون مشہود لہا بالخیر مین تھے جسطرح جلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی
سوا انکا علم وفضل چارون امام مجتہد سے بہت زیادہ تھا علم بھی وہ علم تھا جو آمیزش رای
واجتہاد سے باوجود قدرت اجتہاد وقوت رای ودقت فقہ کے پاک ہی آنکے کتب صحاح
کہلاتے ہین یہانتک کہ سنن ترمذی وسنن ابوداؤد کے حق مین کہا گیا ہی کہ مجتہد کو
کافی مقلد کو وافی ہین اس سے معلوم ہوا کہ شرائط اجتہاد مین جو علم حدیث معتبر ہی وہ
علم یہی ہی جو ان کتابون مین ہی نہ یہ کہ اوس علم کی کتابین جنکا علم مجتہد کے لیے شرط ہے
کوئی اور کتابین ہین اگر ہین تو اونکے نام کیا ہین کوئی ذکر تا ہے اونکی مساوات صحاح وسنن کے ساتھ
بحسب تلقی بالقبول ثابت کر دکھاوے پورا پورا علم ترمذی یا ابوداود کا ہرگز امام صاحب کو نہ تھا اگر تھا
تو ثابت کرو حتیٰ اکرم اللہ فی الدارین خیرا یا ہم یہ بات ثابت کیے دیتے ہین کہ اصحاب
صحاح ستہ درجہ اجتہاد سے بحسب شرائط مشہورہ اجتہاد بہت بڑہی ہوئی تھی انکا علم
امام صاحب سے سو بلکہ ہزار بلکہ لاکھ درجہ زیادہ تھا جب یہ بات ثابت ہو جاویگی تو پھر کچھ
اعتراض عاملین بالحدیث پر وارد نہوگا اسلیے کہ تمنے تقلید مفضول کی اختیار کی ہی ان
لوگون نے فاضل کی ہاں تابعیت وتبع تابعیت دوسری چیز ہی سو اوسکو کچھ دخل باب
تقلید ومقدمۂ علم ووجوب قبول اجتہاد مین نہین ہی اسلیے کہ اگر یہ دونو درجے خواہ
وجوب تقلید ٹھہرینگے تو درجہ صحابیت بالاولی اوسکا مقتضی ہوگا حالانکہ تم صحابہ کے ہوتے
ہوئے تابعی یا تبع تابعی کے مقلد بنتے ہو جسنے روایت حدیث کو قبول کیا ہی وہ تو کسی کے
نزدیک بھی مقلد نہین ہی تابع رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی ٹھہرتا ہی علوم اصحاب صحاح ستہ کا

ثلاثی ہی مسلم و ابو داؤد مین کوئی ثلاثی نہین ٭

سنن نسائی

اسمین پانچ ہزار احادیث ہین نسائی کی شرط رجال مین مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت تھی اسکو بعض اہل علم نے بعد صحیحین کے سب کتب سنن پر مقدم رکھا ہی پھر ابو داؤد پھر ترمذی کا ذکر کیا ہے ٭

سنن ابن ماجہ

یہ چھٹی کتاب ہی منجملہ صحاح ستہ کے کثرت احادیث مین لگ بھگ ترمذی کے ہی گنتی کی دو چار حدیثین اسمین منکر ہین سوا اونکو اہل حدیث نے علحدہ کرکے بتا دیا ہی بعض کے نزدیک اسکے بدل مین موطا امام مالک ہی جامع الاصول و تیسیر الوصول مین موطا ہی کو لیا ہی موطا کا مرتبہ تمام کتب حدیث سے فائق ہی ایکہزار آدمی نے اوسکی سند امام مالک سے لی تھی اصحاب صحاح ستہ گویا خادم ہین موطا کے ان صحاح و سنن کے علاوہ اور بہت کتب سنت ہین جسکا ذکر مع ترجمہ مؤلفین اتحاف النبلا وغیرہ مین لکھا گیا ہی ترجمہ صحاح ستہ مع ترجمہ اصحاب ستہ حطہ و اتحاف وغیرہا مین نہایت بسط سے قلمبند ہوا ہی انصاف والے کہان ہین ذرا آوین تراجم ائمہ فقہ کو اونکے تراجم حفاظ سے ملا دین دیکھین کہ یہ لوگ کسی بات مین اونسے کم تھے یا زیادہ ترجمہ کا حال تو مقابلہ ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہی لیکن مشکل یہ ہی کہ ائمہ کی تالیف موجود نہین کہ مقابلہ اوس تالیف کا انکی تالیف سے کیا جاوے مقدار علم کو سمجھا جاوے ہان موطا و مسند احمد موجود ہی سو اوسپر کتب رای و قیاس کو کسی طرح کا تفوق حاصل نہین ہی ان محدثین کے ہوتے ہوئے اور باوجود میسر آنے کتب صحاح ستہ وغیرہ و مسانید و معاجم و سنن و صحاح کے انکا اتباع نکرنا ائمہ فقہ کی رای و قیاس کا سند پکڑنا آنکھون پر پردہ ڈال لینا دلپر قفل لگانا ہی ؎

مردم اندر حسرت فہم درست　　　اینکہ میگویم بقدر فہم تست

بھلا اوسکا اجتہاد زیادہ صحیح و درست و مقبول ہوگا جسکو علاوہ قرآن شریف کے لاکھون

حدیث یاد ہین کوئی فسق وبدعت اوس سے ماثور نہین یا اوسکا اجتہاد جسکو ہزار دو ہزار
تین ہزار حدیث بھی یاد نہون وہ کہے کہ ہمارا علم تو یہی ہماری رای ہی دوسرے کے لیے
اوسکی رای ہی پھر دوسرے اماموں نے بھی اوسکے حق مین یہی کہا ہو کہ یہ سب رای والون
کے امام ہین تمارے اہل رای فقہ مین انکے عیال ہین مقلدین ناحق اپنا پیٹ مارتے ہین
سلف سے خلف تک سب اہل علم نے غالبًا یہی کہا ہی کہ تین امام تو اہل حدیث ہین چو
تھے امام رای ہوا امام اصحاب رای ہین آسمین برا ماننے کی کیا بات ہی جو بات حقیقت
ہوگی وہ بہرحال کہنے سننے مین آویگی حاشا للہ کہ مقصود اس ذکر سے تنقیص امام صاحب ہی
یا اونکو بنظر حقارت دیکھے خدا اوسکو دونو جہان مین روسیاہ کرے بلکہ مطلب فقط اتنا ہی
کہ اس امت مین بعد خدای پاک کے کوئی شخص واجب الطاعۃ نہین مگر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہر کسی کی بات لی جاتی ہی ترک کیجاتی ہی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات
امامت کسی شخص کی آحاد امت وافراد اہل ملت مین سے جب ہی مسلم ہی کہ وہ پورا متبع
سنت ہو اتباع سنت کی طرف دعوت کرے ورنہ دعوی اوسکا عین کذب ہی امامت اوسکی
غیر صحیح خواہ یہ شخص سلف امت مین سے ہو یا خلف ملت مین سے یہ بات سب کے نزدیک
مسلم ہی کہ متاخر کو متقدم سے زیادہ علم ہوتا ہی جو علما محدثین بعد ائمہ اربعہ کے آئے بیشک
اونکا علم ائمہ سے زیادہ ہی اسلیے کہ ہر امام کو اوتنا ہی علم تھا جو اوس سے ماثور ہی اس متاخر کو
چارون اماموں کا علم یکجا ملا تو یہ اون سے علم مین زیادہ ٹھہرا بھلا خیال کرو کہ ابن تیمیہ وابن
قیم کو کسقدر علم کثیر تھا ساری دنیا کے علل ونحل پر اطلاع تھی مشبہہ خوارج فلاسفہ جہلا صوفیہ
مقلدین مبتدعین متکلمین جاہلین پر کیسا کیسا عمدہ رد کیا ہی اثبات توحید ورفع شرک وبدعت
وقمع قدریہ وجبریہ مین کیسی کیسی کوشش فرمائی ہی فلاسفہ جو بڑے عقلمند عقل کے پتلے
دانشمندی کے بانی مبانی تھے اونکے رد مین اونہین کے قواعد وضوابط کے بنیاد پر
کیسا کیسا جواب معقول دیا ہی اس سے زیادہ کیا دلیل انکے کمال علم وعقل پر ہوگی انکے بعد

جو تیرے اونکا علم ان سے بھی زیادہ تھا اس زمانہ آخر مین شوکانی جسنے تفسیر سنی مکمل فتح
سنت اصول فقہ کو اسطرح ہر خس خاشاک رای و قیاس وچک قیل و قال زید عمرو سے
پاک کیا کہ انسے پہلے کسی سے ایسا نکیا تھا یہ کام انسے اسلیے ہوا کہ انکا علم غالبا شامل علوم
جمیع من تقدم تھا اوسپر خدا نے قلب سلیم و عقل قویم و فہم مستقیم علیحدہ عطا فرمایا
اس نعمت کا انکار کرنا کفران نعمت خدا ہی حدیث مین آیا ہی ان لربکم فی ایام دھرکم
نفحات الا فتعرضوا لھا او کما قال اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ہر زمانے مین ایک مجدد
دین بھیجتا ہی لوگون کو اوسکی بات ماننا اون نفحات سنیہ روائح سنیہ کا جو اوسکے قدمیسے
از اتدن دنیا مین پھیلتے ہین حاصل کرنا ایک بڑی سعادتمندی ہی بلکہ اس حدیث مین یہ حکم
ہی کہ اون نفحات سے تعرض کرو تو بہی حرمان اوس قوم کا جسنے قدر اس نعمت کی نہ پہچانی
پہچانی تعرض سے اعتراض کیا اس اعتراض کرنے کو سرمایہ اپنی بدبختی کا ٹھرایا و اذا اراد اللہ

بقوم سوء فلا مرد لہ وما لہ من دونہ من وال

بیان دوسرا واسطے شرائط اجتہاد کے

توضیح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو علم کتاب کو مع اوسکے معانی کے لغۃ و
شرعا اوسکے اقسام کو جانتا ہو حاوی ہو علم سنت کو مع متن و سند کے حاوی ہو وجوہ قیاس کو
تلویح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ تین قسم کے علم کا جامع ہو پہلے کتاب مراد کتاب سے
اوسقدر ہی جو معرفت احکام سے متعلق ہو تب معتبر یہی علم ساتھ مواقع احکام کے ہی کہ وقت
طلب حکم کے اوسطرف رجوع کر سکتا ہو نہ یہ کہ وہ مواقع حفظ ہون نوک زبان پر دوسرے سنت
ہی اوسقدر کہ متعلق احکام ہی اوسکے متن کو پہچانتا ہو متن نفس حدیث کو کہتے ہین سند کو بھی
پہچانتا ہو تیسرے وجوہ قیاس کو مع شرائط و اقسام کے جانتا ہو اس جگہہ اجماع کا ذکر کرنا بھی
اولی ہی اسلیے کہ معرفت اجماع و مواقع اجماع کے ضرور ہی تاکہ اوسکے اجتہاد مین مخالفت اجماع
کی نہو علم کلام و علم فقہ کا جاننا شرط نہین ہی یہ شرائط حق مین مجتہد مطلق کے ہین جو سب احکام

مین فتوی دیتا ہی جو مجتہد ایک حکم مین ہی نہ دوسرے حکم مین اوسپر جاننا اوسیقدر کا لازم
ہی جو متعلق اوس حکم سے ہی نور الانوار مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو سواسطے
علم کتاب کو لغت و شرع کی راہ سے اور اوسکے وجوہ جو جاننے گئے ہین جیسے خاص و عام و امر و نہی
و سائر اقسام اونکو جانتا ہو لیکن علم ساری کتاب کا شرط نہین بلکہ اوسی قدر کا جسکو تعلق ہی
احکام سے اور یہ احکام اوس سے نکل سکتے ہین اسکا اندازہ پانسو آیت ہین جو جاننے تفسیرات
احمدیہ مین تالیف جمع کئے ہین حاوی ہو علم سنت کو مع اوسکے اقسام کے یہ بھی اوسیقدر
جس سے تعلق ہی احکام کا یعنی تین ہزار حدیث نہ سارے احادیث عارف ہو وجوہ قیاس کا
مع اوسکے طرق و شرائط مذکورہ کے ماتن نے ذکر اجماع کا نہین کیا باقتدار سلف اور تیر
اسلیے کہ فائدہ اختلاف بار ستنباط کا اوس سے متعلق نہین ہی حاجت طرف اجماع کے اسلیے
ہی کہ مسائل اجماعیہ کا علم ہوگا تو اوسمین خود اجتہاد نکریگا بخلاف کتاب و سنت کے کہ ہر مجتہد
کی تاویل علحدہ ہی مشترک و مجمل اور اسکے امثال مین بخلاف قیاس کے کہ وہ مین اجتہاد ہی
اوسی پہ مدار فقہ کا ہی انتہی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین ہی شرط مجتہد کی جبکہ وہ مجتہد
مطلق ہو بعد صحت ایمان کے گو یہ صحت بادلۂ اجمالیہ کیون نہو جانتا ہی کتاب کا لیکن نہ ساری
کتاب کا بلکہ اوسی قدر کا جسقدر متعلق ہی احکام سے اسی طرف اشارہ کیا ہی اس قول سے کہ
وہ یعنی علم کتاب بقدر پانسو آیہ کے ہی پھر جانتا ہی سنت کے متن کا لیکن جاننا سارے سنن کا
شرط نہین ہی بلکہ اوسقدر کا جسپر مدار اکثر احکام کا ہی کہا ہی ایسے سنن جنپر مدار احکام کا ہی
پانسو حدیث ہین سند بھی جانتا ہو کہ بطریق تواتر نقل کے ایسا شان ہے کیونکہ مواقع اجماع کو بھی پہچانتا ہو تاکہ و افر
رکھتا ہو علم اصول سے اسلیے کہ اگرچہ یہ علم یعنی اصول فقہ حادث ہی لیکن مدرک اوسکا لغی ہی ضرور ہی کہ صرف نحو لغت کو بھی
جانتا ہو لیکن اوسقدر جسکے سبب سے قادر ہو معرفت معانی کتاب و سنت پر نہ یہ کہ ان علوم کو مثل اصمعی و خلیل و
سیبویہ کے جانتا ہو منتہی الاصول مین لکھا ہی کہ شرط اجتہاد مطلق کی بعد صحت ایمان کے
گو بادلۂ اجمالیہ ہو نہ تدقیقات تفصیلیہ سے جسکے لیے صنعت علم کلام بنائی گئی ہی پہچاننا

اوس چیز کا ہی جسکو تعلق ہی احکام سے کتاب و سنت مین مع اوسکے مراتب ظہور و خفا
و سائر احوال کے جسکو دخل ہی استدلال مین اسطرحپر کہ نزدیک غلبہ ظن کے رجوع کر سکے
اون دونو کی طرف یعنی قرآن و حدیث کی طرف کہا ہی قرآن کی پانسو آیتین کافی ہین اسی طرف
غزالی وغیرہ گئے ہین تقریر مین گویا انھون نے مقاتل بن سلیمان کو دیکھا کہ سب سے پہلے اوسنے
آیات احکام مین تصنیف کی ہی فقط پانسو آیت کا ذکر کیا ہی حالانکہ یہ مدفوع ہی اسطرح پر
کہ مراد آیات ظاہرہ مین نہ حصر سنت سے پانسو حدیث یا تین ہزار حدیث جاننا ہو امام احمد
سے کہا تین لاکھ حدیث جانتا ہو کسی سے کہا پانچ لاکھ یہ محمول ہی احتیاط و تغلیظ پر فتیا مین
بیان حد کمال پر فقہ مین تا لا بد منہ اوسیقدر ہی جسپر مدار علم ہی سو دو بارہ سو حدیث ہین
سارے نصوص کا جاننا تمہ قلب سے یاد رکھنا شرط نہین جسطرح غزالی وغیرہ نے اسپر کلام
کیا ہی اگر سارے سنن کا جاننا شرط ہو تو باب اجتہاد مسدود ہو جاوے اسلیے کہ احاطہ
سارے سنن کا متعذر ہی عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ نے بہت ایسے مسائل مین اجتہاد کیا ہے
جنمین سنت وارده کو اوس باب مین یاد نرکھتے تھے یہانتک کہ جب وہ سنت اونکے نزدیک
روایت کی گئی تو اوس حدیث کی طرف اونھون نے رجوع کیا سارے کتاب کے جاننے کا یہ
حال ہی کہ اقرب یہ ہی کہ مشترط ہو اسلیے کہ تمیز آیات احکام کا غیر احکام سے موقوف ہی
معرفت جمیع کتاب اللہ پر بالضرورة غیر کی تقلید کا اوسمین مساغ نہین کیونکہ قرائح و افہام
مختلف ہین کبھی ایک شخص پر وجوہ استنباط منفتح ہوتے ہین جو اوسکے غیر کو میسر نہین ہین
حفظ کا یہ حال ہی کہ قرآن جسقدر مختص باحکام ہی اوسکا حفظ واجب ہی جماعت سے اہل علم
سے جنمین ایک شافعی بھی ہین وجوب حفظ قرآن منقول ہی اسلیے کہ حافظ کو ضبط معانی
کا ناظر سے زیادہ ہی تقریر مین اس سے اولویت حفظ تمام قرآن کی معلوم ہوتی ہی تتمہ معرفت
سنت سے ہی ہونا علم کا ساتھہ احوال سنت کے تحریر مین اجتہاد کے لیے علم ناسخ و منسوخ
بھی شرط کیا ہی تاکہ اجتہاد بر خلاف ناسخ موافق منسوخ کے تقریر مین واقع نہو اس

صورت مین معرفت مواقع اجماع کے شرط ٹھہری تاکہ خرق اجماع نہو اسکے معنی شرالی نے
یون بیان کیے ہین کہ یہ بات جان لے کہ اجتہاد اوسکا موافق کسی مذہب کے ہی یا اقوال
ہی جسمین اہل آثار نے خوض کیا ہی حفظ جمیع مواقع اجماع و خلافت کا واجب ہی اسکی
یہ پیچ کتابین ہین فقہا حنفیہ کی جنمین شروط اجتہاد مطلق مطابق بیان مذکور لکھے ہین انکے
سوا اور بہت کتابون مین اسیطرح یا قریب اسکے ذکر کیا ہی جب ان شرائط کو امام حنفیہ
مین تلاش کیا جاتا ہی تو پوری پوری پائی نہین جاتی نہ انمین نہ انکے شاگردون مین چنانچہ
بیان اس عدم وجدان کا زیر عبارت ملا نحل گذر گیا فوقیت امام صاحب کا فقہ مین یہ حال
ہی کہ نور الانوار سے معلوم ہوا کہ قیاس عین اجتہاد ہی اوسی پر مدار فقہ ہی آپس امام صاحب
اہل رای ٹھہرے فقہ امام رای کا ہوا تلویح سے ثابت ہوا کہ مجتہد کو جاننا علم کلام و علم فقہ
کا شروط نہین ہی پس غیر فقیہ جو عالم کتاب و سنت ہی وہ بھی انکے نزدیک مجتہد ہوتا ہے
شرح مسلم سے معلوم ہوا کہ پانسو آیت یا ...و سو حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سو اسقدر علم
احادیث کا امام صاحب کو ہونا کسی کتاب حنفیہ سے صراحۃً پایا نہین جاتا اسی شرح مین بہرہ مند
ہونا مجتہد کا علم اصول سے بھی لکھا ہی سو یہ شرط تو گویا بالکل امام صاحب مین مفقود تھی
اسلیے کہ اول مدون اس علم کے امام شافعی ہین وہ اوس دن پیدا ہوے جسدن امام صاحب
کا انتقال ہوا اونکے وقت مین یہ علم مدون نہ تھا مختصر مین امام احمد سے تین لاکھ یا پانچ لاکھ
حدیث کا جاننا واسطے مجتہد کے نقل کیا ہی اس شرط کی بابت ہم حلف کرتے ہین کہ امام صاحب
مین یہ شرط موجود نتھی امام احمد و اصحاب صحاح ستہ مین یہ شرط علی وجہ الکمال حاصل تھی اگر
حافظ ہونا امام صاحب کا سارے قرآن کو ثابت ہو تو وجود ایک شرط سے کوئی مجتہد نہین ہوتا
ہر شہر مین سیکڑون حافظ قرآن موجود ہین وہ سب مجتہد مطلق ٹھہرینگے حالانکہ اجتہاد نزدیک
حنفیہ کے بعد ائمہ اربعہ ختم ہو چکا ہی ہزارون بچے ن بیبیون جولاہون کو قرآن شریف
ظہر قلب سے یاد ہوتا ہی اگر قرآن کے ساتھ جاننا اوسکے اقسام کا معتبر ہی تو ان اقسام پر

اوس تفصیل سے جو کتب اصول فقہ حنفیہ مین لکھی گئی ہی ہرگز امام صاحب کو اطلاع نہ تھی اگر
تھی تو اوسکو بسند متصل ثابت کرو اسی طرح حفظ جمیع مواقع اجماع و خلاف کا بھی اوسکے
حق مین ثابت نہین ہوتا امام شافعی نے فرمایا ہی محمد بن حسن نے مجھسے کہا کون زیادہ اعلم ہی
یعنی بڑا عالم ہمارے صاحب یا تمھارے صاحب یعنی ابو حنیفہ کو زیادہ علم ہی یا امام مالک کو
مینے کہا انصاف سے گفتگو کروگے کہا ہان مین نے کہا تمکو قسم ہی خدا کی تعین کہو کہ کون اعلم تھا
ساتھہ قرآن کے تمھارے صاحب یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکو مینے کہا تعین قسم ہی خدا کی
کون زیادہ عالم ہی ساتھہ سنت کے تمھارے صاحب یا ہمارے صاحب کہا اللھم صاحبکم
مینے کہا قسم ہی تعین اسکی کون اعلم ہی ساتھہ اقاویل متقدمین صحابہ کے تمھارے صاحب
یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم پھر امام شافعی نے کہا اب کچھ باقی نرہا مگر
قیاس ہے سو قیاس نہین ہوتا مگر ایک چیز پر ان تین چیزون سے پھر کس چیز پر تم قیاس کروگے
انتہی یہ حکایت چند کتب تاریخ و طبقات مین اسی طرح لکھی ہے اس سے صاف ظاہر ہی کہ امام
مالک امام صاحب سے علم قرآن و اخبار و آثار مین زیادہ تھے اسمین بھی شک نہین کہ علم امام
شافعی کا امام مالک سے علم امام احمد کا امام شافعی سے زیادہ تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قلت
علم امام صاحب کی ساتھہ کتاب و سنت و اقوال صحابہ کی خود امام صاحب کے وقت مین بھی
اونکے تلامذہ وغیرہم کو ثابت تھی اسلیے امام شافعی نے علم اونکا قیاس مین منحصر کیا یہ کہا الناس
عیال من ابی حنیفہ فی الفقہ یعنی ساتھ قیاس مین گویا قیاس و رای مین وہ سب کے مربی تھے
سو قیاس کی حقیقت اوسکا مرتبہ نسبت بعلم کتاب و سنت معلوم ہوچکا معہذا بدل مقلدین
کا ساتھہ اہل سنت و اصحاب قرآن کے جنکو سارا قرآن نوک زبان پر تھا لاکھون یا ہزارون
یا سیکڑون حدیث اونکو از بر تھین خصوصا متاخرین محدثین جو علم لغت و ادب و اصول فقہ
مین فرد زمانہ تھے عجب انصاف ہی ہم قسم کھاکر کہہ سکتے ہین کہ علم شیخ الاسلام ابن تیمیہ
حرانی حافظ ابن القیم جوزی حافظ ابن عبد الہادی مقدسی علم مجتہدین قطر مین کا امام تھا

بلکہ باقی فقہاء مجتہدین سے ہزار مرتبہ زیادہ تھا پھر اونکے اجتہاد کا ماننا اونکی روایت کا
قبول نکرنا یہ کیا داد و سداد ہی آج ملک میں جن مجتہدین کا ذکر ہی اون سبکو علم ائمہ مذکورین
سے بہت زیادہ تھا تقوی و طہارت میں بھی کچھ کم نتھے بلکہ مجرد کثرت عبادت پر کثرت علم کو
شرف و فضل ہی یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہو چکی ہی امام صاحب ہوں یا اور کوئی
صاحب اونکے زہد و عبادت و کثرت نماز و روزے کو کچھہ دخل وجوب اطاعت و لزوم
تقلید میں نہیں ہی تنہا عبادت موجب مزید قوت اجتہاد ہوتی ہی اجتہاد کے لیے باقی
فقہاء حنفیہ وغیرہ وجود شرائط اجتہاد کا ضرور ہی نہ عبادت و زہد پھر جس شخص میں یہ شرائط
زیادہ ہوں گے تعیین کہو کہ وہ عالم زیادہ لائق قبول واقفہ اسکے ہوگا یا وہ شخص جس میں یہ شرائط
موجود نہوں یا ہوں مگر ساتھہ نقصان کے اسکا جواب تو گذر چکا کہ تابعیت و تبع تابعیت کو بھی
کچھہ دخل وجوب تقلید میں نہیں ہی اگر ہی تو تابعین و تبع تابعین میں صدہا مجتہدین گذرے
ہیں اونھوں نے کیا قصور کیا ہی کہ اونکی تقلید منظور خاطر عاطر مقلدین نہیں ہی صرف ایک
تابعی یا تبع تابعی کی تقلید پر قصر حصر ہی جو لوگ نافی تقلید شوم مثبت اتباع مرحوم ہیں وہ کچھہ اکیلا
تنہا امام صاحب ہی کے تقلید کا تعیین کرتے ہیں بلکہ سارے جہان کے علماء و فقہاء کی تقلید کو
شرک فی الرسالہ حرام فی الدین جانتے ہیں جبکہ یہ تقلید اونکو اتباع قرآن و حدیث سے دور ڈالے
باطل کو حق سمجھا وے جو قول کسی مجتہد مطلق یا مجتہد فی المذہب یا مجتہد فی المسئلہ یا کسی عالم
امت کا موافق کتاب و سنت ہی وہ سب کے نزدیک مقبول ہی اسی وجہ سے جماعہ متبعین
بھی اپنی کتابوں میں علماء امت و مجتہدین ملت سے نقل کرتی ہیں خواہ وہ قول امام اعظم رضی اللہ
عنہ کا ہو یا کسی اور امام یا عالم کا اہل سنت کو کسی عالم سے کچھہ خصوصیت نہیں ہی نہ کسی سے
ایسا اعتقاد ہی کہ اوسکی بات کو خدا و رسول کی بات پر غالب و مقدم کیا جاوے جو کوئی اگلا
پچھلا موافق کتاب و سنت ہی اوس سے انکو دلی محبت ہی یعنی خدا کے واسطے جو کوئی مخالف
خدا و رسول ہی اوس سے اونکو دلی ناخوشی ہی یعنی اللہ کے لیے الحب للہ والبغض للہ انکا

اربعہ مین ہمکو کسی ایک امام سے بھی کچھ بغض نہین سبکی خدمت مین نیاز دلی حاصل ہی ہان
اتنی بات ہی کہ ہم اونکو معصوم نہین جانتے المجتہد یخطی و یصیب کے قائل ہین اس جملے کو
حنفیہ نے بھی اپنے اصول مین لکھا اور قبول کیا ہی لکن افسوس یہ ہی کہ بفحواے یقولون ما لا
یفعلون ہونے سے تو کہتے ہین کہ مجتہد سے خطا ہوتی ہی لکن جب کوئی اوس خطا کو انھین بتاتا
تو نہین مانتے تو جب کوئی بات اونکی خطا نہ ٹھہری بلکہ اونکی خطا کو حق سمجھا تو ضرور ہی کہ جو قول
مقابل اس صواب کے ہوگا آیت قرآن ہو یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی خطا
ہوا یہ لزوم ایسا ہی جس سے اگر آسمان پھٹ پڑے زمین دھس جاوے تو کچھ عجب نہین اگلے
حنفی تو کچھ لحاظ بھی رکھتے تھے گو اپنی تائید کے لیے روایات کشی کرتے تھے آج کل کے مقلدون
نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ گالی گلوچ کرتے ہین اسیکو اسلام سمجھا ہی جیل کرتے ہین اسی کو عین ایمان
ٹھہرایا ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ اب جماعۂ موحدین متبعین پر مسائل کا افترا بھی ہونے لگا جسکی خبر
اونکے فرشتون کو بھی نہین الحمد للہ الذی جعلنا محسودین ولم یجعلنا حاسدین
پھر ہیچ کتاب مذکور سے یہ بھی سمجھ مین آتا ہی کہ جب شرائط اجتہاد کے یہی ٹھہرے جو ذکر کیے
گئے ہین تو اجتہاد کچھ بڑی مشکل بات نہوئی اسلیے کہ اسقدر علم دین کا بعد ائمۂ اربعہ کے بہت
علماء امت فضلاء ملت کو حاصل تھا اسکی تصدیق کے لیے کتب طبقات اہل علم کافی ہین قطع نظر
اون طبقات کے جو علماء اہل سنت نے لکھے ہین متعدد دعوی ختم اجتہاد کا کرنا محض تہافت ہی
حنفیہ کے نزدیک مدت سے اجتہاد مطلق اونکے مذہب مین پایا نہین گیا اس سے صاف
بے علمی مولویان وملایان اس مذہب کے ثابت ہی سچ بھی یہی ہی کیونکہ یہ سب مدعی تقلید
امام کے ہین مقلد ہرسے سے داخل زمرۂ علما نہین جب عالم نہ ٹھہرے تو پھر مجتہد کسطرح ہونگے
بخلاف مذاہب ائمۂ ثلثہ کے کہ اونکے یہان ہمیشہ مجتہد مستقل ہوتے رہے مالکیہ مین بھی بڑے
بڑے مجتہد تھے جیسے ابن عبد البر ابن خلدون ابن العربی وغیرہم شافعیہ مین بھی جمع مجتہد ہوے
حنابلہ مین بھی مجتہد ہوے جنکا ذکر تمام بنام کتاب بدر طالع وغیرہ مین لکھا ہی حنفیہ مین کوئی

مجتہد مطلق نہوا بجت قدم بڑہایا تو مجتہد منتسب یا مجتہد فی المذہب ہوئے وہ بھی تہمی
بصر نہ اوس کثرت سے جو دوسرے مذاہب مین پائی گئی انصاف طاعت سے بڑہا ہوا ہے
مگر جب کسی کو نصیب ہو اعدلوا ہو اقرب للتقوی ان اللہ یامرکم بالعدل ام ایک
افترا اہل حدیث پر یہ بھی کیا گیا ہی کہ یہ لوگ امام صاحب کی تقلید تو نہین کرتے مگر شیخ الاسلام
ابن تیمیہ یا ابن القیم یا شوکانی یا انکے امثال کے قول کو وحی آسمانی سمجھتے ہین اسکا جواب
بجز لعنة اللہ علی الکاذبین والظالمین اور کیا ہو سکتا ہی کوئی کہتا ہی یہ گروہ المذہب
مقلد ہی محمد بن عبد الوہاب نجدی کا یہ بھی محض بہتان ہی جواب اسکا ترجمان وہابیہ مین مفصل لکھا گیا ہی
شوکانی ہون یا اور کوئی سب کے ساتھ اہل اتباع کو معاملہ خذ ما صفا ودع ما کدر کا ہی ان
لوگون کے ذریعے سے سنن نبویہ پر اطلاع حاصل ہوئی وجوہ دفع تعارض اسباب جرح وتعدیل
طرق جمع بین الروایات سبیل توفیق وتطبیق معلوم ہوئی یہ کچھ اونکی تقلید نہین ہی نہ اونکے
قول کی اطاعت ہی اسلیے کہ علم حدیث کے لیے جاننا احوال سند اقسام متن کا ضرور ہے
وہ بدون معلوم کرانے ائمہ اس علم کے کسیکو حاصل نہین ہو سکتا اسکو خود شارح مسلم الثبوت
مین معتبر رکہا ہی عبارت اوسکی یہ ہی والسنة متماثل التی یدور علیہا العلم العد و
ماشاء وسند ولو بالنقل عن ائمة ہذا الشان انتہی یہ لوگ جیسے شوکانی وغیرہ اہل علم
ناقل ہین ائمہ اس شان کے تھے انسے اوس نقل کو نقل کیا تو کیا برائی ہوئی کسطرح اونکی تقلید
لازم آئی ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست ہان جس جگہہ ان صاحبون نے اپنے اجتہاد
سے کوئی بات کہی ہو تو اوس جگہہ وہی قاعدہ مقرر ہے کہ اگر اجتہاد موافق دلائل
صحیحہ ہے تو اوسکا قبول کرنا عین اتباع دلیل ہی اگر خلاف اوسکے ہی
تو غیر مقبول ہی اسمین سب چھوٹے بڑے برابر ہین ابن تیمیہ ہون یا اور کوئی ابن تیمیہ قائل
ہین فناء نار کے اسی طرح ابن القیم بھی بعض صحابہ وتابعین کا بھی یہی مسلک تھا مگر یہ قول اونکا
خلاف ظاہر نص کتاب وسنت معلوم ہوتا ہی اسلیے ہم اوسکے قائل نہین شوکانی نے

مسئلۂ سفر للزیارۃ مین سکوت کیا وہ بھی سفر خاص مدینے کے باب مین نہ عموماً ہمارے نزدیک
کوئی دلیل صحیح واسطے وجوب اس سفر خاص کے حسب دعوی اہل بدعت موجود نہین سب
اسی طرح بہت جگہ خلاف انکا انکے معاصرین وغیرہ کا کیا گیا ہی مگر جسکی آنکھین پھوٹ جاوین
تو اوسکا کیا علاج و علی ابصارهم غشاوة ہم سو سو طرح تماشے کرتے ہین تقلید حنابلہ نجدیہ
یمنیہ سے لکن منافقین کو یقین نہین آتا وفی اذانهم وقرا مسلمان کی یہ شان نہین کہ جھوٹ
بولے خصوصاً مادۂ دین مین پھر ہمکو کس کا ڈر پڑا ہی کہ ہم تقیہ کرین شوکانی وغیرہ کے مقلد بنکر اور
دروغ انکی تقلید سے انکار کرین ہمکو اگر تقلید کرنا لازم ہو تو بلا شبہ ہمارے نزدیک تقلید شوکانی و
ابن تیمیہ انکے امثال کی بہتر ہی تقلید ائمۂ فقہا وسے اسلیے کہ انکو اعلی درجے کا علم قرآن و
سنت مین تھا یہ تاہر تھے غالب علم وعمل سے ہم اگر تقلید شوکانی وحرانی کرتے تو صاف کہتے
کہ ہان ہم اونکے مقلد ہین جسطرح حنفیہ کو دعوی تقلید امام صاحب کا ہی سو اسی طرح کی یہ
ہماری تقلید بھی ہوتی لکن جبکہ ہم ابن تیمیہ وشوکانی کو فقط بڑا عالم مجتہد جانتے ہین مخطی ومصیب
مانتے ہین تو کسطرح اونکی رای کو واجب الاطاعۃ کہین گے ہم اونکی تقلید کیون کرنے لگے کیا
ہمارے پاس قرآن شریف نہین ہی قرآن کی تفسیرین نہین ہین یا دنیا مین صحیح بخاری وصحیح مسلم
وسنن اربعہ وغیرہ موجود نہین ہین فتح الباری نووی وغیرہ شروح میسر نہین ہین تاج العروس
صحاح جوہری قاموس مصباح وغیرہ کتب لغت کہین کھو گئے ہین جو انکو چھوڑ کر تیری میری بات پہ
چلین روایت کا قبول کرنا تقلید نہین شوکانی وابن تیمیہ پہ کیا فتح وشکست ہی ہم سب محدثین
ثقات کی روایت کو قبول کرتے ہین ہمارے پاس ہمارے آلات اجتہاد علی وجہ الکمال
حاضر ہین مگر کیا کرین ہمکو مزاولت کتاب وسنت نے نئے نئے اجتہاد وتجدید سے بے نیاز
کر رکھا ہی ولله الحمد ایسا اجتہاد ایسی تجدید جس سے کتاب وسنت رد ہو رای وقیاس معتبر
ٹھہرے اوسی قوم کو مبارک ہو جس قوم نے اپنے جہل قدیم وعتیق کا اعتراف واقرار کرکے
ختم اجتہاد مطلق کا اپنے مذہب مین دعوی کیا ہی معہذا ہمپر تقلید شخصی کی تہمت لگانا محض کذب

معتقدین کا ہی اغوای عوام کے لیے ورنہ یہان بمقابلۂ اولہ کتاب وسنت سب کے لیے تکیے
کا بجاؤ ہی سبحان اللہ دیکھا کید وافترا وبہتان تو متعلمہ کرین موسو طرحکے جھوٹے طوفان باندہیں

مگر بدنام کرنے کے لیے اولے الزام اہل اتباع کو دین

میخورد باد دیگران ستانہ برما بگذرد   در فرنگ این ظلم واین بیداد حاشا بگذرد

جواز اجتہاد حدیث سے ثابت بھی ہو تو اوسکا محل بعد قرآن وحدیث کے ہی جنھون نے پہلے
یا پیچھے اجتہاد کیا تھا اسلیے کیا کہ اوس مسئلے مین اونکو کوئی آیت یا حدیث مستحضر نہوئی پھر جب
کسی کو اونمین سے اوسوقت یا دوسرے وقت دلیل پر اطلاع ہوئی حجت مل گئی توفی الفور اوس سے
رجوع کیا سلف مجتہدین کا یہی طریقہ تھا جب سے احادیث مدون ہوگئے ہین ہر طرح کی جانچ
پرتال چہان بین ہوچکی ہی چندان حاجت اجتہاد کی باقی نہین رہی ہی اگر رہی بھی ہو تو شاذ
نادر مسائل مین جنکا وقوع بھی نادر وکیاب ہی اب کیا ضرورت ہی جو ہر شوریدہ سر دعوی اجتہاد
کرے خصوصاً کوئی ایسا جاہل غبی جو تعصب و بغض وحسد وبطر حق وجہل وبدعت کا پتلا ہو نہ
آداب مناظرہ سے واقف نہ سلیقۂ استدلال سے آگاہ نہ قائل جواب باصواب نہ قابل دلیل
سنت وکتاب جدل اوسکا پیشہ ہو سب وشتم اوسکا اندیشہ سچ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نہ گمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر وہ تھے مگر دی گئی جدل پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۂ شریفہ پڑھی ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون اس
حدیث کو احمد وترمذی وابن ماجہ نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی دیکھو یہ حدیث کیسے
موافق حال اہل رای وقیاس واصحاب ہوا ہی گویا حضرت کا معجزہ ہی رہی یہ بات کہ تقلید
امام صاحب کی اسلیے ہی کہ وہ مجتہد عدل تھے تو جواب اسکا یہ ہی کہ انکے سوا جتنے مجتہد ہوئے
ہین وہ سب بھی متصف بعدالت تھے اونمین بھی کوئی متہم بفسق نہ تھا امام صاحب مین حصر
عدالت کی کیا دلیل ہی خصوصاً جبکہ نزدیک حنفیہ کے اجتہاد کے لیے عدالت شرط بھی نہو گو
اشتراط اوسکا نزدیک بعض حنفیہ کے جیسے صاحب مختصر الحصول بعید نہین ہی فواتح الرحموت

مین لکھا ہی واما العدالۃ فشرط قبول الفتوی فان الفاسق واجب التوقف فی اخبارہ بالنص ولیس شرطا فی نفس تحقق الاجتہاد انتہی آپ سے معلوم ہوا کہ فاسق بھی مجتہد ہو سکتا ہی مگر اب تو عدالت قبول فتوے کے لیے بھی شرط معلوم نہین ہوتی اسلیے کہ ہم دیکھتے ہین سیکڑون افراد مقلدین وکلاء عدالت فتوے دینے لگے ایک ایک چھوٹے موٹے مسئلے مین پچاس پچاس مہرین ثبت ہونے لگین کیا یہ سب صاحب لوگ متقی عدل ہین یا جو مفتی اپنے رسائل مین سب وشتم تعمم کرتے ہین یا غیبت وازالہ عرض اہل اسلام مین کوشش فرماتے ہین یہ بھی عادل ہین حدیث شریف مین تو یہ آیا ہی سباب المسلم فسق غیبت بنص شارع زنا سے بدتر ہی مسلمان کے عرض ومال وجان کا ایک ہی حکم ہی اس بنیاد پر گویا اب فتوی واجتہاد کے لیے عدالت شرط نہ ٹھہری فسق مانع ان امور کا نہوا یارون کی خوب بن آئی الحمد للہ اہل سنت بن ائمہ سلف سے نقل دین کرتے ہین یا نہین انشاء اللہ تعالی ایک بھی ایسا فاسق مفتی یا مجتہد فاسق نہین ہی جیسے آج کل کے لوگ ہین نہ ایسا کوئی جاہل ہے جیسے یہ اصحاب مواہیر ہین پرستہ نہ لکھے نام ملا فاضل **ف** ابن خلدون نے نقل کیا ہی کہ ابو حنیفہ رح نے سترہ حدیث یا مثل اسکے روایت کی ہین یہ قلت روایت بوجہ مطاعن وعلل طرق ہی خصوصا جبکہ اکثر کے نزدیک جرح مقدم ہی اسلیے انکا اجتہاد مؤدی طرف قلت روایت کے ہوا حالانکہ اہل حجاز نسبت اہل عراق کثیر الروایۃ ہین طحاوی نے مسند لکھا لکن وہ برابر صحیحین کے نہین ہی انتہی جواب قلت روایت کا اوپر گذرا عراقی نے کہا جسکے نزدیک مجرد رویت صحابی کافی ہی اوسکے نزدیک ابو حنیفہ تابعی ہین انہون نے انس بن مالک کو دیکھا تھا جسکے نزدیک معتبر نہین اوسکے نزدیک تبع تابعین ہین ابن حجر عسقلانی نے کہا کسی نے ایک جزو انکی روایت کا صحابہ سے جمع کیا ہی لکن اسناد اوسکے خالی ضعف سے نہین ہی سخاوی نے کہا کسی صحابی سے انکو روایت نہین ابن حجر مکی نے کہا انہون نے آٹھ صحابہ کو پایا کردری نے کہا محدثین منکر ہین کہ کسی صحابی سے انکی ملاقات

ہو سکے نہین ہے مگر اُسکے یار ملاقات ثابت کرتے ہین اُنکے مسندات کو جمع کیا ہی اور بیس
پچاس محدثین ہین جنکی روایت صحابہ سے بتلاتے ہین یعنی مگر ثابت نہین بستان المحدثین مین
لکھا ہی مسند امام اعظم کو محمد خوارزمی نے جمع کیا سنہ ۶۶۵ھ مین اوسکو رواج دیا یہ مسند حقیقت
اوسکا نہین ہی یہی حال مسند شافعی کا ہی کہ کتاب اُلام و مبسوط مین جو احادیث مرفوعہ مرویہ
شافعی ہین اونکو محمد اصم نے ربیع بن سلیمان سے سنکر جمع کیا ہی البتہ مسند امام احمد تالیف امام احمد ہی حافظ
ابن کثیر نے باعث حثیث مین لکھا ہی التابعي من صحب الصحابي وفي كلام الحاكم ما
يقتضي اطلاق التابعي على من لقي الصحابي وروى عنه وان لم يصحبه قلت
لم يكتفوا بمجرد رؤية الصحابي كما اكتفوا في اطلاق اسم الصحابي على من رآه صلعم
والفرق عظمة شرف رؤيته طیبی نے خلاصہ مین لکھا ہی التابعي هو كل مسلم صحب
صحابيا نخبۃ الفکر مین ہی هو من لقي اي الصحابي مع الرواية انتہی اصول حدیث سے
ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہی کہ تابعی وہی ہی جسنے صحبت صحابی کی پائی مجرد رویت
صحابی کے واسطے تابعیت کی کافی نہین یہ رتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہی کہ اون کا
دیکھنا ہمراہ اسلام کے دیکھنے والے کو صحابی بنا دیتا ہی صحابہ اس خصوصیت مین شریک نہین
ہو سکتے ورنہ تابع کے دیکھنے سے بھی ہر کوئی تبع تابع بن سکتا ہی آنفاسات مین لکھا ہی مجتہد
مطلق وہ ہی جو احکام متعلقہ قرآن و حدیث کو زبان عرب کو اقوال صحابہ و من بعدہم کو قیاس کو
جانتا ہو اجماع اختلافات کو پہچانتا ہو پھر مجتہد دو طرح کے ہوتے ہین ایک مستقل جو سائر مجتہدین
سے تین امر مین ممتاز ہو کما تری دلك والثاني ظاهر ایک یہ کہ اصول و قواعد مین
متصرف ہو جس سے فقہ نکل سکے دوسرے جامع احادیث و آثار ہو بعض کو بعض پر ترجیح
دے سکے و دقائق علم شافعی کا اسی طرح پر ہی تیسرے تفریع کر سکتا ہو جہان سامنے سے
جواب نہین دیا چوتھی خصلت یہ ہی کہ آسمان سے اوسکی قبولیت اوترے مفسرین محدثین
اصولیین اوسکے علم کو قبول کرین دوسرے مجتہد منتسب یہ وہ مجتہد ہی جس مین

پہلی خصلت مسلم ہو جو بجای دوسری خصلت کے ہو سکی تیسرے مجتہد فی المذہب
جسمین پہلی دوسری خصلت تسلیم کی گئی ہو منہاج تعاریج پر جاری ہوا انتہی آج کل تو بہت عمل کی
یہانتک پہونچی ہی کہ جو کوئی کتب طبقات وتاریخ وغیرہ سے کلام اہل علم کو دربارۂ امام
اعظم نقل کرتا ہی قلت روایت حدیث یا عدم تابعیت کا ذکر زبان پر لاتا ہی اوسکو تخفیف
امام خیال کرتے ہین یہ نیا استخفاف دیکھا سنا گیا جرح وتعدیل کا گویا دروازہ بند ہوا شیخ
جیلی نے غنیہ مین حنفیہ کو مرجئہ لکھا ہی منسوب طرف ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے کیا بعض یارون
نے کہا کہ یہ کتاب ہی اونکی نہین ہی اگر آج یہ فقرہ اوس کتاب مین نہوتا کوئی انکار نکرتا یہ
انکار جب مفید ہو کہ سب نے یہی کہا ہو فقہ اکبر کا انکار بھی بعض نے کیا ہی مگر ملا علی قاری نے اوسکو
امام صاحب کی تالیف سمجھکر شرح لکھی اچھا مانا یہ کتاب شیخ جیلی رح کی نہین ہی تو پھر کسکی ہی
یہ دلیل کہ اوسمین اثبات جہت فوق ہی اشعریہ کو معتزلہ کہا ہی کچھ بھی نہین شیخ جیلی حنبلی
المذہب تھے سارے حنابلہ اثبات علو وفوق کرتے ہین ابوالحسن اشعری شاگرد جبائی
معتزلی کے تھے بعض عقائد مین اشعریہ مطابق معتزلہ ہون تو کیا قباحت لازم آتی ہی کشف الظنون
مین غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی وفات سنہ ۵۶۱ھ مین بتائی ہی پھر تفہیم ۲۰ مین محدث دہلوی
نے جواب ارجاء بتوجیہ مناسب دیا ہی مگر انکار کتاب کا نہین کیا اسی طرح قرۃ العینین مین
غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی ازالۃ الخفا مین غنیہ سے کئی جگہ نقل کیا ہی عنوان تفہیم مذکور
یہ ہی اما بعد فقد سألني عن قول امام الطريقة قطب الحقيقة الشيخ عبد القادر
الجيلي عند ذكر الفرق الغير الناجية في الغنية حيث قسم المرجئة الى اثنى عشر
فرقة منهم الحنفية ثم قال بعد التفصيل واما الحنفية فهم اصحاب ابي حنيفة النعمان
بن ثابت الى قوله قلت الارجاء اه وحكى ان طبقات ابن رجب مين ہی والشيخ عبد القادر
رحمه الله كلام حسن في التوحيد والصفات والقدر وفي علوم المعرفة موافق للسنة
وله كتاب الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل وهو معروف وله كتاب فتوح الغيب

الی قولہ وکان متمسکا فی مسائل الصفات والقدر وغیرہما بالسنۃ مبالغا فی الرد علی من خالفہا قال فی کتابہ الغنیۃ للشیخ وہو بجہۃ العلو مستو علی العرش محتو علی الملک محیط علمہ بالاشیاء الخ انتہی ابن رجب سلف ائمہ اعلام مین انکا زمانہ شیخ جیلی سے کچھہ زیادہ دور تھا ملا علی قاری حنفی نے بھی شرح فقہ اکبر مین اس کتاب کو انہیں کی کتاب لکھا ہی اگرچہ حنفیہ کے مرجئہ ہونے پر انکار کیا ہی علاوہ اسکے شیخ جیلی اس قول مین تنہا نہین انسے پہلے ائمہ اہل حدیث نے بھی ابو حنیفہ کو مرجی کہا ہی دراسات اللبیب مین امام بخاری سے نقل کیا ہی کان مرجئا سکتوا عن رأیہ وحدیثہ انتہی امام بخاری شیخ جیلی سے بہت پہلے تھے شاگرد امام احمد بن حنبل کے۔ امام صاحب کو مرجی لکھا ہی پھر اگر شیخ جیلی نے بھی حنفیہ کو مرجئہ لکھا تو کیا گناہ ہوا کیون انکار انکی کتاب کا اتنی بات پر کیا جاتا ہی کوئی نئی بات تو نہین لکھی ہی پرانی حکایت مشہور کو نقل کیا ہی پھر صاحب دراسات نے چند معنی ارجاء کے بیان کیے ہین جس سے کوئی عیب امام صاحب پر نہ آوے یہ خود ایک حنفی فاضل تھے انھون نے کتاب کا انکار نہین کیا فقط بات بنائی بلکہ نسائی سے یہ قول بھی نقل کیا ہی ابو حنیفہ لیس بالقوی فی الحدیث انتہی پھر کہا یہ دوسری مرتبہ کی تجریح ہی پھر اوسیر قول بخاری لکھا کہ وہ مرجی تھے پھر کہا کہ یہ کوئی فسق یا رذالت قادحہ نہین ہی نہ سوء حفظ وقلت ضبط ہے بلکہ ایک علم ورای ہی جسکو عالم عقائد مین اختیار کرتا ہی اسکو بخاری نے بدعت گمان کیا خلاف طریقہ اہل سنت وجماعت کے مگر یہ نہین تصریح کی کہ وہ مبتدع ہین بلکہ جب امام نے معتزلہ کو بزور برہان مقہور کیا یہ کہا کہ عصاۃ مومنین مرجی امر اللہ ہین جو خدا خواہ انکو سزا دے یا توبہ قبول کرے اور معاصی ہمراہ ایمان مضرت نہین کرتے تو اوس وقت سب پکار اوٹھے کہ یہ مرجی ہین اسلیے کہ قول امام وقول مرجئہ مین کچھہ فرق نہ تھا پھر کہا کہ ابو الحسن اشعری نے ابو حنیفہ تو اونکے اصحاب کو مرجئہ اہل سنت مین گنا ہی علی ما قال الآمدی انتہی پھر کہا قول غوث اعظم کا غنیہ مین بحق حنفیہ ہی نہ بحق ابی حنیفہ مگر کتاب کا انکار نہ کیا تحیر یہ ہی حوث اعظم

نے فرمایا تھا جسطرح نفحات الانس میں منقول ہی کہ زمین کے پردے پر مذہب ابی حنیفہ
مین ایک شخص بھی ولی نہوا اسکی تاویل بیان کی میر جزری سے نقل کیا کہ بعضے کہتے ہیں امام صاحب
قائل قول خلق قرآن تھے کسی نے کہا قدری تھے کسی نے کہا مرجئہ تھے ظاہر یہی ہی کہ وہ
ان سب باتون سے پاک تھے اسلیے کہ ابو جعفر طحاوی نے کتاب موسوم بعقیدۃ ابی حنیفہ
مین جو عقائد اونکے لکھے ہین وہ مطابق اہل سنت وجماعت کے ہین اوسمین کوئی بات
ایسی نہین ہی جو اونکی طرف منسوب کی گئی ہی واحصاہ استحضار لہ وقولہ من غیر علم
انتہی محاصل کلام المھدی فی المعلل العاشر من جامع الاصول فی فصل المولف
ہمکو بھی یہی خیال ہی کہ امام صاحب ہرگز ایسے نہون گے لیکن اسمین بھی کچھ شک نہین کہ اصل
مذہب اہل سنت کا اتباع کتاب وحدیث ہی نہ رای اہل ملت و قیاس علما راست طحاوی کو
دیکھو کیسے بڑے عالم حنفی تھے متمسک مرفوع وموقوف مذہب حنفیہ کا استخراج کیا کرتے
لکن جہان قول امام کا مخالف حدیث ہوتا ہی وہان صاف براہ انصاف کہتے ہین بطل
قول ابی حنیفہ محمد معین حنفی نے کہا ومن یری فی کلامہ من اقوال احد کائنا من کان باطلا
یری العمل بہ حراما غیر کہا حنفیہ بھی بعض مواضع مین معترف ہین کہ یہ حدیث اونکو نہین پہونچی
شعرانی نے کہا ان عذر ابی حنیفہ فی کثرۃ القیاس عدم بلوغ الاحادیث الصحیحۃ
الیہ فی زمنہ واقع میں یہ عذر صحیح معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے وقت مین تدوین سنن
کما حقہ نہین ہوئی تھی اکو جانے دو خلفا و راشدین وغیرہ کو بھی بعض احادیث نہین پہونچی تھے
یہ حال قدرے جلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی مگر اب تو یہ سب احادیث حنفیہ کو پہونچ گئے ہین
گو امام صاحب کو نہ پہونچے ہون اب کیا عذر باقی ہی یہ قول یاروں کا کہ امام کے پاس
ہر مسئلے کی دلیل ہر معارضہ کا جواب تھا گو ہم اوسکو نجانین ہمکو اعتقاد اونکے جواب اجمالی کا
کافی ہی بقول صاحب دراسات سفسطہ محض جہالت شنیعہ ہی ادیت منہ کل متاخر
فی مذہب کل امام والائمۃ اوسع صیحہم القول ان الحدیث حجۃ علیہ وان قی لہ

فی معارضة الحدیث باطل وان الحدیث لم یبلغه فان الجواب المذکور لا یجال
لو لم یکن ثمہ ترجیح صحیح حول معدله لم یحل مع وجوه تسمیة بطلان القول لئن
اما معذور لکن لکونه صحیحا عندنا لم یبلغه الحدیث فیه والحاصل ایضا ان الاختلاف
علیك المذاهب ائمة مهم وفتوی للمتأخرین خلاف قوله فی مواضع لا یحصی العدد
لم یوله الی قوله وقد قال بعض الکبراء ان الخلاف فی اتباع ابی حنیفة معا اکثر من
خلاف الشافعی له انتهی حاشا وکلا کہ کسی مسلمان صحیح الاعتقاد کو کسی طرح کا بغض یا حسد
یا انکار یا استحقار حق میں امام صاحب کے منظور ہو مگر یہ بھی نہیں ہو سکتا ہی کہ دیدہ و دانستہ
حق پوشی کیجاوے بندون کا بندہ بنا جاوے ہم خدا کے بندے رسول کی امت ہیں بس

ف جب اسلام مین یہ چار مذہب نکلے تو مقلدوں نے اپنے اپنے امامون کے مناقب میں
کتابین بنائین یہ بھی ہوا کہ بعض شوافع نے امام حنفیہ کی تعریف لکھی بعض حنفیہ نے توصیف
شافعی لکھی اسکے سوا ایک یہ بات بھی ہوئی کہ انھون نے بعض احادیث فضائل کو مصداق
اپنے امام کا ٹھہرایا اسکا کچھ مضائقہ نہین ہی لیکن کوئی مصداق تو البتہ کسی قدر کسی امام پہ
چپکتا ہی جسطرح سفیان بن عیینہ نے کہا کہ مراد اس حدیث سے یوشك ان یضرب
الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینة رواہ
الترمذی عن ابی هریرة امام مالك ہین یہی بات عبد الرزاق نے بھی کہی ہی پھر عبد العزیز
بن عبد اللہ عمری زاہد کو بھی مصداق اسکا بتایا ہی مگر امام مالک اسکے زیادہ تر مصداق
ہو سکتے ہین اسلیے کہ طالب علم انکے پاس دور دور سے آئے انکا علم دور دور تک پہونچا
انکی کتاب حدیث ایتک اسلام مین باقی ہی زاہد عمری کا یہ حال نہین تھا مقصود اہم حصر اسکا
امام مالک مین نہین کر سکتے امام الحرمین نے حدیث الائمة من قریش حدیث تعلموا قریشا
سے استدلال ترجیح مذہب شافعی پر کیا ہی مگر یہ صحیح نہین اسلیے کہ مورد ان دونو حدیثوں کا خلافت
ملک ہی نہ امامت مذہب اسی طرح حنفیہ نے کہا حدیث مین آیا ہی ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم

وضع یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال من هؤلاء اخرجه
الشیخان عن ابی هریرة سو مصداق اس حدیث کے امام ابو حنیفہ ہین اسلیے کہ اسمین منقبت
اہل فارس کی ہی امام صاحب فارسی الاصل تھے جمہور اہل طبقات و تراجم نے انکے جد زوطی
یا مرزبان نام کو مردم کابل میں سے لکھا ہی یہی قول قوی ہی کسی نے بابل انبار نسا ترمذ سے بھی
بتایا ہی مگر یہ قول ضعیف ہی بلفظ قیل منقول ہوا ہی سو یہ مصداق نزدیک محققین کے کئے
وجہ سے صحیح نہین اول یہ کہ حدیث مین لفظ رجال ہی نہ رجل اگر رجل بھی ہو تو مصداق اوسکے
سلمان فارسی ہین نہ اور کوئی پھر جب لفظ رجال ثابت ہی تو مصداق اوسکے بخاری و مسلم
و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ اہل حدیث سکنہ ممالک فارس ٹھہرینگے تمام
صاحب دوسری حدیث مین خبر ایمان دار ہونے کی دی ہی نہ انکے تقلید کرنیکی سو مصداق اسکے
امام صاحب کو کوئی غیر مومن نہین کہتا یہ حدیث بھی اگر نہ آتی تو بھی ایمان اونکا بخبر متواتر
ثابت ہی بلکہ مرجیہ بھی ٹھہرین تو بھی مومن ہین تیسری حدیث میں ان رجال کا فارسی ہونا
فرمایا ہی نہ فارسی الاصل ہونا انکے باپ کوفے مین آ گئے تھے یہ کوفے میں پیدا ہوئے نہ
فارس مین انکے بیٹے حماد کہتے ہین ثابت کے باپ مرزبان احرار ابناء فارس سے تھے
یہ اسلیے کہا کہ جسنے اونکو غلام کہا ہی اوسکی نفی کرین تا کہ یون ہی ہو لیکن فقہاء کے نزدیک
جب کوئی چار برس کسی جگہہ لگاتار رہتا ہی یا گھر کر لیتا ہی تو وہی شہر اوسکا وطن سمجھا جاتا ہے
یہ باپ کے وقت سے کوفے مین رہی کوفی تھے نہ فارسی جو تھے یہ کہ کابل جو اصلی وطن آبا امام
صاحب کا ہی خواہ بطریق حریت ہو یا بطریق رقیت رقبۂ مملکت فارس سے خارج ہی قاموس
مین لکھا ہی کابل من ثغور طخارستان انتہی وطخارستان بالضم داخل ہی ابن خلکان نے
کما ذکرنا من اہل کابل انتہی قاموس مین کابل کو معنی قصبہ سکنہ ترک آیا العباس احمد بن یوسف
دمشقی شہیر بقرمانی نے کتاب اخبار الدول آثار الاول مین لکھا ہی کابل مدینة مشہورة من
الہند بها الفیل واهلها مسلمون وکفار انتہی اسی کتاب مین کشمیر قندہار کو بھی مدائن ہند سے

گتا ہی حظیرۃ القدس مین ہی کابل شرقی آن پشاور و بعض بلاد ہندست و غربی آن
کوہستان ست کہ مسکن قوم ہزارہ و تکدری ست و شمالش قندز و اندراب و کوہ ہندوکش
واصل افتادہ و اطرافش ہمہ کوہست و در زبدۃ الاخبار گفتہ ثابت شد کہ پدر بزرگوار امام ابو حنیفہ
در کابل گذرانیدہ بطرف کوفہ ہجرت کرد انتہی تفتیش اورنگ آبادی نے تذکرۃ تاریخ غوریان
مین لکھا ہی مخفی نماند کہ کابل برزخی ست در ہندوستان و خراسان و از مدتی در عمل پادشاہ
دہلی ست شیخ ابو الفضل در اکبر نامہ آزاد اخل ممالک محروسۂ اکبر پادشاہ کردہ و از ان
عہد تا زمان محمد شاہ ہمیشہ نائبان سلطان ہند بحکومت آنجا می پرداختند و در آخر عہد آن
پادشاہ کابل و خراسان در تصرف احمد ابدالی رفت انتہی غرضکہ اس زمانے سے بھی پہلے جب
ہند مین سلطنت ہنود کی تھی تو کابل مین ہنود رہتے تھے حدود ہند اس شہر کو شامل ہین کتب
جغرافیۂ قدیم و جدید اسکے شاہد ہین بڑے محقق اس فن کے حکام وقت ہیں انھون نے
بھی اپنے جغرافیہ مین کابل کو بلاد فارس مین نہین گنا ہی کپتان بالڑ ادریسٹ مفتاح الارض
کے فصل ششم مین جہاں حدود افغانستان بیان کیے ہین لکھا ہی افغانستان کے حدود اربعہ
یہ ہین شمال مین کوہ ہندوکش مشرق مین ہندوستان جنوب مین بلوچستان مغرب میں
ایران اس ملک مین بڑے بڑے شہر مین کابل اسکا دار الامارۃ ہی فصل یازدہم مین ذیل
فارس لکھا ہی حد غربی ایران کی ترکی سے پیوستہ ہی حد شرقی کابل کی سرحد سے ملی ہوئی ہی
شمال مین بحیرۂ خضر اور تاتار ہی حد جنوبی خلیج فارس ہی انتہی جغرافیہ جیمس کارنوٹیلس مؤلفہ سنہ ۱۸۶۲ع
و نقشۂ ہند مرتبہ جانسٹن صاحب مین بلاد کابل کو سرحد مغربی ہند ملک نیپال و تبت و بھوٹان
کو سرحد شمالی ملک برہما سیام کو حد مشرقی لکھا ہی اسی طرح غالب کتب جغرافیۂ ہنود و برطانیہ
مین بھی کابل کو ہند یا سرحد ہند لکھا ہی غرضکہ کابل نہ ملک فرس ہی نہ ملک فرس کا بل ہی جب
کابل فرس نہ ٹھہرا تو امام صاحب بھی فارسی نہوئے جب فارسی نہوئے تو مصداق حدیث
بھی نہ ٹھہرے پھر یہ کہنا کہ ابنائے فارس مین کوئی شخص مرتبۂ علم ابی حنیفہ کو نہین پہونچا ایسی بات

ہی جیسے کوئی سورج کو کالا بتاوے خفا جانئے اس موہی کی کیا دلیل ہوگی ہم دو چار نہیں
دس بیس نہیں سو پچاس ایسے بتا سکتے ہین جو علم مین انسے زیادہ وتھے بلا خلاف منجملہ انکے
فارس تھے پھر کیا وجہ کہ وہ تو مصداق حدیث کی نہون بہی مصداق حدیث کے مخترعین
مانا کہ پارسیوں مین امام صاحب اپنے عصر میں سب سے زیادہ اعلم تھے اس سے یہ تو لازم
نہین آتا ہی کہ سارے عجم سے یا سارے عرب سے بھی عالم تر تھے اس حدیث کا مصداق
کچھ بھی ہو پھر یہ ایک ہی حدیث ہی تین کے حق میں چند حدیث اس سے بھی زیادہ صحیح وارد
ہین جیسے الایمان یمان والحکمة یمانیة والفقه یمان رواہ مسلم حدیث کو پانے ..
اہل یمن کی منقبت آیات کتاب اللہ سے بھی ثابت ہی جسطرح سلسلة العسجدیہ مین لکھا گیا ہی
پھر فاضل کو چھوڑ کر مفضول کے پیچھے پڑنا کیا ضرور ہی ترجیح ایک مذہب کی دوسرے مذہب
پر کرنا یا ایک طریقے کو دوسرے طریقے پر راجح بتانا کام مقلدین متعصبین کا ہی نہ مصلحین
محققین کا اسیلیے قول جمیل مین وصیت کی ہی یہ لکھا ہی ومنها ان لا یتکلم فی ترجیح مذاهب
الفقهاء بعضها على بعض بل يصححها كلها على القول بجملة ويتبع منها ما وافق
صريح السنة ومعروفها فان كان القولان كلاهما صحيحين اتبع ما عليه الاكثر
فان كان سواء فهو بالخيار ويحمل المذاهب كلها كمذهب واحد من غير تعصب
ومنها ان لا يتكلم في ترجيح طرق الصوفية بعضها على بعض ولا ينكر على المغلوبين
ولا على المتأولين في السماع ولا يتبع من بعضه الا ما هو ثابت في السنة ومتفق عليه
اصحاب العلم من المحققين الراسخين والله الموفق والمعين انتهى وبحمد تعالى ہمارا عمل اسی
وصیت پر ہی ہم سب مذاہب وطرق کو بمنزلہ ایک مذہب وطریق کے سمجھکر بلا ہر کتاب یا
صریح سنت پر عمل کرتے ہین خواہ کسیکو برا لگے یا اچھا ۔ اب کیا رہا ہی جسپہ قیون کا
ذکر کرین ۔ ہم تو بڑون کی جان کو پہلے ہی رو چکے ۔ منقبت علم وایمان یمن کی طرف جو
اشارہ کیا گیا کوئی یہ سمجھے کہ مراد ترجیح مذہب اہل یمن ہی لاحول ولا قوة الا باللہ

مراد اتباع کتاب اتباع سنت ہی اسلیے کہ علما دین عمل بالحدیث مین اقدم - مرد اہل دین سنتے انکا کوئی مذہب سوا اتباع سنت اقتدا و کتاب کے نہین ہی یہی انکا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہی بدر طالع مین شوکانی رحمہ نے آپکو طریقہ نقشبندیہ مین لکھا ہی سب طرق صوفیہ مین یہی ایک طریقہ اقرب باتباع سنت ہی اس تیرہ سو برس مین بہتر فرقے نکلے اونمین سے اکثر مٹ گئے تھوڑے دنیا مین رہ گئے ہین یمن مین ایک ہی فرقہ اہل حدیث کا رہا ہی ملوک مین سوا انکا زیدیہ ہونا کچھ حنفیہ کو مضر نہین اسلیے کہ زیدیہ مذہب مین انکے بھائی بند ہین فروع مین حنفی اصول مین اشعری ہین معتزلہ بھی فقہ مین دم امام صاحب کا بھرتے مین اونکو امام فقہ رای سمجھتے ہین زمخشری معتزلی نے کشاف مین امام صاحب کا ذکر تا زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کو لوگون کو اونکی مدد پر ترغیب دینا لکھا ہی زیدیہ انھین کی طرف منسوب ہین ابجد العلوم التواریخ مین امام یافعی سے نقل کیا ہی کہ وجہ تسمیۂ رافضہ و زیدیہ کی یہ ہی کہ یاران نے امام زید بن علی سے کہا تم ابو بکر و عمر سے تبرا کرو انھون نے کہا جرات نسے تبرا کرے میں ان سے تبرا کرتا ہون اونھون نے زید کو چھوڑ دیا انھون نے کہا یہ رافضی ہین جو انکے ساتھ رہے وہ زیدیہ کہلائے منجملہ اونکے جو دل سے انکے ہمراہ تھے ایک امام صاحب بھی ہین اسلیے بعض اہل علم نے انکو بھی زیدیہ کہا ہی جو زیدیہ مین ہیں تھے محدثین ہین جنے اونپر رد کیا ہے یعنی اون مسائل مین جو خلاف قرآن و حدیث ہین وللہ الحمد و بل الغمام سیل جرار کو جانے دو نیل الاوطار مین جابجا مذہب زیدیہ نقل کرکے رد کیا ہی نقل و حکایت کسی مذہب سے کوئے اوس مذہب مین شمار نہین کیا جاتا اگر کیا جاتا ہی تو وہ شخص زیادہ مستحق ہی جسنے تمیز الکلام مین چار مذہبون کے ساتھ پانچوان مذہب اثنا عشری بھی جدول مین بلا رد و قدح درج کیا ہی بلکہ خاص بوجہ سکونت لکھنؤ و حکومت رافضیہ یہ کام کیا ہی ؎

مردم اندر حسرت فہم درست
اینکہ میگوییم بقدر فہم تست

رسالہ حمیدا دین قوسا ملی

ف امام الحرمین عبد الملک جوینی شافعی بڑے عالم تھے ۴۱۹ھ مین پیدا ہوئے سہ
۴۷۸ھ مین مرے انھون نے کتاب مغیث الخلق مین لکھا ہی عمل بالترجیح پر کو دلیل مستقل نہ
اجماع ہو چکا ہی ابو حنیفہ آئے انھون نے تفریع کی فروع مین بے گنتی احداث کیا ایسے دقیق
نکالے جنمین عقل حیران ہی انکی عمر مسائل بنانے مین گذری تھا ان کو فرصت نہ ملی ابو یوسف
و محمد نے بہت مسئلون مین انکا خلاف کیا صحیح کو فاسد سے الگ کیا جیسے مسئلہ وقف صاع
افراد اقامت خلیفہ رشید کے روبرو ان مسائل مین بحث ہوئی ابو یوسف مان گئے کہا لو
علم صاحبي ما علمت لرجع كما رجعت پھر کہا شافعی عالم تھے اصول و فروع و لغات
و انواع علوم کے ابو حنیفہ کا قدم بعض ان علوم مین راسخ نہ تھا ایک ہی فن جانتے تھے شافعی
کو بہت فنون آتے تھے شافعی کے دو مذہب مین ایک قدیم دوسرا جدید جب تک جدید
ملے قدیم کو لینا چاہیے جدید ناسخ ہی قدیم کا ابو حنیفہ کے بعض اصول بالکل باطل مین جیسے
قول باستحسان یعنی دلیل جو خبر و قیاس سے معلوم ہی لیکن مخالفت اوسکی مستحسن ہی حالانکہ
یہ استحسان اثبات شرع ہی اپنی طرف سے شافعی نے جب اس مسئلے مین محمد بن حسن سے مناظرہ
کیا تھا فرمایا من استحسن فقد شرع ومن شرع فقد اشرك اور جیسے یہ بات کہ خبر واحد
جب مخالف قیاس ہو تو مردود ہی ابو حنیفہ نے خبر ابن عمر خبر ابی ہریرہ خبر انس بن مالک وغیرہ
کبار صحابہ کو رد کر دیا شافعی نے کہا جسکے درے سے تر مین تیمم جاوے یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ اونسے تو روایت ابی ہریرہ کو مان لیا انھون نے تمام انکے اصول و قواعد سے دوہری
نسبت اصول شافعی کے احمد بن حنبل جب شافعی سے ملے کہا جیلدنا نا غیر الحدیث شافعی نے
کما من علم الحدیث عزت حجته فان اباحنیفة کانت بضاعته من علم الحدیث
منجملہ دلیل اسکی یہ ہی کہ اہل حدیث کا انکار ابی حنیفہ پر سخت تر ہی قالوا ان اتى اماما عدم
حفظ الحدیث المروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاستعملوا الرأی فضلوا
واضلوا یہ شدت انکار اسلیے نہیں ہی کہ یہ قائل قیاس کے ہین بلکہ اسلیے ہی کہ انھون نے قیاس

مین اتنا توسیع کیا کہ حد سے باہر ہوگئے ابو حنیفہ کی نظر گو دقیق ہو لیکن اصول کے موافق نہین
بلکہ اکثر نظر انکی خلاف کتاب یا سنت یا آثار یا اجماع امت کے ہی محمد و ابو یوسف زمانہ
شافعی مین تھے مگر جو کوئی یہ کہے کہ یہ دونو منصب اجتہاد مین برابر شافعی کے تھے تو یہ
افترا عظیم ہی بلکہ یہ دونو بطریق استفادہ کے شافعی سے گفتگو کیا کرتے تھے اونکے
سامنے ایسے بیٹھتے جیسے کسی کے سر پہ پرندہ ہو نہایت احترام واحتشام سے پیش آتے
ان دونو نے کسی مذہب کا دعوی اپنے لیے نہین کیا جہان کہین خلاف ابی حنیفہ کیا ہی
وہ بسبب کلام شافعی کے کیا ہی کہ وہ ترتیب مذہب ابی حنیفہ کرتے تھے ہم مسائل اجماع
مین خوض نہین کرتے کہ یہ فن فقہ مین موجود ہین اس کتاب مین غرض ہمارا کلیات سے
ہی مثل مسائل شرع یعنی احکام شرع معاملات عبادات مناکحات حدود حکومات آداب جنایات
ہین پھر ہر ایک قاعدے کے لیے ان قواعد مین سے کچھ امثلہ ذکر کیے اسی ضمن مین حکایت
نماز خوانی قفال مروزی کو مطابق مذہب حنفی و شافعی روبرو سلطان محمود غزنوی کے
ذکر کیا جسکا نکالنا [illegible] نے کیا ہی یعنی مجرد استبعاد و تضییق کی بنا پر نہ کسی دلیل قوی سے
جوینی قاری سے بہت پہلے تھے جو صحت حکایت اونکو ثابت ہوئی ہوگی وہ قاری صاحب
کو نہین ہو سکتی اس قصے کو امام یافعی نے مرآة الجنان مین ابن خلکان نے وفیات الاعیان
مین ذکر کیا ہی یافعی نے رسالہ مغیث الخلق کو تالیف جوینی کہا ہی اسکے وقوع اس واقعہ مین
شک نہین علم اللہ بن عبد الرزاق حنفی نے سیف مسلول مین اول تو اس قصے پر انکار کیا تھا
پھر کتاب یافعی مین نقلاً عن امام الحرمین اوسکو پاکر یہ کہا فظهر ان القصة واقعة و ان
الحكاية على ما هي ثابتة بلکہ اس قصہ نماز کا کچھ پتا جزیل المواہب سیوطی و منہاج السنہ
شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے بھی چلتا ہی ہان یہ ہو سکتا ہی کہ یہ نماز مرکب ملفق مبنی مسائل مختلفہ
پر تھے ماخوذ اونکی تفریعات فقہیہ سے نہ یہ کہ امام صاحب ہمیشہ اسی طرح کی نماز پڑھتے ہون
یا دوسرون کو اوسکا حکم کرتے ہون ایسی ترکیب تلفیق بے شبہ امتزاج بعض مذاہب

دیگرے سے بھی نکل سکتی ہی پھر کہا شافعی نے فرمایا ہی زکوۃ دینا فی الفور چاہیے مرنے سے زکوۃ
ساقط نہین ہوتی پھر صوم کا حج کا عقود معاملات کا آملاک کا مناکحات کا جنایات کا حدود کا
حکومات کا ذکر کیا ایک ایک دو دو مسئلے لکھکر خلاف ابی حنیفہ کا اصول شرع سے اشتباہ کرکے
مین بتایا پھر عمارہ بن یزید سے چوٹ کرتا محمد بن حسن کا شافعی پر دربار ہارون رشید مین
بابت قابل خلافت نقل کیا جب رشید کی گفتگو شافعی سے ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ سب افترا
تھا شافعی کا کمال علم قرآن وخبر وعلم طب وشعر وانساب مین ثابت ہوا ہارون نے کہا
کچھہ حاجت ہو تو کہو فرمایا اتامرني من بعد مكس ن النصيحة وتقديم الموعظة ان اسد
وجهي بالمسئلة پھر محمد بن حسن نے کہا یہ مسئلہ کسطرح ہی کہ ایک مرد کی چار عورتین ہون اوسنے
پہلی جورو کو دوسری جورو کی عمر یا تیسری جورو کو چوتھی جورو کی خالہ معلوم کیا انھون نے
کہا پہلی تیسری کو چھوڑ دے کہا کس حجت سے کہا ابی ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کیا ہی لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها پھر کہا تم تو بتاؤ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین کسطرح داخل ہوئے کس در سے آئے کس محلے مین
اوترے پہلے پہل کیا بات کی اوسوقت کا بیان کیا تھا ناقہ پر سوار تھے یا گھوڑے پر محمد بن
حسن متحیر ہوکر رہ گئے کچھہ جواب نہ بنا انھون نے کہا ای امیر المؤمنین انھون نے مجھسے ایک
مسئلہ حرمت کا پوچھا مین نے بتا دیا مین نے انسے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پوچھا اٹکنے لگے ہارون نے شافعی رح کو بہت سا مال دیکر رخصت کیا انھون نے مجلس سے
اوٹھکر سب مال دربانون وغیرہ کو بانٹ دیا خالی ہاتھہ چلے آئے انتہی حاصلہ بعضی علما
حنفیہ کسی صوفی عالم حق پسند کے طریقے مین مرید ہوتے ہین خدمت مین پیر کے نہایت
عقیدت رکھتے ہین مگر عقیدے مین خلاف اوسکے عمل کرتے ہین جیسے علامہ محمد معین رح
کہ حنفی ہوکر معتقد شیخ ابن عربی صاحب فتوحات کے ہین مگر یہ مقلد ہین شیخ اکبر مقلد
نہ تھے بلکہ متبع سنت تھے اونکی کتاب فتوحات مین جابجا ترغیب اتباع سنت کی ہے

اور جیسے شیخ عبدالحق دہلوی کہ بڑے حنفی عالم ہین طریقت مین قادری مشرب رکھتے تھے
حالانکہ شیخ جیلی حنبلی المذہب غیر مقلد تھے غرضکہ مذہب تو اور کچھ ہی اوسمین پیر کی تحقیقات
مریدون کو منظور نہین مشرب مین پیر کی راہ پر ہین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی امام حسب
کے زہد و عبادت و کثرت علم کا معتقد ہو مگر اوسکے مذہب پر نہ چلے بلکہ حدیث پر عمل کرے
تو اسمین کچھ امام کی منقصت نہین ہی نہ اس شخص پر کوئی اعتراض آتا ہی محققین اہل اسلام
ہمیشہ سے سلف اور خلف جرح و تعدیل رُوات و علماء اسلام کے اپنی کتابون مین نقل
کرتے آئے ہین اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اوسکو معترض سمجھکر یہ کام کیا ہی بلکہ بیان کرنا امر
حق کا واسطے ذب کے شرع مطہر سے اظہار کرنا صواب کا واسطے تمیز کے خطا سے جو عالم
کتاب و سنت پر واجب ہی علماء سے عہد لیا گیا ہی کہ وہ حق کا بیان لوگون مین کرین اور
مخفی رکھنا ایسے امور کا سخت بد دینی ہی بیوقوف جاہل لوگ اپنی کم عقلی و حماقت سے اسکو
موجب حقارت امام صاحب تصور کرتے ہین تا کہ امام صاحب بے عیب محض تھے نہ اوسکے
علم مین کوئی قصور تھا نہ اونکی تفضیل مین کسیطرح کا فتور آسکتا ہے کیونکہ وہ مفترض الطاعت
واجب التقلید نہین ٹھہرتے اونکے مطاع ہونے کی کوئی دلیل صحیح اگر موجود ہی تو پھر
اس سے کیا بہتر جسطرح شیعہ قائل عصمت ائمہ اثنا عشر ہین تو ہر سے اپنے پیر کو نائب
صاحب الزمان امام مہدی اعتقاد کرتے ہین اسی طرح حنفیہ بھی سمجھے جاوینگے انکے نزدیک
اگر عصمت ساتھ انبیاء کے مخصوص نہین ہی تو کسی ہمین کیا وہ جا مین اونکا کام جانے
ہمین اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اسی اتباع سنت پر چلاوے اور سے فتن مذاہب
شرور متشارب آفات عصبیت تعصب حمیت جاہلیت سے اپنے نبی کریم رسول رحیم کے
طفیل مین بچاوے اللھم آمین اصول فقہ مقلدین مین یہ بات لکھی ہی کہ مجتہد مخطی و مصیب ہوتا ہی
مگر جب خطا کسی امام کی بیان کرو تو نہین ملتے اوسکی تصحیح مین جان مارتے ہین آج ہمارے
شرح ہدایہ مین کیا کچھ کوشش و کشش تائید مذہب حنفی مین نہین کی تحسین کو برا سمجھے

ٹھہرادیا اسمین کو خرق اجماع بھی منظور رہا اگرچہ تب بھی اثبات جملہ فروع مذاہب جیسا چاہیے تھا
نکرسکے جابجا تناقض مین گرفتار ہوئے جہان کہین صحیحین کی حدیث مطابق مذہب کے
ملی وہان خلاف قاعدۂ مقررۂ خود حدیث کو بوجہ روایت بخاری و مسلم ترجیح دی جہان نکلی
وہان بات بنائی غرضکہ کوئی قطع اس ضابطۂ اصول کا معلوم نہوا یقولون ما لا یفعلون
جب کسی امام کی نسبت یہ بات قرار پاویگی کہ اوسکا کوئی مسئلہ خطا نہین گو خلاف قرآن یا حدیث
صحیح کیون نہو تو درحقیقت یہ اعتقاد اوسکے عصمت کا ہی گو مونھ سے کوئی اوسکو معصوم نکہے
عصمت میں اور کیا ہوتا ہی یہی ہوتا ہی کہ معصوم خطا سے پاک ہی سبحان اللہ انبیا علیہم السلام سے تو صدور
صغائر جائز ہوا اونکی بھول چوک پر تنبیہ کیجاوے مگر امام صاحب سے کبھی کوئی بھول چوک
نہین ہوئی یہ پیغمبرون سے بھی زیادہ ٹھہرے رسولون سے بھی بڑھ گئے انا للہ وانا الیہ
راجعون **ف** آدم علیہ السلام سے اسوقت تک جتنے بنی آدم گذرے ہین خواہ وہ ملوک
تھے یا سوقہ ہر ایک کا کچھ نہ کچھ مذہب تھا خواہ وہ مذہب بذریعۂ وحی آلہی ہو یا بواسطۂ وحی
شیطانی کوئی آدمی دنیا مین لامذہب نہ تھا حتی کہ جو لوگ قائل کسی مذہب یا ملت یا نحلت کے
نہ تھے بلکہ نرے طبایعی یا وحشی آوارہ منش تھے یا اونکا کچھ مذہب بھی ظاہر میں نہ تھا جیسے دہری
سو وہ بھی خالی کسی ایک خیال سے نہ تھے دہریت جسکے معنی لامذہب ہونا ہی یہ خود درحقیقت ایک مذہب
ہی گو سفسطہ محض کیون نہو پس جب تمذہب ایک امر شائع ٹھہرا تو ہر مذہب مین التزام اوس
مذہب کے راہ و رسم کا بھی ہمیشہ پایا گیا ہی نوع انسان کے لیے جمود مذہبی یا تعصب بشری
ایک ایسی چیز ہی جس سے کسی فرد بشر کو نجات حاصل نہین ہی گو کوئی شخص یہ دعوی کیون
نکرے کہ ہم متعصب نہین ہین مگر ممکن نہین کہ یہ دعوی اوسکا سچ ہو سکے دنیا مین ہزارون فتنے
ہوئے اون سب فتن مین فتنۂ مذہب سے بڑھکر کوئی فتنہ موجب تفرق کلمہ و خرابی ملک
و ملت کا نہوا اسلام سے پہلے جو حکومتین اس جہان فانی مین تھین اونمین بھی تعصب مذہبی
موجود تھا باوجود کفر بواح و زندقت خالص کے پھر اسلام کے بعد جتنے فرقے اس ملت حقہ مین

نکلے یا امت دعوت مین اہل کفر باقی رہے انمین بھی ہمیشہ فتنۂ مذہبی پایا گیا کتب تاریخ
اسلام وغیرہ اسکے گواہ عادل ہین مثلا بعد وفات نبوی کئی گروہ زکوۃ دینے سے رک
گئے اسلام سے پھر گئے آنسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا سلہ ہجری مین
لڑائی ہوئی تھی یہ ارتداد بھی ایک مذہبی فتنہ تھا پھر اوسدن سے جو لڑائیان زمانہ خلفاء
راشدین مین ملوک بنی امیہ مین سلاطین عباسیہ مین حکام ارض سے بابت فتوح ممالک
ہوئین وہ سب مذہبی لڑائی تھی حدیث مین آیا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا
لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا عصموا مني دماءهم واموالهم الحديث تو تاریخ زمان ہر خلیفہ
و امام وملک وسلطان اسلام کو مد رہیں اسلام نے بقیہ سنوات ضبط کیا ہی جو ہوئے
فقط ملک گیری کے لیے قبل اسلام یا بعد اسلام ہوئے وہ بھی ایک طرح کے تعصب و فتنہ
مذہبی سے خالی نہ تھے پادشاہ کا جو مذہب ہوتا تھا وہ اوسکے جاری کرنیمین آپنے خلاف
مذہب کے رسوم مٹانے مین کچھہ نہ کچھہ ضرور تعصب ظاہر کرتا تھا یہ فتنہ ہمیشہ دنیا مین رہا
اور رہیگا کسی ملت ونحلت کو اس بلا سے نجات نہین ولا یزالون مختلفین الا من
رحم ربک جب دنیا مین ملت اسلام آئی تو صدر اول مین سب لوگ ایک ہی طریقے پر
تھے یعنی سب کے سب تابع کتاب وسنت رہے اتفاقا اگر کوئی شخص دین اسلام مین کوئی
نئی بات کہتا تو سب اہل دین مل جل کر اوس قول کے فساد کو ظاہر کر دیتے جسطرح مذہب
قدر وجبر زمانۂ صحابہ مین نکلا تو سب اولوالعزمون نے بہت شد ومد سے انکار کیا تین سو برس
تک تو یہی حال رہا کہ کلمۂ اسلام متفق تھا پھر چوتھی صدی سے کچھہ کچھہ تقلید مذاہب جاری
ہونے لگی بہتر فرقے وقتا فوقتا ظاہر ہوئے انمین ہمیشہ باہم فساد وعناد وقتال وجدال رہا
اسکی بڑی کہانی ہی ان فرقون کو جانے دو اہل سنت مین چار مذہب نکلے چار مصلے ٹھہرے
چار اصول مقرر ہوئے کتاب وسنت واجماع وقیاس باہم انکے بھی لڑائی رہی کبھی بابت
اصول عقائد کے کبھی بابت فروع مسائل کے پھر جو پادشاہ جس مذہب کا ان مذاہب مین

مستولی ممالک مستوفی سالک ہوا اوسنے اپنے مذہب کے اجرا مین کوشش کی جسکا مذہب
بادشاہ کے مذہب کے موافق تھا وہ برومند ہے دوسرے مذہب والے مستمند ہوئے
سنہ دو سو چھ ہجری مین بزمانہ مامون فتنۂ عظیم بابت اعتقاد مسئلہ خلق قرآن قائم ہوا
واثق باللہ کے زمانے مین بھی یہ فتنہ رہا مذہب اعتزال سربلند تھا مذہب اہل سنت مضمحل تھا
متوکل کے زمانے مین محدثین کا نہایت اکرام ہوا معتزلہ خوار ہوگئے معتضد نے اپنے زمانے
مین کتب فلاسفہ وجدل ونجوم کا رواج بند کر دیا ۲۷۹ھ مین فتنۂ قرامطہ ہوا یہ سب رافضی تھے
بغداد مین باہم حنابلہ وغیرہ کے اس مسئلے پر مقاتلہ ہوگیا کہ مقام محمود سے کیا مراد ہے ۳۱۷ھ
مین حکومت رافضہ بغداد مین ہوگئے مغرب مصر عراق مین یہ مذہب پھیل گیا ۳۴۸ھ مین
شیعہ سنی باہم بغداد مین لڑے سخت مقاتلہ ہوا ۴۲۰ھ مین قادر باللہ نے ایک کتاب
رد معتزلہ و رافضہ مین تالیف کی وہ مجمع علما مین پڑھی جاتی تھی ۴۵۹ھ مین ابی حنیفہ رح کی قبر
پر ایک قبہ بنایا گیا ۴۶۹ھ مین جب ابوالقاسم قشیری بغداد مین آئے موافق اشعری کے
کلام کیا حنابلہ سے اور ان سے مقاتلہ ہو کر سخت فتنہ برپا ہوا ایک جماعت ماری گئی کسی نے کہا
یہ فتنہ درمیان شیعہ سنی کے ہوا تھا ۴۹۴ھ مین دعوت باطنیہ اصبہان مین جاری ہوئی
یہ سب ملحد تھے ۴۹۹ھ مین ایک آدمی نہاوند سے نکلا وہ مدعی نبوت تھا آخر مارا گیا ۵۵۴ھ
مین شافعیہ و حنفیہ نیشاپور مین لڑے یہ فتنہ اتنا بڑھا ہوا کہ مدرسہ حنفیہ جلا دیا گیا یافعی کہتے ہین
فانہا من معصیۃ عظمت فی الاسلام وہی التفرق بالحنفیۃ والشافعیۃ وغیرہما
وتعصب کل فرقۃ للمذہب الذی تمذہب بہ بحیث یصیر کل فریق منہم علی
مضادۃ غیر مذہبہ ویرون ذلک نصرۃ الحق وہو خلاف اوامر الشرع ونواہیہ
قال تعالی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا وقال عز من قائل ان الذین فرقوا
دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیء فکم عسی عدہ البلوی وطمس بیانا
فی اکثر البلاد ان قال اللہ عزوجل المشتکی انتہی ۵۶۶ھ مین ایک فتنہ بابتدا اصبہان مین

تعصب مذاہب کی بنا پر واقع ہوا جسمین ایک خلق کثیر ماری گئی گھر کے گھر جلا دیے گئے
سنہ میں بغداد کے اندر مدرسہ مستنصریہ بنایا گیا اوسمین چارون مذہب کے علما مدرس
مقرر کیے گئے زمانہ بر توفیق جر کسی سے حرم شریعت مین چار مصلے الگ الگ قائم کیے گئے
ورنہ پہلے ایک ہی مصلا تھا اکثاری مین تثلیث ہی مقلدین میں تربیع ہی تشیعہ مین تخمیس ہے
کہ وہ پنجتن کے قائل ہین اہل حدیث مین توحید ہی یا اصل اصول شریعت قرآن پاک ہی حدیث
حکم قرآن مین ہی ان هو الا وحي يوحى تبعیں سنت کا انھین دونو پر عقیدہ وعمل ہی بس بس

میرا ہان دو ہی پیالون پہ قناعت کیجی　　جانہ چشم ہی یہ خانہ خمار مین

تیرہ صدی سے پہلے اگرچہ علما دین حنفی یا شافعی کہلاتے تھے تصنیف مذہبی کرتے تھے
لیکن یہ جمود جو آخر اس صدی مین تقلید کذائی پر ہوا ہرگز نہ تھا اگر تھا بھی تو یہ طریقہ رفض کہ
مناظرے مین حسب ستم جو کتابون مین گالیان دی جاوین کسی کو حفظ مرتبہ نہو مفقود تھا
یہ فتنہ آخر زمان اسی صدی مین ایجاد ہوا ہی یہ تباہی دین کی اسی وقت مین پائی گئی ہی
جمود وتقلید اسکا منبع ہی ترک توحید اسکا منشا ہی سے تو فتنۂ زمانہ شدی ورنہ روزگار
بود ست پیش ازین قدری آرمیدہ تر غرضکہ کوئی زمانہ آدم سے لیکر اب تک فتنۂ مذہبی سے
نہ بچا اہل باطل نے ہمیشہ اہل حق پر انکار کیا اہل حق نے بھی ہمیشہ حق کا اظہار کیا ان چارون
مذہب مین مذہب حنفیہ کی بنیاد رائی وقیاس پر تھی اسلیے ان سے زیادہ کھٹرا رہا کیا
اس مذہب نے اور مذہب مالکی نے جو رواج پایا ہی وہ ذریعۂ سلطنت پایا ہی مذہب
شافعی وحنبلی کا رواج محض بتائید الٰہی ہوا ہی ملا حبیب اسد قندہاری نے ابجد التاریخ مین لکھا
ہی ان الصعدي قيد فقه ابي حنيفة بالرأي والقياس وكانه هو مراد الذهبي ولهذا
اضاف فقه الشافعي الى الحديث تمييزا ويوافق هذا ما اشتهر من ان ابا حنيفة من
اصحاب الرأي والشافعي من اصحاب الظواهر انتهى اصحاب ظواہر کہتے ہین اہل حدیث کو
ظاہریہ کہتے ہین مقلدین داود ظاہری کو یہ تفرقہ ملا محمد معین نے ذکر کیا ہی جسکی نے طبقات

کبری مین شافعی رح سے نقل کیا ہی وجدت کتاب ابی حنیفة انما یقولون کتاب الله
وسنة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وانما هم مخالفون له انتهی پھر ایک مناظره لکھا جو
محمد بن حسن کا ساتھ شافعی رح کے ذکر کیا جسمین اعلم ہونا شافعی کا نسبت مشار الیه ثابت ہوا اسی
مناظرے کو یاقوت حموی نے بھی معجم الادباء مین ذکر کیا ہی اوسمین یه بھی لکھا ہی که شافعی نے
محمد بن حسن سے کہا اما کتابک الذی ذکرت انک وضعته علی اهل المدینة فکتابک
من بعد بسم الله الرحمن الرحیم خطأ الی نحوه الی قوله فاصغر محمد بن الحسن لم یجب جوابا
اس مناظرے کا حال رازی نے بھی رساله ترجیح مذهب شافعی مین لکھا ہی شاه ولی الله محدث
دہلوی نے بھی انصاف مین طرف اوسکے اشاره کیا ہی اس مناظرے کے سوا رازی نے
اور بہت سے مناظرے بھی ذکر کیے ہین جس سے بطلان و رکاکت مسائل و عدم معقولیت حنفیه کا
ثابت ہی جسطرح شافعی نے انکو ہرایا اسیطرح کئی مناظروں مین ابو یوسف کو بھی الزام دیا
کتاب الرد علی محمد بن الحسن تالیف شافعی ہی یاقوت حموی وغیره نے ذکر اوسکا معجم الادباء
وغیره مین کیا ہی غزالی نے منخول مین لکھا ہی اما ابو حنیفة فلم یکن مجتهدا لانه کان لا یعرف
اللغة وعلیه یدل قوله ولو رماه بابو قبیس وکان لا یعرف الاحادیث ولهذا اعرض
بقبول الاحادیث الضعیفة ورد الصحیح منها ولم یکن فقیه النفس بل کان یتکایس
لا فی محله علی مناقضة مآخذ الاصول انتهی اسی کتاب مین قاضی ابو بکر باقلانی سے
تشنیع ابی حنیفة نقل کی ہی یه بھی لکھا ہی ولا اکترث بمخالفة ابی حنیفة فانی اقطع بخطائه
فی تسعة اعشار مذهبه الی قوله ان ابا حنیفة نزق خاطره فی تصویر المسائل
وتقریر المذاهب وکثر خبطه لذلک ولهذا استنکف ابو یوسف ومحمد عن اتباعه
فی ثلثی مذهبه لما رأیا فیه من کثرة الخبط والخلط والتورط فی المناقضات الی قوله
واما ابو حنیفة فقد قلب الشریعة ظهرا لبطن وشوش مسلکها وغیر نظامها الی قوله
ولولا شدة الغباوة وقلة الدرایة وتمرن القلوب علی اتباع التقلید والمالوف

لما اتبع مثل هذا التصرف فی الشرع من سلم حسه فضلا عمن يشتمل نظره وهذا اشد المطعن على سلف الامة فيه انتهی ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین یافعی نے اپنی تاریخ مین جسکا نام مرآة الجنان ہی ملا علی قاری نے رسالہ رد امام الحرمین مین زین الدین عراقی نے فتح المغیث شرح الفیہ الحدیث مین پھر کتاب التقیید والایضاح مین ابن جماعہ نے طبقات شافعیہ مین حافظ دمیاطی نے اپنے طبقات مین سیوطی نے رسالہ الرد علی من اخلد الی الارض مین تاج الدین مکی حنفی نے کتاب کفایۃ المتطلع مین منخول کو تالیف غزالی لکھا ہی اسیطرح شیخ حسن عجیمی شیخ احمد قشاشی شیخ شہاب خفاجی شمس الدین رملی شیخ عبد الحق حنبلی وغیرہ ایک جم غفیر نے اس کتاب کو تالیف غزالی کہا ہی انمین بعض نے روایت اس کتاب کی بسند متصل تا مؤلف بھی کی ہی غرضکہ علما حنفیہ شافعیہ قریب بیس شخص کے متفق ہین اسپر کہ یہ کتاب غزالی صاحب احیاء العلوم کی ہی اس کتاب مین غزالی نے مسائل فروع حنفیہ پر بھی خوب ہی رد کیا ہی جسطرح معتزلہ پر بھی انکار فرمایا ہی خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد مین بہت کچھ نسبت ابی حنیفہ لکھا ہی ابن خلکان نے بھی طرف اوسکے اشارہ کیا پھر کہا ثم اعقب ذلك بذكر ما كان الاليق تركه والاعراض عنه اس تاریخ کے مقتبس ہم تمہارے تالیف یحیی بن عیسی بغدادی اوسمین لکھا ہی والمحفوظ عند نقلة الحديث عن الائمة المتقدمين وهؤلاء المذكورين منهم في ابي حنيفة خلاف ذلك وكلامهم فيه كثير لامور شنيعة حفظت عليه يتعلق بعضها باصول الديانات وبعضها بالفروع الخ اس جگہ اکثر اشخاص اعلام وعلماء کبار اسلام اہل سنت کا نام لیا ہی جنہون نے امام ابو حنیفہ پر جرح کی رد کیا خطیب نے کہا انه اي ابا حنيفة كان مذهبه مذهب جهم ابو علی یحیی نے خطیب سے یہ بھی نقل کیا ہی کہ ابو حنیفہ قائل خلق قرآن تھے یعنی جسطرح مذہب اہل اعتزال کا ہی ابو قتیبہ دینوری نے کتاب المعارف مین امام صاحب کو مع دونو شاگردون کے مرجی لکھا ہی حافظ سلیمانی نے بھی ابو حنیفہ کو مرجیون مین گنا ہی چنانچہ ذہبی نے میزان الاعتدال

کو نقل کیا ہی بلکہ مختار مختصر تاریخ خطیب بغدادی مین یہ بھی ذکر کیا ہی کہ ابو اسحق فزاری سے
کہا کنت آتی ابا حنیفة واسأله عن الشی من امر الغزو فسألته عن مسئلة فاجاب
فیہا فقلت له یروی عن النبی کذا وکذا قال دعنا من هذا اثابہ یا سلیے ہوگا کہ سب
صراحت حنفیہ امام صاحب کے نزدیک قبول روایت مین تشدد عظیم تھا وہ یہ گفتگو یعنی جو خطیب نے
کہا ما ولد فی الاسلام مولود اضر منہ غرضکہ خطیب نے جو کچھ حق مین امام صاحب اور قاضی
ابو یوسف صاحب کے کہا ہی اگرچہ اوسکے جواب مین یارون نے بہت کچھ باتین بنائی ہین
لکن صاحب علم وانصاف پر مخفی نہین ہی کہ خطیب نے اپنی طرف سے کچھ نہین کہا ائمہ ثقات
سے جراحات مذکورہ نقل کیے ہین شیخ عبد الحق دہلوی کا تحصیل الکمال مین یہ کہنا کہ خطیب اپنی
تحریر مین متعصب تھے مکابرہ سے ٹھیک نہین اسلیے کہ تنہا خطیب نے جرح نہین کی ہی بلکہ ایک جمع
جم نے جو حال امام صاحب کی قلت عربیت وقلت علم حدیث وقلت علم لغت وغیرہ کا تھا وہ
صاف صاف لکھ دیا ہی بیچارے خطیب کا اسمین کیا قصور ہی ہر عالم نے تراجم اہل علم مین یہی
کیا ہی کہ جرح وقدح دونو کو لکھا ہی ہان جسکے حق مین کوئی جرح معلوم وماثور نہین ہوئی ان
تحریر جرح سے سکوت کیا بخاری نے بسند خود فزاری سے روایت کیا ہی کنت عند
سفیان فنعی نعمان فقال الحمد لله کان ینقض الاسلام عروة عروة ما ولد فی الاسلام
اشأم منه لکن سبکی نے طبقات کبری مین یہ کہدیا ہی ایاک ثم ایاک ان تصغی الی ما
اتفق بین ابی حنیفة وسفیان الثوری او بین مالک وابن ابی ذئب او بین احمد بن
صالح والنسائی او بین احمد بن حنبل والحارث المحاسبی وهلم جرا الی زمان الشیخ
عز الدین بن عبد السلام والشیخ تقی الدین بن الصلاح فانک ان اشتغلت بذلک
خشیت علیک الهلاک انتہی اس عبارت کو شعرانی نے بھی میزان مین نقل کیا ہی انصاف
کی بات بھی یہی ہی کہ آئمہ امت کو اول امت پر طعن وطنز کرنا ہرگز لائق نہین کیونکہ یہ لوگ
کچھ معصوم نہ تھے مگر افسوس ہی ایسے امور کی حکایت خود یہی مقلد لوگ نسبت کرواتے ہین

اہل حق کو مجبور کرتے ہین بیان واقع پر امام رازی نے رسالہ ترجیح شافعی مین لکھا ہے
کہ بخاری نے ذکر شافعی کا اپنے تاریخ کبیر مین کیا ہی یہ کہا ولو کان من الضعفاء في هذا
الباب اي في علم الحديث لذكره كما ذكر ابا حنيفة في هذا الباب یعنی ابو حنیفہ کو
علم حدیث مین ضعیف کہا ہی یحیی بن معین نے کہا ابو حنیفہ رح سے حدیث مکروا انکی حدیث لائق
اعتماد نہین علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے پچاس حدیثیں روایت کی ہین سب مین خطا
وغلط ولغزش وسقط ہی اسی طرح ابو حفص فلاس وابو زرعہ نے انکی تضعیف کی ہی جیسا کہ انساب
سمعانی وتراجم الحفاظ بدخشانی سے ظاہر ہی آنکو مضطرب الحدیث وواہی الحدیث لکھا ہی ابو بکر
بن ابی داود نے کہا کل ڈیڑھ سو حدیث کو امام اعظم نے روایت کیا ہی نصف مین خطا وغلط
واقع ہوا ابن الجوزی نے کتاب المنتظم مین ان سب اقوال کو ذکر کیا ہی نسائی وابن عدی نے
بھی انمین جرح وقدح کی ہی میزان الاعتدال مین لکھا ہی النعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنيفة
الكوفي امام اهل الرأي ضعفه النسائي من جهة حفظه وابن عدي وآخرون وترجم
له الخطيب في فصلين واستوعب كلام الفريقين معدليه ومضعفيه عبد الرؤف
مناوی نے فتح القدیر شرح جامع صغیر مین لکھا ہی قال ابو داود رحمه الله في الرواية حسم
عن شعيب بن ايوب والنعمان بن ثابت الامام اورده الذهبي في الضعفاء وقال ابن عدي
عامة ما يرويه غلط وتصحيف وزيادات وله احاديث صالحة امام احمد نے
مالک واوزاعی سے انکا ضعیف الرای ہونا نقل کیا ہی اسیطرح بیہقی نے بھی کہا ہی رازی نے
کہا واما قال في ابي حنيفة ذلك لانه كان يقبل المجاهيل والمقاطيع والمراسيل وما وقع
اليه من حديث بلده وان كان ضعيفا يترك القياس لاجله وما يقع اليه من احاديث
سائر البلاد وان كان صحيحا لم يقبله بل عدل الى الاستحسان والقياس انتهى مختصرا تاریخ
خطیب سے یہ بات بھی ثابت ہی کہ خود امام صاحب نے ذکر اپنی عدم توجہ کا طرف علوم حدیث
وقرآن کے ابتدای طلب علم مین فرمایا ہی ولیس بعد عبادان قریہ صاحب قاموس نے

بہی حنفی امام صاحب کی علم لغت مین بیان کی جسپر مین قاری نے برا مانا غرضکہ جسقدر جرح
انپر ائمہ جرح و تعدیل نے کی ہی او تنی کسی دوسرے امام کے حق مین نہین کشیعہ و حنفیہ مین
زمین آسمان کے قلابے ملائے ہین کتب اہل سنت سے جرح انکے امام کی نقل کی ہی یہ لوگ
اوسکا جواب نہین لکہتے انکی فرصت کا زمانہ اسی رد اہل سنت مین بسر ہوتا ہی سچ ہی کل
میسر لما خلق له یہ سارے جہگڑے بکہیڑے اسی مذہب قیاس و رای مین ہین ولو کان من
عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا اہل حدیث کے آپسمین کوئی جہگڑا ہی کوئی کبیرا

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

جسنے اپنا ہاتہ دامن کتاب و سنت مین مارا وہ ساری بلاؤن سے بچ گیا اللہم ارزقنا

ف حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہی لو کان الایمان بالثریا لناله رجال من ہؤلاء
رواہ الشیخان ایمان اگر ثریا پر ہو تو بہی اوسکو کچہ لوگ فارس کے پالیوینگے اس حدیث مین
منقبت ہی مومنین فرس کی امت فرس وسط معمورہ مین رہتے ہین جسکو ارض فارس کہتے ہین
کرمان اہواز وغیرہ بست اقالیم اسی زمین مین ہین جیحون کی وری جو ملک ہی اوسکا نام ایران
ہی یہ داخل ارض فارس ہی اسیکو عراق عجم بولتے ہین جو ملک پرے جیحون کی ہی وہ ارض
ترک ہی اوسکو توران کہتے ہین فرس اولاد فارس بن ارم بن سام ہین یا ولد یافث بن نوح
علیہ السلام یہ کہتے ہین ہم ولد کیومرث ہین نسل بنی آدم اونہین سے ہی یہ بہت فرقے ہین
دیلم سکان جبال ہین جیل ساحل بحر طبرستان پر بستے ہین کرد شہرزور کی جبال پر رہتے ہین
منجملہ بلاد فارس کے چند شہرون کے نام لکہے جاتے ہین جنہین بڑے بڑے محدث پیدا
ہوئے سب مین نہین تو اکثر مین تو ضرور اس علم مبارک کے علما ہوئے کتب طبقات
سے ان بلاد کے علما کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہی ابرقوہ ارض فارس کا مشہور شہر ہی
فارسی مین اسکا نام برکوہ ہی یعنی فوق الجبل آبہ ری و ہمدان کے بیچ مین ہی قریب ساوہ
کے آبہ کے لوگ شیعہ ہین ساوہ کے لوگ سنی ہین اصفہان مین ایک محلہ تون کا نام بہی آبہ ہی

آذربیجان ایک ملک ہی اسمین بہت شہر ہین آمل اس نام کا ایک شہر طبرستان مین
ہی جہان کے ابن جریر طبری ہین دوسرا غربی جیحون مین بخارا کی سمت پر ہی ابہر ایک شہر
اس نام کا ارض جبال مین ہی دوسرا نواحی اصبہان مین ابیورد خراسان کا شہر ہے
اردبیل آذربیجان کا شہر ہی اسفرائن خراسان کا شہر ہی اصبہان مشہور شہر ہے
فارس کا اصل اس شہر کے چارون طرف دجلہ ہی انبار ایک فرات کے کنارے پر
ہی پہلا شہر عراق کا ہی دوسرا ایک گانون ہی بلخ کا تیسرا مرو مین ہی ارجان فارس کا
شہر ہی اصطخر پرانا شہر فارس کا ہی ایلاق ایک نیشاپور مین دوسرا نواح بخارا مین تیسرا
بلاد شاش مین قریب فرغانہ ہی استراباد تین شہرون کا نام ہی ایک درمیان ساریہ و
جرجان کے دوسرا کرخ میسان مین تیسرا نواح نسا مین اعمال خراسان سے بیضا ارض فارس
کا شہر ہی بیضاوی صاحب تفسیر یہین کی تہی بابل ارض عراق کا شہر ہی بغداد
پہلے ایک قریہ تہا فارس کا پہر وہان شہر آباد ہو گیا بدخشان یہ اعلای طخارستان مین
آباد ہی بست سجستان کا ایک شہر ہی بلخ خراسان کا ایک عمدہ شہر ہی باخرز نواح خراسان
کا شہر ہی بغشور ہرات و مرو کے بیچ مین ہی بغوی یہین کے تہے باب بخارا کا ایک
گانون ہی بلاد دیلم یہ قزوین کے پاس ہین سب جبال ہین بخارا عمدہ شہر خراسان
فرس کا ہی امام بخاری یہین کے باشندے تہے تستر ارض اہواز کا شہر ہی تبریز
آذربیجان کا بلدہ ہی ترمذ ایک قریہ ہی بخارا کا جبال ایک مشہور ناحیہ ہی فارسی مین
اوسکو کوہستان کہتے ہین اسکے جانب شرق مین خراسان فارس غرب مین آذربیجان ہے
منظم بلاد اسکے اصفہان ری ہمدان قزوین ہین جرباذقان چہوٹا سا شہر ہے
کوہستان کا اصفہان و ہمدان کے بیچ مین جرجان قریب طبرستان ہی جوہستان
ہمدان کا ایک گانون ہی جوین ایک ناحیہ ہی درمیان خراسان و کوہستان کے امام الحرمین
جوینی اسی کی طرف منسوب ہین جیلان درمیان قزوین و بحر خزر کے ہی صاحب غنیۃ الطالبین

بیہین سکے تھے جو بڑا ایک قریہ نیسابور کا حلوان ہمدان و بغداد کے بیچ مین ہی ایک
نیسابور کے پاس ہی دوسرا کوہستان مین آخر مرز عراق ہی شہر ہی خراسان مشہور شہر
ہین ماوراء النہر کے خواف خاوران خراسان کے شہر ہین خوارزم بیان نہر
جیحون ہی بلاد بدخشان ست کنکر آئی ہی دامغان ری و نیسابور کے بیچ مین ہی رودبار
ارض جبال کے شہر ہین دیشور شہر ہی سمرقند ماوراء النہر کا شہر ہی طارت ترمن
مین منسن بخارا کے سناباذ طوس کا گانون ہی ہارون رشید کی قبر یہین ہی سرخس
مرو و نیسابور کے بیچ مین ہی سہرورد ارض جبال کا شہر ہی قریب زنجان سجستان
ایک بڑا ناحیہ ہی سجستان بن فارس کا بسایا ہوا سوس پرانا شہر خوزستان کا ہی سامرا
تکریت و بغداد کے بیچ مین ہی ۲۲۱ھ مین معتصم باللہ نے بسایا سندہ ہند و کرمان کے بیچ
ہی شعب بوان ایک زمین ہی بلاد فارس مین منجملہ چار جنت کے شیراز اسکو
احسن بلاد فارس کہا ہی شاذیاخ خراسان کا شہر ہی قریب نیسابور شہرزور دار بل و
ہمدان کے بیچ مین ہی شہرستان نیسابور و خوارزم کے درمیان ہی صاحب ملل و نحل
اسی جگہ کے تھے دوسرا قصبہ کورۂ نیسابور ہی ارض فارس سے تیسرے اصفہان کا نام بھی
شروان نوشروان کا آباد کیا ہوا ہی صنعا قصبہ بلاد یمن ہی ارض حجاز سے دنیا کی
چار جنتون مین ایک جنت یہ بھی ہی یہان صدہا محدث عامل بحدیث پیدا ہوئے جو مجتہد
مطلق تھے طبرستان یہ ناحیہ درمیان عراق و خراسان کے ہی طوس خراسان کا
شہر ہی عسکر مکرم اہواز کا شہر ہی عراق موصل سے عبادان تک طول مین قادسیہ
حلوان تک عرض مین ہی اسکو اعدل ارض اسد اصح تربت کہا ہی فارس مشہور ناحیہ ہی
اسمین پانچ کورہ ہین ایک ارجان جسکو کورۂ سابور کہتے ہین دوم اصطخر اسمین بہت شہر ہین
سوم کورۂ سابور ثانی چہارم شاذروان جسکا دار الملک شیراز ہی پنجم سوس فاراب
ماوراء النہر کا شہر ہی فیروزاباد ایک شیراز مین ہی دوسرا مرو سے تین کوس پر تیسرا

آذربیجان مین چوتھا ہرات کے پاس قنوج کی ریتی مین شہر منیہ قدیمی تخت
تربیت عالم صوفی حکیم شاعر محدث ہوئے چار سو برس سے یہ شہر ویران ہے ایک مسکن ہے
غلام کا موطن ہی قندھار بلاد ہند سے ہی متصل کابل کے قریب ہے یہ شہر ہے
چھوٹے شہر کو شہرستان کہتے ہین سابور نے اسکو بنایا اسکے قصے جو حدیث سنت
ابن ماجہ مین آئے ہین موضوع ہین قمارس جبال کا ایک بلد ہی اصفہان کے پاس
کوفہ اسکو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے شہر بنایا فرات کے کنارے پر آل بیت جنکی
سی کی طرف منسوب ہین کابل قرمانی نے کہا مدینۃ مشہورۃ بارض الہند و تعرف
واہلہا مسلمون و کفار انتہی کازرون فارس کا شہر ہی کرمان فارس و ترک
کے بیچ مین ہے کش قریب سمرقند کے ہی مکران ارض سند مین ہی ما وراء النہر
سے مراد شہر جیحون ہی یہان بہت سے مدائن و قری و مزارع عامرہ و غامرہ ہین مرو
شہر ہی خراسان سے ہی مدائن بنا اکاسرہ سے ہی ساحل دجلہ پر جانب شرقی
بغداد کے نیچے نسا خراسان کا ایک شہر ہی قریب سرخس فیروز بن یزدجرد کا بسایا ہوا
امام نسائی یہین کے تھے نصرآباد خراسان کا قریہ ہی نہاوند ہمدان کے پاس ہے
نیشاپور خراسان کا شہر ہی مسلم صاحب صحیح یہین کے تھے ہرات بلاد فارس کا
بہت عمدہ شہر ہی ہمدان من جبال سے ہی اہواز ایک قطر کبیر قاعدہ مملکت فارس
ہی یمن عمان سے نجران تک لنبا ہی قرمانی نے کہا اہلہا ارق الناس قلوبا والینهم
للحق سماہم اللہ تعالی الناس حیث قال ثم افیضوا من حیث افاض الناس اشارۃ لیقض
سے نکلتا ہی کہ علما یمن کی پیروی کرنا چاہیے کہ آدمی یمین مین سے نہ اوٹھا فرقہ زیادہ سے
کامل کوئی دیکھے ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے ابتداء اسلام سے ہمیشہ یہان کی حکومت
سنی حسن میں رہی علم حدیث کا یہ ملک منبع ہی یہان کے علما ہمیشہ مجتہد مطلق ہوا کئے متبع سنت
صحیحہ رہے انمین تقلید کا مرض پیدا نہوا اس بیماری سے خدا نے انکو تندرست رکھا تھا

ملک کا دار الملک رہا ہجر و شوکان اسی شہر کا ایک عمدہ قریہ ہی امام شوکانی یمین کے تھے قضا
کے قاضی القضاۃ تھے امام منصور بامر اللہ نے انکو اس عہدہ جلیلہ پر مقرر کیا تھا انھون نے بدعت
ردیہ کا کما حقہ قلع قمع کیا تھیہ قضا مطابق کتاب و سنت کے فرمائی بہر حال جتنے محدثین بلاد
و ممالک نواح فارس کے ہیں وہ سب مصداق حدیث مذکور کے ہین حدیث مذکور کو ایک شخص
مین منحصر کرنا وہ بھی اوس شخص مین جو کابل کا تھا نہ فارس کا انصاف کا خون کرنا ہی فارس ہی کا کوئی
سہی لیکن اہل حدیث ہیچ ہی نہ معروف اہل فارس نے کیا گناہ کیا ہی کہ باوجود مزید علم و فضل کے وہ مصداق
حدیث کے سوسے ٹھہرے فارس کے ملک مین باوجود اس طول و عرض بلاد و مدائن و قری کے
صرف ایک امام صاحب ہی اوسکے محل و موقع ٹھہرے انا للہ وانا الیہ راجعون

تنبیہ

امام ابو حنیفہ رحمہ کے باپ ثابت دادا زوطی تھے ابن خلکان نے کہا زوطی نبطی نام ہی تو زوطی
کابل کے تھے کابل ناحیہ معروف ہی بلاد ہند سے ۴۸۰ مین انکی قبر پر ایک مدرسہ بنایا گیا ۸۰
مین پیدا ہوئے ۱۵۰ مین مرگئے اسی آنکے وقت مین انس بن مالک عبد اللہ بن ابی اوفی
کوفے مین سہل بن سعد مدینے مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکے مین تھے مگر نہ کسی کو دیکھا نہ
کسی سے کچھ سیکھا یہ شاگرد تابعین ہین اس لیے تبع تابعین ٹھہرے مگر ابن حجر نے کہا ابن ابی اوفی
سے ایک حدیث روایت کی ہی خطیب نے کہا انس کو دیکھا ہی ذہبی نے کہا یعنی صغر سن مین
کسی نے کہا تین حدیثین انسے روایت کی ہین عینی نے کہا انکو ایک جماعت صحابہ سے سماع ہی
شیخ قاسم حنفی نے عینی پر اس نقل کا رد کیا علی قاری حنفی نے کہا سخاوی کہتے ہین معتمد عدم
روایت ہی صحابہ سے غرضکہ اگر یہ بات بھی مان لیجاوے کہ انکے طفولیت مین بعض صحابہ بعض
بلاد دور دست یا انس کوفے مین موجود تھے تو بھی رویت و روایت انکی اونسے صحیح طور پر ثابت
نہین ہوتی مجرد معاصرت سے کوئی شخص تابعی نہین ہو سکتا ہی اس باب مین اعتبار قول محدثین
کا ہی نہ فقہا و معتقدین کا انکا تو یہ حال ہی کہ در مختار مین لکھا ہی عیسی علیہ السلام جب آوینگے

انھین کے مذہب کے موافق حکم کرینگے علی قاری سے اسکا رد کیا ہی بعض حنفیہ نے امام مہدی
موعود کے مقلد ہونگے خضر نے ایک عمر دراز سے علم سیکھا ہی علی قاری نے اسکا رد بھی کیا ہی
ابن عربی نے کہا مقلد مہدی کے دشمن ہونگے شعرانی نے کہا انکا مذہب آخر مذاہب ہی انقطاع
مین یہ کشف اگر صحیح ہی تو وہ زمانہ اب آگیا کہ مذہب حنفیہ منقطع ہو جاوے اسلیے کہ مہدی موعود
کے ظہور کا وقت بھی بحسب مکشوفات و قرائن آثار نزدیک آگیا ہی مہدی کے وقت میں کوئی
مذہب نہوگا نہ حنفی نہ مالکی نہ شافعی فقط اتباع کتاب و سنت ہوگا اسیطرح عیسیٰ علیہ السلام تابع احکام اسلام
ہونگے موسیٰ علیہ السلام اگر زندہ ہوتے تو اونکو بھی کچھ چارہ سوای اتباع کے نہوتا عقود الجمان
مین کہا ہی کہ آخر ۲۰۰ھ مین ایک کتاب شائع ہوئی جسمین کچھ باتین بحق امام ابو حنیفہ لکھی تھین
اسلیے یہ کتاب مین نے اونکے مناقب مین لکھی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ تین سو برس پہلے بھی
کچھ لوگ حقیقت حال اس مذہب سے متنبہ ہو گئے تھے آخر اصحاب روی زمین موت مین
ابو الطفیل صحابی ہین انکا انتقال ۱۰۰ھ یا ۱۰۲ھ یا ۱۱۰ھ یا کچھ کم و بیش مین ہوا انس بن مالک
انسے بھی پہلے تھے امام صاحب کی عمر اوسوقت بہت کم ہوگی پھر روایت انسے کسطرح ہوسکتی ہے
بخاری بخارا کے مسلم نیسابور کے ابو داود سجستان کے ترمذی ترمذ کے نسائی نسا کے ابن ماجہ
قزوین کے تھے یہ سب ملک فارس کے رجال و ابطال و فحول ہین حدیث ابی ہریرہ جو صحیحین مین
ہی لناله رجال من هولاء انھین پر صادق آتی ہی انکے بعد اونیر جو انکے تلامذہ تھے مملکت
فارس سے اوٹھے ایک عالم اہل حدیث کا فارس سے نکلا یہ خبر گویا معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک علم ہی اعلام نبوت سے انکا علم امام ابی حنیفہ سے سو چند ہزار چند بلکہ لاکھ چند
زیادہ تھا و للہ الحمد یہ بات سارے کتب طبقات و تراجم سے بلا خلاف ثابت ہی امام صاحب کو
بعض اہل علم نے زیدی جہمی معتزلی مرجی کہا ہی قیاس و رای کا امام بتایا ہی حسکو انکے عیال
ٹھہرایا ہی اصحاب امہات ست مین کسیکی نسبت یہ جروح نہین کیے گئے پھر دعوی تقدم زمان حسب
فضیلت و تعلیم امام نہین ہوسکتا ہی امام صاحب اگر تابعی ہین تو ہون عہ دل یار شاد است یار دوستان

افضل تابعین سعید بن المسیب کو علم مین آدمیس قرنی کو زہد مین بتایا ہی پھر اونمین کی تقلید
کرنا اچھا ہوگا کہ الامثل فالامثل تاج سبکی و ابن عبد البر نے کہا ہی انکو بدی سے یاد نکرو
یہ افضل و اورع تھے انتہی اہل حدیث تو کسیکو بھی بدی سے یاد نہین کرتے سب کے سب دعا
کرتے ہین جرح و تعدیل جو ایک عمدہ فن علم حدیث کا ہی وہ اس بدی مین داخل نہین ہی خود
سبکی و ابن عبد البر نے برتا و اس علم کا کیا ہی مقلدین جب کسیکو دیکھتے ہین کہ تقلید ناس سے
مانع ہی تو اس منع کو امام صاحب کی بدی سمجھتے ہین یہ انکے عقل کا قصور ہی امام صاحب نے
تو یہی فرمایا ہی کہ اتباع کتاب و سنت کرو تقلید نکرو وہ تو یہ فرماکر چھوٹ گئے اہل اتباع اونکی
کینے پر چلے حنفیہ نے یہ کینا اونکا بالکل نہ سنا ایک نیا مذہب اونکا بجای خود پنچایت سے مقرر
کیا اوس مذہب کی تقلید کو واجب بتایا یہ لاکھون تفریعات جو اس مذہب مین نکلے ہین جنہ
طبقات والون نے نکالے ہیں خدا جانتا ہی امام صاحب کے فرشتون کو بھی اونکی خبر نہین تھی
امام صاحب اگر آج زندہ ہوتے تو بیزاری اونکی ان مقلدون سے نسبت اوس بیزاری کے
جو اہل اتباع کو مقلدون سے ہی زیادہ تر ہوتی خیر اب حشر و نشر بھی قریب ہی وہان یہ سب
جھگڑا چک جاویگا یہ فوائد جو اس جگہہ لکھے گئے گو خاطر عاطر اہل زمان پر ناگوار ہونگے لکن چندا
گواہی دل درد مند آگاہ ہی کہ مقصود اس بیان سے رد کرنا بدعات مقلدین کا ہی نہ توہین
ائمہ مجتہدین اعاذنا اللہ منہ یہ سب ہمارے ائمہ تھے سلف صلحا تھے آس امت کے امام
وقت کو جو حق پسندی حق گوئی پیروی حق چاہیے ویسی ہی انسے ثابت ہوئی ہی انھون نے
تبلیغ حق میں کوتاہی نہین فرمائی عوام جو اتباع ہر ناحق اذناب ہر ناحق ہوا کرتے ہین وہ انکی
ارشاد کے موافق اگر نچلے تو اسمین انکا کیا قصور ہی جسطرح صلحا امت اولیا ملت تابع حق
تھے اونھون نے کسیکو نہین کہا کہ تم ہماری گور پر گنبد بنانا نذر نیاز لانا ہمسے حاجت مانگنا مگر
اونکے مریدون نے بنانا اسمین او نپر کوئی الزام عائد نہین ہوتا مولوی اسمعیل شہید کی قبر پر
بعض نشناس ناس چڑھاتے ہین اپنا ایمان ستیاناس کرتے ہین بعضی لوگ سید احمد بریلوی کو

مہدی وسط شہر اکر غائب ہاتے ہین مثل روافض کے اونکے ظہور کا اعتقاد رکھتے ہین بھلا
کہو اسمین انکا کیا جرم ہی یہ تو سرخیل اہل رد شرک و بدعت تھے مگر جہل کا برا ہو ہمیشہ اہل علم کو
ان جاہلون سے حیات و ممات مین ایذا پہونچی سوای اہل حدیث و متبعین سنت کے کوئی
گروہ ایسا نہ دیکھا جسنے خلاف اپنے امام یا پیر کا نکیا ہو ایک یہی گروہ تو اس آفت سے بچگیا
باقی سب کے سب بدعت کے جال یا شرک کی دلدل مین پھنس کر رہگئے کانون مین سیسا ڈال کر
بیٹھ رہے کتنا ہی اونکو سمجھاؤ سو آیتین حدیثین سناؤ کب سنتے ہین کسکی بات مانتے ہین پشت با
پشت سے مرض تقلید سقیم قیاس علت رای وار جہل بیماری شرک و رد بدعت مین گرفتار
چلے آتے ہین اہل کتاب کے قدم بقدم چلتے ہین حدیث رسالت کو بنظر حقارت دیکھتے ہین
علماء حدیث کی توہین کرتے ہین مسائل منصوصہ کے منکر ہین فروع مدوسہ کے مقر ہین قرآن
و حدیث گویا انکے نزدیک منسوخ ہوگیا ہی یہی رای و قیاس محکم ہی کہتے ہین دین یہی ہی جو وقایہ
کنز قدوری درمختار وغیرہ مین لکھا ہی جو صحاح و سنن مین ہی وہ لائق عمل نہین ہے ؎

کوچۂ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے　　خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

یہ شکوہ کچھ خاص نسبت حنفیہ کے نہین ہی سارے مقلدین مذاہب مخترعہ اصحاب مشارب
مبتدعہ کا یہی شیوہ ہی ظلمت کو نور سمجھ لیا ہی نور کو دل سے دور کر دیا ہی اسلام خالص کے بعد
پھر کفر شرک بدع مین گرتے ہین خدا و رسول سے زیادہ محبت مجتہدین کی رکھتے ہین حالانکہ
حدیث شریف مین آیا ہی ثلاث من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ الایمان من کان الله
ورسولہ احب الیہ مما سواہما ومن یحب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود
فی الکفر بعد ان انقذہ الله منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار رواہ البخاری عن انس
دیکھو مصداق اس حدیث کے اہل حدیث ہین یا ارباب رای رثیث الانصاف لحسن

الاوصاف وبالله التوفیق

بیان فرق فرقان مجید

قرآن شریف مین کئی جگہ کئی چیزون کے حق مین یون فرمایا ہی کہ یہ چیز اور وہ چیز برابر نہین
ازانجملہ سورۂ آل عمران پارۂ چہارم لن تنالوا مین فرمایا ہی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء
بسخط من اللہ ومأواہ جہنم وبئس المصیر هم درجات عند اللہ کیا ایک شخص جو تابع ہی اللہ کے
مرضی کا برابر ہی اوسکے جو کما لایا غصہ اللہ کا اور ماوی اوسکا دوزخ ہی کیا بری جگہ پہونچا لوگ
کئی درجہ ہین اللہ کے ہان یعنی معلوم ہوا کہ متبع ومبتدع برابر نہین جسطرح نبی اور سب خلق برابر نہین
مراتب لوگون کے جدا جدا ہین سورۂ نسا پارۂ پنجم محصنات مین ارشاد کیا ہی لا یستوی
القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ باموالهم وانفسهم
برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا نقصان نہین اور لڑنے والے اللہ کی راہ مین اپنے
مال وجان سے فضل اللہ المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة
بڑائی دی اللہ نے لڑنے والون کو اپنے مال وجان سے اونپر جو بیٹھے ہین درجے مین اس
آیت مین یہ فرمایا کہ مجاہد غیر مجاہد برابر نہین ہین گو دونون اسلام مین برابر ہین لیکن درجہ مجاہد کا
بڑھا ہوا ہی مراد یہان جہاد فی سبیل اللہ ہی اگرچہ آیت ہر قسم کی جہاد کو جسمین مال وجان مین
صرف ہو شامل ہی سورۂ مائدہ پارۂ ہفتم اذا سمعوا مین فرمایا ہی قل لا یستوی الخبیث
والطیب ولو اعجبک کثرة الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون تو کہہ
برابر نہین گندا اور پاک اگرچہ تمکو خوش لگے کثرت گندی کی سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقل والو
شاید تمہارا بھلا ہو یعنی موافق حکم شرع جو ہاتھہ لگے وہ پاک ہی تھوڑا بھی بہتر خلاف شرع
جو ہاتھہ لگے وہ ناپاک ہی اوسکی زیادتی پر نظر نکرے بکری کا گوشت سیر بھر سور کے من بھر
گوشت سے بہتر ہی بیان حلال حرام رزق کا فرق بتایا حلال رزق وہ ہی جو ہاتھہ کی محنت
پیدا ہو یا ترکے مین یا ہبہ مین یا عطیۂ سلطنت مین ہاتھہ لگے یا مثل اسکے حرام رزق کی کئی صورت
شکلین ہین چوری خیانت رشوت غصب وغیرہ سورۂ انعام پارۂ مذکور مین ہی قل هل
یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون تو کہہ کب برابر ہو سکے اندھا اور دیکھتا کیا تم دھیان نہین

نہیں کرتے یعنی پیغمبر لوگ آدمی کے سوا کچھ اور نہیں ہو جاتے کہ اور غیب کا حال یا تین طلب یعنی ایک اندھے
اور دیکھنے کا فرق ہی تم سب اندھے ہو وہ دیکھتا ہی اسیطرح جو وارث انبیا ہین یعنی علما قرآن و حدیث
وہ دیکھتے ہین اعتقاد جو خلاف قرآن و حدیث لوگون کی رای پر چلتے ہین اندھے ہین اسلیے فرمایا کہ فرا
درمیان تو کر و دین مین آملیگا فتنہ کچہہ کم نہین ہی قیامت کی نشانی ہی سے آگہی یہ تحقیق وہ ہم
ایک مقلد را چو عیان تستکی ہر یکی چشم دیگران بیند۔ سورۂ انعام پارۂ ہشتم ولو اننا مین ہے اومن کان میتا
فاحییناہ وجعلنا له نورا یمشی به فی الناس کمن مثله فی الظلمات لیس بخارج منها کذلك زین
للذین کفروا ماکانوا یعملون بھلا ایک شخص کہ مردہ تھا پھر جِلا دیا اوسکو زندہ کیا دی اوسکو روشنی کہ لیے پھرتا ہے
لوگوں میں برابر ہی اوسکے کہ جسکا حال یہ ہی کہ اندھیرون میں پڑا ہی وہان سے نکل نہین سکتا اسیطرح بھلا دکھایا ہے
کافرون کو جو کام کرتے ہین یہ مثال فرمائی مومن کافر کی کہ مومن زندہ و با نور ہی کافر مردہ ہی اندھیرے مین پڑا ہوا
دونو برابر نہین سورۂ توبہ پارۂ دہم واعلموا مین ہے اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله
والیوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله والله لا یهدی القوم الظالمین کیا تم نے ٹھہرایا
حاجیوں کا پانی پلانا مسجد الحرام کا بسانا برابر اوسکے جو یقین لایا اللہ پر پچھلے دن پر لڑا اللہ کی راہ مین نہین برابر اللہ
پاس اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو یہان فرق بتایا کہ یہ دونو کام برابر نہیں مشرکون کی خدمت قبول نہیں
کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہی سورۂ ہود پارۂ دوازدہم ومامن دابة میں ارشاد کیا مثل الفریقین کالاعمی
والاصم والبصیر والسمیع هل یستویان مثلا افلا تذکرون مثال دونو فرقون کی جیسا ایک اندھا بہرا ایک دیکھتا
سنتا کیا برابر ہی دونو کا حال پھر کیا تم دہیان نہیں کرتے مراد دو فرقون سے ایک فرقہ کفار کا ہی جو خدا کی راہ سے
روکتے ہین اوسمین ٹیڑھا پن ڈھونڈتے ہین آخرت سے منکر مین یہی ہین جو ہار بیٹھے اپنی جان گم ہو گیا ان سے جو جھوٹ
باندھتے تھے ایسا فرقہ اس سے بدی میں لاجرم یہ کا گروہ ہی دوسرا فرقہ اہل اسلام کا ہی جو ایمان لائے نیکیاں کین اپنے رب
کیطرف جھکے عاجزی کی یہ ہین جنت کے لوگ یہاں ہمیشہ رہا کرینگے پہلے گروہ کو اندھا بہرا کہا دوسرے کو دیکھتا سنتا
بتایا دونو کا فرق بتلا دیا سورۂ رعد پارۂ ۱۳ وما ابری نفسی مین فرمایا قل هل یستوی الاعمی والبصیر ام هل تستوی
الظلمات والنور کہ کوئی برابر ہوتا ہی اندھا دیکھتا یا کہیں برابر ہی اندھیرا اوجیالا آخر آیت کے اول میں ایک سرکا

ذکر کیا ہی جسمین تفرقہ بیان فرمایا معلوم ہوا موحد مشرک کسیطرح برابر نہین ہوسکتا توحید عبادت وتوحید شرک کی
وتاریکی ہی آیت اسی سورہ وپارہ مین کہا ہی افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ہو اعمی انما یتذکر اولوا
الالباب بہلا جو شخص جانتا ہی کہ جو کچھہ اوترا تجکو تیرے رب سے تحقیق وہی حق ہی برابر ہوگا اوسکے جو اندہا ہی یہی سمجھتے ہین جنکی
عقل ہی یہ مثال ہی مومن کافر کی متبع جو قرآن وحدیث کو مانتا ہی مومن ہی متبع جو ان دونو کا انکار کرتا ہے
کو مونہ سے نکلے اندہا ہی آیت سورہ نحل پارہ ۱۴ ربما یود الذین مین کہا ضرب الله مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی
شیء ومن رزقناہ منا رزقا حسنا فہو ینفق منہ سرا وجہرا ہل یستوون الحمد لله بل اکثرہم لا
یعلمون الله نے بتائی ایک کہاوت ایک بندہ پرایا مال نہین مقدور رکہتا کسی چیز پر اور ایک جسکو ہمنے روزی
دی اپنی طرف سے خاصی روزی سو وہ خرچ کرتا ہی اوسمین سے چہپے کہلے کہین برابر ہوتے ہین سب تعریف
الله کو ہی پر بہت لوگ نہین جانتے یعنی الله ہر چیز کا مالک ہی جسکو جو چاہے دے بت کسی چیز کے
مالک نہین ہین بلکہ آپ پرایا مال ہین یہان فرق بتایا معبود برحق رب برحق کا رب باطل معبود باطل
سے آیت اسکے بعد اسی سورہ اسی پارے مین اسی آیت کے بعد یہ فرمایا وضرب الله مثلا رجلین
احدہما ابکم لا یقدر علی شیء وہو کل علی مولاہ اینما یوجہہ لا یات بخیر ہل یستوی ہو ومن
یامر بالعدل وہو علی صراط مستقیم بتائی الله نے ایک مثال دو مرد ہین ایک گونگا کچہہ کام
نہین کرسکتا وہ بوجہ ہی اپنے صاحب پر جسطرف اوسکو بہیجے کچہہ بہلا نکر لاوے کہین برابر ہی وہ
اور ایک شخص جو حکم کرتا ہی انصاف پر ہی سیدہی راہ پر یعنی خدا کے دو بندے ایک بت نکما نہ
ہل سکے نہ چل سکے جیسے گونگا غلام دوسرا رسول جو الله کی راہ بتاوے ہزارون کو آپ بہی
پر قائم ہی اوسکے تابع بہتر پایا اسکے آیت اسی سورہ اسی پارے مین فرمایا ہی افمن یخلق کمن لا یخلق
افلا تذکرون بہلا جو پیدا کرے برابر ہی اوسکے جو پیدا نکرے کیا تم سوچ نہین کرتے یعنی خالق
و عاجز برابر نہین اسمین انکار ہی مشرکون پر جو مخلوقات کو برابر خالق کے اعتقاد کرتے ہین کہان
وہ جسکو ہر چیز کے پیدا کرنے پر قدرت حاصل ہی ہر خیر و شر اوسکے خلق سے ہوتا ہی کہان وہ
جو کچہہ پیدا نکرسکے بلکہ خود مخلوق ہو جیسے انداد و اصنام و انبیا و اولیا و شیاطین و جن وغیرہ

کہ یہ سب مخلوق ہین خالق نہین سورۂ قصص پارۂ بستم اسمین خلق السموات مین ہی افمن وعدناہ
وعدا حسنا فهو لاقیه کمن متعناه متاع الحیاة الدنیا ثم هو یوم القیامة من المحضرین
بھلا ایک شخص جسکو ہمنے وعدہ دیا ہی اوسکو اچھا وعدہ سو اوسکو پانے والا ہی برابر ہی اوسکے
جسکو ہمنے برتنا دیا برتنا دنیا کے جیتے پہر وہ قیامت کے دن پکڑا آیا اس آیت مین فرق بتایا
مومن وکافر کا مومن سے وعدہ جنت کا ہی کافر کے لیے ہی متاع دنیا ہی فقط یہ دونو برابر
نہین ہوسکتے ایک کا چہلکا سا ہوگا دوسرا پکڑا جاویگا سورۂ احزاب پارۂ ۲۱ اکیسوین مین ہی
افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون بھلا ایک جو ہی ایمان پر برابر اوسکے ہی
جو بےحکم ہی نہین برابر ہوتے یعنی یہ دونو اسکے بعد فرمایا ہی جو لوگ ایمان لاے کیے کام بھلے اونکو
باغ ہین رہنے کے مہمانی اوسپر جو کرتے تھے اور جو فاسق ہوئے اونکا گھر ہی آگ جب چاہین کہ
نکل پڑین اوسمین سے اولٹے جاوین پہر اوسی مین اور کہا جاوے اونسے چکھو آگ کی مار جسکو
تھے تم جھٹلاتے معلوم ہوا فسق کا اطلاق کافر پر بہی آتا ہی جسطرح مسلمان بےحکم پر یہ لفظ
بولا جاتا ہی سورۂ فاطر پارۂ ۲۲ ومن یقنت مین فرمایا وما یستوی البحران هذا عذب فرات
سائغ شرابه وهذا ملح اجاج برابر نہین دو دریا یہ میٹھا ہی پیاس بجھاتا ہی پینے مین چلتا ہی
اور یہ کھاری کڑوا یعنی کفر واسلام برابر نہین خدا کفر کو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونو سے
فائدہ ملیگا مسلمانون سے قوت دین کے کافرون سے جزیہ خراج جیسے گوشت کہ میٹھے کھاری
دونو سے نکلتا ہی یعنی مچھلی گہنا اسی سورے مین اسی پارے مین کئی آیت کے بعد فرمایا ہی
وما یستوی الاعمی والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما
یستوی الاحیاء ولا الاموات برابر نہین اندھا دیکھتا نہ اندھیرا اوجالا نہ سایہ نہ لو نہین
برابر جیتے نہ مردے یہ الفاظ عامہ شامل ہین ہر خیر وشر ہر زشت وخوب ہر راحت وزحمت
ہر حق وباطل ہر صواب وخطا کو سورۂ ص پارۂ ۲۳ مین ہی ام نجعل الذین امنوا وعملوا
الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار کیا ہم کرینگے ایمان والونکو

جو کرتے ہین نیکیان برابر اونکے جو خرابی ڈالین ملک مین کیا ہم کر دینگے ڈر والون کو برابر ڈھیٹھ
لوگون کے اسمین یہ فرمایا کہ نیک و بد متقی و فاجر برابر نہین یعنی مومن اچھے ہین کافر مفسد ہین
متقی اچھے ہین فاسق فاجر اونکی برابر نہین سُورۂ زمر پارہ ۲۳ وہ آیۃ مین فرمایا ہی قل ہل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب۔ تو کہہ کوئی برابر ہوتے
ہین سمجھ والے اور بے سمجھ نہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی بیان صراحت ہی اس بات کی کہ عالم
جاہل برابر نہین عالم کو عقلمند بتایا اس سے معلوم ہوا کہ جاہل عقلمند نہی نہ عقلمند اس آیت سے
پہلے یہ کہا تھا جب لگی آدمی کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہو کر اوسکی طرف پھر بخشے اوسکو
نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہراوے اسکی برابر
اکوتا کہ بہکاوے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لی ساتھ اپنے منکری کے تھوڑے دن تو سب
آگ والون مین بھلا جو ایک بندگی مین لگا ہی گھڑیون رات کو سجدہ کرتا کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہی
آخرت کا امید رکھتا ہی اپنے رب کے مہر کی یہ فرق بیان کیا مشرک و موحد عابد کا اور اشارہ کیا
کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہی یہ دو نو آدمی برابر نہین ہین اس جگہ اہل شرک سے نفی علم
کی معلوم ہوا کہ مشرک کتنا ہی پڑھ جاوے کیسی ہی حکمت نکالے کسی حد بے کی اوسکو عقل کیون نہو
وہ درحقیقت جاہل ہی موحد عابد گو فن حکمت نجانے فن معقول نہ سیکھے پر عالم ہی اسی طرح حال
مقلد و محقق کا ہی کہ پہلا جاہل ہے پچھلا عالم ہی سُورۂ زمر پارۂ مذکور مین دوسری جگہ فرمایا ہی
ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون و رجلا سلما لرجل ہل یستویان مثلا
الحمد للہ بل اکثرہم لا یعلمون۔ اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہی اوسمین کئی شریک
ضدی ایک مرد ہی پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہی انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پر وہ
بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے یعنی ایک غلام جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نسمجھے تو اوسکی پوری خبر
نلی ایک غلام جو سارا ایک ہی کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے پوری خبر لی یہ مثال ہی اونکی جو ایک
رب کے بندے ہین اور جو کئی رب کے بندے انتہی مطلب یہ کہ موحد مشرک برابر نہین

یہ مثال مقلدین پر بھی صادق آتی ہی دیکھو متبع ایک ہی رسول کے تابع ہین اہل تقلید نے
کتنے مولوی صاحب پیشوا ٹھہرا لیے ہین اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ
سورۂ مومن پارہ ۲۴ فمن اظلم مین ہی وما یستوی الاعمی والبصیر والذین آمنوا وعملوا
الصالحات ولا المسیء قلیلا ما تتذکرون برابر نہین اندھا اور دیکھتا نہ ایماندار جو نیک
کام کرتے ہین نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو یعنی ایکدن چاہیے کہ انکا فرق کھلے اسکے بعد فرمایا
تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمین دہوکا نہین لیکن بہت لوگ نہین مانتے یعنی قیامت کا انکار
کرتے ہین حالانکہ قیامت بے شک آئیگی سب آسنے نہ ہیگی آ ہو سوا اسلام کے جتنے ہوتے دنیا
مین ہین سبکو قیامت کا انکار ہی گو اونکے کتب قدیم یا مذہب سابق مین ذکر قیامت کا موجود
ہو جیسے توریت انجیل وغیرہ مین یہ لوگ اہل کتاب کہلاتے ہین مگر مضمون کتاب کے منکر ہین ان
دونو کتابون سے معاد جسمانی ثابت ہی یہ کہتے ہین نہین اگر ہی تو فقط روحانی ہی اب اوس
روحانی کیسے ادا پتا نہین چلتا صاف صاف انکار ہی جو کچھ ہی یہی دنیا کا جینا مرنا ہی مرے
پیچھے کسی نے دیکھا کہ کیا ہوگا جو بات عقل مین نہ آوے جو چیز آنکھ سے نظر نہ پڑے بھلا اوسکی
توقع پر نقد چھوڑنا اور ادہار کے پیچھے لگنا بے عقلی نہین تو پھر کیا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
اس آیت مین یہ فرق بتایا کہ صالح و فاسق برابر نہین وہ دیکھتا ہی قیامت پر یقین لاتا ہی یہ اندھا
ہی اسکو قیامت کا آنا نہین سوجھتا اگر سوجھتا ہوتا تو یہ جرأت فسق و فجور و اصرار عمل پر نہوتی
سورۂ حم سجدہ پارہ ۲۴ مین ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن
برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر اسمین فرق بتایا نیکی بدی کا اور یہ سکھلایا کہ
بدی کا جواب نیکی سے دینا اچھا ہی گو دل مین دوست نہو ظاہر مین اس برتاؤ سے دشمن دوست
ہو جاتا ہی اسکے بعد یہ کہا ہی کہ یہ بات ملتی ہی اونھین کو جو سہار رکھتے ہین جسکی بڑی قسمت ہی
دیکھو متبعین سنت مقابلہ اہل بدعت مین کیا کچھ صبر نہین کرتے اونکے دشنام کے جواب مین اپنی
تہذیب نہین چھوڑتے سورۂ جاثیہ پارہ ۲۵ الیہ یرد مین فرمایا ہی ام حسب الذین اجترحوا

السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون کیا خیال رکھتے ہین جنہون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کر دینگے اونکو برابر اونکے جو یقین لائے اور کئی کام بھلے ایک سا ہی اونکا جینا مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین معلوم ہوا کہ برون کا جینا مرنا نیکون کے جینے مرنے کی برابر نہین نیکون کے دونو حال اچھے برون کے دونو حال برے حدیث مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے کو دیکھکر فرمایا کہ یہ مستریح ہی یا مستراح منہ صحابہ نے کہا مستریح کون مستراح منہ کون فرمایا مستریح وہ ہی جو مرکر دنیا کے آفات سے چھوٹ گیا ایمان کی تکلیف سے نکل کر آرام مین ہو گیا مستراح منہ وہ ہی جسکے مرنے سے لوگون نے چین پایا اوسکے ظلم وایذا رسانی سے خلق کو نجات ملی وکما قال

تو چنان زی کہ جو میری برہے   نہ چنان گر تو میرے برہہت

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پارۂ ۲۶ حٰمٓ مین ارشاد کیا ہی افمن کان علی بینۃ من ربہ کمن زین لہ سوء عملہ واتبعوا اھواءھم بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھے راہ پر اپنے رب کی برابر ای اوسکے جسکو بھلا کر دکھایا اوسکا کام چلتے ہین اپنی خواہشون پر اسمین فرق بتایا درمیان متبع و مبتدع کے متبع دلیل پر چلتا ہی مبتدع تابع ہوا ہی سورۂ حدید پارۂ ۲۷ قال فما خطبکم مین فرمایا ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا اون لوگون کا درجہ بڑا ہی اونسے جو خرچ کرین اوس سے پیچھے اور لڑین سبکو وعدہ دیا ہے اللہ نے خوبی کا یہ آیت اگرچہ حق مین صحابہ کے اوتری ہی لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا مطلب یہ ہی کہ حاجت وضرورت کیوقت جو کام اللہ پاک کے لیے کیا جاوے اوسکا اجر اوس کرنے والے کا درجہ بڑا ہی اوس سے جو وقت فراغت کے کام کرے اسی لیے حدیث مین آیا ہی کہ زمانۂ فتنے مین عبادت کرنا ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا فساد کے وقت سنت پر چلنا برابر سو شہید کے ثواب لینا ہی جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو پھر کیا ہو گیا

بہت ہوا تو اوس کام کی مزدوری مل گئی یہ تو نہوا کہ خلعت ملتے عہدہ ملتا منصب بڑھتا
درجہ بلند ہوتا قرآن شریف مین جتنے فرق بیان کیے ہین اونکا ظہور اگرچہ وقت نزول
قرآن موجود تھا لیکن اس زمانۂ آخر مین پورا پورا ڈول اوسکا نظر آتا ہی لوگ یہ سمجھتے ہین
کہ جنکے حق مین یہ آیتین اوتری ہین وہ گذر گئے ہو چکے یہ نہین سمجھتے کہ مصداق اونکا قیامت تک
پایا جاویگا کوئی بلا آفت خرابی ایسی نہین ہی کہ جو اوسوقت تھی اب نہو اتنی بات ہی کہ اہل ایمان
کو جو متبع کتاب و سنت ہین یہ مصداق ہر زمانے مین معلوم ہوتا رہتا ہی جو متبع با بشم
رای و قیاس ہین اونکو نہین سوجھتا سورۂ حشر پارۂ ۲۸ قد سمع اللہ مین فرمایا ہی لا یستوی
اصحاب النار و اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون برابر نہین لوگ دوزخ
کے اور لوگ بہشت کے بہشت کے لوگ وہی ہین مراد کو پہونچے یہان ذکر دوزخیونکا شاید
اسلیے پہلے کیا گیا ہی کہ دوزخ والے بہت ہین بہشت والے کم ہین دیکھو آدم سے لیکر اسدم
تک جتنی امتین گذرین جنمین پیغمبر آئے اونمین ایمان لانے والے کم تھے مٹھی بھر باقی سب کے
سب کافر رہے خواہ دنیا مین اونپر عذاب آیا یا نہ آیا یہ سب دوزخی ہین بے گنتی بے شمار ہین
بہشت والے اونمین بہت کم ہوئے سب سے زیادہ بہشتی یہی مسلمان ہین لیکن جبکہ شرک و
بدعت و کفر سے جلی ہو یا خفی بچتے رہین نہین تو پھر وہی بات ہی جو قرآن مین فرمایا ہی وما
یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون معلوم ہوا کہ ایمان زبانی کے ساتھ کفر و شرک بھی
جمع ہوتا ہی یہ بات نہین ہی کہ جتنے مومن سے اقرار ایمان کا کیا کلمہ پڑھا اوسکو شرک نقصان
نہ پہونچائے جو لوگ ایمان لا کر مسلمان بنکر اعمال شرکیہ و کفریہ افعال فسقیہ و بدعیہ کرتے ہین
جیسے گور پرستی پیر پرستی امام پرستی مجتہد پرستی تقلید پرستی انداد پرستی تربت پرستی تعزیہ پرستی
بدعت پرستی دولت پرستی شہوت پرستی حکومت پرستی زر پرستی زن پرستی وغیرہ یہ درحقیقت
ایمان کو بھول گئے ہین نام کے مسلمان ہین کام کے مشرک ہین اسی لیے اس آیت شریف کے اول
مین یہ فرمایا تھا ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے چاہیے دیکھ لے کوئی جی کیا بھیجا ہی کل کے لیے

ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہی جو کرتے ہو مت ہو ویسے جنھون نے بھلا دیا اللہ کو پھر
اوسنے بھلا دیئے اونکو اونکے جی وہی لوگ ہین بےحکم پھر اس آیت کے آخر مین یہ کہا اگر ہم
اوتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھتا وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے یہ کہاوتین
ہم سناتے ہین لوگون کو شاید وہ دہیان کرین یعنی کافرون کے دل بڑے سخت ہین کہ
یہ کلام سنکر ایمان نہین لاتے اگر پہاڑ سنیے تو وہ بھی دب جاوے انتہی سورہ نون پارہ
۲۹ تبارک الذی مین ہی افنجعل المسلمین کالمجرمین ما لکم کیف تحکمون کیا ہم
کرینگے حکم بردارون کو برابر گنہگارون کے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹھہراتے ہو معلوم ہوا کہ
مسلمان و نافرمان برابر نہین اسکے بعد یون فرمایا ہی ام لکم کتاب فیہ تدرسون
کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہی جسمین تم پڑھ لیتے ہو ان لکم فیہ لما تخیرون اوسمین
ملتا ہے تمکو جو پسند کرو ۔

بیان علم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کیا چاہتا ہی اوسکو
دین مین سمجھ دیتا ہی لوگ ایسے ہین جیسے سونے چاندی کی کان جو جاہلیت مین بھلا تھا وہ
اسلام مین بھی بھلا ہی جب علم سیکھ لے آدمی جب مرتا ہی عمل کرنا اوسکا موقوف ہوجاتا ہی
مگر تین چیزین باقی رہتی ہین ایک صدقہ جاریہ دوسرے علم جس سے کسی کو نفع ہو تیسرے
ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے صدقہ جاریہ جیسے مسجد پل سرای نہر یا درخت میودار
سایہ دار لگانا علم جیسے دین کی کتابین مطابق قرآن و حدیث تالیف تصنیف کرنا اس سے
علما کی بڑی فضیلت ہی جنکی تالیف سے ایک عالم کو نفع ہی علم سے مراد اس جگہ دین کا علم
ہی نہ علم کلام و علوم فلاسفہ وغیرہ دین کا علم وہی ہی جو قرآن و حدیث مین ہی نہ وہ جو
کتب رای و قیاس مین ہی اولاد صالح خدا کے فضل سے نصیب ہوتی ہی جو کوئی چلتا ہی
طلب علم کے رستے مین آسان کر دیتا ہی اللہ اوسکو رستہ جنت کا اسمین فضیلت ہے

طالب العلم کی علم ایکبارگی چھپا نہین جاتا لکن یا مطلق لے لیا جاتا ہی کہ اہل علم مرجاوین
کوئی عالم نرہے لوگ جاہلون کو رئیس بنا دین اونسے پوچھا جاوے وہ بغیر علم کے فتوی
دین تو دوسرون کو گمراہ کرین آپ گمراہ ہون جسنے نکالی اسلام مین راہ اچھی اوسکو اجر ہی
اپنا اور اوسکا جو اوسپر چلا بے نقصان کے جسنے نکالی بری راہ اوسپر وبال ہی اپنا اور
اوسکا جسنے اوسپر عمل کیا بلا نقصان راہ نیک کا نکالنا یہ ہی کہ سنت مردہ کو زندہ کرے
بدعت تازہ کو مارے منکر کو دور کرے بری راہ کا نکالنا یہ ہی کہ دین مین سنت کو چھوڑ کے
بدعت نکالے یا بدعت کی طرف بلاوے طالب علم کے لیے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہین
عالم کے لیے سب آسمان زمین کی چیزین مغفرت مانگتے ہین یہانتک کہ مچھلی پانی مین عالم کی بزرگی
عابد پر ایسی ہی جیسے چودہوین رات کے چاند کی بزرگی سب تارون پر علما وارث ہین
پیغمبرون کے پیغمبرون نے نہ دینار چھوڑا نہ درہم یہی علم چھوڑ گئے جسنے اوسکو لیا وہ بڑا
نصیب والا ہی ادریس کو علم تھا وہ آسمان پر پہونچے قارون کے پاس مال تھا وہ تحت الثری
مین گیا عالم کو عابد پر ویسی ہی فضیلت ہی جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادنے
امتی پر اللہ و فرشتے و سارے آسمان زمین والے چیونٹی اپنے بل مین مچھلی تک سب دعای خیر
کرتے ہین اوسپر جو لوگون کو اچھی بات سکھاتا ہی آچھی بات قرآن ہی آچھی چال حدیث ہی
بندون مین اللہ سے وہی ڈرتے ہین جو عالم ہین تیسے جاہل کو خوف خدا نہین ہوتا جنت ڈرنے
والون ہی کے لیے ہی جب لوگ جاہیا سے دین سیکھنے کو آوین تو اونسے بھلائی کرے حکمت
کی بات حکیم کا مطلب ہی جہان کہین اوسے پاوے وہی اوسکا زیادہ مستحق ہی قرآن و حدیث
مین مراد لفظ حکمت سے علم سنت ہی نہ حکمت یونان ایک عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ
بھاری ہی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہی جیسے کوئی سور کو
جواہر موتی سونا پہناوے نااہل وہ ہی جو علم دنیا کمانے کو لوگون سے مجادلہ مکابرہ کرنے کو
سیکھتا ہی نہ آخرت درست کرنے کو منافق مین حسن خلق و علم دین جمع نہین ہوتا جو علم کو حاصل

کرنے کے لیے نکلتا ہی وہ اللہ کی راہ مین چلتا ہی جب تک پھر کر آوے متعلم کا طلب کرنا کفارہ ہی پچھلے گناہونکا
تو مسکا پیٹ علم سے نہین بھرتا یہانتک کہ انجام اوسکا جنت ہی جس سے کوئی بات علم کی پوچھین اور وہ اوسکو
چھپاوے قیامت کے دن اوسکو آگ کی لگام لگا دینگے جسنے علم اسلیے سیکھا کہ مولویونسے مقابلہ کرے بیوقوفون
سے لڑے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے اوسکو خدا آگ مین داخل کریگا جسنے وہ علم سیکھا جس سے خدا ملتا ہے
مگر اسلیے کہ کچھ سامان دنیا ملے وہ قیامت کے دن بہشت کی بو بھی نپاویگا جسنے حدیث سنی اوسکو یاد رکھا اللہ
اوسکو سرسبز رکھیگا جسنے حدیث سنکر دوسرےکو پہونچائی جیسی سنی تھی وہ ہرا بھرا رہیگا اسلیے کہ کبھی
وہ اس سے ولے سے زیادہ اوسکو یاد رکھتا ہی حضرت پر جھوٹی حدیث بنانا دوزخ مین اپنا
ٹھکانا مقرر کرنا ہی جسنے قرآن مین اپنی رائی سے کچھ کہا وہ جہنم مین بیٹھے گا جسطرح اہل
بدعت وہوا قرآن کی تفسیر بدون علم کے اپنی رائی سے لکھتے کہتے ہین قرآن مین اگر رائی
سے کہا اور ٹھیک بھی کہا تو بھی چوک گیا قرآن مین لڑنا جھگڑنا کفر ہی کچھ لوگ قرآن مین
اختلاف کرتے تھے حضرت نے فرمایا اگلے لوگ یون ہی تباہ ہوئے خدا کی کتاب مین بعض
آیات کو بعض سے لڑا مارا کتاب تو اسلیے اوتری ہی کہ بعض اوسکا بعض کی تصدیق کرے
تم بعض کی بعض سے تکذیب نکرو جو جانو وہ کہو جو نجانو تو اوسکو عالم کے سپرد کرو علم یہی محکم
قرآن ہی یا سنت قائم یا فریضۂ عادلہ اسکے سوا جو ہی وہ فضول ہی جس بے علم سے فتوے
لیا جاوے اوسکا گناہ فتوی لینے والے پر ہی جاہل لوگ ہمیشہ یا اکثر اہل رائی سے فتوی
لیتے ہین گنہگار ہوتے ہین اہل سنت سے فتوی لین تو دونو اچھے رہین مغالطے کے
سوال کرنا منع ہی احمق اسکو قابلیت جانتے ہین حیرت الفقہ بنائی ہی قریب ہی لوگ
اونٹون پر چڑھ کر علم سیکھنے کو جاوینگے مدینے کے عالم سے زیادہ کسیکو اعلم نپاوینگے ابن عیینہ
نے کہا مراد امام مالک ہین اسمین شک نہین کہ موطا کتاب قدیم اور نہایت مبارک ہی صحت
مین بے مثل ہی لیکن اخبار و آثار اوسکے بخاری وغیرہ مین آگئے ہین بخاری مین سارا علم
مدینے ہی کا علم ہی یعنی سنت صحیحہ رسول خدا اوسپر جو عمل کرے جو کوئی اوسکو سیکھے دنیا

بخشا اور یہی اللہ تعالی ہر صدی کے سرے پر ایک ایسا شخص اس امت کے لیے بھیجتا ہے
جو دین کو تازہ کر دیتا ہی سو برس مین غالباً راہ و رسم دین کو تغیر ہو جاتا ہی اسلیے ایک
بندۂ خدا شروع صدی پر آکر معروف کو ہاتھ یا زبان سے تازگی بخشتا ہی بدعات و محدثات
کو مٹاتا ہی ہر صدی کے سرے پر اب تک یہی ہوا اُن مجددین کے نام حجج الکرامہ مین لکھے ہین
تجدید کے یہی معنی ہین پرانی بات کو نیا کرنا نہ یہ کہ نئی بات نکالے پرانی بات کو مٹاوے
ایسا آدمی مجدد نہین ہی مخرب دین ہی جو بدعتی مقلد ہو کر دعوی تجدید کا کرے رای و
قیاس کو زندہ کرے اوسکی ایسی مثال ہی کہ چھوٹا موٗنہ بڑی بات اس علم کے اوٹھانے
والے ہر پچھلے زمانے مین وہ ہین جو عادل ہین بڑھ بڑھ کر باتین کرنے والون کی تحریف کو
دور کرتے ہین اہل باطل کی چھین جھپٹ کو جاہلون کی بات بنانے کو مٹاتے ہین یہ کام
اس امت مین خاص محدثین نے کیا انکو رسول خدا نے عدول فرمایا اورون کو ہمنے [illegible]
عادل ٹھہرایا دیکھو دو نو امر مین کتنا فرق ہی جسکو موت آجاوے اور وہ طلب علم مین ہو
اسلیے کہ اسلام کو زندہ کرے تو اوسمین اور نبیون کے بیچ مین فقط ایک درجے کا فرق
ہی محدثین مرتے دم تک طلب حدیث مین رہے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون
کے رستے کا سفر کیا امت کو زبان سے تالیف سنن سے ایک ایک حدیث پہونچائی
اللہ تعالی ہمکو بھی اسی طلب و اشاعت مین مارے دین کا عالم کیا اچھا آدمی ہی اگر اوسکی
طرف حاجت ہو تو نفع دے اگر نہو تو خود بے نیاز ہی طالب علم کو اگر علم حاصل ہوا تو دہرا
اجر ہی نہ ملا تو اکہرا اجر ہی مرنے کے بعد یہی علم جسکو پھیلایا ہی کام آتا ہی اسی لیے
اہل علم مرتے دم تک پڑھتے پڑھاتے رہتے ہین جو طالب علم کے رستے مین چلا اوسپر جنت
کا رستہ آسان ہوا علم کا زیادہ حاصل کرنا زیادہ عبادت کرنے سے بڑھ کر ہی ابن عباس نے
کہا ایک ساعت درس علم کرنا ساری رات کے جگنے سے یعنی عبادت سے بہتر ہی نصیر الدین
دہلوی نے کہا ایک مسئلہ معلوم کرنا ہزار رکعت نفل سے افضل ہے حضرت کا گذر مسجد پر

ہین جنکا پیٹ نہیں بھرتا ایک علم میں گھسا ہوا دوسرا دنیا میں سو یہ دو برابر نہین علم والا خدا کی رضامندی میں بڑھتا جاتا ہی دنیا دار اپنی سرکشی مین زیادہ ہوتا جاتا ہی اس سے فضیلت علم کی مال و دولت پر ثابت ہوئی عالم سے خدا ہر دم راضی ہی دولتمند سے ہر لحظہ ناراض ہی علم ایسی دولت ہی جتنا صرف کرو بڑھے مال جتنا اوٹھاؤ کم ہو مال کو چور لیجاتے ہین علم کو کوئی چرا نہین سکتا مال کی حفاظت کرنا پڑتا ہی علم خود حافظ عالم کا ہوتا ہی آدم علیہ السلام کو فقط علم لغت یعنی اسماء اشیاء دیا گیا تھا مسجود ملائک ہوئے جسکو علم قرآن و حدیث دیا گیا ہی وہ دیکھئے وہان کس مرتبہ عالی کو پہونچیگا شکاری کتے کو علم شکار سکھایا جاتا ہی اسلیے اوسکا شکار حلال ہی یہ شرف اوسکو بطفیل علم کے حاصل ہوا علم کی فضیلت لکھنے کو ایک دفتر چاہیے سمجھدار کو ایک حرف بہت ہی

ذم علماء دنیا دار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ اس امت کے دین میں حقیقت میں قرآن پڑھتے ہین پھر کہتے ہین امیرون کے پاس چلین کچھ دنیا حاصل کرین دین مین اوسے جدا رہیں مگر یہ کہان ہوسکتا ہی کانٹے کے درخت سے کانٹا ہی ہاتھ آتا ہی اسیطرح امیرون کے قرب سے خطائین حاصل ہوتی ہین محدثین ہمیشہ امرا سے الگ رہتے اور رہے تو اونکی اچھی کینچ سے فقیہ لوگون نے بڑے بڑے عہدے حاصل کیے پھر اوسی آگ سے یا اونکے دھوئین سے بچ سکے اگر علم کو بچاتے اور جو اوسکا اہل تھا اوسکو سکھاتے تو اہل زمانے کے سردار ہوجاتے لکن بھولے اہل دنیا کو سکھایا تاکہ دنیا ملے اسلیے اونکے نزدیک بھی حقیر ہوگئے علم کی آفت یہی ہی کہ اوسکو بھول جائے یا نااہل کو سکھائے کعب احبار سے کسی نے پوچھا ارباب علم کون ہین کہا جو عمل کرتے ہین علم پر کہا کون چیز علم کو علما کے دلون سے نکالتی ہے کہا لالچ دنیا کہ کسی آدمی نے حضرت سے حال شر کا پوچھا کہا تم مجھسے شر کو کیون پوچھتے ہو خیر کا حال پوچھا کرو پھر فرمایا شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء سب شرون مین بدتر شر برے علما ہین سب

خیرون مین بہتر خیر خیار علما وہین سب سے بدتر درجہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہین جنے
اپنے علم سے نفع نہ لیا عمر بن خطاب نے کہا تم جانتے ہو کون چیز اسلام کو ڈہاتی ہی کہا نہین
فرمایا لغزش عالم کی جدل منافق کا قرآن سے حکم گمراہ اماموں کا یہ تینوں چیزین مدت دراز
سے اس امت مین موجود ہین دن بدن انکے ترقی ہی جو علم دلمین ہی وہ نافع ہی جو فقط
زبان پر ہی وہ اللہ کی حجت ہی بنی آدم پر ابن مسعود نے کہا ای لوگو جسکو کوئی چیز علوم
ہو وہ اوسکو کہے جسکو معلوم نہو وہ اللہ اعلم کہے یہ بھی ایک علم ہی کہ نامعلوم میں اللہ
اعلم کہے خدا نے اپنے نبی کو فرمایا ہی وما انا من المتکلفین یہ علم دین ہی دیکھو کس سے
اس دین کو تم حاصل کرتے ہو جو عالم متقی خوش عقیدہ نہو اوسکا ہرگز شاگرد نہبنے وہ ضرور
شاگرد کو گمراہ کردیگا پناہ مانگو جب الحزن سے کہا جب الحزن کیا ہی فرمایا ایک جنگل ہی
جہنم مین جس سے خود جہنم پناہ مانگتی ہی ہر دنمین چار سو بار کہا اوسمین کون جاویگا فرمایا
قاری ریاکار برے مبغوض نزدیک خدا کے وہ قاری ہین جو امیرون کے پاس جایا کرتے ہین
زمانہ نبوت مین جنکو قرآن یاد ہوتا قرآن کے احکام معلوم ہوتے اونکو قرا کہتے تھے
جنکو حدیث یاد ہوتی وہ حفاظ کہلاتے تھے جو زاہد و صالح ہوتے اونکا نام فقہا تھا اب
فقیہ اوسکو کہتے ہین جسکو نہ قرآن آوے نہ حدیث کسی مجتہد کی رای و قیاس کا مقلد ہو
جس علم سے نفع نہین وہ جیسے ایک خزانہ جسمین سے کچھ بھی راہ خدا مین صرف نہو فرمایا
سیکھو علم سکھاؤ لوگون کو فرائض سیکھو سکھاؤ قرآن پڑہو پڑہاؤ مین مرنے والا ہون اور علم
بھی جلدی مرجاویگا فتنے ظاہر ہونگے دو آدمی ایک فریضے مین اختلاف کرینگے کسی کو
نپاوینگے جو اونکے بیچ مین فیصلہ کرے اس زمانے مین یہ علم فرائض بالکل کم ہوگیا اوسپر عمل
کرنے والے کم ہوگئے حضرت کا فرمانا درست ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک
بات کا ذکر کیا کہ یہ جب ہوگی کہ علم جاتا رہیگا زیاد بن لبید نے کہا علم کیونکر جاویگا ہم تو
قرآن پڑھتے اور اپنی اولاد کو پڑہاتے ہین اور وہ اپنے بچون کو سکھاتے ہین قیامت تک

فرمایا تیری مان تجکو روو می مین تو سمجتا تھا کہ تو مدینے کے لوگونمین سب سے زیادہ سمجہدار
فقیہ ہی کیا یہ یہود و نصاری توریت انجیل نہین پڑہتے ہین کسی چیز پر جو اونمین ہے
عمل نہین کرتے اس سے معلوم ہوا کہ بقاء علم بقاء عمل پر موقوف ہی جب عمل نہ ہوا تو علم
نہ ہا یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہی آج کل جتنے نصاریٰ
دیکھے سب برای نام نصرانی ہین اور در حقیقت دہری انجیل سے بھی انکو کچھ کام نہین اسلام
سے تو پہلے ہی الگ ہو چکے ہین افسوس تو یہ ہی کہ علماء اسلام نے بھی عمل چھوڑ دیا جاہل
لوگ اگر نہ ہہکین تو کیا ہو حضرت کا معجزہ سنو فرمایا ہی قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایسا
زمانہ کہ نرہیگا اسلام سے مگر نام اور نہ قرآن سے مگر نشان مسجدین آباد ہونگی مگر ہدایت
سے ویران علماء بدتر ہونگے اونکے جو آسمان کے نیچے ہین انھین کے پاس سے فتنہ نکلیگا
انھین مین لوٹ کر جاویگا اس حدیث کا مصداق اس زمانے مین خوب پورا پورا موجود ہے
مسجدین بہت بنتی ہین مگر ہدایت کا نام نہین عبادت کا کام نہین قرآن رات دن لاکھون
چھپتے ہین ایک ایک گھر مین چند طبع کے قرآن مع ترجمۂ متعدد کے موجود ہین لیکن نہ سمجھنے
عمل کرنیکو بلکہ طاق مین رکھنے چومنے چاٹنے کو مولویون کو دیکھو تو رات دن طرح طرح کے
فساد فتنے برپا کرتے ہین حکام کے مصاحب بنکر اسلام مٹاتے ہین جھوٹے مسئلے
خوشامد کے لیے فقہ کی کتابون سے جسکے مقلد ہین نکالکر بتاتے ہین جاہلون نے جسکو دیکھا
کہ وعظ کہتا ہی فتوی لکھتا ہی تو مولوی ملا کہلاتا ہی کتاب بغل مین دبائے پھرتا ہی ہر مسئلے مین
بولتا ہی شاگردون کو کچھ پڑہاتا ہی اوسکو عالم سمجھ لیتے ہین حالانکہ عربی فارسی سمجھنے لکھنے
سے کوئی عالم نہین ہوتا جب تک کہ اوصاف علم دین کے اوسمین موجود نہون شفاء العلیل
ترجمۂ قول جمیل مین بہت اچھا فرق درمیان عالم برحق اور مولوی ناحق کے لکھا ہی اوسکو دیکھو

فرق درمیان ایمان و اسلام و احسان رزقنا اللہ جمیع ذلک

اس باب مین حدیث جبرئیل علیہ السلام جو بروایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ صحیحین مین

آئی ہی قول فیصل ہے جو تفرقہ درمیان اسلام وایمان واحسان کے حدیث مذکور میں آیا ہی
وہی ٹھیک ہی خلاصہ یہ کہ اسلام اسکا نام ہی کہ گواہی دے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کی نماز پڑہے زکوۃ دے روزہ رمضان کا رکھے مقدور رہو تو حج کرے جسمین یہ پانچون باتیں
ہون وہ مسلمان ہی جو بات جسمین کم ہوگی اوسیقدر اوسکے اسلام مین نقصان ہی بلکہ نماز
ایسی چیز ہی کہ عمدًا اوسکے ترک کرنے سے کفر لازم آتا ہی نام کے مسلمان نماز نہین پڑہتے
جتنے پڑہنے والے کسی وقت کی نماز عمدًا ترک کردیتے ہین وقت نکل جاتا ہی جیسے دہتے ہین
ایسے لوگ بے شبہہ بموجب احادیث صحیحہ وتحقیق علماء راسخین حکم مین کفار کے ہین جسطرح
ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہی حدیث متفق علیہ ابن عمر مین مرفوعًا یہ بھی آیا ہی کہ
اسلام کی بنیاد یہی پانچ چیزین ہین ایمان یہ ہی کہ اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے وکتابون
ورسولون پر ایمان لاوے پچہلے دن کو مانے تقدیر کی برائی بھلائی کا یقین کرے یہ چہ چیزیں
ہین جنپر ایمان لانے سے مومن ہوتا ہی جس بات پر انمین سے ایمان نہ لاویگا مومن نہوگا
آج کل ایک گروہ نے وجود ملائکہ کا انکار کیا ہی معاد کو روحانی بتایا ہی تقدیر کا انکار کیا ہے
تدبیر پر دار مدار رکہا ہی یہ لوگ ہرگز مومن نہین آگے سوا حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا یہ بہی
آیا ہی کہ ایمان کے کچہ اوپر ستر شعبے ہین افضل اونمین کہنا لا الٰہ الا اللہ کا ہی ادنی یہ ہی کہ
ایذا کی چیز راہ سے دور کرے حیا ایک شاخ ہی ایمان کی یعنی جسمین حیا نہین اوسکے ایمان نہیں
قصہ رہی اسوقت مین اکثر مقلدون نے حیا کو جواب صاف دیدیا ہی احسان یہ ہی کہ جب
خدا کو پوجے یہ سمجہے کہ مین خدا کو دیکہتا ہون مراد اس سے حاضر ہونا دل کا ہی وقت عبادت
کے ورنہ خدا تو ہردم حاضر ناظر ہی ہی یہ نسمجہے تو اتنا تو ضرور ہی خیال کرلے بلکہ یقین جانے
کہ خدا مجکو دیکہ رہا ہی اسصورت مین بہی کوئی حرکت بے ادبی کی اوس سے وقت عبادت کے
صادر نہوگی یہ مرتبہ بعد اسلام وایمان کے بمنزلہ نتیجے کے ہی صوفیہ صافیہ نے قدس اللہ
سرہم نے اسکو خوب برتا ہی استقراء سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ عالمین وعالمین امت مین

دوسری گروہ خلاصۂ ملت مین ایک جماعۂ اہل حدیث جنکی صورت و سیرت مثل سلف کے
ہی دوسرے صوفیہ جنکا اخلاص عبادت طیبت سریرت سب سے بڑھا ہوا ہی مگر وہ صوفیہ
وہ لوگ ہین جو سلف مین سے تھے جیسے حضرت جنید خواجۂ نقشبند قائلین وحدت شہود تھے وہ
لوگ جو گرفتار رسوم بدعت و عقائد فاسدہ ہین مثل قائلین وحدت وجود دین مین جو بلا
آئی سب وہ ہاتھ سے انھین کٹ ملون دنیا دار فقیرون بدکردار کے آئی ہی اعاذنا اللہ تعالی منہ

بیان اسلام

اسلام یہ ہی کہ مسلمان لوگ اسکے زبان و ہاتھ سے سلامت رہین اس زمانۂ آخر مین یہ
سلامتی اوٹھ گئی مقلدون کے زبان و ہاتھ سے سخت ایذا مسلمانون کو پہونچتی ہی کتابوں مین
ہجو و ذم و سب و شتم کی دھوم دھام ہی افترا کا بازار ہی لکن اپنی مسلمانی مین کچھ فرق نہین
سمجھتے مسلمان کی آبرو کا وہی حکم ہی جو اوسکی جان و مال کا ہی غیبت زنا سے بدتر ہی بڑی
ربا مسلمان کی آبرو ہی مگر بے تکلف یہ مبتدعین اوسکو استعمال کرتے ہین سود کھانیوالے کا
گناہ متعرض عرض مسلم کا گناہ و شرعاً برابر ہی بلکہ پچھلے کا اگلے سے زیادہ گناہ ہی تصویر کھچوانا
بے شبہ حرام ہی لکن تصور شیخ اوس سے بھی بدتر ہی کیونکہ یہ تو فقط کبیرہ ہی استعمال اسکا
بطریق ذلت نزدیک فقہا کے بھی جائز ہی چنانچہ آج کل کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہی
جسمین تصویر کا لگاؤ نہو طعام لباس مسکن مرکب فرش کرسی چارپائی قلم کاغذ چوبدستی وغیرہ
تصور شیخ تو شرک جلی ہی غرضکہ وہ مثل اس جگہ صحیح ہی کہ مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب

بیان ایمان

ایمان کامل کا یہ نشان ہی کہ دوستی دشمنی دینا نہ دینا اللہ ہی کے لیے ہی اسکو ابو داؤد و ترمذی
نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اہل حق کو جو بغض اہل باطل سے ہی وہ اسی لیے ہی
کہ یہ لوگ کتاب و سنت پر عمل نہین کرتے علما و فقرا کے قول کو سند پکڑتے ہین تو یہ دشمنی
خدا کے لیے ہوئی مبتدعین کو جو بغض اہل حق سے ہی وہ ہوای نفس کے لیے ہی نہ واسطے

ت ہے کہ جو کوئی دشمن ہی خدا کے دوست کا وہ گویا خدا سے لڑائی کرتا ہی اہل حدیث کا ہا
نیا مین جو جتنا ہی وہ منصور و دشمن ہی اہل حدیث کا تعریف بنا ہے کی حدیث مین مرفوعت
آیا ہی اسلام کا نشان طیب کلام و اطعام طعام ہی ایمان کا نشان صبر و سماحت ہی اسحق
سہل و کمیریہ وصف اہل حدیث مین موجود ہی مقلدین مبتدعین مین مفقود ؛ ؛

بیان احسان

اس شخص کو حالی و قالی کتاب ریاض المرتاض مین لکھا گیا ہی تسمین احسان کو بدعات صوفیہ
زمانہ سے بجز ہی علمہ و کے بیان کیا گیا ہی جسکو منظور ہو کہ طریقۂ تصوف و سلوک و فقر
کو مطابق سنت صحیحہ کے بجالائے جسکا نام شرع مین احسان ہی اوسکو چاہیئے کہ اول علم حدیث
و قرآن حاصل کرے پھر صوفی و متصوف کا فرق سمجھے پھر بدعت کو سنت سے جدا کر
جسطرح علم حدیث مین سلسلہ روایت کا مسلسل چلا آتا ہی اسیطرح صوفیہ مین بھی سلسلہ با
جاری ہی آن دونو کا سلسلہ وار علی وجہ الصواب حاصل کرنا موجب قوت اسلام و تصحیح
ایمان ہی ایک بزرگ نے کیا خوب فیصلہ کردیا ہی کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبری ہست رسوم
ایشان ہیچ نمی ارزد اس فن کی عمدہ کتابین عوارف المعارف تعرف فی التصوف رسالہ
امام قشیری غنیۃ الطالبین وغیرہ مین سہ ہذا یہ کتابین ہون یا اور کوئی کتاب تدوین خلد
ما صفا دع ما کدر کا مجموعہ ہونا چاہیئے علوم است فنون ملت کہ کسی وقت مین سر عرش تعداد
منامات و کشوفات اولیا سے کتاب و سنت پر استغنا حاصل نہین ہے

بیان کبائر ذنوب

بڑا گناہ یہ ہی کہ خدا کا کسی کو شریک ٹھہراوے اولاد کو جان سے مارے زن ہمسایہ
زنا کرے کبائر یہ ہین کہ شرک کرے ماں باپ کی نافرمانی کرے کسیکو قتل کرے جھوٹی قسم
کھاوے جھوٹی گواہی دے سات چیزون کو ہلاک کرنیوالا فرمایا ہی ایک شرک دوسرے
جادو کرنا تیسرے قتل کرنا اوسکا جسکا جان سے مارنا حرام ہی چوتھے سود کھانا پانچوین

یتیم کا مال کھانا تیسرے معرکہ جہاد سے بھاگنا ستائیسوین بیاہی بیبیون ایمان والیون غافل
مزاجون کو تہمت زنا کی لگانا کرنا چوری شراب خواری غارتگری خیانت کرنے کے وقت
ایمان انسان سے جدا ہوجاتا ہی پھر توبہ کرنے سے ایمان اوسکا پھر آتا ہی بخاری سے کہا
ایسا آدمی پورا مومن نہین ہی اور اسکے پاس نور ایمان نہین ہوتا ابن حجر مکی نے کتاب
زواجر مین چارسو سے زیادہ کبیرہ گناہ لکھے ہین انکا خلاصہ دلیل الطالب مین بیان کیا گیا ہی
اصل بات یہی ہی کہ آدمی سے اگر زیادہ عبادت نہوسکے فقط فرائض ادا ہون لیکن گناہ
سے بچتا ہو تو وہ اوس شخص سے بہتر ہی جو باوجود کثرت عبادت کے کبائر میں مبتلا رہتا ہی
مثلا ایک شخص غیبت نہین کرتا گالی نہین بکتا کسی کو نہین ستاتا کسی کا مال نہین چھینتا حق بات میں بھی کج
جدل نہین کرتا مگر عبادت اسکی تھوڑی ہی تو یہ شخص اوس مولوی واعظ فقیہ سے بہتر ہی جو رات دن رد
اہل حق مین مبتلا ہی غیبت وافترا وایذا رسانی اسلام مین رات دن اوسکا گذرتا ہی صغائر تو رات دن
ہر کسی سے ہوتے ہین نماز روزہ وضو صدقہ خیرات وغیرہ حسنات سے خود بخود مٹتے رہتے ہین صغیرہ
پر اصرار کرنا بھی صغیرہ ہی کبائر توبہ سے بخشے جاتے ہیں بے توبہ بھی جسکو خدا چاہے معاف کردے
مگر حدود توبہ سے معاف نہین ہوتے ہان جس نے ایسا گناہ کیا جسپر حد شرعی واجب ہی مگر وہ حاکم
پر ظاہر نہوا مستور رہا تو خدا سے امید ہی کہ وہان بھی اوسکو مستور رکھکر عفو فرماوے زوال
نکرے ایسے گناہ کا عفو حق تعالی کی مشیت پر موقوف ہی

بیان نفاق

منافق کی تین نشانیاں ہین گو نماز پڑھے روزہ رکھے دعوی مسلمان ہونے کا کرے
ایک یہ کہ جب بات کہے جھوٹ کہے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت کسی کی
رکھے خیانت کرے دوسری روایت مین چوتھی بات یہ آئی ہی کہ جب جھگڑے گالی بکے
یہ مضمون حدیث متفق علیہ مین بروایت ابو ہریرہ مرفوعا آیا ہی گالی بکنا فقط اسی کا
نام نہین ہی کہ فحش بات کہے ماں بہن کی گالیاں کسیکو دے بلکہ جو بات متعصب سکے

حق مین کسی عالم دیندار کی زبان سے نکالے یا کوئی حرف خلاف واقع تحقۃ اہل دین کا
کسی رسالے کتاب مین لکھے یہ سب داخل شتم و فجور ہی گناہ اوسکا بادی پر ہی جسنے بآخر
گالی کھائی وہ بری ہی جسنے گالی کے عوض گالی دی وہ معذور ہی جسنے گالی گلوچ کا طریقہ ایجاد
کیا یا اوسکا بعلانیہ نکالا وہ منافق ہی من سن سنۃ سیئۃ کا مصداق ہی بلکہ بخاری نے حذیفہ
سے روایت کیا ہی کہ نفاق عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا آج تو یہی کفر ہی یا ایمان
ہر چند اوسوقت نفاق کامل تھا اسوقت مین نفاق عملی ہی لیکن سچ پوچھو تو آج کل نفاق ایسا آیا
ہی جیسا حذیفہ نے کہا کیا تمنے نہین دیکھا کہ مبتدعین اسلام و مقلدین مذاہب فروعی مسئلے
مین اپنے مخالف کی تکفیر کرنے لگتے ہین جو مسئلہ بھی کون جسمین خدا و رسول ایکطرف مقلد رای
و قیاس ایکطرف افسوس ہی انکے نزدیک متبع سنت کا ایمان کچے تاگے سے بھی کمزور ٹھہرا
انکی بدعت مین دین ٹھہرے کفر و کافری کا فتوی گویا بچون کا کھیل ہی جسکو چاہا انکار عمل
مولد پر کافر بنا دیا جسکو چاہا آمین بالجہر رفع یدین پر مسجد سے نکلوا دیا جسکو چاہا انکار تقلید
شخصی پر اسلام سے خارج کہدیا سبحان اللہ وبحمدہ بہت اچھا اسلام و ایمان سمجھے ؎

بیان ایمان بقدر

حدیث شریف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرشی خدا کی تقدیر سے ہی
یہانتک کہ عاجزی و دانائی اسکو مسلم نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی جب موسی نے
آدم علیہما السلام پر طعنہ کیا کہ تمنے ہمین جنت سے نکالکر زمین پر پھینکا تو آدم نے اونکو ہرایا
یہ کہکے کہ جو بات چالیس برس پہلے میرے پیدا ہونے سے خدا نے مجھپر لکھی تھی اوسپر کیا
اولنا ہی آدم جیت گئے یہ قصہ مسلم مین متصل مرفوعا بروایت ابی ہریرہ آیا ہی ماں کے
پیٹ مین فرشتہ چار باتین لکھجاتا ہی عمل اجل رزق اور یہ کہ بدبخت ہی یا نیکبخت پھر
اوسمین روح پھونکتا ہی اعتبار اعمال کا خاتمے پر ہے کوئی عمر بھر برے کام کرتا ہی دوزخ
ایک ہاتھ رہجاتی تھی لیکن مرتے وقت ایمان پر مرتا ہی تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے

اسی طرح کوئی عمر بھر اچھے عمل کرتا ہی بہشت ہاتھ بھر پر رہ جاتی ہی مرتے وقت کوئی برا کام
کرتا ہی جس سے دوزخی ہو جاتا ہی ایک بڈہا آدمی کسی بزرگ کے پاس توبہ کرنیکو آیا اوسنے
کہا بڑی دیر مین آئے اوسنے کہا جو مرنے سے پہلے آیا وہ کیا دیر مین نہین آیا جلدی آیا
اون بزرگ سنے فرمایا تو نے سچ کہا پھر اوس سے توبہ لی جنت دوزخ کے لیے پہلے سے لوگ
مقرر ہو چکے ہین پیدا ہونے سے قبل لیکن توفیق خیر کا دنیا مین ہونا دلیل سعادت ہی
بدبختی کے کام کرنا دلیل شقاوت ہی اسلیے عمل کرنا ضرور ہوا ہر آدمی پر حصہ زنا کا لکہا گیا
ہی وہ زنا اوس سے ضرور ہوتا ہی آنکھ کا زنا دیکھنا کان کا زنا سننا زبان کا زنا بات کرنا
پھر جی کسی بات کو چاہتا ہی شرمگاہ اوسکو سچا کرے یا جھوٹا ہاتھ کا زنا پکڑنا ہی پانو کا
زنا اوسطرف چلنا ہی قرآن شریف مین فرمایا ہی ونفس وما سواها فالهمها فجورها
وتقواها قلم سوکھ گئے لکھ کر اوس کام کو جو آدمی کریگا اب چاہے جتنی ہو یا نہو سب آدمیکے
دل رحمن کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایکدل جسطرح چاہے اوسکو ادہر سے پھیرے
بچا جب پیدا ہوتا ہی اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہی پھر ماں باپ اوسکو یہودی یا نصرانی
یا مجوسی بنا لیتے ہین اسیطرح بتدریج مقلد بھی کر لیتے ہین کسیکو زیادہ رزق دیا کسیکو
کم رات کا کام دن سے پہلے دن کا رات سے پہلے اوسکے پاس جاتا ہی دونون کے پردے
مین ہی اگر پردہ اوٹھا دے تو انوار اوسکے مونہ کے خلق کو جلا دین جہا تک نظر ہو سکے

کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کسکی ہی — پردہ چھوڑا ہی وہ اوسنے کہ اوٹھائی نہ بنے

اوسکا ہاتھ بھرا ہوا ہی کوئی چیز رات دن مین اوسکو کم نہین کرتی اوسکے ہاتھ مین ترازو
ہی اوسکو اوٹھاتا رکھتا ہی خیال کرو جب سے آسمان زمین بنائے کتنا خرچ کیا ہوگا مگر کچھ
کمی نہین ہوئی سب سے پہلے قلم بنائے کہا لکھ کہا کیا لکھون فرمایا تقدیر کو اور جو کچھ ہونا ہی
ہونیوالا ہی جب آدم کو پیدا کیا اونکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا ذریت نکالی فرمایا انکو جنت کے
لیے بنایا ہی یہ کام بھی جنت والون کے کرینگے پھر ہاتھ پھیرا اور ذریت نکالکر فرمایا انکو

دوزخ کے لیے بنایا ہی یہ دوزخ والون کے کام کرینگے آگیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہر تشریف لائے تو دونو ہاتھہ مین دو کتابین تھین جو کتاب سیدھے ہاتھہ مین تھی اوسکو کہا یہ کتاب
ہی طرف سے رب العالمین کے اسمین جنت والون کے نام مع اونکے باپ و قبیلے کے
لکھے ہین اسمین کچھہ کم وبیشی نہوگی پھر جو کتاب بائین ہاتھہ مین تھی اوسکو فرمایا کہ یہ کتاب ہی
طرف سے پروردگار عالم کے اسمین نام دوزخ والون کے لکھے ہین مع نام اونکے باپ
و قبیلے کے اسمین کچھہ کم وبیشی نہوگی پھر اون دونو کتابون کو ہاتھہ سے چھوڑ دیا اور فرمایا
تمھارا رب فارغ ہوا بندون کے دھندے سے فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر اسکو
ترمذی نے مرفوعا ابن عمرو سے روایت کیا ہی منتر کرنا دوا کرنا کسی چیز سے بچنا یہ سب تقدیر
کے کھیل مین وہ منتر جائز ہی جو کسی آیت یا حدیث سے ہو معنی اوسکے سمجھہ مین آ دین جو
ایسی زبان مین ہو کہ معنی اوسکے معلوم نہین یا معلوم ہین مگر اوسمین کوئی کلمہ شرک یا کفر
کا ہی یا نام ہین ملائکہ یا فرعون یا کسی اور مخلوق کے تو وہ جائز نہین تھا یہ تقدیر مین گفتگو
کرتے تھے حضرت کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا گویا گال مین انار توڑ دیا ہو فرمایا کیا تمکو یہی
حکم ہوا کیا مین یہی لیکر تمھاری طرف بھیجا گیا ہون اگلے یون ہی تباہ ہوئے جب اس امر مین
جھگڑنے لگے تمکو قسم ہی کہ کبھی اس امر مین پھر آپسمین جھگڑا کرو فرمایا دو گروہ ہین میرے
امت مین جنکا کچھہ حصہ اسلام مین نہین ایک مرجیہ دوسرے قدریہ اسکو ترمذی نے ابن عباس
سے روایت کیا ہی اور غریب کہا غریب ایک قسم ہی حدیث صحیح کی مرجیہ وہ ہین جو سب کام کو
بتقدیر خدا کہتے ہین آدمی کا کچھہ اختیار اوسمین نہین بکتے انکے نزدیک ایمان کے ساتھہ
کوئی معصیت نقصان نہین پہونچاتے انکے خیال مین عمل مفہوم ایمان سے خارج ہی مگر
اگلے حنفیہ جیسے قاضی ثناء اللہ مرحوم وغیرہ قائل ہین اعتبار عمل کے ہمراہ ایمان کے
فی الجملہ قدریہ وہ ہین جو تقدیر کا انکار کرتے ہین جیسے بعض یہود و اکثر نصاری اور سارے
دہریہ نیچریہ آج کل اسی اعتقاد کا غلبہ زورون ہی بہت جاہل مسلمان بھی تدبیر پر قانع ہین تقدیر

سکے مانع حق درمیان ان دونوں کے ہی یعنی انسان نہ مختار مطلق ہی نہ مجبور محض فرمایا
اس امت مین مسخ وخسف ہوگا لکن اوس قوم مین جو تقدیر کے مکذب ہی تپہر فرمایا قدریہ
مجوس ہین اس امت کے انکے بیمار کی عیادت نکرے مر رہے کے جنازے پر نجاوے
ابن عمر نے کہا قدریہ کے پاس نہ بیٹھو انسے ابتدا ؤ سلام وکلام نکرو مکذب قدر پر لعنت ہی
آئی ہی تمارے نصاریٰ ونیچریہ آجکل مذہب قدریہ رکھتے ہین اکثر متصوفیہ مرجئہ ہین جب
کسی بندے کے لیے یہ حکم ہوتا ہی کہ فلانی زمین مین مرے اوسکو کوئی حاجت وہان لیجاتی
ہی بچون کے حق مین فرمایا ہی خدا ہی جاننے ہیتے تو کیا کام کرتے یعنی مومن ہوتے یا
مشرک لکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان اور اونکے بچے بہشت مین ہین مشرک اور
اونکی اولاد دوزخ مین جاویگی جسنے معاملۂ تقدیر مین کچہہ گفتگو کی ہی اوس سے قیامت کے
دن پوچہہ پانچہ ہوگی جسنے نہین کی اوس سے سوال نہوگا آدم علیہ السلام نے عالم ذر مین چالیس
برس اپنی عمر سے داؤد علیہ السلام کو بخشدئے جب جانا کہ انکی عمر ساٹھ برس کی ہی آپ مرتے
وقت ملک الموت سے کہا ابھی تو میری عمر کے چالیس سال باقی ہین غرضکہ یہ مکر گئے اسلیے
انکی ذریت نے بھی مکرنا سیکہا بھولے سے درخت کھالیا اولاد بھی بھول گئی آپسے خطا ہوئی
ذریت نے بھی خطا کی آدمی عالم مین ذریت آدم سے عہد توحید لیا گیا تھا ساتون آسمان ساتون
زمین خود آدم کو گواہ ٹھہرایا تھا لکن دنیا مین آکر منکر ہوگئے الاماشاء اللہ تعالیٰ پہاڑ تو اپنی
جگہہ سے سرک بھی جاوے لکن آدمی اپنی جبلت وعادت سے نہین پہرتا

ثواب امت اسلام

یہ امت دو طرح کی ہی ایک عرب ایک عجم عرب کے فضائل بہت ہین اونسے محبت رکھنے مین
ترغیب فرمائی ہی قرآن عربی ہی سنت عربی ہی زبان اہل جنت عربی ہی رسول خدا
خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی ہین یہی فضیلت کیا کم ہی جو جامی اسکے کہ مناقب صحابہ
مین عموماً خصوصاً قبائل عرب خصوص یمن کے مدائح مین بہت اخبار وآثار وارد ہوئی ہین تعداد

عرب سے وہ لوگ ہین جنکا نسب عربی ہی جزیرۂ عرب کے رہنے والے ہین نہ وہ لوگ جو
عربی زبان بولتے ہین نہ وہ عجم جو مدت سے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً مین جا رہے ہین
سادات وشیوخ عجم سب عربی الاصل ہین انسے وہی محبت کا برتاؤ لازم ہی جو عجم کی فضیلت
مین ایک تو حدیث ابی ہریرہ قصۂ سلمان فارسی مین نزدیک ترمذی کے ہی لو کان الدین
عند الثریا لتناوله رجال من الفرس دوسری حدیث یہ ہی کہ حضرت کے سامنے ذکر
اعاجم کا ہوا فرمایا لانا بہم او ببعضہم اوثق منی بکم او ببعضکم اسکو بھی ترمذی نے
ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ان دونو حدیث کا مصداق صحیح تمام اصحاب صحاح ستہ بلکہ
سائر محدثین بالعموم ہین گو مورد حدیث کا خاص ہوا اسلیے کہ اعتبار خصوص سبب کا نہین ہی
اعتبار عموم لفظ کا ہی تخصیص حدیث کو کسی شخص خاص پر منحصر کیا اوسکو یہی حدیث رد کرتی ہی
اسلیے کہ اسمین لفظ رجال کا آیا ہی نہ رجل کا کسی روایت مین اگر رجل بھی آیا ہو تو روایت رجال
زیادت ثقہ ہی ایسی زیادت ہمیشہ مقبول ہوتی ہی بخاری و مسلم و ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ
ونسائی سب عجمی ہین عجم مین پیدا ہوئے عجم مین رہے عجم مین مرے اسی طرح غالب اہل حدیث
عجم سے اوٹھے ہین ثابت کوفے مین رہے نعمان رح وہان پیدا ہوئے ایک حدیث مین تو
اہل حدیث کی یون تعدیل فرمائی تھی کہ یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله اس
حدیث مین انکی توثیق بھی کی تیسری حدیث مین دعا سرسبزی دی اللہ تعالی نے ان سب
دعاؤن وغیرہ کو قبول فرمایا ابن عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ
تمھاری مدت اگلی امتون کی مدت مین باقی ہی جتنی مدت درمیان نماز عصر کے ہی تا غروب
آفتاب تمھاری مثال اور یہود و نصاری کی مثال ایسی ہی جیسے ایک آدمی نے کچھ مزدور مقرر
کیے اور کہا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کون کام کریگا یہود نے کام کیا پھر اوسنے کہا آدھی
دن سے تا نماز عصر کون کام کریگا ایک ایک قیراط پر نصاری نے یہ کام کیا پھر کہا کون کام کریگا
عصر سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر سو تم ہو وہ مزدور جو کام کرینگے عصر سے تا غروب

شمس یاد رکھو تمکو دوہری مزدوری ملیگی تب یہود و نصاری خفا ہوئے کہ کام تو ہمنے زیادہ کیا ہمکو
مزدوری کم ملی اللہ تعالی نے فرمایا کچھ تمہارے حق مین نا انصافی ہوئی کہا نہین فرمایا تو یہ تو
میرا فضل ہے جسکو چاہون دون یعنی تم اسمین بولنے والے کون ہو اس حدیث کو بخاری نے
روایت کیا ہے فرمایا سخت تر میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد آوینگے ہر کوئی انمین
چاہیگا کہ گھر بار مال دیکر مجھکو دیکھے یہ مسلم مین ہے بروایت ابی ہریرہ یہ محبت سوای اہل حدیث
کے کسی فرقۂ اسلام مین پائی نہین گئی جنکو بمقابلہ رای و قیاس سنت پر عمل کرنے سے عار
ہے اونکا دعوی بابت محبت صاحب سنت کے محض کذب و بے اعتبار ہے جو کوئی جسکو چاہتا ہے
اوسکی مرضی کا کام کرتا ہے اسی سے محبت ثابت ہوتی ہے یہ تو نہین محبت ہے کہ محبوب کے خلاف
مرضی کام کرے پھر دوستی جتلاوے قرآن مین تو یہ فرمایا ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ آج کل جھوٹے محبون کا بھی بڑا زور شور ہے آپکی محبت انعقاد محفل مولد تالیف
غزلیات و قصائد نعت مین منحصر ہے کون محفل ہے جسمین سو منکر نہین کون قصیدہ ہے جسمین ہر آ
کلمۂ کفر نہین لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین معاویہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ قائم رہیگا حکم خدا پر ضرر نہ پہونچاویگا
اوسکو جو اوسکی مدد نکریگا اور نہ وہ جو اوسکے خلاف کریگا یہانتک کہ قیامت آوے اور وہ
اسی حال پر ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک معجزہ ہے معجزات جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے صدر اول سے لیکر اس صدی تک ہر صدی ہر قطر مین غالبا ایسا ایک گروہ
پایا گیا ہے جسنے اعدار اسلام کا قافیہ تنگ کیا اشاعت سنت کی بدعت کے مٹانے میں جہت
کوشش فرمائی اہل بدعت نے بہت چاہا کہ اپنے افترا و بہتان سے حکام و ملوک و امرا کو
اغوا کرکے اونکو نقصان پہونچاوین لکن ہمیشہ خدا نے ابتک اونھین کو غالب رکھا ہے کما
الا ان حزب اللہ ہم الغالبون اسکے نظائر علاوہ اقالیم دیگر کے اقلیم ہند مین بھی بہت موجود
ہین سید احمد بریلوی کے زمانے سے ابتک متقدین و متبعین نے کیا کچھ سعی اطفا انوار اسلام

مین جنہین کی قصد یا رسائل و مسائل رد تقویۃ الایمان وغیرہ کتب اہل توحید و سنت مین
لکھ ڈالے مگر شان الٰہی و عدہ رسالت پناہی کو دیکھو کہ رات دن گروہ اہل حدیث بڑھتا جاتا ہے
خدا کے فضل و کرم سے مقصد اہل بدعت کا حاصل نہوا اہل حق سے جس مسئلے مین بحث پیش
ہوئی دانت کھٹے کر دئے جو غریب خدا و رسول کا نام لینے والے تھے اونکی تالیفات دور
دور پہونچی مقبول عالم ہوے عرب و عجم کا تعصب کسیقدر دور ہوگیا ہدایت کا شیوع ہونے لگا
توحید کا ڈنکا بجا تقلید شوم کا گھر ویران ہوگیا ہٹ دہرمی سے کوئی انکار کرے تو خدا منتقم
حقیقی موجود ہی جسطرح اول امت بہتر تھی اسیطرح آخر امت کو بھی بہتر ٹھہرایا ہی یہ چیز
ایک فوج گروہ کا پتا دیا ہی جسکا مصداق سوای مقلدین و اصحاب رای کے اور کوئی ڈھونڈے
نہین ملتا اسلیے کہ صدر اول مین جو زمانہ صحابہ و تابعین وغیرہم کا تھا اوسمین عمل کتاب و سنت
پر تھا بیچ مین قیاس و رای نے اپنی ٹانگ اڑائی پچھلی امت مین جو متبع سنت ہین وہ اوسی
اگلی راہ پر ہین یہ بیچ کے مفترے ادہر ہین نہ اودہر زبردستی دین کے دشمن ہو گئے ہین مگر
کیا ہوا اور کیا ہوگا اللہ ناصر ہی وکان حقا علینا نصر المؤمنین رسول خدا نے فرمایا ہی قریب ہی کہ
آخر اس امت مین ایک قوم ہوگی کہ اونکو برابر اول امت کے اجر ملیگا یہ قوم حکم کریگی نیکی کا
منع کریگی منکرات سے لڑیگی اہل فتن سے اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ عن عبد الرحمن
الحضرمی بھلا بتلاؤ تو سوای اہل حدیث کے کوئی فرقہ بھی مصداق اس حدیث کا ہو سکتا ہی
چارنا چار انکو مقلدین مبتدعین سے لڑنا پڑتا ہی تقلید کا فتنہ سب سے زیادہ وہی اسلیے کہ اسمین
اسلام کی بالکل بربادی و تحریف ہی رسول معصوم کا کلام تو طاق نسیان پر چھوڑا جاوے
امام غیر معصوم کا قول دین ٹھہرے معاویہ کی دوسری حدیث مین مرفوعاً آیا ہی جب شام
والے بگڑ جاوین تو پھر کچھ خیر تمہارے اندر نہین لیکن ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا منصور
رہیگا جو اونکی مدد نکریگا وہ اونکو نقصان نہین پہونچا سکتا یہانتک کہ قیامت کی گھڑی
قائم ہو اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہی علی بن المدینی بخاری کے شیخ ہین انھون نے کہا

مراد اس گروہ سے اہل حدیث ہین یہ بزرگوار متصل زمانہ مشہود لہا بالخیر کے تھے سو یہ شرح یا تفسیر اس حدیث کی اوسوقت مین بیان کی گئی جسکو بارہ سو برس سے زیادہ کا زمانہ گذرا کسی سے آج کل بین یہ معنی حدیث موصوف کے نہین کہے ہین کہ اوسکو بیوقوف بے علم ٹھہرایا جاوے ولله الحمد

اعتصام بکتاب وسنت

حدیث صحیح مین بروایت جابر نزدیک مسلم کے آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا اما بعد بہت بہتر بات خدا کی کتاب ہی بہت بہتر خصلت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصلت ہی بہت بد تر کام وہ ہین جو دین مین نئی نکالے گئے ہین ہر بدعت گمراہی ہی حدیث متفق علیہ مین بروایت عائشہ وارد ہی جسے نکالا ہمارے اس کام مین یعنی دین میں ایسی چیز کو جو دین مین سے نہ تھی تو وہ چیز یا وہ شخص مردود ہی آیہ حدیث نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی ہر بدعت کی ضلالت ہونے پر انکار کیا ہی اوسکی تقسیم کا طرف حسنہ سیئہ کے لئکہ تقسیم بدعت کی ہرا ابھی کسی حدیث مین نہین آئی یارون نے اپنے جی سے جسطرح چاہا قسمت کر دیا قسمت کا لکھا آگے آیا عرباض بن ساریہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہی تم میں جو کوئی بعد میرے جیئے گا وہ بڑا اختلاف دیکھیگا تمپر واجب ہی کہ میری سنت خلفاء راشدین مہدیین کی سنت پر چلو اوسی کے ساتھ تمسک کرو اوسکو داتون سے پکڑو لازم ہی کہ بچو نئے نئے کامون سے اسلیے کہ ہر نیا کام دین مین بدعت ہی ہر بدعت گمراہی ہی آسکو احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہی یہ حدیث معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جسطرح فرمایا ویسا ہی ہوا بال برابر کا فرق اوسمین نہ پڑا ابن مسعود سے کہا رسول خدا نے ایک خط کھینچا پھر فرمایا یہ راہ ہی اللہ کی پھر اور کئی خط داہنے بائین طرف کھینچے فرمایا یہ راہین ہین ہر راہ پر ایک شیطان ہی جو اوسطرف بلاتا ہی پھر یہ آیت پڑھی ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اس حدیث کو احمد و نسائی و دارمی

سے روایت کیا ہی خیال کرو کہ ایک راہ جسکا نام اتباع کتاب وسنت ہی اسی راہ پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے صحابہ وسائر سلف تھے باقی سب راہین گمراہ
کرنے والی ہین جتنے مذاہب اسلام مین نکلے ہین وہ انھین راہون کے رستے ہین کتاب
اسد ایک ہی رسول اسد ایک ہین دین اسلام ایک ہی اس دین کے اصول یہی اسد
رسول و قرآن وحدیث ہین پھر چار مذہب یا پانچ مذہب یا بہتر مذہب کیسے کہان سے آئے
اگر یہ چار مذہب علحدہ علحدہ اور یہ چار مصلے ٹھیک ہین تو باقی فرق اسلام نے کیا قصور کیا
ہی کہ اونکے مذہب باطل سمجھے جاتے ہین شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی میں شیخ کانی
رحمہ نے ارشاد السائل مین اسیطرح دیگر اہل علم نے اپنے مؤلفات مین تصریح کی ہی کہ یہ چارون
مصلے بدعت ہین سنہ ہجری سے صدہا سال کے بعد آٹھوین صدی مین یہ مصلے حرمین شریفین مین نکلے پہلے
انکا کہین کچھ اتا پتا نہ تھا اب جو اس تفرقہ جماعت سے منع کرتا ہی اوسی کو لا مذہب گمراہ
ٹھہرایا جاتا ہی الغرض ابتدا شروع کتاب سے یہانتک جو کچھ کہا گیا یہ سب داخل فتن ہی اسلیے کہ
ان فتن کی وجہ سے سارے حقائق اسلام مبدل ہو گئے منکر معروف معروف منکر ٹھہرا
الحمد للہ کہ اللہ و رسول ہماری طرف ہین انھون نے پہلے سے ہمین حال ان نئی نئی راہون
اور محدثات کا بتا دیا اب کوئی ہزار بار ہمین برا کہے کچھ پروا نہین ہے

گر دوست موافق ست سعدی سہل ست جفای ہر دو عالم

حدیث مین یہ بھی ہمکو سنا دیا ہی کہ کوئی نبی مجھسے پہلے خدا نے کسی امت مین نہین بھیجا لیکن
اوسکی امت مین حواری اور ایسے اصحاب تھے جنھون نے اوس نبی کی سنت کو لیا اونکے
حکم کی پیروی کی پھر بعد اونکے ایسے خلف ناخلف آئے جنھون نے وہ کہا جو نکیا وہ کیا جسکا
حکم اونکو نتھا جو کوئی ایسون سے لڑا ہاتھ سے وہ ایماندار ہی جسنے زبان سے جہاد کیا وہ بھی
مومن ہی جسنے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہی اس سے سوا رائی کے دانے کے برابر بھی
پھر ایمان نہین یہ حدیث مسلم مین ہی بروایت ابن مسعود ہاتھ سے لڑنا کام ملوک و والیان

ملک کا ہی لکن اب ایسے حاکم و امیر دنیا مین باقی نہین رہے جب تک سلطنت بغداد
قائم تھی یہ طریقہ بھی جاری تھا زبان سے لڑنا کام علماء دین کا ہی الحمدللہ کہ محدثین ملت نے
ہر عصر مین خوب ہی قلع و قمع شرک و بدعت کا کیا تقلید کی حرمت اتباع کی فضیلت جیسا
حق تھا ثابت کر دی فقہ سنت کو بمقابلہ فقہ رائی و قیاس تدوین کیا اپنا ذمہ خدا و رسول
کے نزدیک بری کیا اس زمانہ آخر مین بھی ایک جماعت نے یمن و ہند وغیرہ مین جہاد لسانی
کما حقہ کیا و للہ الحمد دل سے جہاد کرنا عوام اسلام کا کام ہی جنکو نہ ہاتھ کی طاقت ہی نہ زبان
کی قدرت سو اس قسم کے غربا اب بھی ہند وغیرہ مین صدہا بلکہ ہزارہا موجود ہین جنکو صورت
اہل بدعت کی بری لگتی ہی تقلید سے نفرت ہی اتباع کا بانا رکھتے ہین جو کوئی ان تینون
قسم جہاد سے علیحدہ ہی اوسکو ذرہ برابر بھی ایمان نہین وہ ناحق آپکو مومن سمجھتا ہی خصوصا
وہ علماء سوء رای پرست قیاس دوست جو راتدن اولٹا جہاد زبانی اہل حق سے کرتے ہین
اونکے پاس تو کوئی بھی دلیل صحت ایمان کی موجود نہیں ہی بلکہ وہ پورے مصداق ہین اون
حدیثون کے جو مذمت فقہاء و علماء مین آئی ہین

فضل احیای سنت مردہ و ذم ایجاد بدعت

بلال بن حارث مزنی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے زندہ کی کوئی
سنت میری سنتون مین سے جو مر گئے تھے بعد میرے اوسکو اجر ہی مثل اجر اون لوگون
کے جنھون نے عمل کیا اوسپر بدون اسکے کہ اونکے ثواب مین کچھ کمی ہو جسنے نکالی کوئی
بدعت گمراہی جسے اللہ و رسول پسند نہین کرتے اوسکو گناہ ہی مثل گناہ اون لوگون کے
جنھون نے اوسپر عمل کیا نہین کچھ کمی اونکے گناہ ہو نہین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابن
ماجہ نے اسکو عمرو بن عوف سے روایت کیا ہی عمرو بن عوف مزنی نے یہ بھی روایت کیا ہی
مرفوعا دین شروع ہوا غربت کے ساتھ قریب ہی کہ پھر غریب ہو جاوے سو خوشی ہو غریبون
کو جو درست و ٹھیک کرتے ہین میری سنت کو جو بعد میرے لوگون نے بگاڑ دی ہی آخرجہ

اثر ذہبی یہ بچارے انسان کی ہی کہ زندہ کرنے والے اس سنت مردہ کے جنکو غریب فرمایا ہی
یہی اہل حدیث ہین جو عالم سنن مین یا اہل رای وقیاس واجتہاد ہین یہی لوگ غریب ہین جو
ہمیشہ بدعت کو سنت سے جدا کرکے بتاتے رہتے ہین یا وہ لوگ جو طومار فقہ مصطلح کے
موافق رات دن فتوی دیا کرتے ہین اونکا بھی سنن ہونا اوسوقت ثابت ہوگا جب وہ یہ
بات ثابت کر دینگے کہ رای وقیاس بھی سنت ہی حالانکہ یہ دعوی خلاف تصریح مذہب حنفیہ
ہی کہ انھون نے خود قیاس کو مرتبہ چہارم مین بعد اجماع کے رکھا ہی اصل اول ودوم قرآن
و سنت کو قرار دیا ہی پس قیاس داخل سنت نہوا اگر قیاس لائق اعتبار بھی ٹھہریگا تو اوس
جگہ جہان سنت موجود نہ ہی سنت کے ہوتے حمایت قیاس کی کرنا پھر آپکو سنی گننا
ایسا ہی ہی جیسے مذہب کو سید کہتے ہین یا مجلا ہے کو مومن لاحول ولاقوۃ الا باللہ
حضرت کے وقت میں یک لاکھ چوبیس ہزار آدمی ایمان لائے بڑا گروہ عمدہ اسلام کا یہی
لوگ تھے اسلیے فرمایا تم اتباع کرو سواد اعظم کا جو اس سے جدا ہوا وہ جدا ہو کر دوزخ مین گیا
اسکو ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ترمذی کی روایت مین ابن عمر سے
مروی ہی یہ خوشخبری آئی ہی کہ اللہ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نکریگا اللہ کا ہاتھ ہی جماعت پر مراد
اس جماعت سے اہل سنت ہین یعنی محدثین امت اسلیے کہ سنت حدیث کو کہتے ہین نہ رای
وقیاس وبدعت کو یہ حدیث معجزہ ہی رسول خدا کا کہ باوجود تفرق امت کے بہتر فرقون کے
ایک جماعت امت کی گمراہی سے بچا ہی جسپر خدا کا ہاتھ ہی دیکھو جو اختلاف مذاہب واقوال
کتب فروع میں ہی وہ اس جماعت کی کتابون مین نہین سب اہل حدیث موافق حدیث کے
کہتے کرتے ہین ساری دنیا مین اس جماعہ مبارکہ سے بڑھکر عدم اختلاف مین کوئی طائفہ
نہین شاید گنتی کے بعض مسائل ہونگے جنمین محدثین کا باہم کچھ ذرا سا اختلاف ہوگا سو اسکا
سبب بھی یہ ہی کہ کسی نے کسی حدیث کے موافق کہا اوسکو دوسری حدیث نملی کہ وہ بعد
دفع کرنے تعارض اور ایقاع توفیق یا جمع کے ایک قول کہتا یا کسی نے اسناد پر نظر کی

دوسرے نے اوسمین تساہل کیا سو یہ اختلاف بہت کچھ چیز نہین متاخرین اہل حدیث
نے جنکو علم کامل حدیث حاصل ہے اون سب مسائل مختلفہ کو مرفوع موتلفہ کر دیا
جمع یا تطبیق وغیرہ سے آپسکا خلاف مٹا دیا و للہ الحمد بخلاف کتب فقہ اہل رای کے
کہ ہزارون کتابین آجتک بنین سبکو جمع کرکے دیکھو تو ہزارون قول ایکسے دوسرے
علیحدہ اونمین لکھا ہی یہ اختلاف تو کچھ بھی نہین ہی کہ ایک چیز کو مثلاً کسی نے واجب کسی نے
جائز کسی نے مستحب کہا ہو ادہر اختلافات کو دیکھو جہان ایک نے ایک چیز کو حلال جائز
دوسرے نے مکروہ یا حرام کہا ہی انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے دوست رکھا میری
سنت کو اوسنے مجھے دوست رکھا جسنے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ ہی جنت
مین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا کہ دعوی دوستی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدون دوست رکھنے آپ کے سنت کی جھوٹا دعوی ہی قائلین
رای وقیاس ہرگز دوستدار سنت نہین ہوسکتے بلکہ دشمن سنت ہین یہ ہزار محفل مولود
کرین رسول خدا ان سے راضی نہین محفل مولد خود ایک بدعت منکرہ ہی جسکو اول بعض
مالکیہ نے نکالا تھا پھر شافعیہ اوسپر چلے امام اعظم اور اونکے تلامذہ نے یہ محفل کبھی نہین کی
مگر حنفیہ نے اس جگہہ اپنا مذہب چھوڑ کر تقلید مالکیہ یا شافعیہ اختیار کی ہی جماعت موتی مین
بھی بعض محققین حنفیہ نے مذہب شافعیہ کا اعتنا کیا ہی متمذہب حنفی ہین پھر اگر کسی شخص نے
آمین بالجہر یا رفع یدین مین مطابق مذہب شافعی کے عمل کیا تو اوس بیچارے پر کیون
ملامت ہی وہ بھی باوجود اس عمل کے حنفی رہ سکتا ہی کسی کتاب حنفی مین تعداد مسائل
کی نہین لکھی کہ جب اتنے مسئلونمین حنفی غیر کے مذہب پر عمل کریگا تو حنفی نرہیگا اسیوجہ سے
یہ بات کتب طبقات حنفیہ وغیرہ مقلدین سے ثابت ہی کہ بہت علما نے ہر عصر وہر قطر مین
تفرد کیا ہی ساتھ بعض ایسے مسائل کے جو اونکے مذہب مشہور مفتی بہ کے خلاف تھی
لیکن اونکو کسی نے زمرۂ حنفیہ وغیرہ سے خارج نہین کیا۔ وہ دوسرے مذہب مین داخل

اسیطرح جو شخص خالص قرآن وحدیث کا عامل ہے اوسکے مذہب کے سارے مسئلے فقہاء اربعہ کے مذاہب مین موجود ہین بلکہ خاص مذہب حنفی مین مگر اسطرح پر کہ کوئی مسئلہ موافق ابو یوسف کے ہی تو کوئی موافق امام محمد کوئی مطابق امام صاحب ہی لیکن حنفیہ نے تائید مذہب اور تمسک بقیاس کے لیے غالباً اون مسائل موافقہ حدیث کو اپنے مذہب میں غیر مفتی بہ یا قول مرجوح یا مرجوع عنہ ٹھہرا دیا ہی سنت صحیحہ کو چھوڑکر افتاء و قضا موافق اقیسہ و آراء جاری رکھا ہی سو اسمین اگر کچھ قصور ہی تو ان مقلدون کا ہی محدثون کا کچھ قصور نہین یہ بھی ایک امر اتفاقی ہی کہ مختارات محدثین دائرۂ مذاہب فقہاء اربعہ سے خارج نہین ہین ورنہ سچی بات یہ ہی کہ اگر وجود ایک حدیث صحیح کا ثابت ہو اور معلوم ہو کہ ساری امت اسلام سے عمل اوس حدیث پر فوت ہو گیا خواہ اوسکی عذر پر ہمکو اطلاع ہو یا نہو تو اس شخص کو جسکو یہ حدیث پہونچی ہی عدم عمل امت ہرگز مانع عمل کا اوس حدیث پر نہیں ہی اسلیے کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام امت سے نازل نہین ہو سکتا حدیث مذکور ہو وہ ایک حجت صحیحہ ہی مثل قرآن کے کسکا مجال ہے کہ بعد اوسکی صحت کے اوسپر عمل کرنے سے بلندی یا مانع ہو اگر مانع ہو تو ایمان سے ہاتھ دھو ڈالے یہ منع اوسکا امتثال یا الموٴ منین مالکم کیف تحکمون و کتب و سنتہ کے بالکل خلاف ہی

عمل بسنت نزد فساد امت

ابو ہریرہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا ثواب ہی اسکو بیہقی نے کتاب الزہد مین ابن عباس سے بھی روایت کیا ہی جابر کہتے ہین عمر نزدیک رسول خدا کے آئے کہا ہم یہود سے کچھ حدیثین سنتے ہین جو ہمکو پسند آتی ہین اگر ارشاد ہو تو ہم بعض احادیث اونکے لکھ لیا کرین فرمایا کیا تم حیران ہو جیسے یہود و نصاری حیران ہوئے تمین تو لایا ہون تمہارے پاس شریعت صاف پاک اگر موسی جیتے ہوتے نہ بنتا اونکو مگر اتباع میرا اسکو احمد نے مسند مین بیہقی نے

شعب الایمان مین روایت کیا ہی سبحان اللہ عمر کو احادیث یہود کے لکھنے سننے سے منع کیا جاوے
موسی علیہ السلام سے نبی اولوالعزم کو اپنا متبع بصورت اونکے موجود ہونے کے قرار دیا جاوے
اپنی شریعت کو پاک وصاف کہا جاوے لکن امت کے لوگ خلاف اس ارشاد کے یہ کام کرین
کہ احادیث فلاسفہ واقوال حکماء یونان وغیرہ کو جو اہل کتاب بھی نہین ترجمہ کر کے اپنی کتب
مذہبی مین شامل کرین وقت مناظرہ وتحریر فتاوی کے اونھین قواعد کا استعمال فرماوین
کمال مہارت کو ان کفار کے اقوال مین سرمایہ فضیلت ٹھہراوین بمقابلہ اس جہل کے جسکا
نام حکمت وعلم رکھا ہی علماء قرآن وحدیث کو جاہل سمجھین وہان تو موسی علیہ السلام کو چارہ کار
بجز اتباع کتاب وسنت نہو تا جسطرح عیسی علیہ السلام وقت نزول کے تابع احکام اس
ملت حقہ کے ہونگے یہان یارون نے اتباع سے مونہہ پھیر کر تقلید ائمہ فقہا اختیار کی ہی
جو منجملہ افراد اس امت کے تھے اور غیر معصوم تھے مہدی وعیسی کو جو امام نبی معصوم ہین
مقلد امام اعظم کا اپنے کتب دین ومذہب مین لکھدیا ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست
تابکجا یہانتک کہ محققین حنفیہ نے اسپر انکار کیا ہی لکن وہ بھی تو حنفی ہین جو اسکے قائل ہین درمختار
مین راد قول امام پر لعنت کی ہی گو شامی نے اوسکو نا جائز کہا حالانکہ دراسات مین بعض حنفیہ سے
مسائل متعددہ مین یہ لفظ نقل کیا ہی مبطل قول ابي حنيفة دیکھیے یہ لعنت کسپر جاتی ہی
حدیث مین آیا ہی ملعون اگر مستحق لعنت نہین ہوتا ہی تو وہ لعنت لاعن پر واپس پھر آتی ہی
کالای بد بریش خاوند اسیطرح تکفیر وتضلیل مبتدعین کی اہل حدیث کو دیکھیے کسکے سر
پڑتی ہی جو کوئی کسیکو کافر کہتا ہی اگر اوسمین وہ وصف کفر کا نہین ہوتا ہی تو قائل کافر ہو جاتا ہی
محدثین کے نزدیک تکفیر باؤلین ممنوع ہی مگر مقلدین کے نزدیک ایک سہل بات ہی فقط انکار
تقلید ہی پر کافر ہو جاتا ہی کیونکہ منکر تقلید کا گویا منکر امام ہی امام کی اطاعت کا انکار گویا کفر ہی
اور رسول کی اطاعت کا انکار کفر نہو بلکہ بمقابلہ امام قول نبی ماؤل ہی خصوصاً جبکہ ایسے
خاتم النبیین جو مدینے مین ہوے تھے ہر طبقہ زمین مین موجود ہون تو پھر کس کس کی سنے

ظرافت یہ ہی کہ امام اعظم بھی قید طریقۂ زمین کے اندر ہونگے بلکہ تعجب نہیں کہ شیخ نجم
و سید دحلان بھی حال کے بھی وہین موجود ہون ہمیشہ طریق کی تالیف رد اہل حق مین وہان بھی
جاری ہو گیا کہیں اگر نعمان الآلوسی اور صدیق بالسماء کو کبھی سو تب ان صاحبوں کے ساتھ
لگتا تو یہ اونسے ملاقات بھی کرتے اور نئے تالیف اونکے لکھنؤ وغیرہ مین طبع کرا کر اودو و
حیدرآباد مین شایع کرتے آسمان پر چڑھ کر طرف سے امام صاحب کے سارے صحابہ علیہم
کو بابت عدم وجوب تقلید امام صاحب قائل کرتے تھے کہ اونسے اقرارنامہ تقلید کا اور ایک
امامت امام صاحب کا بطور محضر لکھوا کر لے آتے بیشک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ ہی کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسے بکریوں کا گرگ ہوتا ہی شاذہ و قاصیہ و ناحیہ
کو اوٹھا لیجاتا ہی سو تم ان پگڈنڈیون سے بچو جماعت کو پکڑو رواہ احمد عن معاذ
بن جبل حدیث میں عند جماعت سے مراد جماعت اہل سنت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ سب آپسمین
مجتمع ہین غیر اجماعیت نہین پاتا کم ہی کہ حکم عدم مین ہی نہ گروہ اہل مذاہب جو مصداق
کل حزب و دینہا ہی اسمین تمام دیکھو افتراق ہی اجتماع کا پتا نہین حتی کہ خدا کے گھر مین
بھی چار مصلے بنائے ہیں پھر ہم دمون کو اونسے کیا امید ہوگی جب کوئی بدعت نکلتی ہی تو ایک
سنت مثل بادل کے دنیا سے اوٹھ جاتی ہی بلکہ تا قیامت پھر کر نہین آتی اسوقت مین تو
حال ہی بڑا بھنا و رہی وہ آدمی جسنے بدعت کو چھوڑ کر سنت کو پکڑا ابھی سینہ بھی جتنا کل
جس سنت پر بن جاوے غنیمت ہی اسلیے کہ یہ وقت نہایت نازک ہی مسلمان گنتی مین تو
بہت ہین مگر پکا سچا ایک بھی نہین الا ماشاء اللہ سارے اسم و رسم ازالۃ الاسلام مین ایسی
حالت پر ملالت میں اگر کسی میں ایک حصے پر بھی توفیق عمل میسر ہو تو زہی سعادت
و خوش نصیب ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم ایسے زمانے مین ہو کہ اگر دسوان
حصہ بھی اوس چیز کا تم میں سے کوئی چھوڑ دے جسکا اوسکو حکم ہی تو ہلاک ہو جاوے پھر ایک
ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی عمل کریگا اوسمین دسوین حصے امر مامور بہ پر تو نجات پاوے گا

ما زاد القتصد ہی اسی اشارت پر بشارت کو سنو ہماری بدنصیبی کو دیکھو کہ تقلید کی زنجیر
مین گرفتار ہین قیاس کے دام مین پھنسے ہوئے ہین دس حدیثون مین سے ایک حدیث پر
دس آیتون مین سے ایک آیت پر بھی عمل نہین کرتے اگر بڑی توفیق ہوئی تو ایک رسالہ
رد حدیث مین لکھ دیا محدثین کو گالی گھنت کر کے چپ کر دیا قوم مناظرے کے جدل کا
بانا لیا روایت کے بدلے رای کا تانا تانا مالک نے مؤطا مین مالک بن انس سے روایت
کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا مینے تم مین دو چیز کو چھوڑا ہی تم گمراہ نہوگے جب تک ان دونو کو
پکڑے رہوگے ایک اللہ کی کتاب دوسرے سنت اسکے رسول کی تیسری نہین فرمایا کہ اجماع و قیاس
یا اجتہاد و رای کو چھوڑا ہی ابن عمرو کی روایت مین مرفوعا یون آیا ہی کہ علم تین ہین ایک
آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ دوسرے سنت قائمہ یعنی ثابت صحیح تیسرے فریضہ عادلہ یعنی علم
میراث اسکے سوا جو کچھ ہی وہ فضول ہی رواہ ابو داود و ابن ماجہ علم میراث اگرچہ
جو کتاب و سنت مین وارد ہی علحدہ ذکر اسکا اسلیے کیا کہ لوگ اوسمین زیادہ تر متساہل ہین
اس علم پر عمل کرنے کو اکثر امت نے چھوڑ دیا چنانچہ حدیث اسکی مؤید ہی ابن مسعود نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا سیکھو علم فرائض کا سکھاؤ اوسے لوگون کو سیکھو
قرآن سکھاؤ لوگون کو اسلیے کہ مین مرنے والا ہون علم بھی جلدی جاتا رہیگا رواہ الدارمی
والدارقطنی اشارۃ النص سے معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کے سیکھنے سکھانے سے علم فرائض کا
سیکھنا سکھانا ہوتا ہی یہ علم جلد مٹ جاویگا غرضکہ اصل علم تعلم کتاب و سنت ہی جس نے
فریضہ عادلہ کے یہ معنی کیے ہین کہ مراد اوس سے احکام مستنبطہ باجتہاد ہین اور وہ مساوی
قرآن و حدیث ہین وجوب عمل مین اوسنے اس حدیث کی تحریف کی حدیث مین خود لفظ فریضہ
موجود ہی جو بحسب عرف شرع میراث ہی پر بولا جاتا ہی اطلاق فریضہ کا اجتہاد پر احادیث مین
کسی جگہ یہ محاورہ زبان شارع پر جاری نہین ہوا نہ لغت عرب مین فریضہ بمعنی اجتہاد یا حکم
مستنبط باجتہاد آیا ہی یارون نے اکثر احادیث و آیات کو اسی طرح بگاڑا ہی اسیواسطے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشتر سے ان لوگون کے حال پر اطلاع دی ہی فرمایا ہی
لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب
تبعتموهم قیل یا رسول الله الیهود والنصاری قال فمن متفق علیه من حدیث
ابی سعید تحریف وتبدیل معنوی پیشہ اہل کتاب کا ہی تقلید احبار ورہبان بھی انھین کا
شیوہ ہی اہل بدعت ان دونو امر مین انکے خلیفہ برحق وجانشین مطلق ہین جو لوگ اس تحریف
سے بچے ہوئے ہیں اونکی مدح فرمائی ابراہیم عذری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله اس علم دین کو ہر خلف کے عادل لوگ
اوٹھاوینگے ہر خلف سے مراد ہر دوسرا طبقہ بعد طبقہ اولی کی ہے سو بحمدہ تعالی ہر قرن مین
جتھے کے جتھے محدثین کے گذرے ہین کتب طبقات مین خصوصا تاریخ الاسلام ذہبی مین
نام بنام تفصیل قرن مذکور ہین ینفون عنه تحریف الغالین انکا کام یہ ہی کہ غالین کی تحریف
کو ہٹاتے ہیں دین حق سے اوسکو دور کرتے ہین وانتحال المبطلین یہ مبطل وہی ہین جو اپنے
علم حکما و فلاسفہ کو علوم شریعت مین نقل کیا ہی اوسکی بناپر طرح طرح کے شکوک اس امت مین
پیدا کیے انھین کا ایک شعبہ فرقۂ تقلید بھی ہی وتاویل الجاہلین کامل مصداق اسکے دو
گروہ اس امت کے ہین ایک جملۂ صوفیہ جو اپنے عقائد فاسدہ کو بتاویل فاسد کتاب وسنت سے
ثابت کرتے ہین دوسرے اہل رای مقلدۂ مذاہب جو آیت وحدیث مخالف مذہب امام کو
تاویل کرکے اپنے مذہب کی تائید کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے انھین سے اس مطلب کے
لیے خلاف جمہور بلکہ خلاف اجماع غالب امت صحیحین وسنن وغیرہ کتب سنت کو ایک ہی
مرتبہ مین رکھدیا ہی تاکہ مذہب حنفی حدیث سے ثابت ہوجاوے مگر نہوا بلکہ خود بعض جگہ
خلاف اس اپنے قاعدۂ مستحدثہ کے صحیحین کو ترجیح دی ہی ہم نہین سمجھتے کہ یہ عکس القضیہ
کسطرح داخل علم ودین ہی کتاب وسنت کا باقی رکھنا قیامت تک اگر واسطے عمل کرنے
کے نہین ہی اور نہ اسلیے کہ ہر زمانے مین امت اجتہادات علما ومشائخ کو اسپر عرض کرے تو کیا

معتقدین نے چاٹنے کے لیے ہی تجاوی اس غرض سے کے یہ ہوتا ہی کہ قرآن و حدیث کو فقہ ائمہ پر عرض کیا جاتا ہی اگر موافق مذہب ہی تو قبول ورنہ اوسی وقت اوسکی تاویل یا ورنہ کسی کی تسنیخ و ترجیح عمل میں آتی ہی جسطرح مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں کتاب و سنت کو بالائے طاق رکھا گیا و علی ہذا القیاس سچ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق علیہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو یہ وہی وقت ہی جسکا اس حدیث میں بیان ہے اس زمانے میں بوجہ سہولت خبر و انتشار خلق و بہمرسی اسباب تار برقی و ریلوے وغیرہ ہر اقلیم کی خبر معلوم ہوتی ہی حرمین شریفین کو خود دیکھا ہی وہان اگر کوئی علم ہی تو یہی فقہ و منطق ہی وہ بھی اندر حرم شریف کے یا تو چرچا علم ادب کا ہی امر معروف و نہی عن المنکر تو مدت سے مفقود ہوا عالم کا نشان نہیں ہی جو لوگ برای نام فقیہ یا قاضی یا مفتی یا مدرس ہین وہ سب کے سب اہل رطیل و اباطیل ہین مصر و روم و شام و قدس وغیرہ کا حال بھی سنا وہان کے بھی مقلد لوگ ہین گو مثل ہند شدید التعصب نہون ہندوستان کو خود آنکھوں سے دیکھا سوای چند اہل حدیث کے باقی سب جاہل جتہم ہین گو مولف کتب کہلاتے ہیں اپنی اوقات سے زیادہ بڑھ بڑھ کر دعوی کرتے ہین انکی لیاقت و استعداد کے لیے انکی تالیف شاہد عدل ہی اہل حدیث کی تالیف دیکھو اگر ذرا بھی بانصاف کیسہ بھی حیا ہی تو فرق دونو کا ظاہر ہو جاویگا ورنہ جاہل کو ایک دفتر بھی کافی نہیں ہی جسطرح عقلمند کو ایک حرف کافی ہوتا ہی۔

معنی فتنہ

اہل علم نے کہا ہی فتنہ کہتے ہین محنت و عذاب و سختی و ہر ناپسند چیز کو اور ہر اوسکو جو طرف مکروہ کے ساتھ ہو جیسے کفر و گناہ و رسوائی و فجور و معصیت وغیرہ مکروہ بات پس اگر یہ فتنہ اللہ کیطرف سے ہی تو حکمت ہی اگر بندے کیطرف سے ہی بغیر حکم خدا کے تو مذموم ہی

قرآن شریف مین فتنے کو برا کہا ہی الفتنۃ اشد من القتل وقولہ ان الذین فتنوا المؤمنین
والمؤمنات اصل معنی فتنے کے لغت میں پرکھنا سونے کا ہی آگ مین کہ کھرا ہی یا کھوٹا
اسی طرح وقت فتنے کے آدمی پرکھا جاتا ہی اگر ایمان پر قائم رہکر ابتلا و فتنے سے بچگیا تو کھرا ہی
جو اوسمین پھسکا ایمان کھو بیٹھا تو کھوٹا ہی بچنے سے یہ مراد ہی کہ جہان تک ہوسکے آپکو اوس
سے بچاوے کھوٹے سے یہ مراد ہی کہ خود فتنہ کھڑا کرے یا دوسرے کے فتنے میں شریک ہو
ایمان رہے یا جاوے فتح الباری میں کہا ہی عذاب کو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی ذوقوا
فتنتکم جس سے عذاب مین پڑے اوسکو بھی فتنہ کہتے ہیں قال تعالی الا فی الفتنۃ سقطوا
آزمایش کو بھی فتنہ بولتے ہیں قال تعالی وفتناک فتونا جس چیز مین آدمی پھنس جاوے
اوسکو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ وقولہ وان کادوا لیفتنونک یعنی
لگتا ہی کہ تجکو کام سے پھیر کر کسی بلا و سختی مین ڈالدین قرآن مین فرمایا واتقوا فتنۃ لا
تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنے بچو فتنے سے ایسا نہین ہی کہ خاص ظالمون ہی
کو پہونچے بلکہ بچو گناہ سے جسکا اثر تم سب مین ہو جیسے منکر امر کا اپنے درمیان مین قائم
رکھنا امر معروف مین سستی و مروت کرنا مسلمانون کے جماؤ مین فرق ڈالنا بدعتون کا ظاہر
کرنا جہاد مین کاہلی کرنا قرطبی نے کہا اسمین بہت بڑا ڈر بتایا ہی سخت تنبیہ کی ہی بچنے پر
فتنون سے بہرحال اطلاق فتنے کا ہر بلا و آفت دینی و دنیاوی پر ہوسکتا ہی اس زمانۂ
آخر مین وہ کثرت فتنون کی ہی کہ مومن کو ایمان کا تھامنا مشکل پڑ گیا ہی اگر ایک بلا سے
بچا تو دوسری آفت لگی دوسری بلا سے بچگیا تو تیسری مصیبت سے نجات کہان جتنے فتنے
ہین سب درحقیقت ایک ہین ع یہ فتنے ایک ہین باہم کہ زلف یار نے رات جو دل
پسند کیا خود تو جان تمنا کے لیے + ہم ہزار جا ہین کہ ایمان بچائین لیکن لاکھون جال ہمارے
لیے بچھائے گئے ہین کس کس دام سے بھاگین اون جالون کا ذکر نہین جنکو ہم نے جان بوجھ
لیا ہی اونسے تو جون تون بچاؤ ہو بھی سکتا ہی اون جالون کو کوئی جو ہر رنگ مین ہین آج

سبز کی سیر کراتے ہین دنیا کو دین کے لباس مین دکھاتے ہین دوزخ کو بہشت بناتے ہین
بہشت کو دوزخ کا جامہ پہناتے ہین سنی کو بدعتی بدعتی کو دہری کردیتے ہین ایسے فتنون
چھپنے کی کیا صورت ہی آجکل دنیا دجال کی بہشت و نار ہو رہی ہی جو مسلمان کامل ہی دم
اوس سے کوسون کوسنے چھپتا پھرتا ہی جسکا ایمان مکڑی کا گھر ہی وہ مگس کیطرح دوڑ دوڑ کر
اوس بہشت کے مزے جو دراصل نار ہی لوٹتا ہی حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار
بالشہوات دنیا مومن کا قیدخانہ کافر کی بہشت ہی عقائد اسلام مین تخت تزلزل آگیا ہی
کوئی ملائکہ وجن کا انکار کرتا ہی کوئی معاد کا منکر ہی کوئی منکر تقدیر ہی کوئی قائل تدبیر سے
کوئی زمانے کو قدیم کہتا ہی کوئی آخرت کو معاد روحانی سمجھہ بیٹھا ہی طرح طرح کے کذاب دجال
وضلاع دجال نکلے ہین جو دین کے پردے مین سبکو بیدین کرنا چاہتے ہین ہرچند زمانہ
آدم علیہ السلام سے اسدم تک کوئی زمانہ فتنے سے خالی نرہا اگر رہتا تو امم عالم پر عذاب الہی
کیون آتا لکن اس زمانے مین ہر قسم کے فتنے آسمانی وزمینی روز افزون ہین عذاب ظاہری تو
اس امت پر آویگا نہین مگر تباہی آخرت کے لیے بہت سامان ہر طرف سے ہر جگہہ طیار
ہی فساق اہل تقوی پر ہنستے ہین اہل بدعت اہل سنت پر طعن کرتے ہین کفار اہل اسلام کو
احمق کہتے ہین مقلد اہل اتباع کے درپے ہین سو طرح کے بہتان باندہ کر نظر عوام وحکام
مین بے اعتبار کرنا چاہتے ہین صلح کل گفتگو مین ہین صوفیہ جستجو مین عوام بیچارے مارے مارے
پھرتے ہین چرب زبانون کے دام مین آجاتے ہین اور کیون نہ آوین کہ اسلام کامل تو منافی
طلب دنیا ہی اس طریقے مین جو گبر و ترسا و نیچرو ہنود نے نکالا ہی دنیا بھی کسیقدر ہاتھہ
آتی ہی عوام مین تشہیر بھی ہوجاتی ہی اس ٹوٹے پھوٹے ناو کا ناخدا خدا ہی جسکو دیکھہ ملاح
ایمان سے جدا ہی ہزار مین اگر ایک بھی مسلمان پکا کسی جگہہ ہی جو خوف خدا و روز جزا سے
ڈر کر ایمان اپنا لیے ہوے بیٹھا ہی تو سمجھو کہ اندہے کے ہاتھہ بٹیر لگی خلیل خان نے فاختہ ماری
نہین تو شش جہت سے فتنون کی گولہ باری تاریکی اور باریکی کے بھرمارے سے ساری

بہت بہار ہے مسلمانون کی باری باقی ہے

اسے ہی طبیب جی جو درد مست کا ہاتھ ہوا ہی درد مریض بند بند کا

قرب قیامت کا بیان

قرآن شریف مین فرمایا ہی قیامت قریب ہوگئی یا ہمیشہ کہا گیا ڈرا دیکھتے ہین تمہا
ری کہ ناگہان آجاوے لو اوسکی علامتین آگئین سمجھے کیا خبر ہی شاید قیامت قریب آگئی ہو
لوگون سے حساب ویکا نزدیک آلگا اللہ کا حکم آگیا جلدی کیون کرتے ہو ان آیتون سے
نزدیکی قیامت کی معلوم ہوئی تو نا قیامت کا تو بہت جگہہ قرآن سی ثابت ہی حدیث میں
آیا ہی تمہاری مدت اگلی امتون مین عصر سے مغرب تک ہی دوسری حدیث مین پیغمبر
کہ بقا تمہارا نسبت اگلون کے عصر سے مغرب تک ہی یہ بھی فرمایا کہ مین اور قیامت ساتھ
ساتھ آئے ہین جیسے یہ دو انگلی یہ سب احادیث صحیحہ مین ہین مستورد سے یون روایت
کیا ہی کہ مین بھیجا گیا ہون نفس ساعت میں لیکن آگے ہوگیا اوسکے جیسے یہ انگلی اسپر بڑھ
گئی ہی پھر اشارہ فرمایا طرف سبابہ و وسطی کے اخرجہ الترمذی مطلب یہ کہ اب
قیامت آنے کو کچھ زیادہ مدت باقی نہین رہی قرآن مین کہا نہین معاملہ قیامت کا مگر
جیسے پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک یہ بھی فرمایا یہ لوگ تو اوسکو دور دیکھتے
ہین ہم قریب دیکھ رہے ہین سو جب آنا قیامت کا قریب ٹھہرا تو ضرور ہوا کہ اوسکی نشانیان
کھلا نیان بتا دیجاوین تاکہ حجت خدا کی نوع انسان پر تمام ہوجاوے اسلیے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے چھوٹی بڑی سب نشانیان بیان کردین لیکن وقت اوسکا نہین بتایا اسلیے
کہ یہ علم خدا ہی کو ہی سو علامات صغری تو سب کے سب ظاہر ہوچکے دنیا مین پھیل کر ہر جگہ
موجود ہین ایک کی جگہہ ہزار گنی ہوتی جاتی ہین بڑی علامتون کا پہلا نکلنا مہدی کا اترنا
مسیح کا ہی اسکا وقت بھی معلوم نہین لیکن جو نشانیان متصل اس زمانہ ظہور و نزول کے
ہونیوالے ہین اونکا آغاز تو لگ چلا اس سے یقین ہوتا ہی کہ یہ دونو صاحب جلد رونق بخش عالم ہونگے

اس جگہ ہم ذکر فتن مذکورہ کا علحدہ علحدہ لکھتے ہیں ؛

فتنہ بدعت و خلاف سنت

سنت کے معنی لغت میں راہ کے ہیں ابن الجوزی نے تلبیس ابلیس میں لکھا ہی کہ اسمین شک نہین کہ اہل نقل و اثر جو متبع آثار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آثار صحابہ ہین سنی اہل ہین اسلیئے کہ یہ لوگ اوسی راہ پر ہین جسمین کوئی نئی بات نہین نکلی یہ حوادث و بدع بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اونکے اصحاب کے واقع ہوے ہیں بدعت وہ کام ہی جو تھا پھر نکلا غالب بدعات میں یہ ہی کہ وہ معادم سنت ہیں موجب ان کے بتاویلے ہیں جیتی دکی کے ساتھ پھر اگر ایسی چیز نکلی ہی جو مخالف شریعت نہین ہی نہ موجب بری برتاو کے ہی تو سلف اوسکو بھی مکروہ جانتے تھے اوس سے نفرت کرتے تھے ہر بدعتی سے بھاگتے تھے گو وہ کام جائز کیون نہو یہ اسلیئے کرتے کہ اصل کار جو اتباع سنت ہی وہ محفوظ رہی تحقیق ابو بکر نے زید بن ثابت سے کہا قرآن جمع کرو زید نے کہا جو کام رسول خدا نے نہین کیا وہ کام تم دونو کسطرح کرتے ہو سعد بن مالک نے ایک آدمی کو سنا کہتا ہی لبیک یا ذاالمعارج کہا ہم اسکو نہیں کہتے تھے عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص نے ابن مسعود سے کہا کچھ لوگ مسجد میں بعد مغرب کے بیٹھتے ہین اونمین ایک آدمی کہتا ہی تکبیر کہو اسطرح تسبیح کرو اسطرح حمد کرو اسطرح کہا جب وہ یہ کرتے ہون مجکو خبر دو پھر ابن مسعود آئے اور بیٹھے جب اونکا کہنا سنا کھڑے ہوگئے اور تھے آدمی تیز مزاج کہا مین عبداللہ بن مسعود ہون قسم ہی خدا کی جسکے سوا کوئی خدا نہین ستمنے یہ سیاہ بدعت نکالی ہی تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی علم مین بڑھ گئے عمر بن عتبہ نے کہا لازم کرو اپنے اوپر طریق سنت کو اگر لوگے تم داہنے بائیں رستے کو گمراہ ہوجاؤگے سخت گمراہ بعض اہل حدیث نے ذوالنون سے حال خطرات و وساوس کا پوچھا کہا مین ان باتون مین گفتگو نہین کرتا کہ یہ محدث ہین مجھسے کوئی بات نازیا حدیث کی پوچھو اونھون نے اپنے بیٹے کو دیکھا لال جوڑے پہنے ہوئے کہا

اسکو نکال ڈال کہ یہ لباس شہرت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کبھی نہین پہنا
سیاہ و سادے سوتی پہنے ہین ابن الجوزی کہتے ہین سلف ہر بدعت سے بچتے تھے گو کسیطرح اوسمین بھلی شی ہو کہ
محدث ہوون اوس چیز کے جو دین مین نہ تھے حسنہ کو ناقص بدعت ہین جب بدعت کو متمم سمجھا تو گویا
شریعت کو ناقص جانا جب بدعت فساد ہوئی تو بڑی خرابی ہی اس سے ظاہر ہوا کہ اہل سنت ہی متبع لوگ
ہین بدعتی اوس چیز کی ظاہر کرنیوالے ہین جو مخفی تھی اسی لیے اپنی بدعت کے پردہ مین چھپتے ہین ولدیکم اھل
السعدھم وکلمتھم طاھرۃ ومذھبھم مشھور والعاقبۃ لھم انتھی آگے بعد ابن جوزی نے حدیث
لا یزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الناس کو ذکر کرکے لکھا ہی کہ مراد اوس سے اہل حدیث ہین جسطرح
علی بن المدینی نے کہا پھر اہل بدعت کی تقسیم حدیث سے تہتر فرقوں پر ثابت کی پھر کہا ہم جانتے ہین افتراق
واصول فرق کو یہ چہہ فرقے ہین حروریہ قدریہ مرجیہ رافضہ جبریہ جہمیہ بعض اہل علم نے کہا ہی اصل بدعت
یہی چہہ فرقے ہین ہر فرقے مین بارہ فرقے ہین یہ سب بہتر ہوئے پھر ہر فرقے کا انقسام
بارہ فرقون پر نام بنام ذکر کیا پھر کہا کہ سب سے پہلے اشتباہ امر حق مین ابلیس کو ہوا
جس نے نص صحیح بجود سے مونہہ پھیرا اپنی اصل پر تفاضل کرنے لگا کہ مین آگ سے پیدا
ہوا ہون یہ مٹی سے پھر مالک پر اعتراض کیا کہ اسکو مجھپر کسطرح بزرگی دیگئی پھر تکبر
کیا اور کہا مین آدم سے بہتر ہون اپنی جان کی تعظیم چاہی تھی اوسپر لعنت وعقاب کے لائق
ٹھہرا اسیطرح ہر آدمی کو چاہیے کہ جب دل مین کوئی بات ٹھانی تو اوس سے نہایت درجہ بچے
شیطان اپنی سونڈ دلپر ابن آدم کے لگائے رہتا ہی اگر اوسنے خدا کو یاد کیا تو سٹک گیا
نہین تو دل کو لقمہ کر گیا شیطان آدمی سے کہتا ہی کفر کر جب کفر کر لیتا ہی تو کہتا ہی مین تجھسے بری ہون
مین رب العالمین سے ڈرتا ہون اسنے انبیا کو دہوکا دینا چاہا اولیاؤن کو بہکا دیا عالمون کو
گمراہ کر دیا اور کوئی تو کس قطار شمار مین ہی خون کیطرح آدمی کی رگون مین دوڑتا پھرتا ہی اسیلیے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم سکھایا گیا ہی معوذات نازل ہوئے اسکے فتنے سے بچنا
بہت مشکل ہی جو بچگیا بازی اوسکے ہاتھ رہی جو خدا کے خالص بندے ہین متبع کتاب

رسنت اونپر البتہ اس لعین کا زور نہین چلتا جو اس سیدہی راہ سے بہکا وہ گڑہے مین
گرا اسکی تلبیسات اتنی ہین کہ اونکی گنتی نہین ہو سکتی تلبیس کہتے ہین اس باتکو کہ باطل کو
حق کی صورت مین ظاہر کرے تفرقہ ایک جہل ہی جس سے آدمی اعتقاد فاسد کو صحیح دیکہ
سمجہہ لیتا ہی سبب اس فرقت کا شبہہ ڈالنا ہی ابلیس کا امر حق مین جس کسی پر جیتتا قابو
پاتا ہی اوتنا اوسکو شبہے مین ڈالتا ہی جنکو خدا نے فطنت صحیحہ عقل سلیم علم نافع بخشا ہی اونکو
شبہہ کم ہوتا ہی انسان کا دل ایک قلعہ ہی اس قلعہ کی فصیل ہی فصیل کے دروازے ہین
دروازونمین رخنے ہین اس قلعے مین عقل رہتی ہی فرشتے گرداگرد اس قلعے کے پہرا کرتے
ہین ایک طرف اس قلعے کے ربض ہی اوسمین ہوی کا گہر ہی اوسکے گرد شیاطین چکر مارا کرتے
ہین کچہہ روک ٹوک نہین ہمیشہ درمیان اہل حصن اور ان اہل ربض کی لڑائی بہڑائی ہوا کرتی
ہی شیطان لگاتار آس پاس اس قلعے کے پہرتے ہین نگہبانون کی غفلت تاکتے ہین چاہتے
ہین کہ رخنہ باب سے اندر فصیل کے گہس جاوین اسلیے نگہبان کو چاہیے کہ سب دروازونکو
پہچانے جنکا یہ حارس ہی سب سوراخون کو دیکہ لے تاکہ کسیوقت حراست مین سستی نہو
اسلیے کہ دشمن سست نہین ہی حسن بصری سے کسی نے پوچہا شیطان سوتا بہی ہی کہا اگر سوتا
تو ہمکو چین ملتا اس حصن کا اوجالا ذکر ہی چمک ایمان ہی اوسکے اندر ایک شیشہ صیقل
کیا ہوا ہی جسمین سارے گذرنے والون کی صورتین نظر آتی ہین تو ذرا سا کام شیطان کا اس
ربض مین یہ ہی کہ بہت سا دہوان کرتا ہی جس سے دیوارین حصن کی کالی ہوجاوین آیینے مین
زنگ آجاوے سو فکر سے وہ دہوان دور ہوتا ہی ذکر سے آیینے کو صیقل ہوتی ہی دشمن کے
حملے ہمیشہ ہوا کرتے ہین کبہی اندر قلعے کے گہس جاتا ہی حارس اوسکو روکتا ہی تو نکل بہاگتا ہی
کبہی گہس کر چہپ رہتا ہی کبہی غفلت نگہبان سے وہان ٹہر رہتا ہی کبہی وہ ہوا جو دہوئین
کو اوڑا لیجاوے نہین چلتے تو دیوارین قلعے کی کالی ہوجاتی ہین شیشے کو زنگ لگ جاتا ہی
پہر جو شیطان کا وہان گذر ہوتا ہی تو معلوم نہین ہوتا کیونکہ حارس کو اوسکی غفلت کے سبب سے

نکالدیتا ہی یا قید کرلیتا ہی یا اپنا خدمتگار بنالیتا ہی خود وہان رہ کر طرح طرح کے حیلے سولتی پہنچا
کے بکالتا ہی کبھی شیطان پاس مرد ذکی ہوشیار کے آتا ہی اور اوسکے ہمراہ ہوتی کی دلہن آتی ہی
اوسکا جلوہ دکھا کر اوس ہوشمند کو مشغول اوسکے دیکھنے مین کردیتا ہی جب وہ اوسکو دیکھنا
شروع کیا اسنے حمق اوسکو اسیر کیا سے آج بارہ نظر اک چاندسی صورت آئی + اوڑا لیا گئی
تھین میری بھی شامت آئی — قوی تر دشمن جہل ہی اوسط درجہ قوت مین ہوائی ہی تحفت
غفلت ہی مگر جب تک مومن پر زرہ ایمان کی ہی دشمن کا وار نہین چلتا حسن بن صالح نے
کہا شیطان ستانوے دروازے خیر کے آدمی کے لیے کھولتا ہی اس ارادے سے کہ ایک ہی
دروازہ شر مین کہین پھنس جاوے اعمش نے کہا ایک آدمی کی باتین جن یعنی شیطانون سے
ہوئی تھین اوسنے کہا جن کہتے ہین ہم پر کوئی چیز زیادہ تر سخت شخص متبع سنت سے نہین
رہے اصحاب اہوا اونکے ساتھ تو ہم ہمیشہ لعب ولہو کیا کرتے ہین بعض اہل علم نے کہا ہے
دنیا مین جو بدعتی ہی اوسکو اہل حدیث سے بغض ہی

ذکر فتنہ عقائد و دیانات خلق

ایک آدمی کا نام سوفسطا تھا فرقہ سوفسطائیہ اوسیکی طرف منسوب ہی انکو شیطان نے
یہ سمجھا دیا کہ اشیا کے لیے کوئی حقیقت نہیں اسکا جواب علماء سنت نے یہ دیا کہ تمہارے اس
قول کی بھی کچھ حقیقت ہی یا نہین اگر نہین ہی تو یہ دعوی تمہارا ٹھیک ہوا جسکی حقیقت نہین
اوسکا ادعا کیا اور اگر ہے تو تمنے اپنا مذہب خود چھوڑ دیا

ذکر فرقہ دہریہ

اس قوم کو شیطان نے یہ سمجھا دیا کہ نہ کوئی معبود ہی نہ کوئی صانع ہی یہ سب اشیاء بلا کمون بنین
انھون نے صانع کو حس سے نہین پایا عقل کو اوسکے پہچاننے مین صرف نہین کیا نقل کو نہین
مانا وجود آلہ کا انکار کر بیٹھے ورنہ کسی عقلمند کے نزدیک وجود صانع مین کچھ اشکال نہین اگر
کسی آدمی کا ایک دشت سے گذر ہو جہان جنیاد کا نام نہ ہو پھر دوبارہ وہان دیوار د

در کو دیکھے تو ضرور رہان لیگا کہ کسی بانی نے اسکو بنایا ہی پھر بھلا یہ فرش بچھا ہوا یہ چھت
اونچی یہ بنائین عجیب یہ قوانین جو قاعدہ حکمت پر جاری ہین کیا صانع کے وجود پر دلالت
نکرینگے ایک گنوار نے کیا اچھی بات کہی ہی البعرۃ تدل علی البعیر واثر المشی یدل
علی مسیر الہیکل علوی بھذہ اللطافۃ ومرکز سفلی بھذہ الکثافۃ اما یدلان
علی اللطیف الخبیر ان سب مصانع بدائع کو جانے دو آدمی اپنے نفس میں اگر فکر کرے
تو یہی غور کافی ہی کہ اس جسد میں کیا کیا حکمتیں رکھی گئی ہیں اسکی مثال واسع تلبیس
مین ابن جوزی نے خوب لکھی ہی حظیرۃ القدس میں دوسری مثال بیان کی گئی ہی وفی
انفسکم افلا تبصرون یہ سب چیزین باواز بلند کہہ رہی ہیں افی اللہ شک جسکے لیے
کیفیت و ماہیت نہو اوسکے حق میں یہ کہنا کیف ھو وما ھو محض جہل ہی تو واسطے
دریافت وصف صانع کے کافی ہی صفات جو کتاب وسنت میں آئے ہین جسکی تفصیل
کتاب الجنائز والصلات مین مبین ہی ایمان درست کرنے کو وافی وشافی ہین اس زمانے میں
نام دہریہ کا نیچریہ ہی انکو جسطرح وجود صانع اور ملائکہ اور نبوت اور معجزات وایام اللہ کا
انکار ہی اسیطرح معاد جسمانی کا بھی انکار ہی عالم کو حادث نہیں کہتے قدیم جانتے ہین وما
یھلکنا الا الدھر حالانکہ حدوث عالم کے لیے یہی دلیل کافی ہی کہ عالم کبھی حوادث سے خالی
نہیں کون وفساد کا ہمیشہ عمل ہتا ہی سو جس سے حوادث جدا نہون وہ حادث ہوگا تو پھر
کیا ہوگا اس حادث کے لیے کوئی سبب چاہیے وہ سبب خالق سبحانہ ہے وللہ الحمد

ذکر طبائعیین

شیطان نے جب دیکھا کہ انکار صانع مین تھوڑے آدمی اوسکے موافق ہیں اسلیے کہ عقول شاہد
ہین اس امر پر کہ مصنوع کے لیے صانع کا ہونا ضروری ہی تو ایک قوم کے گلے یہ اتارا کہ یہ سارے
مخلوقات فعل طبیعت ہی جو چیز پیدا ہوتی ہی انھین چار طبائع سے ملکر بنتی ہی سو یہی طبیعت
فاعل ٹھہرے یہ کانہ سکے انکو اتنا نہ سوجھے کہ اجتماع طبائع تو خود دلیل ہے وجود صانع پر نہ فعل

طبیعت پر اس لیے کہ طبائع کچھ نہیں کر سکتے جب تک مجتمع نہون اور یہ خلاف انکی طبیعت کے ہی اسلیے کہ ہر طبع مقتضی ہی ہرب وفرقت کی طبع دیگر سے پس ضرور ہی کہ جامع ان طبائع کا کوئی اور ہی ہو جسکے سامنے یہ سب طبائع مقہور ہین وہ نہین مگر واحد احد فرد صمد جل اسمہ

ذکر ثنویہ

انھون نے کہا صانع عالم دو ہین ایک فاعل خیر ایک فاعل شر اول نور ہی دوسرا ظلمت یہ دونو قدیم ہین نور کا جوہر روشن صاف ستھرا پاک خوشبودار خوش صورت کریم حکیم نفع ہی خیر و لذت و سرور و صلاح سب اوسی سے ہی ظلمت کا جوہر برعکس اسکے ہی انکے مذہب سخیفہ کا جواب علماء اسلام نے خوب خوب دیا ہی یہ کتاب کچھ علم کلام و مناظرہ کی کتاب نہین ہی کہ وہ سب سوال وجواب اسجگہ لکھے جاوین مقصود فقط اشارہ ہی طرف تلاعب ابلیس کے ساتھ ہر فرقہ کے نہین تو یہی آیت کافی وافی شافی ہی کہ لوکان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا اس دلیل کو اقناعی کہنا جہل ہی یا کفر ✲

ذکر فلاسفہ

انپر شیطان نے یون قابو پایا کہ انھون نے اپنے آراء و عقول پر ناز کیا اور موافق اپنے اوہام وظنون کے تکلم کیا انبیاء کیطرف التفات نہ کیا انمین کوئی دہری ہی ارسطو اور اوسکے یارون نے یہ گپ لگائی کہ زمین ایک کوکب ہی اندر اس فلک کے اسیطرح ہر کوکب مین جہان ہی جہان ہین جیسے اس زمین مین اور نہرین اور درخت بھی ہین صانع کا انکار کیا سالہای گذشتہ مین جب کلکتہ جانے کا اتفاق ہوا تھا تو ایک مجلس مین ایک صاحب نے ہر شکل دلون کے نقشے چاند کے وکھلا کے بیان کیا کہ اس چاند مین بھی پہلے آبادی تھی اب تک وہ گھر باقی ہین سڑکین بنی ہین نہرین موجود ہین گو اب وہ آبادی ویران ہو گئی ہی جیسے بعض جہلا نے دعوی کیا زمین کے سات طبقے ہین ہر طبقے مین یہی رنگ ورو پ ہی جو

اس جملے مین سب سے بڑی بات سفیہانہ حرکت یہ تہی بعض فلاسفہ نے ایک علت
قدیم ثابت کی ہی قدم عالم کے قائل ہوئے ہین کہتے ہین اللہ کے ساتھ یہ عالم ہمیشہ رہیگا جسطرح
معلول علت سے جدا نہین ہوتا بلا سے یہی کہا ہوتا کہ یہ عالم حادث ہی بارادۂ قدیم جسوقت
ونس آرادے نے اقتضا اس عالم کی وجود کا کیا وہ اوسوقت مین موجود ہوا جالینوس نے
کہا سو یہ اگر ایسا ہوتا کہ منعدم ہو سکتا تو ضرور اوسمین کچھ بلا پن اس مدت دراز مین ظاہر ہوتا
یہ نسمجھا کہ بعضی چیزین کہان بگڑ جاتی ہی اوسمین ذبول نہین ہوتا ایک قوم نے کہا کہ ہمنے
عالم کو دیکھا اسمین اجزا کی افتراق حرکت سکون کو پایا اس سے جانا کہ یہ حادث ہی حادث کے
لیے محدث کا ہونا ضروری ہی پھر ہمنے دیکھا کہ ایک آدمی پانی مین گر جاتا ہی اوسکو تیرنا نہین آتا
وہ صانع کی دہائی دیتا ہی مگر صانع اوسکی فریاد کو نہین پہونچتا یا آگ مین گر جاتا ہی چلاتا ہی
اوسکو صانع نہین بچاتا اس سے ہمنے جانا کہ صانع معدوم ہی پھر اس قوم مین تین فرقے
ہو گئے جو منکر صانع ہین یہ احمق اتنا نسمجھے کہ کشتی نوح کو کسنے طوفان سے بچایا ابراہیم
علیہ السلام کو آگ سے کسنے نجات دی آخرت دونون حق تو اسی دنیا مین ظاہر ہو گئے کہلا
ہزارون کے سامنے ہوئے ہین کچھ خواب وخیال کی کہانی نہین ہی اکثر فلاسفہ نے
کہا ہی کہ اللہ اپنی جان کو تو جانتا ہی اور کچھ نہین جانتا حالانکہ یہ بات بخوبی ثابت ہی کہ مخلوق
کو اپنی جان کا بھی علم ہی خالق کا بھی علم ہی اس سے مرتبہ مخلوق کا خالق سے زیادہ ٹھہرا
ابو علی بن سینا نے کہا خدا کو علم اشیا وکلیہ کا ہی جزئیات کا علم نہین اس مذہب کو معتزلہ نے
ابن سینا سے حاصل کیا ہی الحمد للہ کہ اہل سنت نے اللہ پاک سے جہل ونقص کو دور کیا
اس قول پر ایمان لانے الا یعلم من خلق ویعلم ما فی البر والبحر ابن جوزی نے کہا فلاسفہ
نے انکار کیا بعث اجساد ورد ارواح کا طرف ابدان کے اور وجود جنت ونار کا اور یہ زعم
کیا کہ یہ امثلہ عوام کے لیے بیان کیے گئے ہین نفس بعد موت کے ہمیشہ باقی رہتا ہی لذت
مین اور یہ نفس کامل ہے یا الم مین اور یہ نفس ملوث ہی کبھی مراتب الم کے بحسب مقادیر ناس

متفاوت ہوتے ہین کبھی بعض نفوس سے الم ہوجاتا ہی یہی مذہب بعینہ فی امثال نعیمیہ کا
ہے ہان وجود نفس کا بعد موت کے مسلمان بھی انکار نہین کرتے اسی لیے وہ نفس کی اعادہ
کہتے ہین نعیم و شقاوت کے قائل ہین لیکن حشر اجساد سے کوئی مانع نہین لذات جسمانیہ جنت نار
کا ذکر شریعت اسلام مین آیا ہی اسلیے اہل اسلام اوسکے قائل ہین جو اعادۂ نفس بعد موت
کرسکتا ہی اوسپر اعادۂ جسد کیا دشوار ہی رہی یہ بات کہ جتنے حقائق کو بجای اسکے قائم کیا
یہ محض تمھارا تحکم ہی اسپر کوئی دلیل نہین ہی ابن جوزی نے کہا شیطان نے اس گروہ مین
دخل کیا قوت ذکا و فطنت کے دروازے سے سقراط بقراط افلاطون ارسطو جالینوس
علوم ہندسہ و فنون منطقیہ و طبیعیہ کے عالم تھے لیکن جب الہیات مین پہونچے تو آپسمین مختلف
ہوگئے یہ لوگ منکر صانع و دافع شرائع تھے اعتقاد ونرامیس کہتے تھے حدود شرع کو نہین مانتے
اسلام کی رسی اپنے گلے سے انھون نے نکال ڈالی یہود و نصاری نسبت انکے معذور ہین
اسلیے کہ متمسک ہین ساتھ شرائع کے جنپر معجزات دال ہین انسے زیادہ اہل بدعت معذور
ہین اسلیے کہ اونکو دعوی نظر کا اولہ مین ہے انکا مستند سوای کفر کے اور کچھ نہین انبیا تو
حکیم بھی تھے حکیمون سے زیادہ علم رکھتے تھے جنے اس امت کے متفلسفہ کو دیکھا سوای
تحیر کے اور کچھ اونکو اس تفلسف سے حاصل نہین ہوا نہ تو وہ مقتضای فلسفہ پر عمل
کرتے ہین نہ مقتضای اسلام پر تو وہ دین سے گئے یا ادھر کے نہ خدا ملا نہ ادھر کے ہمنے ایسی
بھی ایک جماعت دیکھی جو نماز روزہ کرتے ہین لیکن خالق و نبوت سے مونہہ پھیرے ہوئے ہین
بعث اجساد مین کلام کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے مجھسے کہا انا لا اخاصم الا من فوق
الفلک وکان یقول فی ذلک اشعارا کثیرۃ جو کہ فلاسفہ ہمارے شریعت کے زمانہ
کسیقدر قریب سے تھے اسیطرح رہبان بعض اہل ملت اسلام نے فلاسفہ کا دامن پکڑا بعض نے
رہبان کا ہاتھ تھاما چنانچہ بہت سے احمق اعتقاد مین فلسفی ہوگئے زہد مین رہبان بنگئے

ذکر اہل ہیاکل

یہ ایک قوم ہی جسکا مقولہ یہ ہی کہ ہر روح علوی کا ایک جرم سماوی ہی جو اوسکی ہیکل ہے
اور روح کو نسبت اوس جرم سے ایسی ہی جیسے ہماری ارواح کو ہماری ابدان سے نسبت ہے
نہیں ہیاکل ہین سے یہ سیارات و ثوابت ہین روح کی طرف ہمکو کوئی راہ نہین اسلیے
عبادت و قربان ہیکل کرتے ہین بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ ہر ہیکل سماوی کے لیے ایک شخص سفلی
ہمصورت و ہمجوہر اوسکا ہوتا ہی اسلیے انھون نے صورتین مورتین بنائین اونکے گھر ٹھہرائے
بعض نے سبع سیارہ کو مدبر اس عالم کا ٹھہرایا ہی اونکی صورت کے بت بنائے ہین مشتری کے لیے
ایک لڑکی لیکر خدام اصنام کو حوالہ کرتے ہین جو اونکے وطن مین رہتے تھے مریخ کے لیے ایک ٹھٹھ
مرد سرخ سفید لیکر تیل کے حوض مین کھڑا کرتے ہین شمس کے لیے اوسی مریخ کے جاریہ کو لیکر گرد
آفتاب کے پھرتے ہین زہرہ پر ایک بڑھیا کی چڑھاتے ہین عطارد کے نذر مین ایک جوان
گندم گون کاتب ادیب تجویز ہوتا ہی چاند کے لیے ایک بڑے موٹے کا آدمی تجویز کرتے ہین جو
جو الفاظ دعا وقت اس نذر کے کہتے ہین جو انجام ان نذور کا ہوتا ہی اوسکو ابن جوزی نے تلبیس
ابلیس مین مفصل لکھا ہے

ذکر بت پرستان و عابدان اصنام

سب سے پہلے بت پرستی یون نکلی کہ جب آدم مرے اولاد شیث نے اونکو پہاڑ کے ایک گڑھے مین
رکھا یہ پہاڑ وہی ہی جسپر اونکا ہبوط زمین ہند مین ہوا تھا اس پہاڑ کا نام نوذ ہی سارے پہاڑون
سے زیادہ سرسبز تھا یہ لوگ وہان آتے اونکی تعظیم کرتے ایک آدمی نے اولاد قابیل سے یہ کہا
کہ اولاد شیث کے لیے تو ایک دوار ہی جسکے گرد پھرتے ہین اوسکی بڑی آؤ بھگت کرتے ہین
تمہارے پاس خاک بھی نہین اسلیے اوس نے بت تراشا اوسکی پوجا ہونے لگی ود سواع یغوث
یعوق نسر نیک لوگ تھے ایک ہی مہینے مین سب کے سب مر گئے والون نے بہت رنج
کیا ایک شخص نے اولاد قابیل سے کہا کہو تو پانچ مورتین یادگی سی تمہارے لیے بنا دون اتنی بات
ہی کہ جان اوسمین نہین ڈال سکتا ہون پھر پانچ بت اونکی صورت کے بنا کر کھڑے کر دیے ہر آدمی

اپنے بھائی چچا وغیرہ کے پاس آتا اوسکی تعظیم کرتا اوسکے آس پاس دوڑتا یہانتک کہ وہ
قرن گذر گیا دوسرا قرن آیا اس قرن والون نے اوربھی زیادہ اونکی تعظیم کی تیسرے قرن
والون نے کہا ہمارے اگلون نے انکی تعظیم اسی لیے کی ہی کہ وہ انکی شفاعت کے امیدوار
نزدیک خدا کے تھے پھر خوب انکو پوجا بڑی تعظیم کی کفر مین سخت تر ہوگئی اللہ نے ادریس
علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا قوم نے انکو جھٹلایا اللہ نے انکو اوٹھا لیا قوم کا کفر بڑھتا گیا
یہانتک کہ زمانہ نوح علیہ السلام کا آیا خدا نے اونکو نبی کیا وہ اوسوقت چار سو اسی برس کے
تھے ایکسو بیس برس تک اونھون نے دعوت الی اللہ کی کسی نے نمانا ستاتے آخر اونکو حکم ہوا
کہ ناؤ بناؤ جب بنا کر اوسپر سوار ہوئے چھ سو برس کے تھے ڈوبنے والے ڈوب گئے تین سو
پچاس برس تک بعد طوفان کے زندہ رہے آدم اور انکے بیچ مین دو ہزار دو برس گذرے تھے
پانی نے بتون کو ایک زمین سے بہا کر دوسری زمین پر پہونچا دیا کچھ بت جدے مین الٹ اسلے
جب پانی سوکھا ہوا چلی بت مٹی مین دب گئے عمرو بن لحی ایک کاہن تھا جن بت سیل کہتا تھا
جن نے اوس سے کہا جدے مین بت ہین اونکو تہامہ لیجا عرب لوگون سے اوسکے پوجا کروا
اوسنے ایسا ہی کیا اتفاقاً عمرو سخت بیمار ہوگیا کسی نے کہا بلقاء شام مین ایک چشمہ ہی وہان جاؤ
تو اچھے ہوجاؤگے وہ گیا اچھا ہوگیا اوسنے دیکھا وہان کے لوگ بت پوجتے ہین پوچھا یہ کیا ہی
کہا ہم انسے پانی مانگتے ہین دشمن پر مدد چاہتے ہین کہا ایک ہمکو بھی دو جب دیا تو اوسکو لیکر
کے آیا کعبہ کے گرد کھڑا کیا پھر عرب نے اور بت بنالئے یہ اون سب مین مقدم تھے مناۃ ہذیل
وخزاعہ کا بت تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بھیجکر سال فتح مین اوسکو ڈھا دیا لات
طائف مین تھا ایک مربع پتھر اوسکے پجاری ثقیف تھی اوسپر ایک گھر بنایا تھا سارے عرب
و قریش ان بتون کی تعظیم کرتے اونپر اپنے نام رکھتے زید لات تیم لات آج جہان مسجد طائف
کا منارہ ہی یہان وہ بت تھا جب ثقیف مسلمان ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مغیرہ بن شعبہ کو بھیجکر اوس بتخانے کو ڈھا دیا آگ سے جلا دیا پھر لات کو ظالم بن سعد جو نخلہ شامی

مین رہتا تھا سلے بھاگے وسپر گھر بنا یا لات سے آواز سنتے تھے مسلمانون نے مناۃ کی ایک عانی
لات پر لات ماری عزی ایک شیطانی تھی تین درختون پر آتی بعد فتح مکے کے حضرت نے خالد
بن الولید کو بھیجکر ان درختون کو کٹوا ڈالا جب تیسرا درخت کاٹا اوسکے نیچے ایک حبشیہ دیکھی
پریشان موئی کندھے پر ہاتھ رکھی ہوئے دانت نکالے ہوے خالد نے کہا کفرانک لا سبحانک
انی رایت اللہ قد اہانک پھر ایک ہاتھ ایسا مارا کہ سر اوسکا اوڑا دیا جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خبر ہوئی فرمایا تلک العزی ولا عزی بعدھا للعرب الحمد للہ کہ خدا نے اسلام کی
کی عزت شادی خوب ہی ذلیل کیا انکے سوا اور بہت بت قریش میں تھے اندر و باہر کعبے کے
سب مین بڑا ہبل تھا آدمی کی صورت سیدھا ہاتھ ٹوٹا ہوا اوسکی جگہہ سونے کا ہاتھ لگا دیا تھا
یہ کعبے کے اندر تھا عمرو بن مدرکہ نے سب سے پہلے اوسکو وہان کھڑا کیا تھا ابن جوزی نے بہت
بتون اور بت پرستون کا نام بنام ذکر کیا ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ پتھر ہی کا پوجنے کا نام بت
پرستی ہی حالانکہ جسکے ولیکن غیر خدا کی تعظیم ہی خلاف شریعت اسلام وہ بھی اصل میں بت پرستی
ہی اکثر مولوی لوگ بھی معنی توحید کے نہین سمجھے جب تو افعال شرکیہ کو جائز بتاتے ہین طرح
طرح کی باتین بناتے ہین بیچارے عوام کیا کرین خلاف توحید سے ایک جہان مشرک ہو گیا قصور
علماے سنت سے ایک عالم بدعتی بنگیا دین خالص ایک کتاب ہی اوسمین کلمہ طیبہ کے معنی خوب
لکھے گئے ہین ہان جو آدمی قرآن و حدیث کے معنی سمجھتا ہی اپنی رای دہرا و قیاس کو دخل
نہین دیتا وہ البتہ شرک سے بچ سکتا ہی ورنہ یہ شرک وہ بری بلا ہی کہ توحید کے پردہ مین
اسنے بہت لوگون کی راہ ماری ہی چونٹی کی چال سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہی اسیطرح بدعت ایک
بڑی آفت ہی جس نے سنت کے دہوکے مین ایک جہان کو گمراہ کر کہا ہی الا للہ الدین الخالص
سوا اوس راہ کے جسپر رسول خدا اور اوسکے اصحاب تھے کوئی راہ نجات کی نہین جو برخلاف
اوس طریقے کے ہی وہ لاکھ دفعہ آپکو مسلمان کہے یا ہزارون لوگ اوسکو مسلمان سمجھین در اصل
وہ اسلام سے بہت دور ہی خلف کی راہ سلف کے شرع سے اتنی دور ہی جتنی دور زمین سے

آسمان ہی افسوس یہ ہی کہ جسکے سامنے سچی بات کہو وہ خفا ہوتا ہی بلکہ جان کا دشمن آبرو کا
خواہان ہوجاتا ہی اب وہ زمانہ آیا ہی جسمین بحر سکوت اور لزوم موت سکے مجال امر بمعروف
ونہی عن المنکر باقی نہین رہا صدہا برس سے شرک و بدعت نے ایسا رواج پایا ہی کہ لوگ اوسکو
اسلام سمجھتے ہین بعضے اسلام کو شرک و بدعت جانتے ہین سچ ہی ع ہر کفر کہ کہنہ شد مسلمانی شد

ذکر آتش پرستان

شیطان نے لوگون کے کان مین یہ پھونکا ہی کہ آگ ایک ایسا جوہر روشن ہی جسکے بغیر کام جہان کا نہین
چلتا سورج اسی کی شکل ہے اسلیے دونو کے عبادت مین پھنسایا ابن جریر طبری نے کہا ہی جب
قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اپنی باپ آدم سے بھاگ کر یمن کیطرف آیا تو ابلیس نے اوس سے
ملاقات کرکے کہا ہابیل کی نذر قبول ہوئی اوسکو آگ آکر کھا گئی اسلیے کہ وہ خادم نار رہتا تھا یہ
آتش تم آگ کو رکھو کہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے کام آوے قابیل نے ایک آتشخانہ بنایا سب
پہلے آگ کو اسی نے پوجا تب ... نے کہا مجوس سے زردشت آیا اوسنے کہا کوہ سیلان مین جہری
اوتری ہی اس نواحی بارد کے لوگون کو جو سوای برد کے کچھ نجانتے تھے اپنی طرف بلایا
وحید کو دو چند کیا یہ کہا مین اسمین پہاڑ والون کیطرف بھیجا گیا ہون اپنے یارون سکے لیے موش
دھونا پیشاب سے صحبت کرنا ماؤن سے تعظیم کرنا آگ کی دین ٹھہرایا کہا اللہ اکیلا تھا جب تنہائی
لمبی ہوئی تو فکر کی اوس سے ابلیس پیدا ہوا جب سامنے آیا چاہا کہ اوسکو قتل کرے اوس نے
مانا جب دیکھا کہ نہین مانتا تو ایک مدت کے لیے اوسکو چھوڑ دیا آگ کے بہت سے گھر بنائے
گئے سب سے پہلے افریدون نے طرطوس مین بنایا پہر بخارا مین پہر بہمن نے سجستان مین ابو قباد
نے بخارا کیطرف زردشت نے جو آگ رکھی تھی اوسکو یہ زعم تھا کہ یہ آگ آسمان سے اوتری
پھر کسی نے انہین چاند کو پوجا کسی نے تارون کو کسی نے افلاک کو کسی نے بتون کو ایک تھا
کوہ اصفہان کی چوٹی پر تھا اوسمین بہت بت تھے جب گشتاسب مجوسی ہوگیا اوس نے
بتخانے کو آتشخانہ کر دیا دوسرا تیسرا گھر آگ کا زمین ہند مین تھا چوتھا بلخ مین اوسکو نوشہ

نے بنایا تھا جب اسلام آیا ابن بلخ نے اوسکو ویران کر دیا پانچوان گھر صنعا مین تھا جسکو ضحاک نے طیار کیا تھا زہرہ کے نام پر اوسکو حضرت عثمان بن عفان نے ویران کر دیا چھٹا گھر تھا یوس بادشاہ نے سورج کے نام پر فرغانہ مین بنایا تھا اوسکو معتصم باللہ نے برباد کر دیا یحیی بن خالد برمکی نے کہا ہی شریعت ہند کا واضع ایک شخص برہمن نام تہا اوسنے بت بنائے سب سے بڑا مکران بتون کا ملتان نام شہر مین تھا جو ملک سندھ مین سے ہی اس بت کلان کو صورت ہیولای اکبر پر بنایا تھا زمانہ حجاج مین جب یہ شہر فتح ہوا اوس بت کا توڑنا چاہا شہر والون نے کل مال کا ثلث دیئے کہا عبد الملک بن مروان نے کہا بت کو دیدو مال لیلو دو دو ہزار کوس سے سندھ اوسکی پوجا کو آتے تھے روپیہ اور سیم چڑہاتے تھے سو روپیہ سے لیکر دس ہزار روپیہ تک جو مال نہ چڑہاتا تھا اوسکا حج نہوتا ابن جوزی کہتے ہین انظر کیف تلاعب الشیطان بھؤلاء وذہب بعقولہم نحت ابایدیہم ما عبدوہ اسیطرح ہر قوم ہر گھر مین عرب کے بت پوجے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے پر غالب ہوئے مسجد الحرام مین آئے دیکھا کعبے کے گرد کھڑے ہین ہاتھ مین کمان تھی اوس سے اونکی آنکھون اور مونہ کو مارنے لگے فرمایا جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا وہ سب بت اوندہے مونہ گر پڑے مسجد سے نکالکر اونکو جلا دیا

ذکر جاہلیت

بت پرستی کا حال تو معلوم ہو چکا سب سے بدتر وہ کہ شیطان کا اہل جاہلیت پر یہ تھا کہ وہ تقلید کرتے تھے اپنے آبا کی بدون نظر کرنے کے دلیل مین جسطرح اللہ تعالی نے فرمایا اذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا اولو کان اباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون پھر انمین بعضے دہریہ مذہب تھے خالق و بعث کا انکار کرتے انہین کے حق مین خدا نے یہ فرمایا ہی ان ہی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یہلکنا الا الدہر بعضے جو مقر خالق تھے وہ جاحد رسل منکر بعث تھے بعضے فرشتون کو دختران خدا کہتے

بعضی قائل بمذہب یہود تھے بعضے قائل بمذہب مجوس جیسے بنی تمیم بعضے مقر تھے خالق اور
ابتدا و اعادہ و ثواب و عقاب کے جیسے عبد المطلب بن ہاشم و زید بن عمرو بن نفیل و قس
بن ساعدہ و عامر بن الظرب غرضکہ مشرک بہت موحد کم تھے ہمیشہ اہل جاہلیت طرح طرح کے
بدعات نکالا کرتے جیسے نسئ بحیرہ و سائبہ حام وغیرہ ابن جوزی نے کہا وقد احدثوا البدعة
التی امتحنوها کثیرة لا یصلح تصنیع الزمان بذکرها ولا هی مما یحتاج الی تکلف ردها
انتہی حاصل یہ کہ تقالید و دہریت عادات جاہلیت سے ہی اس زمانے مین ان دونو کا
بڑا زور شور رہی بلکہ یہ زمانہ عہد فترت و عصر جاہلیت سے بھی بڑھ گیا ہی جیسے سلطنت مین طوائف
الملوک ہوتے ہین اسیطرح دین مین طوائف المذہب ہوگئے ہین مسلمان عیسائی ہنود مجوس
یہود وغیرہ مین زعمائے قوم پیدا ہوے ہین جو نئے نئے مذہب کیطرف بلاتے ہین نئی نئی تحقیق
تقلیدے بھی بدتر ہی عوام کو سنا کر اپنی بیعت مین لاتے ہین انمین سے بعض کا ذکر خدا نے چاہا
تو آیندہ آوے گا

ذکر منکرین نبوات و رسالات

براہمہ ہند منکر ہین نبوت و نبی کے بعض انمین دہری ہین بعض ثنوی بعض ایسے بھی ہین جو
فقط آدم و ابراہیم کے نبوت کے معتقد ہین ایک قوم کہتی ہی خالق و رسول دو جنس سے ہین
لکن رسول انکا فرشتہ تھا جو بشر کی صورت مین آیا کتاب نہ لایا چار ہاتھ بارہ سر تھے ایک
سر تو آدمی کا کوئی سر شیر کا کوئی گھوڑے کا کوئی ہاتھی کا کوئی سور کا اوس نے انکو حکم دیا کہ آگ کی
تعظیم کرو قتل سے منع کیا کذب و شرب خمر سے بھی روکا مگر زنا کو مباح کر دیا گاؤں کی پوجا سکھائی
جا اوس دین سے پھرے اوسکی داڑھی سر بھون پلک مونڈ و اکر گاؤ کا سجدہ کرایا جاوے ابلیس نے
چند شبہے براہمہ کے دل مین ڈالے تلبیس ابلیس مین ان شبہات کا ذکر ہی پھر انکے ریاضات
شاقہ کا ذکر کیا ہی بیان کرنے مین اوس ہذیان کے بجز اضاعت زمان اور کچھ حاصل نہین
فسبحان من یحفظ هذه الملة ویعلی کلمتها حتی ادحض کل الطوائف الباطلة تحت

تھہا اتقاکا من الله تعالی علی حواسات الذوات وقسما لاهل الحال انمین بعض ایسے
بھی ہین جو جنت ونار کے قائل ہین کہتے ہین جنت کے تینتیس درجے ہین جنتی ادنی مرتبہ مین
چار لاکھ تینتیس ہزار چھ سو بیس برس رہیگا پھر مرتبہ ادنی مرتبے سے دو چند مدت کا یہی انتہاء
درجے دوزخ کے بتاتے ہین ستر درجے نہین زمہریر ہی آتش لہیب حریق عذاب طرح طرح کا ہے
فسبحان من اعمیٰ قلوبهم حتی قادهم ابلیس الی اللعن الی المعاد

ذکر یہود

انکو شیطان نے بہت دہوکے دیکر از انجملہ ایک تشبیہ خالق ہی ساتھ خلق کے دوسرے عزیر
کو خدا کا بیٹا کہا تیسرے گوسالے کو پوجا چوتھے قائل ہوے عدم نسخ شریعت کے حالانکہ جانتے تھے
کہ شریعت آدم مین بہن بھائی کا نکاح درست تھا پیغمبر کو کام کرنا بھی جائز تھا لیکن موسی کی شریعت
مین منسوخ ہو گیا پانچوین یہ کہا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات قرار ایام سے دو دن ہین
جنمین عجل کو پوجا تھا اسطرح کے اور بہت قبائح ہین منجملہ اونکے ایک عناد خاص ہی خاتم رسل
اونکی صفت کو جو توریت مین تھی چھپا ڈالا اور بدل ڈالا

ذکر نصاری

یہ اس دہوکے مین آگئے کہ تین خدا کا ایک خدا ہی آپ اور ابن اور روح القدس پھر ہمارے پیغمبر کا
انکار کیا حالانکہ انجیل مین اونکا ذکر موجود ہی انمین سے بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ وہ بھیجے گئے مگر خاص
عرب کے یہ نسمجھے کہ جو نبی ہوگا وہ جھوٹ کاہے کو بولیگا رسول خدا نے تو یہ فرمایا ہی بعثت الی
الناس کافة کسری وقیصر وسائر ملوک عجم کیطرف پیغام دعوت بھیجا ایک یہ بھی دہوکا ہی کہ حضرت
مسیح علیہ السلام انکو عذاب نہو گا شفیع ہونگے معاذ الله یہ نسمجھے کہ جب خدا تعالی کا کوئے
شخص عاصی ٹھہرا تو کسی کی قرابت و دوستی کام نہین آتی حضرت نے فاطمہ سے فرمایا لا اغنی عنک
من الله شیئا جب سید رسل اپنے پارۂ گوشت کو نجات نہ دلا سکین تو پھر وہ دوسرا رسول کیونکر اپنی
امت کو جو چاہے وہ کرے بخشوا دیگا

ذکر صابئین

علما کے دس قول ہین انکے مذاہب مین ایک یہ کہ بین النصاری والمجوس ہین دوسرے بین الیہود والمجوس ہین تیسرے بین الیہود والنصاری ہین چوتھے یہ کہ ایک شاخ ہین نصاری کے مگر نصاری سے زیادہ نرم ہین پانچوین یہ کہ مشرکین مین سے ہین لیکن کتاب نہین رکھتے چھٹے یہ کہ مجوس ہین ساتوین یہ کہ اہل کتاب سے ہین زبور پڑھتے ہین آٹھوین یہ کہ نماز قبلے کی طرف کرتے ہین فرشتون کو پوجتے ہین نوین یہ کہ انکی کتاب علحدہ ہی دسوین یہ کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین مگر عمل و کتاب نہین رکھتے یہ اقوال تو اہل تفسیر کے ہین متکلمین کہتے ہین انکے مذہب مختلف ہین کوئی ہیولی کا قائل ہے کوئی قدم عالم کا کوئی کواکب کو ملائکہ کہتا ہی کوئی اونکو خدا سمجھتا ہے زحل وغیرہ کے نام پر گھر بناتے ہین کوئی ہر دن مین تین نماز بتلاتا ہی ہر نماز آٹھ رکعت ہر رکعت مین تین سجدے کوئی اسمین تناسخ کا قائل ہے کوئی متوسل روحانیات ہی غرضکہ یہ سب مکر

بعث اساس و مل هذه لله اهب لا تحتاج الى تكلف رد ها اذ هي دعاوى

بلا دليل انتهى اس زمانے مین ایک مذہب مین مین نکلا ہی یہ مذہب شاخ ہی صابئہ کی ردول

مدا کا فرما ناج ہوا المستمس مس من قتلکم احدث

ذکر مجوس

یہی بہاو مدی سے کہا پہلا بادشاہ انمین کیومرث ہوا وہ دین لایا اوسکو مجوس نے نبی سمجھا پھر زرادشت ظاہر ہوا اوسنے کہا اللہ ایک روحانی شخص ہی یہ سب روحانی اشیاء اوسکے ساتھ ہی ظاہر ہوئے ہین سورج کیطرف نماز کرنا آگ کا پوجنا اسی نے نکالا ہی فروج امہات کو حلال کر دیا کہا بیٹا لائق تر ہی واسطے تسکین شہوت مادر کے جب شوہر مرجاوے تو اوسکا بیٹا احق ہی ساتھ اوسکی جو. وسکے اگر بیٹا نہو تو مال میت سے کسی شخص کو کرایہ کیلے جب عورت حیض سے نماو ایک دینا آتشخانے پر چڑہاوے مزدک مجوسی نے ایام قباد مین یہ دین نکالا عورتون کو ہر کسی کے لیے مباح کر دیا پھر نوشیروان نے اس رسم کو اوٹھایا مجوس کے نزدیک نیچے سے زمین کی

تھا و نہین آسمان شیاطینون کی کمال ہے بعد خرخرہ ہی سانپون کا جو آسمانون مین قید
ہین پہاڑ اونکی ہڈیان ہین دریا اونکا موت ہی فاعل خیر خدا ہی فاعل شر ابلیس ہی یا اول
نور ہی دوم ظلمت ہی پہلے کا نام یزدان ہی دوسرے کا نام اہرمن ہی جب سلطنت بنی امیہ سے
نکلکر عباسیہ مین گئے اوسوقت ایک آدمی مجوسی ہوگیا ایک خلق کو اوسنے گمراہ کردیا اوسکا
قصہ بہت لنبا چوڑا ہی اسکے بعد پھر مجوس مین کوئی ظاہر نہین ہوا

ذکر منجمین واصحاب فلک

ایک قوم نے کہا فلک قدیم ہی کوئی اوسکا صانع نہیں دوسری قوم نے کہا فلک کی طبیعت
پانچوین طبیعت ہی اوسمین نہ خشکی نہ تری نہ گرمی نہ سردی نہ ہلکا ہی نہ بھاری ہی بعض کے
نزدیک فلک جوہر ناری ہی قوت دوران کے سبب سے زمین کو اچک لیا ہی کسی نے کہا فلک
پانی ہوا آگ سے بنا ہی کرہ کی صورت دو حرکت کرتا ہی ایک مشرق سے مغرب کیطرف دوسرے
مغرب سے مشرق کیطرف زحل تیس برس مین مشتری بارہ برس مین مریخ ساٹھہ برس مین
سورج زہرہ عطارد ایکسال مین چاند تیس دن مین دورہ فلک کا کرتے ہین سورج سب سے
بڑا ہی زمین سے ایکسو چھیاسٹھہ بار کی بڑا ہی غرضکہ انکا ہذیان سب سے زیادہ ہی ؎

تو کار زمین را نکو ساختی   کہ با آسمان نیز پرداختی

ذکر جاحدین بعث

ایک خلق کی خلق کو شیطان نے دہوکا دیکر بعث کا انکار کرادیا بعد بوسیدگی کے اعادے کو
مشکل سمجھا دیا قرآن مقدس مین انکے مال کی حکایت جابجا کی ہی ایعدکم انکم اذا متم
وکنتم ترابا وعظاما انکم مخرجون ہیہات ہیہات لما توعدون جاہلیت والے
بھی یہی کہتے تھے جو یہ منکر حشر و نشر کہتے ہین اسکے شاعر نے کہا ہے ؎

حیوٰۃ ثم موت ثم نشر   حدیث خرافۃ یا ام عمرو

جسنے انبیا کے ہاتھہ پر لاٹھی کو سانپ کردیا پتھر سے ناقہ نکالا عیسی کے ہاتھہ سے مردون کو

زندہ کر دیا اوسکو مار کر جلا نا کیا مشکل ہے یہی دلیل بعث کے لئے کافی ہی ہر سال زمین مردہ
کو زندہ کرتا ہی لاکھوں بے گنتی کیڑے کوڑے اوسمین سے نکالتا ہی وہ کیا حشر و نشر پر قادر
نہیں ہو سکتا اسکا انکار وہی کریگا جسکے ہیے کی پھوٹ گئے ہین + +

ذکر قائلین تناسخ

اس قوم کا یہ عقیدہ ہی کہ اچھی روح جب بدن سے نکلتی ہی اچھے بدن مین جا کر استراحت
کرتی ہی بدون کی روح بد بدن مین جا کر محنت اوٹھاتی ہی اس مذہب کا ظہور زمانہ موسی
علیہ السلام و فرعون مین ہوا اہل ہند مین بھی اسکے قائل بہت ہین زمانے شاعر کا بھی یہی مذہ
تھا یہ دمین پیدا ہوا کرتا تھا میں نظامی ہون پہلے گنجہ مین ظاہر ہوا تھا اب یزد سے نکلا

درگنجہ فرد شدم بسے دیدند — از یزد بر آمدم چو خورشید

کہا مشکل ولاتی اکثر اقوام تناسخ کی ترتیبات کا ذکر ابن جوزی نے کیا ہی پھر کہا اللطائ

ھذہ القیۃ ھالوھم ملبیس علی ماعن لہ لا یستند الی شئ

ذکر فتنہ عقائد و دیانات امت اسلام

ابن جوزی نے کہا شیطان اس امت کے عقائد مین دو طرح سے گھسا ہی ایک تو آباو اجدا
کے تقلید کی راہ سے دوسرے خوض کرنے کی راہ سے ایسی چیز مین جسکی تہ نہین ملتی یا
خوض کرنے والا اوسکے گہراؤ تک پہونچ نہین سکتا تو پہلی راہ کی یہ صورت ہی کہ شیطان
نے مقلدین کو سمجھا دیا کہ دلیلین تو مشتبہ ہوتی ہین اور امر صواب کبھی مخفی ہوتا ہی تو سلامتی
تقلید مین ہی اس راہ مین ایک خلق گمراہ ہو گئی تمام لوگ ہلاکت مین پڑ گئے یہود و نصاری
بھی اپنے آبا و علما کی تقلید کرتے تھے اسیطرح اہل جاہلیت یہ احمق اتنا نسمجھے کہ جب دلیلین
مشتبہ ٹھہرین صواب پوشیدہ رہا تو تقلید کا چھوڑنا واجب ہوگا ایسا نہو کہ یہ تقلید گمراہ
تین ڈالدے صواب سے دور پھینکدے اللہ تعالی نے اونکو برا کہا ہی جنھون نے آبا و اسلاف
کی تقلید اختیار کی یہی قالوا انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی اثارھم مقتدون قل

اولو جئتکم باهدی مما وجدتم علیه آباءکم پھر فرمایا انهم الفوا آباءهم ضالین
فهم علی آثارهم یهرعون اسکے بعد ابن جوزی نے یہ کہا ہی اعلم ان المقلد علی غیر
ثقة فیما قلد وفی التقلید ابطال منفعة العقل لانه انما خلق للتأمل والتدبر
وقبیح بمن اعطی شمعة یستضیئ بها ان یطفئها ویمشی فی الظلمة پھر یہ کہا ہی کہ سارے
مذہب والون کا یہ حال ہی کہ ایک شخص اونکے دلونمین معظم ہوجاتا ہی اوسکی بات سب بے سوچے
سمجھے ماننے لگتے ہین یہ عین ضلالت ہی اسلیے کہ نظر قول کیطرف چاہیے نہ طرف قائل کے
علی مرتضی نے کہا اعرف الحق تعرف اهله امام احمد نے فرمایا من ضیق علم الرجل ان
یقلد فی اعتقاده رجلا اسلیے خود امام احمد نے بھی مقدمہ جد قول زید کو مانا قول ابوبکر
صدیق کو چھوڑ دیا دوسری راہ جو خوض کی راہ ہی اوسکا حال یہ ہی کہ شیطان نے اختیار دیکر
قابو پاکے اونکو تو ورطۂ تقلید مین پھینکا اور جیسے دواب کو ہانکتے ہین اوسطرح اونکو طرف
خوض کے ہانکا جنمین کچھ تیزی وسمجھ پائی اونکو اوسطرح پر گمراہ کیا کسی کی نظر مین جمود کو تقلید
قبیح کرکے دکھایا حکم نظر کرنے کا دیا پھر ہر کسیکو ایک فن سے بہکایا جنھون نے دیکھا کہ وقوف
ساتھ ظواہر شرائع کے عجز ہی اونکو طرف مذہب فلاسفہ کے ہانکا یہانتک کہ اسلام سے
نکالکر باہر کردیا کسی کو یہ سمجھا دیا کہ اعتقاد اوسی چیز کا چاہیے جو حواس سے دریافت ہوسکتی ہے
بعض کو تقلید سے نفرت دلاکر علم کلام مین خوض کرنے کی راہ بتائی متکلمین کا حال طرح
طرح پر ہی کسیکو اس علم کلام نے شکوک مین ڈالا کسیکو الحاد مین پھانسا قدماء اس امت نے
جو اس علم سے سکوت کیا تو کچھ عجز کے سبب سے نہین کیا بلکہ یہ دیکھا کہ نہ علیل کو شفا دیتا ہے
نہ پیاس کو بجھاتا ہی بلکہ صحیح کو بیمار کرتا ہی اسلیے خود بھی اوس سے باز رہے دوسرون کو بھی
اوسمین خوض کرنے سے منع کیا امام شافعی نے کہا ہی جس چیز سے خدا نے منع کیا ہی اگر آدمی
اون سب منہیات مین مبتلا ہو سوا شرک کے تو وہ ابتلا بہتر ہی اس سے کہ علم کلام مین نظر
کرے اسی علم کا طفیل ہے کہ معتزلہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کو علم اشیاء کا بالاجمال ہے نہ تفصیل

اونکی معلوم نہین ابن جوزی نے اس جگہہ بہت اقوال ذم کلام مین نقل کیے ہین مذاہب متکلمین کو حق مین باری تعالی کے ذکر کیا ہی جو سراسر کفر ہین تجبر کہا جب طریق مقلدین و طریق متکلمین عیب دار ہوا تو سلامت کا رستہ تلبیس ابلیس سے کیا ہی اسکا جواب یہ ہی

انه ماکان علیه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم واصحابه وتابعوهم باحسان من اثبات الخالق واثبات صفاته علی ما وردت به الآیات والاخبار من غیر تفسیر ولا بحث عما لیس فی قوة البشر ادراکه

	ذکر خوارج	

سب سے پہلے جو آدمی خارجی مذہب اس امت مین ظاہر ہوا وہ سب سے بدتر تھا ذوالخویصرہ نام جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا تھا کہ ذرا خدا سے ڈر و آنحضرت نے فرمایا اسکی نسل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیگی قرآن اونکے گلے سے نیچے نہ اوتریگا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے چھہ ہزار خارجی ایک گھر مین جمع ہوئے علی مرتضی نے خروج کرنا چاہا جب اونکو خبر دی تو فرمایا مین اونسے نہین لڑتا جب تک یہ نہ لڑین لیکن عنقریب ایسا کرینگے انکے قصے و مذہب نہایت طویل وعجیب ہین بعض کا ذکر تلبیس ابلیس مین بھی کیا ہی یہ قوم علی مرتضی کو خطا پر جانتی ہی خون اطفال انکے نزدیک حلال ہی اگرچہ ایک کھجور بے قیمت کا لینا حرام کہتے ہین عبادت مین بہت مشقت کرتے ہین راتون کو جگتے ہین صحیحین مین مرفوعاً آیا ہی ایک قوم تم مین نکلے گی جنکے نماز روزے کے سامنے تم اپنے نماز روزے کو حقیر جانوگے الحدیث ابن ابی اوفی نے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے الخوارج کلاب اهل النار انکے مذہب مین علم و زہد سے لیاقت امامت کی حاصل ہوجاتی ہی سنے اگرچہ وہ شخص غیر قرشی ہو حسن و قبح عقلی معتزلہ نے انھین سے لیا ہی رافضی ضد سے اہل سنت کو خارجی کہتے ہین حالانکہ سنی خوارج کی تکفیر کرتے ہین باعث اس غفلت کا جہل و نفسانیت و ہوا ہی شہر مسقط مین اب بھی خارجی بستے ہین جسطرح بعض بلاد ہند جیسے لکھنو وحیدرآباد

وغیرہ مین رافضی بستے ہین سلطنت ایران بھی رافضی ہی سنیون کو رافضیون کا خارجی ناصبی کہنا تاؤ مین دہول اوڑانا ہی

ذکر قدریہ و مرجیہ

انکا مذہب عہد صحابہ مین نکلا معبد جہنی غیلان دمشقی جعد بن درہم قائل قدر تھے انہین کی چال پر واصل بن عطا معتزلی وغیرہ چلے اتنی زمانے مین مرجیہ بھی ظاہر ہوئے پھر معتزلہ نے مطالعہ کتب فلاسفہ کا زمان ماموں عباسی مین کیا علاف نظام جاحظ نے اختراع کرکے فلسفت کو اوضاع شریعت مین ملایا جیسے لفظ جوہر و عرض و زمان و مکان و کون وحیز وغیرہ خلق قرآن کا مسئلہ بھی انہین نے نکالا ہی آدمی وقت سے اس کام کا نام علم کلام ہوا اس مسئلے کی بدولت مسائل صفات سب بے اعتبار ٹھہرے جیسے علم و قدرت وحیات وسمع وبصر ایک قوم نے کہا یہ معانی ذات پر زائد ہین معتزلہ نے اوسکی نفی کی کہا عالم بلا علم قادر بلا قدرت ابو الحسن اشعری پہلے مذہب جبائی پر تھے پھر اثبات صفات کے قائل ہوکر اوس سے الگ ہو گئے

ذکر رافضہ

جسطرح خارجی دشمنی علی بن ابیطالب مین راہ سے گئے اسیطرح رافضی اونکی دوستی مین ایمان سے ہاتھ دہو بیٹھے کسی نے اونکو خدا ٹھہرایا کسی نے انبیاء سے بہتر بتایا کسی نے دشنام دہی ابو بکر و عمر کو عبادت سمجھا بعض نے انکو کافر کہا ابن جوزی کے وقت مین ایک شخص اسحق معروف باحمر تہا اوسنے کہا علی اللہ ہین ہر وقت مین ظاہر ہوتے ہین کسی وقت مین حسن تھے کبھی حسین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونہین نے بھیجا تھا بعض نے کہا سوا علی کے سب سے تبرا کرنا چاہیے شیعہ نے زید بن علی سے تبرا کرانا چاہا اونھون نے نہ مانا شیعہ نے اونکو چھوڑ دیا اوسدن سے رافضی کہلائے انمین بہت فرقے ہین ایک سے ایک کفر و ضلالت مین زیادہ ہی ابن جوزی کہتے ہین رافضیون کو غلو نے حب علی مین امر امر پر آمادہ کیا

کہ بہت سے احادیث اونکے فضائل میں بنا ڈالے جنکا کسیقدر ذکر شیخ نے کتاب موضوعات مین کیا ہی تحفۂ اثنا عشریہ رد شیعہ میں نہایت اچھی کتاب ہی اگرچہ اوسکا جواب بعض شیعہ نے لکھا ہی لکن نظر انصاف مین وہ جواب سمین سے خواب و سراب ہے

ذکر باطنیہ

اس قوم نے پردۂ اسلام مین اپکو چھپایا در پردہ مائل ہین طرف عقائد و اعمال روافض کے حاصل انکے قول کا تعطیل صانع و ابطال نبوت و عبادات و انکار بعث ہی لکن اوایل الحال اسکو ظاہر نہین کرتے بلکہ یہ زعم کرتے ہین کہ اسلام حق ہی محمد رسول خدا ہین دین صحیح ہی مگر کی بات بطور راز کہتے ہین انکے آٹھ نام ہین ایک باطنیہ اسلیے کہ قرآن و احادیث کے لیے ایک باطن خلاف ظاہر ثابت کرتے ہین باطن کو لب ظاہر کو قشر بتاتے ہین دوسرے اسمعیلیہ اسلیے کہ امامت کو محمد بن اسمعیل بن جعفر تک بتاتے ہین کہتے ہین آسمان سات ہین زمین سات ہین ہفتے کے دن سات ہین اسیطرح دورۂ امامت بھی ساتوین امام پر تمام ہی قوم بوہرہ جنکے پیر دستگیر ہند رسورت مین رہتے ہین اور یہ خود گجرات و دکن و مالوہ مین تجارت کرتے ہین بلکہ حجاز و یمن و عراق وغیرہ مین بھی پھیلے ہوے ہین یہ سب اصل مین اسمعیلیہ ہین انکا اتفاق باہمی لائق دید ہی انمین ایک گروہ سنی بھی ہی جنکا نام جماعت کلان ہین وہ سب علحدہ ہی تیسرے سبعیہ چوتھے بابلیہ بابل نام ایک شخص باطنیہ مین تھا ولد الزنا آذربیجان کے پہاڑو نمین نکلا سنہ دوسو ایک ہجری مین ایک خلق اوسکے تابع ہو گئی معتصم نے اوسکو لڑکر ہرایا اب بھی ایک جماعت بابلیہ موجود ہی پانچوین محمرہ یہ لال کپڑے پہنتے ہین چھٹے قرامطہ اس تسمیہ کے کئی وجوہ بیان کیے ہین حمدان نام ایک آدمی کوفے سے نکلا وہ دعوت باطنیہ مین پھنس گیا اوسنے اور ون کو بھی ایسا ہی بنایا اونکا نام قرامطہ ہوا انمین بڑا ابو سعید جنابی تھا سنہ دوسو چھیاسی مین ظاہر ہوا بے حساب آدمی مارے قتل کیے مساجد کو ویران کر دیا مصاحف کو جلا دیا حاجیون کی خونریزی کی اسکے یار اسیر و رد ونمینے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے اسکا بیٹا ابوطاہر تھا وہ بھی باپ کی راہ
پر تھا حجر اسود کو مکہ معظمہ سے اوکھاڑ کر اپنے گھر لیگیا لوگون کے وہم مین یہ ڈالا کہ خدا ہی ہے
ساتوین خرمیہ آٹھوین تعلیمیہ وجہ حدوث اس مذہب کی یہ ہوئی کہ بعض زنادقہ امر دین
سے نکلنا چاہا ایک جماعت مجوس مزدکیہ ثنویہ ملاحدہ فلاسفہ سے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر
کرین جس سے استیلا اہل اسلام کا جاتا رہے یہ لوگ ہمارے عقائد کی رد سے خاموش نہین ہین
اوسوقت یہ صلاح ٹھہری کہ ایک گروہ اسلام کا عقیدہ اختیار کرین جنکی عقل بہت کم ہے
محالات کو قبول کرتے ہین اکاذیب کی تصدیق کرتے ہین ایسا گروہ انکو فرقہ روافض ملگیا
جھٹ پٹ اوسطرف منسوب ہوگئے غم اہل بیت ظاہر کرکے اونکے دوست سے اس پردے مین
دین سے نکل گئے اس قوم کو لوگون کے لغزش دینے مین بہت حیل آتے ہین استدراج مین
بڑی دستگاہ رکھتے ہین یہ بھی دو الٰہ قدیم کے قائل ہین جنکے وجود کا ہمراہ ہین ہی مگر ایک
کو علت وجود ثانی کہتے ہین باطنیہ کی چنگاری سنہ چار سو چورانوے مین خوب بھڑکی تھی
سلطان برکیارق نے اونکا استیصال کیا سیکڑون مارے سارا مال لیلیا بعض حالات حرب
وضرب و ذکر عقائد باطنیہ تلبیس ابلیس مین ذکر کیے پھر یہ کہا کہ من دب فی قلبه حقد
على الاسلام خرج فانلع واستحل وسرف دعاوى يلتقي بهم لتحصيل عرضه
مقصده ان الاعتقاد لا انسلال من ربقة الدين و لتحليل اللذات في امتثال
المحظورات انتهى اس زمانے کے نیچری بھی اسی منوال پر ہین ابوالعلا معری شاعر و ابن راوندی
بڑے ملحد اسی طریقہ باطنیہ کے تھے

ذکر قراء

یہان سے بیان تلبیس ابلیس کا علماء امت کو فنون علم مین شروع ہوتا ہے قاریون مین ایسے
کسی نے قراآت شاذہ کی تحصیل مین ساری عمر ضائع کر دی تجوید کے قواعد مین رہے فرائض
و واجبات قرآن سے ناآگاہ ہوئے کسی مسجد کے امام بنے مگر مفسدات نماز نہیں جانتے

حالانکہ مقصود حفظ قرآن سے سیدھا کرنا الفاظ کا ہی پھر اوسکا سمجھنا پھر اوسپر عمل کرنا پھر اصلاح
نفس کیطرف متوجہ ہونا پھر امور مہم شرع میں مشغول ہونا ومن المصائب الفاحشۃ تضییع
الزمان فیما غیرہ اہم حسن بصری نے کہا ہی انزل القرآن لیعمل بہ فاتخذ الناس تلاوتہ
عملا ابن جوزی کہتے ہین ایک جماعت قرا نے الحان نکالے ہیں جنکو قریب نغمہ کے امام احمد نے
اوسکو مکروہ کہا ہی شافعی نے لا باس بہ کہا ہی اسلیے کہ اونکے زمانے میں لحن یسیر تھا اب تو
قانون اغانی چلتا ہی وکلما قرب ذلک من مشابہۃ الغناء زادت کراہتہ فان اخراج
القرآن عن حدہ وسمتہ حرام آج کل جسنے مصریون کا قرآن کو پڑھنا مکہ معظمہ وغیرہ میں
سنا ہوگا اسیطرح قرا سکے کا وہ اس بات کی تصدیق کرسکتا ہی کہ یعنی لحن غنائی ہی نہ تو قرآن
سمجھ مین آتا ہی نہ اوسکے معنی معلوم ہوتے ہین آنکھ ناک کان موہنہ کا ٹیڑھا کرنا حاوی کا ہے
یہی تلاوت کتاب اللہ رہ گئی ہے

ذکر اصحاب حدیث

انمیں ایک گروہ ایسا ہی جسنے اپنی عمر سند عالی کی حاصل کرنیمین گنوادی رحلت کی طرق کثیرہ
کو جمع کیا متون غریبہ کو بہم پہونچایا یہ دو قسم ہین ایک وہ جنکا مقصود اس کام سے حفظ شرع
بمعرفت صحیح وسقیم حدیث تھا وہ تو مشکور وممدوح ہین جبکہ دریافت فرض میں اور تفقہ
فی الحدیث سے محروم نرہے اور لازم مین حریص کوشش کی جیسے بخاری ومسلم ویحیی بن معین
وابن المدینی وغیرہ ائمہ حدیث اسلیے کہ انھون نے علم وعمل کو جمع کیا دوسرے وہ جنھون نے
صرف سمع پر اکتفا کیا پچاس برس تک لکھا سنا لیکن کچھ نسمجھا کہ اسمین کیا ہی اگر ایک حادثہ نماز
مین ہو تو کسی فقیہ رائی سے مسئلہ پوچھتے پھرتے ہین خود خاک بھی نہین جانتے یوجتے اسی
وجہ سے تیاروں کو گستاخی طعن مل گئے ہین وحاصل اسما رماید روی مامعہم
کسی نے اگر اتفاقا کبھی توجہ طرف معنی کے کی تو حدیث منسوخ پر مثلاً عمل کر بیٹھے کبھی حدیث سے
وہی مطلب سمجھا جو عامی جاہل یا اہل رای سمجھتے ہین یا صحیح حدیث کے ہوتے ہوے ضعیف

حدیث سے تمسک کیا جسطرح اصحاب رای یا ارباب باطن کرتے ہین اسی لیے احادیث
فقہا و صوفیہ لائق اعتماد نہین بلکہ انمین بعضے ایسے ہین جو موضوعات کو بمقابلہ صحیحات
پیش کرتے ہین سکتے ہین ائمہ حدیث نے گو ان احادیث کو موضوع یا منکر کہا ہی لکن فقہا و
صوفیہ کے نزدیک ثابت ہین انکے جمہور کا یہی مذہب ہی یہ نہین سمجھتے کہ ہر علم و فن کا
اوس علم و فن کے ائمہ اعلام کا اعتبار ہوتا ہی نہ ہر خاص و عام کا نحو مین نحوی کی بات
معتبر ہے یا منطقی کی ادب مین حماد رؤ علماء عربیت کا معتبر ہوگا یا ہندی مولویون کا
حدیث مین اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کا قول صحیح ہوگا یا فرید الدین گنج شکر قطب الدین کاکی
رحمہم اللہ تعالی کا ابلیس پر تلبیس نے انکی عقل بالکل سلب کر لی ہی سطح مستوی سا زیج باکل
چھوڑ دیا ہی رای و قیاس مین جو رتبہ امام اعظم رح کے قول کا ہوگا بھلا وہ دوسرے کسی
محدث کا کب ہو سکتا ہی اللہ تعالی نے ہر کام کے لیے آدمی بنائے ہین وہ کام انھین سے
خوب بنتا ہی ایک کا کام دوسرے سے نہین ہو سکتا لکل فن رجال ولکل مقال مقام

خلقت اللہ للحروب رجالا   ورجالا لقصعة وثريد

ابن صاعد ایک بڑے محدث تھے لکن جواب فتوی مشکل سے سمجھتے ایک بی بی نے اونسے
پوچھا مرغی کوئین مین گر گئی ہی پانی پاک ہی یا نجس کہا کیونکر گر گئی اوسنے کہا موری کوئین کا چھپا
نہ تھا کہا کیون نہین چھپا اکہ مرغی نہ گرتی ابی بکر ابہری وہان موجود تھے اونھون نے کہا اے
بی بی اگر پانی متغیر ہو گیا ہی تو نجس ہے نہین تو پاک ہی ایک شخص اس حدیث کا فہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم ان یسقی الرجل ماءہ زرع غیرہ یہ مطلب سمجھے کہ باغ کا
پانی مراد ہی دوسرے کے باغ مین اوس پانی کو نجانے دے یہ نہ سمجھے کہ مراد وطی زنان حاملہ
جو قید ہو کر آئے ہین دوسرے صاحب نے یہ حدیث سنی نہی عن الحلق قبل الصلوۃ یوم
الجمعۃ چالیس برس تک نماز سے پہلے سر نہ منڈایا یہ نہ بوجھے کہ حلق جمع حلقہ ہی یعنی حلقے
ڈالنا ان مولویون کا یہی حال ہی جو ان کتب رای کے مزاول ہین یہ جب کسی غرض کے لیے

طرف حدیث کے کرتے ہین اوسکے معنی اونکے سمجھتے ہین تا دوسرا طریہ ہی کہ اگر کوئی سیدھے
معنی بتا دے تو ہرگز نہین مانتے حدیث کے معنی سمجھنے مین اونہین محدثین کا اعتبار ہے
جو اس علم کے امام باعمل تھے نہ اہل رای و قیاس کا یہ لوگ اگر معنی حدیث سمجھتے تو کبھی ایسی
جرأت نکرتے کہ غیر کے قول کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر ترجیح دیتے یا بتاویل
اوس قول کی باتیں بنا کر حدیث کو پھیر دیتے ابن الجوزی نے کہا انظر الی ہاتین المصیبتین
مصیبۃ الجہل ومصیبۃ الاقدام علی الفتوی بمثل ہذا التخلیط مین کہتا ہون اس وقت
کے بعض جاہل عامل بالحدیث بھی اسطرح کے ہین کہ مسائل فقہ و سنت کو تو نہین سمجھتے فقط
آمین بالجہر و رفع الیدین پر قناعت کرتے ہین گویا سارا عمل بالحدیث یہی ہی انکے مقابلہ میں
بعض جہلہ حنفی بھی ایسے ہی ہین کہ انھین دو چار کام پر لاٹھی لونگا لیے پھرتے ہین اور باقی سے
اونکو بھی کچھ غرض نہیں غرضکہ جہل ہر جگہ آفت ہی ایک بلا یہ ہی کہ بعض قدح کرتے ہین
بعض میں تشفی خاطر کے لیے اور اسکو جرح و تعدیل سمجھتے ہین حالانکہ سلف یہ کام واسطے
ذب کے شرع سے کرتے تھے نہ واسطے نفسانیت و نارجیت کے علی بن المدینی اپنے باپ سے
راوی تھے اونکے باپ ضعیف تھے کہ دیتے تھے وفی حدیث الشیخ ما فیہ انشاء
اسکا نام ہی ابن جوزی نے کہا و اما عیبۃ العلماء فمنبعہا من خدعۃ النفس علی اللہ
المعصیۃ و تاویل ما لا یصح ولو صح ما کان عونا علی العیبۃ ایک بلا یہ ہی کہ بعض لوگ روایت
حدیث موضوع کرتے ہین بدون بیان وضع کے جب وہ حدیث شیعہ یا فقہاء کے ہاتھ لگتی ہے
تو واسطے تائید مذہب کے بمقابلہ حدیث صحیح پیش کرتے ہین کہتے ہین کہ اس حدیث پر تکلم
نہین ہوا کوئی روایت مین تدلیس کرجاتا ہی کوئی کسی وضاع کذاب سے راوی ہی حالانکہ
روایت موضوع حرام ہی خصوصاً بعد علم وضع کے مگر ہمراہ بیان وضع

ذکر فقہاء

ابن جوزی نے کہا قدیم زمانے مین اہل قرآن و حدیث کو فقہاء کہتے تھے پھر رواج اونکا

کم ہو چلا متاخرین نے کہا اتنا ہمکو کافی ہے کہ آیات احکام قرآن سے جان لین کتب مشہورہ
پر جیسے سنن ابی داؤد وغیرہ ہی اعتماد کرین پھر اس کام مین بھی سستی ہونے لگی یہانتک کہ
آیت سے احتجاج کرنے لگے جسکے معنی نہین جانتے حدیث سے سند لانے لگے جسکی صحت
معلوم نہین بلکہ اکثر قیاس پر معتمد ہوئے جو معارض حدیث صحیح ہی حالانکہ استخراج حکم کا
کتاب وسنت سے چاہیے تھا مگر جسے نہین جانتے اوس سے کیا نکالینگے اور سیر یہ حاشیہ
ہی کہ تعلیق حکم کی ایسی حدیث پر کرتے ہین جسکی صحت وعدم صحت معلوم نہین حالانکہ
معرفت نوع حدیث ایسی مشکل چیز تھی جسکے لیے لنبا سفر کرتے سخت تکلیف اوٹھاتے پھر
اس فن مین کتب بنگئے سنن جمع ہوگئے حدیث صحیح سقیم سے جدا کردیگئے لیکن متاخرین پر
ایسا کسل غالب ہوا کہ اونھون نے مطالعہ علم حدیث کا بالکل چھوڑ دیا یہانتک کہ مین نے
بعض اکابر کو دیکھا کہ اپنی تصنیف مین ایسے الفاظ صحاح کا ذکر کیا ہی جنکا کہنا ہرگز رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز نہین ہی انتہی جسکو اتفاق ملاحظہ کتب فقہ حنفی کتب صوفیہ
کا ہوا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ غالب احادیث ان کتب کے اسی جنس کے ہین جو ابن جوزی
نے فرمایا بعد اسکے یہ کہا ہی کہ ایک تلبیس ابلیس کے فقہا پر یہ ہی کہ بڑا اعتماد انکا تحصیل علم
جدل پر ہے اپنے زعم مین تصحیح دلیل حکم کی استنباط کرنا دقائق شرع وعلل ناہب کا چاہتے ہین
اگر یہ دعوی سچا ہوتا تو جملہ مسائل مین مشغول ہوتے مسائل کبار مین دخل ہی کہ اتساع کلام کا
چاہتے ہین تناظر صاحب لوگون مین بڑہ بڑہ کر وقت خصام باتین بناتے ہین مطلب اس
ترتیب مجادلہ سے یہی طلب مفاخرت ومباہات ہے یعنی اپنا جیتنا دوسرے کا ہارنا اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ چھوٹا مسئلہ جو عام البلوی ہی وہ حضرت کو معلوم نہین ہی مگر بڑے مسئلے مین بحث
کرنے کو طیار ہین ایک تلبیس یہ بھی ہی کہ کلام فلاسفہ کو جدل مین داخل کرتے ہین اوسیر کے
اوضاع پر معتمد ہوتے ہین اسی وادی سے یہ بات بھی ہی کہ قیاس کو مسئلے مین حدیث سے ان
پر مقدم کرتے ہین تاکہ مجال نظر مین گنجایش حاصل رہے اگر کوئی اتفاقا حدیث سے دلیل

لاتا ہی تو اوسکو ناپسند کرتے ہین ومن الادب تقدیم الاستدلال علی الحدیث و
مسائل الخلاف وان کانت من علوم الشرع الا انها لا تختص بکل مطلوب ومن لم
یطلع علی اسرار سیر السلف وحال الذی تمذهب له لم یمکنه سلوک طریقهم
وینبغی ان یعلم ان الطبع لص واذا ترکت مع اهل هذا الزمان سرق من طباعهم
فصار مثلهم واذا نظرت فی سیر القدماء نافسهم وتادب باخلاقهم تمت کلمہ تلبیس
مذکور سے ایک یہ بات ہی کہ ان لوگون نے اقتصار کیا ہی مناظرے پر باقی علوم شریعت
سے منہ پھیر لیا ہی کسی فقیہ مفتی سے اگر کوئی شخص کوئی آیت یا حدیث پوچھے نہین جانتا یہ
صریح عیب ہی علاوہ اسکے مناظرہ اسلیے ہوتا ہی کہ ٹھیک بات معلوم ہو جاوے سلف کا
مقصود مناظرے سے نصیحت تھی واسطے اظہار حق کے اسی لیے ایک دلیل سے دوسری دلیل
کیطرف نقل کرتے تھے جب ایک شخص پر وہ دلیل مخفی رہتی تو دوسرا اوسکو خبردار کر دیتا تھا
اب تو اگر ہزار اسباب گاؤ کر دو ایک ہی ٹانگ کی مرغی کہے جاوینگے یہ مناظرہ کاہیکو ہوا دینگے کی
ہٹ دھرمی بے شرمی ہوئی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ابن الجوزی کہتے ہین ان احدهم
یتبین له الصواب مع خصمه ولا یرجع ویضیق صدره کیف ظهر الحق مع خصمه
وربما اجتهد فی رده مع علمه انه الحق وهذا من اقبح القبیح لان المناظرة انما
وضعت لبیان الحق ای لا لاثبات الباطل پھر کہا کہ مناظرہ کرنے سے مطلب ریاست
وجاہ کا حاصل کرنا ہی جب اپنے کلام مین ضعف دیکھا اسکو برا کرنے لگے خصم نے اگر کوئی لفظ
طنز کا بولا گالی گلوچ سے مقابلے کو کھڑے ہو گئے انتہی یہ حال زمانۂ ابن الجوزی کا ہی جسکو
صدہا برس گذر گئے اس زمانے کا حال بدتر کہنے کے تئین رہا وہ نہ پوچھیے بیگنتی ہی جو
اس شغل مین نہین ہے الا ہم وفقنا پر یہ کہا کی فتوے پر تو اقدام کرتے ہین حالانکہ ابھی اس
رتبے کو نہین پہونچے بلکہ بعضا فتوی برخلاف مذہب کے دیتے ہین ابن ابی لیلی نے کہا ایکسو
بیس صحابہ کو مین نے پایا کوئی ان مین سے مسئلہ پوچھا تو وہ دوسرے پر حوالہ کرتا وہ دوسرا

تیسرے کو بتاتا یہانتک کہ پھر اُسی پہلے کے پاس آتے ابراہیم نخعی سے کسی نے ایک مسئلہ
پوچھا کہا کیا تعیین میرے سوا اور کوئی نہیں ملتا ہی واما کانت ھذہ الا سجیۃ السلف المستقیم
قوم یجعل وجہ قصدہ ومن نظر فی سیرھم تادب آج کل تو ہر طفل کو یہ حوصلہ ہی
کہ میں اگلوں پر معترض ہوں متاخرین بچارے کس قطار شمار میں ہیں سلف اگر انکے اعتراض سے
بچ جاویں تو غنیمت ہی پھر ابن جوزی نے یہ کہا کہ ایک تلبیس ابلیس یہ ہی کہ فقہاء مدرسہ وقف
سے کھاتے ہیں خیرات کے ٹکڑے بازار میں ڈکار رکھ تم تو کچھ نکریں وقف کا مال اوڑاویں
پہنے سونے کی انگوٹھی ریشم کا کپڑا پہنتے ہیں اصل میں تو بد عقیدہ ہیں لکن وقف کھانے کو
مناظرہ کرنے کو سترنفس کرتے ہیں بعض جنکا عقیدہ درست ہی وہ حب شہوات میں گرفتار
ہیں کوئی ممارست اونکے نزدیک نہیں اسلیے کہ نفس جدل ومناظرہ محرک کبر وعجب ہی بعضونکو
شیطان نے یہ دہوکا دیا ہی کہ ہم عالم فقیہ مفتی واعظ حافظ مقرر مذہب ہیں علم خود عالم کا حافظ
ہی حالانکہ فقیہ وہ ہی جو خدا سے ڈرے دنیا میں زاہد آخرت میں راغب معیبت سے جدل
سے علحدہ ہو غزالی نے لفظ فقہ کو بھی منجملہ اون الفاظ کے شمار کیا ہی جنکے معنی سلف کے نزدیک
اور کچھ تھے یاروں نے اور کچھ بنالئے ہیں یہ فقہ اس زمانہ کے عہد نبوت میں کہاں تھے
جو احادیث میں فقہ اوسپر صادق آوے اوسوقت کی فقہ تو یہی فہم کتاب وسنت تھی اسلیے
وہ حدیثیں حق میں اہل حدیث وقرآن کے سمجھی گئی ہیں اسکے بعد ابن جوزی نے حال تلبیس
ابلیس کا ہمراہ ہر فرقے کے بیان کیا ہی جیسے وعاظ وقصاص جیسے اہل لغت وادب جیسے شعراء
وعلماء کاملین جیسے ولاۃ وسلاطین جیسے عباد وزہاد پھر اسکے ہر کام میں جو تلبیس ہوئی ہی اوسکا
ذکر کیا ہے کہانا پینا نماز روزہ و لباس و ستر عورت و قراۃ کا ذکر کیا پھر امر بالمعروف نہی عن المنکر
کا پھر صوفیہ کا ذکر کیا اسکے بیانمیں بہت طول دیا طہارت و نماز و مسکن و اموال و لباس و طعام
و سماع و رقص و صحبت احداث و ادعا و توکل و قطع اسباب و ترک تداوی و تخشع و سرنگونی
و اقامت ناموس و ترک نکاح و سیاحت و عدم زاد و قدوم وطن و ترک تشاغل بالعلم و عرس

سیت و انکار بر مشغول بعلم و شطح و دعاوی و ذکر ملامتیہ و اہل اباحت و دیگر امنا و رمان و اصل
و شرح لکھا ہی پھر ذیل تلبیس عوام یہ بات لکھی ہی کہ قوت ابلیس کی تلبیس مین بقدر قوت جہل
ہر فرقے کے ہی تقیہ عوام اس کثرت سے ہین کہ اونکا ذکر کرنا مشکل ہی پھر بعض من کا ذکر کرکے
یہ کہا ہی کہ تلبیس ابلیس کے حق مین عورتون کی سب سے زیادہ ہی وقد اوردت کتابا للنساء ذکرت
فیہ ما یتعلق بہن من جمیع العبادات وغیرہا پھر ذکر تلبیس کا حق مین سب لوگون کے تجھ
طول امل کے کیا اسی تلبیس کے ذکر پر کتاب مذکور ختم ہی و بعد الحمد یہ کتاب جسکا نام تلبیس ابلیس ہی
تالیف ہی شیخ عبد الرحمن بن علی معروف با بن الجوزی رحہ کی کشف الظنون مین اسکا ذکر کیا ہی
اور یہ کہا قال ان الانبیاء جاؤا بالبیان الکافی وقابلوا الامراض بالدواء الشافی وتوافقوا
علی منہاج لم یختلف فاقبل الشیطان اللعین یخلط بالبیان شبہا وبالدواء سما
وبالسبیل الواضح جوادا مضلۃ وما زال یلعب بالعقول الی ان فرق الجاہلیۃ فی
مذاہب سخیفۃ وبدع قبیحۃ فاصبحوا یعبدون الاصنام فی البیت الحرام الی ان بعث اللہ
سبحانہ محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرفع المقابح وشرع المصالح فسار اصحابہ معہ
وبعدہ فی ضوء نورہ سالمین من العدو وغرورہ فلما انسلخ نہار وجودہم اقبلت اغباش
الظلمات فعادت الاہواء تنشئ بدعا وتضیق سبیلا ما زالت متسعۃ ففرق الاکثرون
دینہم وکانوا شیعا ونہض ابلیس یلبس ویزخرف ویفرق ویؤلف وانما یصح لہ التلصص فی
لیلۃ الجہل فلو قد طلع علیہ صبح العلم افتضح فرأیت ان احذر من مکائدہ وادل علی
مصائدہ فان فی تعریف الشر تحذیرا من الوقوع فیہ الی قولہ وقد قسمتہ ثلثۃ عشر بابا
یکشف بجمعہا عن تلبیسہ انتہی اس عبارت کو کشف الظنون مین مختصر کرکے ذکر کیا ہی بہر حال
یہ کتاب مستطاب ایک بڑی نعمت ہی اوسکے لیے جو شخص اسلام ہی جسکو لذت ایمان و حلاوت
احسان حاصل ہی اسکا نسخہ قلمی [illegible] ہجری کا میرے پاس ہی بقدر ضرورت اوس نسخہ سے
اس جگہ جستہ جستہ لے لیا گیا تا کہ فقیرون کا اہل مولویون نے جو حیثیت کے بندے ایمان کے

گھڑے ہین اونھون نے اس کتاب کے بے اعتبار کرنے کو ایک حکایت سراپا کذب بنائی ہے
یعنے ابن جوزی نے اس کتاب مین بوجہ بغض شیخ عبد القادر جیلانی بہت کچھ برائی صوفیہ
کی لکھی ہی خود انکو برا بھلا کہا ہی جب ابن جوزی کا انتقال ہوا اونکا جنازہ ایسا بھاری ہوگیا
کہ کسیطرح نہین اوٹھتا تھا آخر کو ورثا ابن جوزی نزدیک شیخ جیلی کے آئے اور کہا آپ قصور
معاف کرین جب اونھون نے خطا معاف کی تب جنازہ اوٹھ گیا جواب اجمالی اس دروغ
بے فروغ کا تو یہ ہی کہ سبحانک ھذا بہتان عظیم تحقیق یہ ہی کہ وفات شیخ جیلی کی ابن جوزی
سے پہلے ہوئی ہی طبقات محدثین اور کشف الظنون مین وفات ابن جوزی ۵۹۷ھ ہجری
لکھی ہے شیخ جیلی کی وفات ۵۶۱ھ مین ہوئی ہے اس حساب سے ابن جوزی نے چھتیس
برس بعد شیخ جیلی کے انتقال کیا اوسوقت شیخ جیلی کہان تھے جنسے درخواست عفو خطا کی گئی
علاوہ اسکے تلبیس ابلیس مین صوفیہ کا تو بیشک ذکر ہی لیکن شیخ جیلی کی مذمت کسی جگہ نہین
سچ کہا خدا تعالی نے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون دوسرے تو یہ ہی کہ جسطرح ابن جوزی
اہل حدیث مین حنبلی المذہب تھے اسیطرح شیخ عبد القادر شیخ تصوف مین حنبلی المذہب تھے
ابن جوزی نے اس کتاب مین شیخ نے غنیۃ الطالبین مین ذکر فرق اسلام و طوائف مبتدعین
کا کیا ہی دونو کا ایک مسلک ہی زمانہ بھی قریب ہی پھر کسطرح یہ حکایت ٹھیک ہوسکتی ہے
سچ پوچھو تو یہ شیوہ اہل رای کا ہی جسپر چاہا طوفان باندھ لیا جب چاہا جھوٹ کہدیا خواب بنالیا
تو قائل ہوسکے بلکہ دوسرے افترا و اعتراض سے کے حاصل ہوسے حنبلی بیچارے تو دراصل عامل
بالحدیث ہین مذہب خاص نہین رکھتے وہ کیون ایسے کام کرنے لگے اونکی بلا کو کیا غرض پڑی
ہی کہ وہ ایسے ہذیانات و لاف و گزاف و جہالات مین اپنی اوقات ضائع کرین ان سادات کے
لیس لک علیہم سلطان ابلیس کا داؤ تو ویسے پر خوب چلتا ہی جو اوسکے دل دوست ہین
جو ہمی رہے ایک حکایت مین یہ قصہ نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال
بیٹھا ہی تعجب سے پوچھا کہ تمھارا کام تو تلبیس کرنا وسوسہ ڈالنا اغوا خلق کرنا ہی تم چین سے بیٹھکر

کیسے میٹھے ہو کہا تمھین نہین معلوم یہ میرے نائب جو تمھارے زمانہ میں انھون نے میرا کام اپنے اوپر اوٹھا لیا ہی انھین کا ایک تن ہزار کے بہکانے کے لیے کافی ہی اب مجھے تکلیف کرنے کی کیا حاجت رہی سبحان اللہ وبحمدہ واقع میں ایسون کا ایسا ہی قدردان چاہیے حال مین بھاگل فرید کوٹ نے کیسا مولویان حنفیہ کو بتایا یہ کام بھلا کہین بے تائید معلم الملکوت ہو سکتا ہے سوای شیخ ابی مرہ کے کسکو ایسی کامل دستگاہ حاصل ہے کہ خیر کے پردے میں شر پیدا دے مال وقف زرخیرات کہلاکر مشروع کے عوض حریر پہنا دے

ذکر اون فتن کا جو عبادات اسلام مین واقع ہوئے ہین

کتاب الطہارۃ

لوگون کی راہ مین ہگنا یا اونکے سایہ اور اوترنے کی جگہہ مین ہگنا یا پانی وغسل کی جگہہ اور سوراخ مین موتنا یا ہگنے مین باتین کرنا منع ہی اکثر لوگ مرد وعورت اسکا خیال نہین رکھتے حالانکہ ان کامون پر صحیح حدیثون مین لعنت آئی ہی پیشاب سے کپڑے کا نہ بچانا موجب عذاب قبر ہے بخاری نے اسکو کبیرہ ٹھہرایا ہی ننگے بدن حمام مین جانا منع ہی مرد وعورت دونو کو بلکہ ایک حدیث مین آیا ہی کہ حمام حرام ہی امت کی عورتون پر یعنی جب وہان نہ جمع ہو اسی طرح وضو سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے جو نہ کہے اوسکا وضو نہین وضو مین اجتنی وسواس بہت پانی بہاتے مین یہ فتنہ وسوسے شیطانی ہی بڑے بڑے ملا اسمین گرفتار ہوچکے

کتاب الصلوۃ

قبلے کیطرف مسجد مین تھوکنا یا کوئی چیز وہان ڈھونڈنا منع ہی اب مسجد و نہین ادہر ادھر کی باتین دنیا کی ہر جگہہ کے اخبارون کا ذکر ہوتا ہی یہ فتنہ علامات قیامت سے ہی مسجد مین پیاز لہسن گندنا وغیرہ بدبودار چیز کہا کر آنا منع ہی لکن نام کے مسلمان جو حقہ بہت پیتے ہین اونکا منہ گندا اس ہو جاتا ہی وہ مسجد مین آکر اپنی بدبو سے پاس کھڑے ہونے والون کو ستاتے ہین بعضے شرابی گنجیڑی بھنگیری بھی نماز پڑھتے ہین جنکی نماز ایسے کامون سے اونکو نہین روکتی

اونکی نماز کیا قبول ہوگی صحیح حدیثون مین پنج وقتی نماز کی تاکید اول وقت مین آئی ہی بہت
نمازی ایسے ہین جو نماز وقت اخیر مین نماز پڑھتے ہین بعضے نماز کی محافظت نہین کرتے سارے
دن رات مین کوئی دو نماز کوئی تین نماز پڑہتا ہی یہ نماز نہوئی دین کے ساتھ استہزا ہوا
پھر جو پنج وقتی نماز ادا کرتے ہین وہ قیام و رکوع و سجدہ پورا بجا نہین لاتے انکی نماز بموجب
حدیث صحیح کے ادا نہین ہوئی بعضے فقط رمضان و عید کی نماز پڑہتے ہین ایسے لوگ شرعاً
مسلمان نہین ہین ایک نماز کا عمداً ترک کرنا کفر ہی فی الفور لائق قتل ہوجاتا ہی اگر توبہ نکرے
مرجاوے تو مقابر اسلام مین دفن نکیا جاوے جو مسلمان شرک و بدعت مین گرفتار ہین جیسے
گور پرست پیر پرست تعزیہ دار مولود ساز وہ کتنی ہی نماز پڑہین یہ نماز اونکے لیے وبال ہے
محنت کرتے ہین تھکتے ہین نماز اول تو جماعت سے چاہیے کہ سنت موکدہ ہی پھر اوسطرح
چاہیے جسطرح حضرت سے ثابت ہوئی ہی صلوا کما رأیتمونی اصلی حضرت کے نماز کا حال
حدیثون مین لکھا ہی نماز مین دل سے باتین کرنا لذت عبادت کو کھوتا ہی حضور قلب اگر کامل
طور پر نہو سکے تو او سقدر تو ہو جیسا رسالہ حقیقۃ الصلوۃ مین لکھا ہی یہ اردو رسالہ ہر جگہ میسر
آتا ہی مسک الختام و حظیرۃ القدس مین بھی ہیئت نماز سنی کا بیان کیا گیا ہی ہر نماز کے حق مین
وقت پر پڑہنے کی تاکید و فضیلت آئی ہی لکن جو علم حدیث پڑھے یا پڑہوا کرسنے وہ اوسکو
جانتا ہی شرح وقایہ و ہدایہ سے یہ بات ہاتھ نہین لگتی جنگل مین جو نماز پڑہتا ہی وہ نماز پچاس
نماز کی برابر ہی افسوس ہی کہ دہاتی لوگ باوجود قدرت کے اس فضیلت سے محروم ہین نماز کو
تاخیر کے ساتھ پڑہنا بیقدری نماز کی کرنا ہی ایسی نماز کو منافق کی نماز کہا ہی کہ جب وقت
جانے لگا اوٹھ کر دو چار ٹھکرین لگائین فرض کے سوا سارے نفل نماز گھر مین پڑہنا بہت بہتر
ہی جو مسجد مین بانتظار نماز بیٹھا ہی وہ گویا نماز ہی مین ہی صبح کی نماز پڑہکر مصلے پر بیٹھکر سورج
نکلنے تک ذکر اللہ کرنا ثواب مین برابر پورے حج و عمرہ کے ہی اسیطرح عصر سے سورج ڈوبنے
تک کا حکم ہی صبح و شام کے وظیفے حصن حصین وعدۃ و فرند و ابن السنی و نزل الابرار وغیرہ

کتب اذکار مین لکھے ہین سب وظیفے نہ پڑہ سکے تو ایک ہی دعا کافی ہی جو سب سے زیادہ صحیح
ہوا وسکو اختیار کرے حدیث مین ہی جسکی نماز عصر گئی اوسکے عمل اکارت گئے صف اول کا بڑا
ثواب ہی جو پیچھے پڑا وہ پیچھے رہا صف کو کندہے سے کندہا ملا کر قائم کرے درآر چھوڑے شیطان
اوسی درار سے گہستا ہی امام کے پیچھے الحمد پڑہے آمین کہے جہر سے آمین کہنا رفع یدین کرنا
سنت صحیح ہی جو چپکے سے کہے یا رفع نکرے اوسکی نماز ہوگئی مگر فضیلت سے محروم ہا ثواب
اس سنت کا اوسکو نملا ہان اگر فاتحہ بھی پیچھے امام کے نہ پڑہے تو نزدیک اہل حدیث کے جو
پیشوای امت ہین نماز نہوئی مقتدی کو کوئی کام امام سے پہلے کرنا نچاہیے رکوع وسجدہ وغیرہ
سب ارکان بعد اوسکے رکوع وسجود کی کرے نماز مین آسمان کیطرف ندیکھے آنکھین بند کرکے نماز
نہ پڑہے آدہر اودہر جھانکے تاکے سجدے کی جگہہ سے مٹی کنکر کو نہ ہٹاوے نمازی کے سامنے
سے نہ نکلے نماز سے پہلے جو سنتین مقرر ہین اونکو نچھوڑے جو اونپر محافظت کریگا بہشت مین
جاویگا جو پاک صاف سوتا ہی فرشتے اوسکے لیے دعای مغفرت کرتے ہین بعد نماز فرض کے کوئی
نماز تہجد سے زیادہ اجر وثواب مین نہین لکن اوسکے پڑہنے والے ہزار مین شائد ایک دو آدمی
ہون جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہی کہ اوسمین جو دعا کرو قبول ہی وہ گھڑی امام کے
منبر پر کھڑے ہونے سے تا شروع نماز یا سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے ہوتی ہی الحمد للہ تعالی مجکو تجربہ
اس گھڑی کا بارہا ہوا ہی جیسا فرمایا ہی ویسا ہی اوسکو پایا جمعہ کی نماز زمانہ زوال سے پہلے بھی
درست ہی غسل جمعہ واجب ہی بے عذر جمعہ کی نماز ترک کرنے سے دلپر مہر لگ جاتی ہی خصوصا
جو تین جمعے برابر ترک کرے یہ نماز بھی فرض ہی جیسے پنجگانہ نماز فرض ہی دار الحرب مین بھی جمعہ
ہوتا ہی جمعہ وظہر کو جمع نکرے دو آدمی سے بھی جماعت جمعہ ہوسکتی ہی

کتاب الزکوۃ

جس مال کی زکوۃ نہین دیجاتی ہا وسکو آگ کی تختی بنا کر اوس سے پہلو ماتھا پیٹھ کو داغ دینگے
زکوۃ فرض ہی مثل نماز کے اون چیزون مین جنکا ذکر حدیث مین آیا ہی مال تیم وتجارت پر زکوۃ

ثابت نہین زیور کی زکوۃ مین اختلاف ہی لکن دینا نہ دینے سے اچھا ہی تجارت کی زکوۃ فرض
جیسکہ نہ سے نفل کے طور پر دے کچہ مضائقہ نہین اسلیے کہ فی المال حق سوی الزکوۃ
مسلمانون مین زکوۃ دینے والے بہت کم ہین نماز تو پڑہتے ہین لکن زکوۃ نہ دین یہ بڑا فتنہ ہے
پانچ چیزون پر بنیاد اسلام کی بتائی ہے اونمین ایک زکوۃ بہی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تارک
زکوۃ ناقص مسلمان ہی اوسکی بنیاد مین خلل ہی جس گہر مین ایک طرف دو طرف سے دسمو
اوس گہر کا خدا حافظ ہی ہر دم چور کا ڈر لگا ہوا ہی حدیث مین جو کنگن چہلے گوشوارہ گلے بانون کے زیور کا آیا ہے
ناک کا زیور نہین آیا چوڑی کا ذکر بہی نہین ہوا جسقدر زیور طرح طرح کا ہندوستانین ہی وہ اور ولایتون مین نہین

کتاب المسئلۃ

بہیک مانگنا اپنی آبرو کہونا ہی سوال کرنے سے فاقہ گہر مین موجود رہتا ہی یہ اوسکے لیے ہی جو محتاج ہو جسکے پاس
ایکدن کی خوراک ہی اوسکو تو سوال بالکل حرام ہی جو مانگکے لیا وہ بہی حرام ہی جسکے پاس چالیس پچاس درہم ہین
وہ غنی ہی جتنا مال ذریعہ سوال حاصل کیا وہ آگ کی چنگاری ہی مانگنے کے لیے ہزارون شکلین
یارون نے نکالی ہین کوئی زبردستی دعوت طعام کرتا ہی کوئی نذر لاتا ہی کوئی تحفہ دیتا ہی
کوئی ہدیہ بہیجتا ہی مطلب یہ کہ عوض مین زیادہ ملے قرآن شریف مین فرمایا ہی ولا تمنن
تستکثر ایک وہ لوگ تہے جو اپنی چیز کے اوٹہانے دہرنے کا سوال بہی دوسرون سے
نکرتے تہے ابوبکر صدیق کا کوڑا ہاتہ سے گر گیا گہوڑے سے اوتر کر اوٹہایا دوسرے سے سوال
نکیا کہ اوٹہا دو آج کل سوال کرنے مین کسی ادنی اعلی کو شرم باقی نہین رہی چندے کے نام
شادی بیاہ کے حیلے سے قرض ادا کرنے کے دہوکے سے سوال کرتے ہین حالانکہ حدیث مین
آیا ہی کہ مال کسی مسلمان کا بے اوسکی خوشی کے لینا درست نہین دینے والے شرما کر دیتے ہین
اسکے حرام ہونے مین بہلا کچہ بہی شک ہی سوال کسی پیشہ ہو حرام تو بان نے کہا رسول
خدا نے فرمایا کون ذمہ دار ہوتا ہی میرے لیے اس بات کا کہ سوال نکرے لوگون سے کسی
چیز کا مین ذمہ دار ہون اوسکے لیے جنت کا مین نے کہا مین سو وہ کسو سے کچہ نہ مانگتے اسکو

احمد نسائی ابن ماجہ ابو داؤد نے باسناد صحیح روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی کہ اگر ایک آدمی لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر لاد کے لاوے اس سے بہتر ہی کہ کسی سے کچھ مانگے دہ اوسکو دے یا نہ دے اسکو مالک و شیخین و ترمذی و نسائی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ہان سلطان و خلیفہ و امیر سے مانگنی درست ہی اگر حاجت و ضرورت کیوقت نہ مال بڑہانی دولت دنیا و زیور جمع کرنے کے لیے آج کل بیضرورت بی حاجت مانگنے والے امراء ورؤسا و سادات بی گنتی ہین حرام و حلال رزق کا امتیاز دنیا سے اوٹھ گیا او سپر اسلام کا دعوی ہی جنت کو گویا کلمہ پڑھ کر مول لیلیا ہی آ جکی کیسی جنت و دوزخ جو کچھ ہی یہی دنیا ہی جسمین کا جینا مرنا ہے جسطرح سے مال ہاتھ آوے لیلو ایمان رہے یا جاوے البتہ جو چیز بے مانگے ملے جسکی تاک دل کو نہین ہی اوسکا لینا جائز ہی پھیرنا نچاہیے اپنے کام مین لاوے نہین تو لیکر دوسرے کو دیدے فقط سؤال سب عملوں سے بد تر ہی آخرت تو الگ بگڑ جاتی ہی دنیا مین بھی سبکی نظر مین سائل ذلیل و حقیر ہوتا ہی تونگری و لکی معتبر ہی نہ ہاتھہ کی کفاف پر قناعت کرنا بڑے نصیب والون کا کام ہی

کتاب الصدقۃ

جو محتاج ہو کر صدقہ دے حلال مال سے اوسکا ایک دانہ برابر پہاڑ کے ہوگا اسکو چند نقل کئے ہین صدقہ آگ دوزخ سے بچاتا ہی گو آدھے کھجور کی برابر کیون نہو خدا کے غصّے کو بجھاتا ہے مرتے وقت ایمان نصیب کرتا ہی سوء عاقبت سے بچاتا ہی چھپا کر دینے کا اور زیادہ اجر ہی قرابت والون کے دینے کا زیادہ ثواب ہی جبکہ وہ محتاج ہون اونکو پہلے دے پھر اوروں کو اول خویش بعدہ درویش لکن یہ دنیا موافق شرع کے ہو نہ اپنی خوشی کا پہلے ماں کو دے پھر باپ کو پھر جو زیادہ قریب ہو دیکر احسان نرکھے ایذا نہ دے

کتاب القرض

قرض دینے کا بھی بہت ثواب ہی احمد کے نزدیک دوگنا ہوگا اوسکا اجر زیادہ آدکو مہلت

دینا چاہیے کچھہ قرض چھوڑ دینا اچھا ہی ایسے آدمی کو اللہ بخشدیتا ہی قیامت مین اوسکو
سایہ ملتا ہی دوزخ کی لپٹ اوسکو نہین لگتی لکن قرض لینے والے اکثر ٹال داب کہتے ہین
بعضی تو پہلے ہی سے نیت دینے کی نہین ہوتی کوئی لیکر ٹال ٹول لگاتا ہی بعض باوجود قدرت
نہین دیتے دینے والا تو اچھا رہا مگر یہ قرضدار ستیاناس ہوئے جو شخص وجوہ خیر مین صرف
کرتا ہی اوسکو اللہ زیادہ دیتا ہی جیسے بنانا مسجد پل سرای مدرسہ کوئی نہر کا طبع کرانا کتب
سنت کا غربا کے لیے بانٹنا اوسکا طلبہ علم مین بخیل کے دونو جہانین مٹی خراب ہی بی بی اپنے
میان کا مال صدقے مین دیسکتی ہے مگر اوسکے اذن سے میان بی بی کے مال مین تصرف نہین
کرسکتا مگر اوسکے حکم سے جو شخص احسان کرے اوسکا شکر لازم ہی خواہ بدلادے اگر دیسکتا
نہیں تو دعا دیتا ہی ایک مدلا ہی جسنے آدمی کا شکر نکیا اوسنے خدا کا شکر نکیا اس زمانے مین ایک بلا
یہ بھی ہی کہ بجای شکر شکایت کرتے ہین محسن کشی کو فخر جانتے ہین جسنے تھوڑے احسان کا شکر
نکیا وہ بہت کا بھی شکر نکریگا ہمنے اپنی آنکھہ سے دیکھا کہ ایک رئیس نے ایک فقیر کو امیر بنادیا
ہرطرح کی عزت وآبرو دی وہ اوسکی رسوائی و مرنے کا منتظر ہے یہ شکر کیا اوسکے احسان کا

کتاب الصوم

روزہ رکھنے والے غریبون مین بہت امیر دن مین کم ہین بعضا امیرون سے روزے مین
بجای عدل کے ظلم زیادہ ہوتا ہی انکو روزے کی ایک بوجھہ ہوتی ہی نوکرون غلامون پر
زیادہ ہوجاتا ہی یہ روزہ نہوا ایک بیگار رہوا پھر اوسکا رکھنا ہی کیا ضرور ہی غیبت وجھوٹ
دگالی گفتہ مار پیٹ سے اجر جاتا رہتا ہی کوئی عبادت ہو جب اوسمین خدا کا ڈر نہوا گناہون سے
بچاؤ نہوا تو پھر وہ عبادت کس کام کی آللہ کسی کے بھوکے پیاسے رہنے کا محتاج نہین ہی روزہ
جب رزق حلال پر افطار نہوا تو مفت کی فاقہ کشی ہوئی آج کل مال حلال کہان ہزار مین ایک
بھی اگر اکل حلال ہو تو گویا بڑی غنیمت ہاتھہ لگی روزے کا اجر اللہ تعالی نے اپنے اوپر رکھا ہی
اوسکی تعداد نہین بتائی لکن جبکہ سب ارکان وآداب اوسکے اچھی طرح لواہون رمضان کے

سوا باقی روزے نفل ہین اونکا بھی بہت ثواب ہی جیسے ایام بیض کی روزے شش عید کے
روزے محرم ذی الحجہ وغیرہ کے روزے مشترکون سنے جو روزے اپنی طرف سے نکالے ہین اور
لوگون کے نام پر رکھتے ہین یہ روزے جہنم کا رستہ بتاتے ہین عورت کو روزہ نفل رکھنا نہ چاہئے
جب تک کہ شوہر اجازت نہ دے مسافر کو سفر مین افطار عزیمت ہی یا رخصت روزے مین کھانا
کھلوانا افطار کرانا بڑی فضیلت ہی

کتاب الحج

حج فرض عین ہی ہر مقدور والے پر علی الفور یا تاخیر سے اگر ضرورت ہو مقدور سے مراد زاد و
راحلہ ہی بھیک مانگتے حج کو جانا راہ مین نماز نہ پڑھنا ہمراہیون وغیرہ سے لڑنا بیہودگی کی بات
یا کام کرنا بد دینی ہی یہ حج نہوا گدائی سے پیٹ بھرنا مارے مارے پھرتا ہوا خسر الدنیا
والاخرۃ بعضے آدمی سو دو سو تین سو روپیہ مانگ مونگ کر بعضے حج بدل لیکر کے کو جاتے ہین
یہ صورت کبھی سلف مین تھی اگر سواری و زاد میسر نہین ہی تو حج بھی فرض نہین ہی تم کمینا ئی
اچھی طرح پڑھو روزہ رکھو یہی کافی ہی جو حج کرکے واپس آیا اوسکا حال اگلے حال سے اچھا ہوا
یہ علامت ہی حج کی قبول ہونے کی حج مبرور وہ ہی جسمین کوئی گناہ نہو ضعیف و عورت کا
جہاد یہی حج و عمرہ ہی بعضی عورتین اسلیے حج کرتی ہین کہ یہان تو نکاح ثانی وغیرہ ہو نہین سکتا
وہان جاکر خوب کھل کھیلینگے دین سے کچھ مطلب نہین اس پردے مین قضاء شہوت کا
ہی ابی تم جسطرح بنے یہین دوسرا نکاح کر لو ایسے بہائی بندون کو جو تمہین شرعی کام سے
روکین چھوڑ دو پھر حج کرو دیکھو دونو جگہ کے مزے ملینگے جو حج مال حرام سے ہوا وہ وبال
آخرت ہی اسنے حج نہین کیا اسکی سواری نے حج کیا

کتاب الجہاد

بیشک جہاد کبھی فرض کفایہ ہی کبھی فرض عین خواہ بادشاہ جائر ہو یا عادل قیامت تک
اوسکے ہمراہ اسکی فرضیت باقی ہی جب شرائط جہاد موافق حدیث کے موجود ہون یعنی امام

فتح المغیث و نیل الاوطار وغیرہ میں لکھے ہین آن شرائط کا وجود ایک عمر درازسے پایا نہین
جاتا رشوت تو ملک لینے کے لیے ہین حکومت کرنے کے لیے تو دولت سمیٹنے کے لیے بد معاش
او باش بد دین لشکر میں جمع ہوتے ہین سخت مین گھر بار شہر لوٹتے پھرتے ہین بچون کو
عورتوں کو بڈھون کو قتل کرتے ہین اسلام کی ایک بات بھی انمین نہین ہوتی مگر نام جہاد
کا ہی جھنڈا اسلام کا کھڑا کیا جاتا ہی نہ خدا سے غرض ہی نہ رسول سے نہ اسلام سے نہ ایمان سے
اپنے مزے و مال سے کام ہی واہ رے جہاد کیا عمدہ مجاہد ہین کیا اچھا جہاد ہی آدمی پر طرہ یہ ہی
کہ مولویوں سے مار مار کر جہاد کے فتوون پر مہر کرائی جاتی ہی جو نکرے وہ جان سے مارا جاوے
یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضی کٹھ ملا جنکے دلمین فساد بھرا ہوا ہی وہ خوشی سے ایسا فتوی دیتے ہین
ارے بھائی تم کیسے مسلمان ہو جو ہزارون کی جان و مال کو بلا وجہ شرعی و صورت اسلامی ایسے
جاہلانہ فتوی دیکر برباد کرتے ہو کل کو خدا کو کیا جواب دوگے تمھین اگر ایسا ہی شوق جہاد
کا ہی خالص بندے خدا کے ہو اس لڑائی بھڑائی سے تمکو کچھ مطلب دنیا کا نہین ہی فقط اعلاء
کلمۃ اللہ ہی مراد ہی تو شرائط جہاد کو اول معلوم کرلو بہم پہونچا لو پھر دیکھو کہ کس ملک مین وہ
شرائط موجود ہین جہان ہون اوس اقلیم مین جاؤ وہان پہونچکر جہاد کرو ع دلما شاد و چشم ما روشن
جس جگہہ وہ شرائط موجود نہین امام متصف بصفت امامت میسر نہین ہر بد دین امام بنجاتا ہے
ہر ٹھاکر راجہ ہوا چاہتا ہی وہان جہاد کیا جو فضائل جہاد کتاب و سنت مین آئے ہیں وہ کیا
ایسے سستے ہین کہ جب تم چاہو فساد و بغاوت کا نام جہاد رکھ لو تم اوسکے مستحق ہو جاؤگے
ابھی حضرت جہاد پر کیا انکا ہی دین پر چلنا اور حق کو بخوبی سمجھکر اوسپر عمل کرنا نہایت مشکل کام ہی

تجھے کیا اسکو کوئی ہنسی ٹھٹھا سمجھا ہے

چلا ہی روز قیامت برابری کرنے   تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہماری ذات

ان جاہلون نے سچے مسلمانون کا بھی اعتبار اوٹھا دیا تمام مسلمانی کا لیکر کام شیطانی کرتے ہین
یہ نہین جانتے کہ قرآن شریف مین کیا فرمایا ہی تلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین

سی گھر مین ایک بھی نہین مرتا کبھی فقط اس بیل بکری گھوڑے اونٹ مین وبا ہوتی ہی آدمی
نہین پہونچتا یہ کیسی ہوا ہی حدیث مین آیا ہی کبھی بثات منتشر ہو کر آدمیون کو سبب
ہ کے کونچ دیتے ہین جسکو نیزہ لگا وہ مرا جسکو نہ لگا وہ بچگیا جسکا زخم کاری ہی وہ غالباً
ہی اسکا زخم ہلکا ہی وہ بچ جاتا ہی جب تمہر و نہین صفائی گلی کوچون کی نہ تھی وبا وجو
ت نہین آتی تھی یا چالیس پچاس برس مین تھا تا آگئی تو آگئی جب سے اہتمام درستی
صفائی محلات و اخلاص ہوا کا ہوا ہی راتدان وبا بحصہ باندھے ہر گھر کے دروازے پر
ا رہتی ہی ہر سال نیا علاج مجرب تجربہ ہوتا ہی مگر تقدیر الٰہی سے کون بچا سکتا ہی ؎

کتاب القرآن

ب نبی آخر الزمان پر اوتری ہی اوسکا یہ نام ہی اسکے سوا اور بھی بہت نام ہین جنکا ذکر
مین کیا گیا ہی ہر نام سے بزرگی کتاب کی ظاہر ہی جیسے ابرہیم علیہ السلام کے صحیفے تھے
ا علیہ السلام پر توراۃ اوتری عیسی علیہ السلام پر انجیل آئی داؤد علیہ السلام پر زبور نازل
اسیطرح یہ کتاب مقدس بھی بواسطۂ جبریل علیہ السلام خاتم رسل پر تیئیس برس
مین نازل ہوئی وہ سب تو محفوظ نہ رہین اونمین تحریف ہوگئی اسکی حفاظت کا ذمہ خود
نے لیا ہی اسلیے محفوظ ہی جسطرح اس امت اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب
رون کے سردار ہین اسیطرح یہ کتاب بھی سب کتب کی سرتاج ہی اسکو قیامت تک
سنت کے اسی لیے باقی رکھا ہی کہ لوگ اوسپر عمل کرین گمراہ نہون لیکن اب قرآن اسلیے
باہی کہ اوسکو لڑکے پڑہین سنے بیان یاد کرین مرد حافظ ہوکر کسی مسجد کے امام مؤذن
مین رمضان مین محراب سنا کر دس پانچ روپیہ پیدا کرلین اسلیے نہین ہی کہ کوئی اوسکا
سیکھکر مطلب بوجھے اوسپر عمل کرے یا مولوی لوگ اوسکے موافق حکم کرین فتوی دین
وسکے حکم کا رواج دینا یا حدیث پر عمل کرنا جاہلون کا کام سمجھتے ہین فتوے کیواسطے کیا
رقایہ ہدایہ درمختار شامی فتاوی ہندیہ وغیرہ نہین ہین جو حاجت قرآن و حدیث کی

پہلے مجتہد لوگون نے اوسکو دیکھ لیا سمجھ لیا سمجھ گئے اب مقلد اوسکو کیا تاکہ سمجھے آدمی
عقل کہ نہین گمراہ ہوجانیکا یقین کامل ہی گو کوئی شخص عربی سمجھ لیتا ہو اوس سے کیا ہوتا ہے
وقایہ ہدایہ درمختار گو مشکل ہو مشکوۃ و بلوغ المرام ہرچند آسان ہو لیکن بزرگون نے اونھین
کتابون پر دار و مدار دین کا رکھا ہی نہ قرآن و حدیث پر اسوقت مین کوئی قرآن شریف کی
تفسیر لکھے بھلا یہ ہوسکتا ہی ابھی بنے تو شرح وقایہ پر کوئی شرح حاشیہ لکھو اس مین زیادہ علم ہے
یا اوس کام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ فتنہ وہ فتنہ ہی جسکے سبب سے اب قیامت
تک ہونگے اگلی اسلام غریب ہوگیا مسلمان مرگئے خدا کے جاننے والے مٹ گئے اونکی جگہ جاہل
مفتی بنے مدرس اصحاب مہر ٹھہرے ایمان بھاگنے لگا دہریت ہر طرف سے قدم پھیلانے لگی

انا للہ وانا الیہ راجعون

کتاب الذکر والدعا

اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی چیز نجات دینے والی عذاب آخرت سے نہین ہی عمدہ ذکر تلاوت
قرآن ہی معنی سمجھ سمجھ کر پھر تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہ جو ذکر حدیث مین آئے ہین وہ کتاب
نزل الابرار مین لکھے گئے ہین سلاح المومن حزب مقبول جنہ عدہ وغیرہ مین درج ہین پھر کثرت
درود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمدہ ذکر ہی پھر جو ذکر و دعا جس جگہ پر آیا ہی اوسکو
اوسیطرح ادا کرے بلا کم و بیش صحیح سے صحیح ذکر و دعا کو اختیار کرے لیکن اب اس قرن مین ذکر کی
جگہ جس نام کے مسلمان کو دیکھو وہ منشا قانون کرتا ہی دستور العمل کو ازبر کرتا ہی وکالت کا
امتحان دیتا ہی نماز روزے کے ضروری اذکار بھی نہین پڑھ سکتا بہت ہوا تو گنج العرش و
سیفی وغیرہ کا وظیفہ مقرر کرلیا وہ بھی اسلیے کہ دنیا ہاتھ لگے یا پیرون کے نام کا ورد اختیار
کیا کہ حشر مین سفارش کرکے بچا لینگے سبحان اللہ وبحمدہ استغفار کی جگہ کسی پیر کا
کرایا توبہ کی جگہ کوئی نیا ٹوٹکا جاپا یا درود کی جگہ کسی اہل حدیث کے اوپر رد لکھا

کتاب الاکتساب

سب سے بہتر کھانا اپنے ہاتھ کے کام سے ہی تو داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے ابراہیم علیہ السلام بزازی کرتے زکریا علیہ السلام نجار تھے پیشہ کرنا سنت ہی انبیاء کی اب بھی ہر ولایت مین پیشے کا رواج ہی حرفے کی بہت بڑی عزت ہی پیشے سے کسی کے نسب مین خلل نہین آتا پیشے والا محتاج نہین رہتا جسکو پیشے سے عار ہی وہ ہمیشہ افلاس مین گرفتار رہی نوکری چاکری کرنا بھی حقیقت مین ایک پیشہ ہی تنک گیری کرنا بھی ایک پیشہ ہی کم عمری سے کسی کے گھر رہکر روٹی کپڑے پر بسر کرنا یہ بھی ایک پیشہ ہی راجگان ہند و والیان ملک اکثر حقیر پیشہ لوگ تھے سلاطین و ملوک زمانہ بھی غالبا اسی قسم کے لوگ تھے ہان قریش کے ملوک نسب و حسب و حرفے مین سب سے بہتر گذرے ہین شرفاء ہند جنکے گھر مین دولت آبائی نہین رہی اب اونکو پیشہ کرنے سے عار ہی یہی اونکے لیے سبب ادبار ہی ہان جسکو بقدر کفاف میسر ہی یا خاندان توکل و قناعت سے ہی وہ باوجود حاجت کے اگر پیشہ نہین کرتا تو اوسکو کچھ ضرورت حرفے کی نہین ہی لکن مسلمانکو عار ہی نچاہیے وہ کون شریعت تھی جسکو مفلسی نہین لگی وہ کون قوم ہی جسمین سلطنت نہین رہی پھر کس بات پر کوئی فخر کرے کس بات سے عار رکھے یہ سب دنیا کے اضافات ہین

کتاب الانساب

دولت و سلطنت و حکومت داخل حسب ہی نہ داخل نسب حسب کا اعتبار چار پشت تک ہی بلکہ نسب کا بھی حدیث مین کرامت و بزرگی حضرت یوسف علیہ السلام کی چار پشت تک فرمائی ہی پھر فرمایا جو جاہلیت مین اچھا تھا یعنی حسب و نسب و حرفے و صنعت وغیرہ مین وہ اسلام مین اچھا ہی جبکہ عالم ہو اس سے معلوم ہوا کہ جاہلیت کی عزت اسلام مین بھی باقی رہتی ہی مگر علم حاصل کرنے سے پس مسلمان راجہ جبکہ وہ فضیلت علم و عمل کی حاصل کرے بہتر ہی ایسا جولاہے سے بڑا مسلمان ہی حسب و نسب مین ہر آدمی کی اصل آدم و حوا ہین آدم مٹی سے پیدا ہوے سب بنی آدم مٹی کے پتلے ہین مٹی ہی مین آخر جا ملین گے نہ عرب کو کچھ فخر عجم پر ہے نہ عجم کو عرب پر ساری بزرگی علم و عمل کی ہی اختلاف صرف ان قوموں کا فقط واسطے مصالح

دنیا کے ہی تاکہ لوگ انمین صلۂ رحم کرین ایک دوسرے کے اچھے کا مومنین معاون رہین نہ
اسلیے کہ کوئی کسیکو حقیر سمجھے ہان اللہ نے مسلمانون کو عزت دی ہی کافرون کو ذلیل کیا ہی
اسلام کے ساتھ جب نکاح صحیح شرعی ہو خلق اچھا ہو تو واسطے کفارت کے کافی ہی کفو کا اعتبار
اوسیوقت تک ہی کہ میسر آوے جب میسر نہو تو مسلمان عورت کا نکاح مسلمان غیر کفو سے بھی
جائز ہی سب سے زیادہ شرافت علم و سیادت کی ہی اس سے بہتر کوئی کفو نہین باقی امور کا اعتبار
جیسے حرفہ حریت ہم نسبی وغیرہ وہ حالت عدم ضرورت کے لیے ہی نسب شرع مین باپ کا ہی
نہ ماں کا اتنا چاہیے کہ سفاح یعنی زنا نہو حضرت نے فرمایا میری پشت مین ہمیشہ نکاح رہا
یعنے زمانہ جاہلیت مین بھی کبھی سفاح نہین ہوا اولاد زنا کا نسب ماں کا ہی نہ باپ کا اسلیے
وہ اپنی ماں کی وارث ہوتی ہی نہ باپ کی یہ بات غلط مشہور ہی کہ ولد الزنا بہشت مین نجاویگا
بہشت میں جانے کے لیے ایمان صحیح عمل صواب درکار ہی نہ اور کچھ قومیت و نسب کو اسمین
کچھ دخل نہین ہے

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب ز روم   ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

علماء اسلام مین سیکڑون موالی تھے نسب مین کم و نیچے لیکن دین مین ہزارون بادشاہون
سے اچھے و نیچے تھے

کتاب البیوع

حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا افضل کسب بیع مبرور ہی اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا
اللہ دوست رکھتا ہی مومن محترف کو یعنی حرفہ کرنیوالے کو سچے تاجر امانت دار کا حشر ہمراہ
نبیون و صدیقون کے ہوگا حدیث مین بہت چیزون کی بیع سے منع کیا ہی بہت صورت بیع کو
ناجائز فرمایا ہی اون ممنوع صورتون اور بیوع کا رواج آجکل بہت ہی یہ بھی ایک فتنہ ہی
اسلام مین جب لین دین موافق شرع کے نہو جو رزق اس حیلے سے ہاتھ آویگا وہ حرام ہوگا
نہ حلال پھر جب حرام سے پرورش بدن کی ہوئی تو یہ بدن لائق دوزخ کے ہوا نہ لائق جنت کے

اس فتنے مین پڑے ہے اس پڑے ہے سب گرفتار ہین کسی طرحکی پروا حلت رزق مین نہین
یہی وجہ ہی کہ انکی عبادت مین اثر قبولیت نہین اسکا موجب کوئی برکت نہین آئی اسلام کا
نور چہرے پر نہین نماز روزہ حج زکوٰۃ صدقہ خیرات سب کچھہ کرتے ہین لیکن مال حرام پر جیتا
ہی حرام مال کو صدقے مین دینا اجر کی امید رکھنا قریب کفر ہی اسوقت مین کوئی مال اشتباہ
سے خالی نہین مقلدون نے لیا سود کا دار الحرب مین جائز کر دیا ہی سیکڑون مولوی سود
لیتے ہین سمجھتا ہندوستان انکے نزدیک ابتک بھی دار الاسلام ہی خدا کی تعلیمات کو دیکھو
قرآن وحدیث مین کسی جگہہ سود کو حلال نہین کہا بلکہ سود خواری کو خدا سے لڑائی کرنا فرمایا
ہی سیکڑون رقوم خلاف شرع کی آمدنی ہوتی ہی وہ سب مال بلاشک حرام ہی یہ ایسا
فتنہ عام ہی جس سے بچنا مشکل ہے دھوان تو اسکا ضرور ہی ہر شخص کو لگتا ہی عبادات مین
تو مقابلہ لڑتے ہین کہ رفع یدین آمین بالجہر نماز مین نکرو لیکن کسی تاجر وا اہل مطبع سے ہرگز نہین
کہتے کہ تم رزق حرام کھاتے ہو یہ نزدیک امام صاحب کے بھی ناجائز ہی آیک صدی اخبار کی نکلی ہی
جسکی آمدنی حرام ہی اوسکو شیر مادر کیطرح حلال سمجھکر نوش جان کرتے ہین خود مولوی صاحب
مال سود کھاتے ہین ہاتھہ پاؤن سب تندرست مین لیکن محنت مزدوری پیشہ نوکری چاکری
کچھہ نہین ہوتا مال زکوٰۃ وخیرات وسوال وغیرہ پر قانع ہین مسئلہ مال مکتسب بلا اختیار کا
کتاب دلیل الطالب مین مفصل لکھا گیا ہی اب تو عبادات ومعاملات سب کے سب
مین نام کی مسلمانی رہ گئی ہی سارا اسلام آپسکے رد وقدح مین منحصر سمجھا گیا ہی قیامت جلدی
نہ آوے تو پھر کیا ہو آخر شرار است ہی پر قائم ہوگی حلال کا طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب
ہی اللہ تعالیٰ سوا حلال کے کسی حرام کو قبول نہین کرتا جھوٹ فریب غیبت خوشامد وغیرہ سے
جو رزق حاصل ہوتا ہی وہ آخر کو دوزخ کا کندہ بناتا ہی حدیث مین آیا ہی کوئی آدمی لمبا
سفر کرتا ہی پریشان بال پریشان حال ہوتا ہی آسمان کیطرف ہاتھہ پھیلا کر رب رب کرتا ہی
اوسکا کھانا حرام پینا حرام پہننا حرام غذا حرام پھر کسطرح اوسکی دعا قبول ہو اسکو مسلم وترمذی

نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ آدمی پروا
نکریگا کہ حلال مال لیا یا حرام یہ بخاری مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہی تیسری حدیث مین فرمایا
اکثر لوگون کو دوزخ مین ہونا اور فرج لیجاویگی یعنی حرام حواری زناکاری سبب ہی دخول
نار کا اس حدیث کو ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کرکے صحیح کہا ہی رزق حلال کی تاکید
مین رزق حرام سے بچنے مین بہت احادیث آئے ہین مگر کون سنتا سمجھتا ہی اب تو جو کچھ ہے
مال ہی مال ہی ایمان رہے یا جاوے مالدارون کی قدر ہی اونپر حسد ہی ایک شعبہ بیع کا کمی کرنا
ہی ناپ تول مین گھٹنے وغیرہ کے اسکا بھی خوب رواج ہی دوسرا شعبہ غش ہی یا یہ ہر چیز
مین چلتا ہی مصنوعی ادویہ مصنوعی روغن و زعفران وغیرہ اشیا کا لین دین سبے تکلف
جاری ہی حالانکہ حدیث مین آیا ہی لیس منا من غشنا جعلی روپیے اشرفی نوٹ بھی بننے
لگے موتی جواہر ڈہلنے لگے قیتو دسے تا عروض کوئی ایسی چیز معلوم نہین ہوتی جسمین جعل کا
دخل نہو کوئی معاملہ بیع کا نظر نہین آتا جسمین کوئی مکر ستر جی موجود نہو کوئی عبادت ایسی نہین
جسمین فساد مذہبی قائم نہو دعوی اسلام کا تو ہم سبکو خوب دہوم دہام سے ہی لیکن سچ اپنے
کے منہ کا کہین اتا پتا نہین مفاسد بیوع و منکرات دادو ستد اسقدر ہین کہ ایک کتاب
علحدہ چاہیے واسطے بیان جزئیات مذکورہ کے جسکو علم قرآن و حدیث ہی وہ بہت جلد
درمیان حلال و حرام کے تمیز کرسکتا ہی

کتاب النکاح

سلف مین شرعاً نکاح کرنے سے حفظ نفس کا گناہ سے طلب کرنا اولاد کا تکثیر امت کے لیے
مقصود تھا اب فقط لذت اوٹھانا رہ گیا ہی جب لذت پر نوبت ہوا تو پھر حلال حرام سے کچھ
غرض نہ ٹھہری اسکا تو کچھ ذکر ہی نہین ہی کہ لوگ دلبران بازاری کو آشنا بناتے ہین اپنا کم
گھر مین بلاتے ہین یا کسبیون کے گھر میہ پہنچتے ہین یا چکلو مین سیر کرتے پھرتے ہین یہ تو دیکھو
کہ بعضی ساس کے آشنا ہین کوئی بہو سے پیسا ہوا ہی کوئی مدخولہ پدر کا ہم بستر ہی بلکہ بعض

امرا اور رؤسا کے یہان نکاح ہی سرے سے عیب ہی ساری اولاد زنا کی ہوتی ہی جیبون کی
گنتی نہین پھر حرامونکا کیا شمار ہوسکتا ہی وہی سو ساتہ صاحبات محل ہین وہی نسل ہماری
پیدا امیر و رئیس ٹھہرتی ہی نہ نسب کا ٹھکانا نہ حسب کا پتا نہ اصل کی طہارت نہ فرع کی سیادت
اوسپر طرہ یہ ہی کہ وہی نسل و بطن حلال زادون سے زیادہ سمجھی جاتی ہی تیار ہی سلطنت و
ریاست ٹھہرتی ہی اونھین سے برتاؤ صلۂ رحم کا ہوتا ہی وہان رحم کہان ہی جسکا یہ صلہ ہے
یہ رحم ظلم سے بڑھکر گناہ رکھتا ہی جس جگہ رسم ظاہری نکاح کی ہی وہان وہ رسوم منکر ہوتے
ہین کہ نکاح کی صحت بھی باقی نہین رہتی اگر ہزار پانسو مین ایک دو نکاح مطابق صورت شرعی
کے ہوئے تو پھر بعد نکاح ایسا برتاؤ ہوتا ہی جس سے بقا نکاح مین اندیشہ بلکہ فتور ہی کوئی
غصے مین طلاق بدیتا ہی کوئی کلمۂ کفر بکدیتا ہی کوئی جورو کو مان بہن بناتا ہی پھر بدون رجوع
و کفارہ کے میل جول کرلیتا ہی کوئی بعد تین طلاق کے بدون حلالہ رجوع کرتا ہی کوئی
بعد لعان کے پھر صلح کرلیتا ہی کسیکو معلوم ہی کہ فلان حرامزادہ ہی مگر اسکو ظاہر نہین کرتا
کوئی دیدہ و دانستہ دوسرے کے حرام کرنے پر خاموش ہی غرضکہ صدہا آفات ہین جن کا
بیان نہین ہوسکتا ایسے لوگون کا فسق و فجور نہو جہل نہ چھپے تو کیا ہو اگر تعلیم کروا لطف
کہان جاویگا اسلام کیطرف دل کیونکر رجوع ہوگا سنا ہی بلدۂ مدراس مین ایک آدھ دو حال کا
نکاح ٹھہرا سال بھر تک روزانہ ایک رسم شادی کی ادا ہوا کی ایسا ہنگامہ رہا کہ سال گذر گیا
سب رسمین تو ادا ہوئین نکاح پڑھانا بھول گئے بی بی سے بچہ بھی ہوگیا سبحان اللہ و بحمدہ
امرا و رؤسا کے گھر جب نکاح ہوتا ہی تو سوائی رسوم بدعت محرمہ کے عمدا یا رسما کچھ نہ کچھ
شرک و کفر کے کام بھی ضرور ہی ہوجاتے ہین جس سے وہ نکاح مین سفاح ہوجاتا ہی تمام عمر اولاد
حرام پیدا ہوتی ہی الا ما شاء اللہ تعالی تسائل اربعین مین کچھ رسوم منکر نکاح کے لکھے ہین
اسیطرح کتاب تہذیب النسوان مین بعض بدعات نکاح کا ذکر کیا ہی تمام رسوم کے ذکر
کرنے کو ایک دفتر چاہیے مجملا سو چو تو جب نکاح امر ثمانیہ کھیرے سے ہو سارے منکرات

اوسکے ہمراہ ہوسنے تو تو ایمان کہان سے آسنے اِنکو کسطرح مسلمان کہا جاوسے جاہل لوگ
یہ جانتے ہین کہ مسلمانی فقط کلمہ پڑہنے سے حاصل ہوجاتی ہی پہر جو چاہو سو کرو بخشے جاوینگے
یہ نہین جانتے کہ مسلمان ہونا آسان نہین کلمہ بیشک بہشت کی کنجی ہی لیکن کنجی سے جب ہی
قفل کہلتا ہی کہ اوسمین دانت ہون سو اس کنجی کے دانت اعمال صالحہ ہین جب عمل نہوا
رات دن فسق وفجور وخواہش نفس مین گذرا کفر وشرک مین ابتلا رہا نکاح وولادت وموت
وحیات مین منکرات ہوتی رہی اسی حال مین ناگہان ایکدن مرگئے تو یہی مسلمانی پہر وبال جان
ہی ثم رددناہ اسفل سافلین الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات فلہم اجر غیر ممنون
نکاح اگرچہ خوبصورت مالدار نامور گہرانے مین جائز ہی لیکن فضیلت دین ہی کو ہی دین والی
عورتکا ملنا ویسا ہی مشکل ہے جیسے ایمان صحیح کا حاصل ہونا اب تو مالدار عورت چاہیے جن مردونکو
ظاہر مین دیندار دیکہا اونکی اولاد اناث سب سے بدتر پائی پہر فاسق گہرانے کی لڑکیون کا
کیا پوچہنا ہزار مین ایک بہی ایسا نہین پایا جو حقوق زوجیت ادا کرسکے سارے حق اپنی ہی
بی بی پر سمجہتے ہین جو مال ذاتی اوسکا ہی زر وزیور ولباس وگہربار وہ گویا اسکے باوانے پیدا
کیا تہا بی بی کے آسودہ ہونے سے نان نفقہ مہر ساقط نہین ہوتا آج کل اسطرح کی بیحیائی بہی
بعض مردون سنے اختیار کی ہی کہ جورو کے پیچہے جو چاہو سو کہوالو کہلوالو جورو کے ذریعے سے
روٹی تو ملیگی میان کی عزت تو بڑہیگی لاحول ولا قوۃ الا باللہ شرع شریف میں دین کو
مال وجمال وحسب پر اِسیلیے مقدم رکہا ہی کہ دین باقی چیز ہی اسکا نفع بہت ہی مال کو چور لیجاتا ہی
اپنے بیگانے اوسمین طمع کرتے ہین ہر حیلے حوالے دہوکے دہڑی سے کچہہ نہ کچہہ لے ہی مرتے ہین
جمال ایکدو دن کی بیماری مین جاتا رہتا ہی صورت ایک دو وقت کے تپ مین بگڑجاتی ہی
حسب کا حال بہی مثل مال کے ہی قرض آدہار مین مہاجن کے تقاضے سے ساری عزت
جاتی رہتی ہی کبہی قرضخواہ قرضدار کو سب کے سامنے سخت سست کہتا ہی بلکہ اوسکی نالش
کرکے لوگون کی نظر مین حقیر کردیتا ہی اسلیے دین کو اچہا کہا کہ یہ ہر دم آدمی کے ہمراہ رہتی

عورت جسقدر آسودہ ہوگی شوہر مفلس اوسکی نظر مین حقیر ہوگا خلوت اختیار مین نہوگی ہر دم اس غریب کو دبنا پڑتا ہی تا ہل تجربہ نے کہا ہی

مرد باید کہ بدنیا نکند میل دو چیز — تا ہمہ عمر ز آفات سلامت باشد
زن نخواہد اگرش دختر قیصر بدہند — دام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد

حدیث شریف مین منجملہ اون سات گروہ کے جنکو قیامت مین عرش کے نیچے سایا ملیگا ایک وہ شخص بھی ہی جسکو کسی دولتمند عورت نے اپنی طرف بلایا وہ عورت صاحب حسن وجمال تھی یا اسنے خدا کے ڈر سے انکار کیا اپنے ایمان کو بچا لیا اوسکے پاس نہ گیا اس امت کے لیے عورتین بھی ایک فتنہ ہین یہ فتنہ سب سے زیادہ ہی جو مال وزر کے فتنے سے بچگیا سمجھو کہ وہ بازی جیت گیا عورت کے پیچھے تلوار چلتی ہی قاستون کی جان جاتی ہی کسبیون کے پیچھے لوگ بیبیوں کو چھوڑ دیتے ہین گھر برباد رہتا ہی عیاشون کا سارا مال زناکاری مین خرچ ہوتا ہے سارے حقوق اہل حقوق ضائع ہوتے ہین اسلام مین کبھی ز اصلال نہین ہوا تہ دین کا عار فارسی کا تھا جنہین سب عورتین برابر تھین ماں بہن تک کا فرق نہ تھا جتنے لوگ جورو والے حرام کار ہین انکا رجم کرنا شرعًا واجب ہی اپر رحم کرنا حرام ہی کوار امرد عورت زنا کرے تو سو درے لگین بی بی والا حرام کرے تو سنگسار کیا جاوے ایک عالم اس حالت مین گرفتار ہی مستحق رجم بیچارہ ہی لکن کیا کرے کوئی حاکم دُرّے تک بھی او سکو مارے رجم کا تو نام بھی عالم مین باقی نہیں رہا اسلام مین یہودیت آگئی زنا سے بدتر لونڈے بازی ہی ایک جہان اسی بلا میں مبتلا ہی لڑکون کے عشق مین سرگردان ہی قوم لوط علیہ السلام نے یہی فاحشہ اختیار کیا تھا آخر عذاب آیا پتھرون کی مار سے ٹکڑا چور کیے گئے کوئی شخص حیوانون سے جماع کرتا ہی یہ بھی ایک سخت کبیرہ ہے کوئی عورت مساحقت مین مبتلا ہی یہ ایک دوسرا گناہ ہی غرضکہ نکاح جسکے معنی جماع کے ہین بجا مع حد با گناہ ہی اسلیے حدیث مین آیا ہی جو کوئی ذمہ دار ہو میرے لیے اوس چیز کا جو دونون جبڑون کے بیچ مین ہی اور وہ چیز جو دونون پہلو کے بیچ مین ہی اوسکے لیے بہشت کا ذمہ دار ہون یعنی اپنی زبان و ستر کو گناہ سے

بچاوے زبان سے گناہ بھی مثل سترنگاہ کے بہت ہیں جیسے غیبت کذب گالی لعنت وغیرہ

ذکر ذراری یعنی اولاد

کمال الدین حلبی نے کتاب الذراری میں لکھا ہی حضرت نے فرمایا بیاہ کرو جننے والی دوست رکھنے والی عورت سے میں فخر کیا ہوں اور امتوں پر تمھارے سبب سے اسکو ابو داؤد نسائی نے معقل بن یسار سے روایت کیا ہی حدیث عائشہ میں ہی مرفوعا تمھاری اولاد تمھارا کسب ہی رواہ اهل السنن دوسری روایت میں ہی ان ولدہ من کسبہ عمر بن خطاب نے کہا میں زبردستی کرتا ہوں اپنی جان پر جماع کرنے میں اس امید پر کہ کوئی جان پیدا ہو جو اللہ کی تسبیح و ذکر کرے یہ بھی کہا تم بہت عیال پیدا کرو تم کیا جانو کسکے سبب سے رزق پاتے ہو ابو حنیفہ رح نے کہا ہی شغل نکاح بہتر ہی نفل عبادت سے اسلیے کہ نکاح سے اولاد ہوتی ہی جس سے جہان ایک مدت تک باقی رہتا ہی بیٹے سے باپ کو موت و حیات میں فائدہ پہونچتا ہی دعا سے صدقے سے ترحم سے قرآن شریف میں زکریا علیہ السلام سے نقل کیا ہی رب لاتذرنی فردا و انت خیر الوارثین جب حیوان کے لیے بقا شخصی نہوا تو حضرت بقاء نوعی رکھا معہذا یہ بھی فرمایا ہی ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم یعنی بعضی بیبیان بعضی اولاد تمھاری دشمن ہوتی ہی یا مال سے بیٹے زہرا امام حسن کی بی بی نے امام حسن کو زہر دیدیا بادشاہو نمیں کسی نے باپ کو قتل کیا کسی نے قید کیا جو بادشاہ بن بیٹھے کسی نے ماں کو زہر دلوادیا کسی بزرگ نے کہا ہی بی بی بچون سے زیادہ شغل نرکھے اگر اچھے ہین خدا اونکا والی ہی اگر برے ہین تو خدا کے دشمنون سے کیا طلب کیا واسطے حدیث میں آیا ہی لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کسی دین والے کا دین سلامت رہیگا وہ اپنا دین لیکر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ میں بھاگیگا جیسے لومڑی چھپتی پھرتی ہی لوگون نے کہا یہ کب ہوگا فرمایا جب روٹی بغیر گناہون کے وسیلے سے ایسے وقت میں گذارا ہنا درست ہی کہا آپ نے تو ہمکو حکم دیا ہی بیاہ کرنے کا فرمایا سچ ہی لیکن جب وہ وقت آویگا تو اوسوقت ہلاک آدمی کا ہاتھ پر ماں باپ کے ہوگا

اگر ماں باپ نہیں ہیں تو بی بی کے ہاتھ سے اولاد کے ہاتھ سے ہوگا بی بی اولاد نہوں تو
قرابت والوں کے ہاتھ سے ہوگا کہا کیونکر فرمایا اسطرح کہ اوسکو تنگی معیشت پر سرزنش
دینگے جسکی اوسکو طاقت نہیں وہ ہلاکت میں پڑیگا اس حدیث کو صاحب درارسی نے ابی
سند سے مرفوعاً متصلاً روایت کیا ہی عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا آپکو کچھہ اولاد میں بھی
رغبت ہی فرمایا کیا کام ہی اوس سے جو جیئے تو ستاوے مرے تو گھر ہلاوے ایک حکیم سے کہا
تم اولاد نہیں چاہتے کہا محبت کے سبب سے نہیں چاہتا ایک اعرابی سے کہا تو بیاہ نہیں کرتا
کہا مشقت تنہائی کی بہتر ہے اس سے کہ عیال کے لیے احتیال کرنا پڑے دوسرے سے کہا بڑھاپے
میں کیوں بیاہ کیا کہا اسلیے کہ اولاد یتیم ہو پہلے عقوق سے قرآن شریف میں آیا ہی المال
والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا روایت میں ہی اولاد بخیل ہی بزدل کہ ریحان ہی جنت کا پیشتر تکلیفیں
ہیں بڑی نعمتیں ہیں نعمتوں سے سوال ہوگا بچے کی خوشبو بہشت کی خوشبو ہی کسے سے پوچھا
کون میوہ اچھا ہی کہا بچا بہشت کے نخل کا ثمر ہی ایک بدوی اپنے بچے کو کہلاتے تھے یہ کہتے تھے

یا حبذا ریح الولد — ریح الخزامی فی البلد
اھکذا کل ولد — ام لم یلد قبلی احد

حدیث میں اولاد کو مبخلہ مجبنہ مجہلہ کہا ہی حضرت نے بھی فرمایا ہی یعنی عیال سبب بخل و جبن و جہل و
حزن ہیں قرآن پاک میں آیا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ یہ شبہ آنکھ سے دیکھا کان سے
سنا کہ مال و اولاد کا فتنہ بہت بڑا ہی ساری بلائیں وہ نوسے آتی ہی کبھی آدمی محبت مال
و اولاد میں پھنسکر تباہ ہوتا ہی کبھی مال و اولاد ماں باپ کو فتنے میں ڈالتی ہی اولاد چاہتی ہے
ماں باپ مرجاویں تو اونکا مال ہمارے ہاتھ آوے علامات قیامت سے ہی کہ اولاد سبب غیظ
ہو جاہلیت میں کہتے تھے بیٹا جب تک چھوٹا ہی تجکو کہاتا ہی جب بڑا ہوا تیرا وارث بنتا ہے
بیٹی تیرے برتن سے کہاتی ہی تیرے دشمنوں کی وارث بنتی ہی چچا کا بیٹا تیرا دشمن ہے کسی
کہا فلانی نے بیاہ کیا ہی کہا دریا میں سوار ہوا کہا اوسکے بچہ بھی پیدا ہوا ہی کہا کشتی ٹوٹ گئی

اب ڈوب جا دیکھ ایک آدمی اپنے بچے کو کندھے پر لادے پھرتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ
کیا ہی کہا میرا بیٹا ہی فرمایا بڑے گا تو تجھکو فتنے مین ڈالیگا مریگا تو تجھکو غم مین پہنچاویگا جسکے ساتھ
اللہ کو بھلائی کرنا ہوتا ہی تو دنیا مین اوسکو اہل و ولد مین مشغول نہین کرتا اس زمانے مین بڑا فتنہ
یہی اولاد ہی دنیا دین انکے سبب سے برباد ہی جتنے گناہ اولاد والے سے ہوتے ہین بے اولاد
آدمی سے ہو سکے دنیا مین چین آخرت مین مواخذے سے بری بیبیون کو دیکھو مرد کتنا ہی کیا بے
ہمہ چاہیے یہ اوسکو بچنے نہین دیتین ہر بلا مین پھانستی ہین سے کہ خدا نیست مایۂ ہوسست
کل رہا کس ترا خدای بس ست * شوہر مین لاکھہ فضائل ہون عالم ہو یا عابد زاہد یا صالح ولی
ہو یا عارف باللہ امام عصر ہو یا شیخ وقت بی بی کے سامنے برابر ایک نفر کے ہوتا ہی جو چاہت
اوسکو کہے جسطرح چاہے بے ادبی سے پیش آوے بڑی سعادت ہی اوس شخص کی جسکو ایسی
بی بی ملے جو اوسکی قدر دان ہو بڑا اچھا رہی وہ آدمی جسکی اولاد اوسکی چال پر چلے حکما نے
کہا ہی لڑکی مین شرم کا ہونا لڑکے ہونے سے اچھا ہی اسلیے کہ حیا عقل کی راہ دکھاتی ہی خوش
نام دیتا ہی سفیان بن عیینہ کی مجلس مین ایک لڑکا آیا لوگون نے صغر سن کے سبب سے
کچھ التفات اوسکی طرف نکیا سفیان نے کہا كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم یعنی تم
بھی تو ایسے ہی تھے اللہ نے تم پر احسان کیا پھر کہا لو رأيتني ولي عشر سنين طولي خمسة اشبار
ووجهي كالدينار وانا كشعلة نار ثيابي صغار وكمامي قصار وذيلي بمقدار ونعلي
كآذان الفار اختلف الى علماء الامصار مثل الزهري وعمرو بن دينار اجلس بينهم
كالمسمار محبرتي كالجوزة ومقلمتي كالموزة وقلمي كاللوزة فاذا دخلت المجلس قالوا اوسعوا
للشيخ الصغير اوسعوا للشيخ الصغير یہ کہکر پھر تبسم کیا مین کہتا ہون اہل حدیث مین یہ قاعدہ
تھا کہ بچون کو مجلس درس و املاء حدیث مین حاضر لاتے اونکا سماع لکھتے پانچ برس کے بلکہ
تین برس کے بچے کا سماع معتبر سمجھتے سیوطی نے تقریب کی شرح مین حافظ ابن حجر سے ایک تتمہ
نقل کیا اسکی روایت کا اونکو بڑا فخر ہی کسائی نے کہا مین مجلس ہارون رشید مین گیا رشید

نے امین و مامون کو بلایا وہ دونو آئے بہت وقار و متانت سے باپ کو طریقہ خلافت
پر سلام کیا دعا دی ایک کو داہنی طرف دوسرے کو بائین طرف بٹھلایا مجھسے کہا کچھ بات نحو
کی پوچھو مینے جو کچھ پوچھا اوسکا بہت اچھا جواب دیا رشید بہت خوش ہوئے مجھسے کہا یہ
کیسے ہین مینے کہا ابنار خلافت مین اونسے بہتر زبان و بیان و ادب مین کوئی نہوگا اسال اللہ
ان یزید بہما الاسلام تائیدا وعزا ویدخل بہما علی اہل الشرک ذلا وقمعا رشید
نے میری اس دعا پر آمین کہی اونکو گلے لگایا خوب روئے سینے پر آنسو بہے یہ ذکر تھا اولاد لائق کی
نالائق کا ہی رستے ہے حماقت رسو حماقت ایک ایسی طبیعت ہی کہ وہ کسی طرح دور نہین ہوسکتی رعونت
عورتون مین بیٹھنے سے پیدا ہوتی ہی

وعلاج الابدان ایسر خطبا — حین تعتل من علاج العقول

ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے جو کتب مین پڑہتا تھا پوچھا اب تو کیا پڑہتا ہی اوس نے کہا
لا اقسم بہذا البلد ووالد ی بلا ولد باپ نے کہا سچ ہی جسکا بیٹا تجھسا ہو وہ والد درحقیقت
بلا ولد ہی ایک شخص نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ایک رسی مین گز کی لمبی بازار سے خرید لاوے وہ رستے
سے پھر آیا کہا چوڑی کتنی ہو کہا اوتنی جتنی میری مصیبت تیرے سبب سے چوڑی ہی ایک اعرابی
نے اپنے بیٹے بدصورت کو دیکھکر کہا یا بنی انک لست من زینۃ الحیاۃ الدنیا ایک احمق
باپ نے احمق بیٹے سے پوچھا تمنے فلانی مسجد مین کسدن جمعے کی نماز پڑھی تھی کہا یاد تو نہین مگر
ایسا گمان ہی کہ منگل کے دن پڑھی تھی کہا سچ ہی یہی دن تھا ابو زید حارثی نے اپنے بیٹے سے
کہا واللہ لا افلحت ابدا اوس نے کہا الست احنث واللہ یا ابت یزید بن معاویہ کا ایک
باز اوڑ گیا تھا کہا دروازے دمشق کے بند کردو کہین باز نکل نجاوے حماد بن عباس کے
ایک دوست بیمار ہوئے انھون نے اپنے بیٹے کو عیادت کے لیے بھیجا یہ کہدیا کہ جب تم وہان
پہونچو اونچی جگہ مین بیٹھنا بیمار سے پوچھنا کیا شکوہ ہی وہ کہیگا یہ ہی تم کہنا خیریت و سلامت سے
انشاء اللہ پھر پوچھنا کون طبیب علاج کرتا ہی وہ کہیگا فلان تم کہنا مبارک میمون ہی غذا کا کہنا

دریافت کرنا وہ کہے گا یہ غذا ہی کتنا اچھا طعام ہی مزہ کا۔ وہ نزدیک ایک دن بیمار کے گیا بیمار کے
سامنے ایک منارہ تھا اوسپر چڑھ کر بیٹھا وہ منارہ سینہ بیمار پر گر پڑا بیمار نیم مردہ ہو گیا اس نے
پوچھا آپکو کیا بیماری ہی اوس نے شیشے سے خفا ہو کر کہا مرض الموت ہی کہا خیریت ہی پوچھا کون
علاج کرتا ہی کہا ملک الموت کہا مبارک میمون ہو پوچھا غذا کیا ہی کہا زہر موت کہا بہت اچھی
غذا ہی اہل علم نے کہا ہی باپ کو چاہیئے کہ اولاد کو علم و ادب سکھا دے ہر چیز کا حسن و قبح
بتا دے مکارم پر آمادہ کرے مساوی سے بچا رکھے ابن عمرو ابن عباس اپنے بچون کو غلط
بولنے پر مارتے تھے لڑکے کے لیے اچھی جگہ اختیار کرے کیونکہ رگ کا اثر ہوتا ہی رشید نے معتصم
سے کچھ پوچھا اوسکے جواب مین نحو کی غلطی پائی کہا گانون مین جاؤ فصاحت سیکھو یہ اسلیے کہا
کہ ہر زبان گانون مین زیادہ محفوظ رہتی ہی شہر مین ہر ملک کے آدمی جمع ہوتے ہین زبان
بگڑ جاتی ہی جسطرح آجکل حرمین شریفین کی عربی بالکل محرف ہو گئی ہی اوسکی نسبت زبان بادیہ
کسیقدر فصیح و درست ہی مؤدب کو چاہیئے کہ پہلے بچون کو قرآن پاک سکھا دے پھر حدیث
یاد کرا دے پھر شعر سکھا دے جب تک ایک علم کو بچہ اچھی طرح نہ جان لے دوسرے علم مین
اوسکو نہ ڈالے تعلیم و تادیب کو اصلاح اولاد مین بڑا دخل ہی جا بجا ایسے کم ہوتے ہین جنکو خدا نے
ذہانت و سلیقہ ہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاتے تھے راہ مین لڑکے کھیل رہے تھے وہ آپکی
ہیبت سے ڈر کر الگ ہو گئے لیکن ابن الزبیر بھی تھے وہ بدستور اپنی جگہ پر کھڑے رہے
عمر نے کہا تم کیسے کھڑے ہو کہا راہ تنگ نہین ہی کہ مین الگ ہو کر اوسکو چوڑا کرون مین کچھ
قصوروار نہین کہ تمسے ڈرون تم ظالم نہین کہ تمسے ڈر کر بھاگون ایک اعرابی نے اپنے بیٹے
سے کہا چپ لونڈی کے بچے اوسنے کہا وہ تمسے زیادہ معذور ہی اوسنے آزاد کو اختیار کیا
معتصم نے فتح بن خاقان سے کہا جبکہ وہ بچے تھے کیون فتح تمنے اس انگوٹھی سے بہتر کوئی انگوٹھی
دیکھی ہی انگوٹھی معتصم پہنے ہوئے تھے کہا ہان دیکھی ہی وہ ہاتھ کہ جسمین یہ انگوٹھی ہی اس انگوٹھی
سے بہتر ہی ایک بادشاہ اپنے وزیر کے گھر گئے تھے اوسکے لڑکے صغیر سے پوچھا ہمارا گھر اچھا ہے

یا تمھارا گھر کہا ہمارا گھر اچھا ہی اسلیے کہ اسوقت حضور یہان تشریف رکھتے ہین حسین بن
فضل مجلس خلیفہ مین گئے وہان بہت سے اہل علم و ادب جمع تھے چاہا کہ بات کرین خلیفہ نے
انکو روک دیا کہ ایسی مجلس مین بچے کو بات کرنا چاہیے انھون نے کہا اگر مین صغیر ہون تو کچھ
ہدہد سے زیادہ چھوٹا تو نہین نہ تم سلیمان سے زیادہ بڑے ہو ہدہد نے سلیمان سے یہ کہا تھا
احطت بما لم تحط بہ خبرا پھر کہا اللہ تعالی نے سلیمان کو حکم سمجھا دیا اگر بڑی ہونے پر مدار
ہوتا تو داود اولی تر تھے اسی قسم کی یہ بات ہی کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نزدیک حاکم مصر کے
جایا کرتے تھے وہ ظالم فاسق تھا ایک دن اوسنے انسے کہا تم ایسے متقی عالم ہو کر مجھ بد نہاد کے
گھر آتے ہو فرمایا کیا مضائقہ ہی موسی علیہ السلام بار بار فرعون کے پاس جاتے سلام کرتے
مین موسی سے بہتر تو فرعون سے بدتر نہین ہی اسمین مجکو کیا عار ہی وہ لاجواب ہو گیا ایک شخص نے
اپنے بیٹے سے یا ابن الزانیہ کہا اوسنے جواب دیا الزانیۃ لا یلدہا الا زان او مثلہ زانۃ
ہشام مین قحط پڑا اہل بادیہ آئے اونمین ایک لڑکا بھی تھا درواس بن حبیب نام ہشام نے دربان
سے کہا یہ کیا بات ہی ہر کوئی چلا آتا ہی لڑکے تک گھس آتے ہین سب نے سکوت کیا درواس نے کہا
یا امیر المؤمنین ان للکلام طیا ونشرا وانہ لا یعرف ما فی طیہ الا بنشرہ فان اذنت لی
ان انشرہ نشرتہ لک خلیفہ نے اوسکی خوش بیانی و صغر سنی سے متعجب ہو کر کہا کہہ کیا کہتا ہی
اوسنے کہا اصابتنا سنون ثلاث سنۃ اذابت الشحم وسنۃ اکلت اللحم وسنۃ انقت العظم
وفی ایدیکم فضول اموال فان کانت للہ ففرقوہا علی عبادہ وان کانت لہم فعلام تحبسونہا
عنہم وان کانت لکم فتصدقوا بہا علیہم فان اللہ یجزی المتصدقین ہشام نے کہا اس لڑکے نے
ان تینون امر مین کوئی عذر ہمارے لیے نہ چھوڑا پھر لڑکے کو لاکھ درہم اور اعرابیون کو لاکھ دینار
دیے یہ جو بعض لوگ بعض اولاد کو زیادہ چاہتے ہین بعض کو کم یہ بات اچھی نہین حدیث
مین آیا ہی اولاد کے درمیان برابری کرو بلکہ برابر دو آدمی کبھی خود عقلمند صاحب رای
ہوتا ہی مگر بی بی احمق ملتی ہی تو اولاد احمق پیدا ہوتی ہی اس زمانے مین عقلمند بی بی کا ملنا

ایسا مشکل ہے جیسے بی بی کو عقلمند شوہر حاصل ہونا دشوار ہی جس اقلیم مین اقوام و قبائل
کا تھکا بندھا ہوا ہی وہ قوم ایک طریقہ معقول پر چلی آتی ہی وہان تو تناسل صحیح ہوتا ہی اولاد
دانشمند نکلتی ہی اپنی قوم کے علوم و فنون و قوانین کی پابند ہوتی ہی ہندوستان مین کوئی
قوم ہی نہ قبیلہ ہر شخص جہان چاہتا ہی نکاح کر لیتا ہی امرا جسکو پسند کرتے ہین گھر مین ڈال لیتے ہین
کسی قسم کا امتیاز کسی طرح کی احتیاط نہین پھر اولاد کسطرح اچھی ہو جس گھرانے مین حفظ نسب ہی
مان باپ دونو خاندان علم و تقوی کے ہین وہان تو اتفاقاً اولاد صالح ذی شعور پیدا ہو بھی
جاتی ہی مگر جس شہر مین طوفان بے تمیزی ہی وہان کی اولاد غالباً جاہل نا قابل ہوتی ہی بعض
لوگ اولاد کا پڑھانا عیب جانتے ہین یہ بات تجربے سے معلوم ہی کہ جسقدر نفرت اہل علم کو

اہل جہل سے ہی اس سے زیادہ نفرت جاہلون کو عالمون سے ہوتی ہی ؎

ومنزلة الفقيه من السفيه　　　　كمنزلة السفيه من الفقيه

جسطرح زمرۂ جہلا مین بعض لوگ نہایت عقلمند سمجھدار ہوتے ہین اسیطرح زمرۂ علما مین بھی اکثر
لوگ سخت احمق و بیکار ہوتے ہین کتابین پڑھنے سے کوئی عالم نہین ہوتا علم ایک نور ہی جب
سینے مین آیا سینہ کھل جاتا ہی جہل ایک اندھیرا ہی جب کسی کے دل کو گھیرتا ہی دل سیاہ ہوجاتا
ہی دنیا مین عالم شمع بصر ہین رات دن کم ہوتے جاتے ہین سارا جہان جاہلون سے بھرا ہی دنیا کی
رونق انھین کے طفیل سے ہی لولا العلماء لخربت الدنیا عادت اسدیون ہی جاری ہی کہ

میت سے حی نکلتا ہی حی سے میت ظاہر ہوتا ہی ؎

پسران وزیر ناقص عقل　　　　بگدائی بروستا رفتند
روستا زادگان دانشمند　　　　بوزیری بپادشا رفتند

علم دولت کے ساتھ کبھی جمع نہین ہوتا بخت ہوا تو حرفت شناسی حاصل ہوئی دولت علم کے
ساتھ کبھی جمع بھی ہوجاتی ہی بادشاہون مین کسی نے کوئی عالم کامل نہ سنا ہوگا جتنے اہل علم
ہوئے غربا و موالی مین ہوئے مگر قدر علم کی ہمیشہ بلند رہی اگر یہان قدر بھی نہو تو وہان تو

بالعصا و رشا را انشا را اللہ تعالیٰ تشتہ ہین نئے طور کی بنا وقت سست بیٹھے

کتاب اللباس والزینة

سنی لباس ازار ردا قمیص عمامہ بالائی کلاہ چپل وغیرہ ہی جسکو ہدایۃ السائل مین استقرا
کرکے لکھا گیا ہی اسنے زمانے مین لباس مذکور حرمین شریفین مین ترک ہوگیا ہی پھر بڑے عجم
کیا کرین اسبال منع تھا مگر خوب جاری ہی ہند مین ہر شخص طرح طرح کی ایجاد لباس مین ہوتی ہی کہ مسلمان
غیر مسلمان کا لباس بھی پہننے لگے ہندو ہون یا گبر یا ترسا یا اور کوئی جیسے ترک وغیرہ حالانکہ
حدیث مین آیا ہی جسنے تشبہ کیا کسی قوم سے وہ اوسی قوم مین سے ہی یہ تشبہ عام ہی لباس و طعام
و مرکب و مسکن وغیرہ سے جس قوم غیر اسلام کی ایک وضع خاص ہو جب اوس وضع کو کوئے
مسلمان اختیار کریگا تو اوسکا حکم وہی ہی جو اوس قوم کا ہی ہان جو لباس سلف اسلام یا خلف
اسلام نے عادتا اپنے یہان جاری کر رکھا ہی اور وہ پوری شکل کسی دوسری قوم کی نہین ہے
تو وہ جائز ہی جیسے پگڑی پاجامہ۔ انگرکھہ صدریہ جوتا ٹوپی وغیرہ اسلیئے کہ اس لباس سے
وہ مشابہ غیر مسلمین کے پورے پورے نہین ہین اسیطرح ہر زینت کا حکم ہی آخر تیر کمان جنبیہ
عہد نبوت مین بھی تھا اور اب بھی رواج اوسکا غیر اسلام مین موجود ہی تو یہ داخل مشابہت
نہین گو بعینہ شکل قدیم ہنوز غیر کی اوس زی کو اختیار نکرے جسکا رواج اسلام مین پہلے سے
نہین ہی ایسی ٹوپی نہ لگاوے جو غیر اسلام کا زی مشہور ہی ایسا جوتا نہ پہنے جو مسلمانی جوتا
نسمجھا جاوے اسیطرح کا کھانا نہ کھاوے جیسے ہنود چوکا لگا کر کھاتے ہین یا اور کوئی غیر مسلم یہ
فتنہ بھی عام ابتلاء ہوگیا ہی ہر قوم اپنے لباس و زینت مین ایک رنگ و روپ پر ہی
جسکے سبب وہ غیر سے ممتاز ہی مگر ہند کے مسلمان صد گفتار و صد دستار رکھتے ہین بعضے
ہندو صورت ہین بعضے پارسی صورت کوئی ترکی وضع بنالے پھرتا ہی کوئی کسی لباس مین
ہی جب دیکھو تب ہی دہوکا ہوتا ہی حتی کہ قوم بوہرے کی بھی ایک زی خاص ہی مگر سنیون
کی نہین عرب کا لباس جو فی الحال ہی اگرچہ منکر شرعی ہو لیکن ایک طور کا تو ہی پگڑی جبہ

گرگابی جوتا ایک طرح کا پہنتے ہین الگ پہچانے جاتے ہین کہ عرب ہین یہ ان کے سنی شیعہ بدعتی
مشرک مسلمان جسکو دیکھو یہی قطع ہی علاوہ اسکے ایک فتنہ عظیم یہ ہی کہ مستورات کا کپڑا اسقدر
باریک اوسکی ایسی قطع برید جس سے ہر عضو مستور کا نقشہ کھنچ سکے چوٹی اونٹ کا کوہان کرتی مانند
تنگ جس سے سارا شکم کھلا ہوا نظر آوے کلی دار پاجامہ ایک دو تھان کا انگیا لاہی کی دوپٹہ
جالی کا جوتا مردانہ غرضکہ سارا کارخانہ شیطانی اس ایک لباس زنانے مین اچھی طرح کھلا رہتا ہی
حالانکہ حدیث شریعت مین آیا ہی عورتین ہین کپڑے پہنے ہوسے ننگی یعنی آخرت مین یا اسی وجہ سے
بسبب نظر آنے بدن کے جھکتی ہین اپنی طرف جھکاتی ہین آدمیونکے سر جیسے کوہان شتر کے بہشت
مین نجاوینگی نہ اوسکی خوشبو پاوینگی اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے بطول روایت کیا ہی جو عورت
لباس مین مرد کی شکل بناوے یا مرد عورت کی شکل جیسے ہیجڑے مخنث اونپر لعنت آئی ہے
عورت کے لیے مردانہ جوتا بھی داخل لعنت ہی اگر کے پہننے پگڑی رومال سر پہ باندھنے کا
بھی یہی حکم ہی انگشت نما لباس پہننا حرام ہی لباس مین سادگی کرنا علامت ایمان ہی جو کوئی
باوجود قدرت کے راہ تواضع تکلف زینت کو ترک کرے غریبانہ لباس پہنے اوسکو سارے
محشر کے روبرو جنت کا حلہ پہنایا جاویگا جونسا حلہ وہ چاہے مرد کو کالا خضاب کرنا حرام ہی
اس حرام مین اکثر لوگ گرفتار ہین

کتاب الطعام

سونے چاندی کے برتن مین کھانا پینا حرام قطعی ہے لیکن امرا و رؤسا کے یہان انہین
ظروف کا زیادہ ترخرچ ہی اگرچہ ایسے برتن کا بنانا ہی سرے سے منع ہی چہ جای کہ استعمال
یہ حرمت مرد اور عورت دونو کے لیے برابر ہی اسکے سوا جو تکلفات طعام و شراب مین ہوتے
ہین وہ حد اسراف سے بھی بڑھے ہوئے ہین ایک دیگچے مین جب سو پچاس پچاس روپے
خرچ ہو گئے جسمین سو پچاس آدمی متوسط طعام کھا سکتے تھے تو اس کھانے کو کسطرح کوئی
حلال طیب کہہ سکتا ہی یہ جیسنہ آج تو نہین کل حشر مین ظاہر ہو گا الوان طعام کا کچھ ٹھکانا نہین

حوان نعمت ایک کتاب ہی جس مین کئی طرح کی چو دیپاٹ کی ترکیب لکھی ہی جو آدمی جس
ضیافت و تقریب مین زیادہ محنت کرتا ہی یعنی بہت سے چاول منگواتا ہی کئی بکرا
ذبح کرتا ہی اوسکی بہت تعریف ہوتی ہی ضیافت والے بھی خوب ہی ہاتھ مارتے ہین وہ
اس مزا و داد پر خیال شامل ہوا جاتا ہی دوسری بار اور زیادہ تکلف کرتا ہی حالانکہ حدیث
مین آیا ہی کہ سرکہ اچھا سالن ہی زیتون کا تیل کھاؤ۔ رشکانوک مبارک درخت سے نکلا ہی دو چار
طرح کا کھانا بھی ایکوقت مین کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب حضرت نے تناول نہ
فرمایا ایکدن مین دو بار کھانا کھانے کا کیا ذکر ہی یہان اکثر امرا کا رات دن ہونہ چلا کرتا ہے
اسکو تفنگ تنقل کہتے ہین یہ اونکے کھانے مین داخل نہین ہی بعضے ایکوقت مین سیر دو سیر چار سیر
یا ایک بکری کے کباب ایکوقت مین کھا جاتے ہین یہ بڑی تعریف کی بات ہی بعضی دو چار
سیر روز دونون جلسے مین کوئی سیر دو سیر بھی کھا جاتا ہی اسلیے کہ گذشتہ کھایا تھا یا ورزش سے
اتنی طاقت بہم پہونچائی تھی یہان تو اس کھانے پینے کا فخر ہی وہان حدیث مین آیا ہے
کہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہی کافر سات آنت سے ۵

خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست　　تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جو یہان زیادہ کھاتا ہی وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا
ہوگا یہ بھی فرمایا ہی چند لقمے جو پیٹھ کو سیدھا رکھین کافی ہین ایک کا کھانا دو کو دو کا چار کو
کافی ہی دنیا دارون کو جانے دو یہ تو نرے دواب ہین اونکو کہو جو پیر فقیر بنے ہین مرید کرتے
پھرتے ہین اگلے لوگ اکثر روزہ رکھتے تھے اکل حلال صدق مقال مین سرگرم رہتے تھے یہ
اتنا کھاتے ہین کہ مرید کے گھر فاقہ ہونے لگتا ہی ۵

ادھر پیر جی پیٹ نے تمکو کھو دیا　　چکھا کرکے دعوت کے لقمے ڈبو دیا

کتاب القضاء والامارة والسلطنة والریاسة

کتاب رزق الولاۃ

امیر کا حق ریاست مین بادشاہی ہی جتنا اور لوگون کا ہی یا دگنا اس سے زیادہ جو مال ریاست
کا اپنے اوپر خرچ کریگا وہ ظالم ہی ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہوگا امیر کو انتظام ملک کے
لیے ضرورت جسقدر احتشام کی ہوتی ہی سو بقدر حاجت سواری شکاری خادم وغیرہ رکھے
یہ کارخانے تکبر شخصیت کے جو اکثر امرا رکھتے ہین وہ اہل ظلم و اسراف ہی حملہ و فوج کا رکھنا
اونکو بیت المال سے دینا حفاظت ملک کے لیے ہی یہ خرچ ذاتی امیر کا نہین ہی امیر کے ذمے
پرورش رعیت ملک کی عموماً جو ہر فرد معاش سے عاجز ہین واجب ہی ہر مسلمان کو بقدر
سد رمق کے دی جسکی خیر خواہی و محنت کام ریاست مین زیادہ ہو اوسکو جاگیر دینا درست ہے
جسکا نان نفقہ واجب ہی اوسکو لائق گذر کے دے یہ جو امیر لوگ لنہا و منہ جاگیر و معاش
اپنے لیے علحدہ کر لیتے ہین یا خاص بھائی بندون کو حاجت سے زیادہ دیتے ہین دوسرے
حاجتمندون کو محروم رکھتے ہین جنکا حق شرعاً خزانہ ریاست مین ہی جیسے معذور محتاج
عالم فقیہ قاری حافظ وغیرہ اونکو کچھ نہیں ملتا یہ سراسر ظلم ہی جسکو دیکھے کہ یہ معاش پاکر عیش
و عشرت کرتا ہی فسق و فجور مین مبتلا ہی اوسکو اتنا نہ دے کہ وہ گناہ کر سکے ورنہ یہ سارا گناہ
اسکے ذمے ہی آپ اکیلا اگر گناہ سے بچا تو کیا ہوا یہ ہزارون آدمی کے گناہ تو اسنے اپنے
نامۂ اعمال مین لکھوائے اسکا دین دوسرون کے دنیا کے پیچھے بالکل برباد ہوا امیر ہو یا غریب
اولاد کا حق ، اونکا نان نفقہ ماں باپ کے ذمے اوسیقدر ہی جبتک ننگے بھوکے نہ رہین پھر
جوان ہونے کے بعد جب بیاہ ہوگیا یا بیاہ کر دیا وجوب نفقے کا باقی نہ رہا مگر حالت محتاجی مین
اکثر امراء و رؤسا اپنی اولاد کی جاگیر کم عمری سے مقرر کر دیتے ہین سیکڑون غربا کا حق
ضائع ہوکر ایک طفل بے شعور کو معاش کثیر مل جاتی ہی یہ بھی سراسر ظلم ہی جب یہ جوان
ہوتے ہین ماں باپ سے مقابلہ کرتے ہین سارا مال بیجا صرف کرتے ہین اونکا گناہ ذمہ ماں باپ
کے ہوتا ہی خود کردہ را چہ درمان عام لوگ اپنے بچون کو اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے ہین کپڑا

سا دینے ہیں اتنا ہی حق سب کی اولاد کا ہی قرآن شریف مین ہی یتیم جب بالغ عاقل ہوشیار
سلیقہ شعار ہو تب اوسکا مال اوسکو دے اگر موقوف ہو گا جوان ہو جاوے مال ندے
خیال کرو جب یتیم کو اوسکا مال دینا ایسی حالت مین منع ہوا تو اپنا مال کم عمر اولاد کو دینا کب
درست ہو سکتا ہی خصوصا ہزارون لاکھون کی جاگیر حدیث مین آیا ہی جو لوگ خدا کے مال
مین گھستے ہیں بغیر حق کے اونکے لیے آگ ہی دوزخ کے دن قیامت کی آسکو بخاری نے خولہ
سے مرفوعا روایت کیا ہی قرار دیا ہی کہ بیت المال و ریاست کے مال کو اوڑاتے ہین جیسے
حال اکثر روسا کا ہی کہ کوئی ناچ رنگ مین کوئی گانے بجانے مین کوئی بادہ خوار مین کوئی [illegible]
خانے مین کوئی عمارت بنانے مین کوئی باغ بنانے مین کوئی کھیل تماشے مین کوئی لہو و لعب شکار
مین کوئی جانور خریدنے مین کوئی کسی خلاف شرع کام مین بے دریغ صرف کرتا ہی یہ مال در اصل
اسکا ہی بطور امانت اونکے پاس رکھا گیا ہی جو صرف اسکا خدا نے بتایا ہی وہان صرف کری
یہ اوس جگہ تو صرف نہین کرتے ہین جہان اونکا دل چاہتا ہی ناحق بیجا ہر یا اپنی اولاد پر یا اپنی
برادری پر یا اپنے مصاحبون پر صرف کرتے ہین سر سے پانون تک گناہ مین غرق رہتے ہیں
اوسپر یہ امید ہی کہ ہم مسلمان ہین ہماری مغفرت ضرور ہو گی بعض امیر بھلے بندون کو خوب خوش
کراتے ہین بیحساب اونکو دیتے ہین اسکو صلہ رحم سمجھتے ہین وہ لوگ اس مال کو لیکر خوب اسراف
کرتے ہین یہ سارا گناہ اسی امیر پر ہوتا ہی بعض کا قرض ادا کرتے ہین وہ قرض اسطرح پر ہوا ہے
کہ مال اسراف مین اوڑایا گیا ہی کوئی حاجت شرعی ضروری اوس قرض کے لینے کی نہ تھی یہ قرض
ادا کرنا جہنم کا مول لینا ہی جو شخص کسی کے گناہ پر با وجود قدرت سکوت کرے اوسکو زجر و تنبیہ
نہ کرے بلکہ اوسکو مال دیتا رہے اور اونکی روک ٹوک نہ کرے ایسا امیر شرعا خود فاعل ہی یہانتک کہ
حدیث شریف مین آیا ہی جو مجلس منکر مین پھنس گیا لاچاری سے وہان بیٹھا ہی اوسکو گناہ نہین
جو گھر مین بیٹھا ہی دل اوسکا اوس مجلس مین رکھا ہی کسی عذر و مجبوری سے شریک نہین ہوا
وہ گناہ مین برابر اہل مجلس کے ہی اس امر مین سب امرا سے بڑی کوتاہی ہوتی ہی یہ جانتے ہین

تو آپ بھی گناہ نکرین تو دوسرون کو بھی نکرنے دیں تو دوسر ناہین تو اونکو اتنا نہین کہ کہانے
کپڑے سے زیادہ ہو جتنے گناہ آسودگی ہی کے سبب سے ہوتے ہین محتاجی کے سبب آدمی
بہت گناہون سے بچ جاتا ہی تو یہ نہو تو کسطرح زنا کرے شراب کہان سے پیئے سارنگی طبلہ
کہان سے مول لیکر بجاوے باوجود اسکے اگر کوئی اپنی شامت اعمال سے برا کام کرے امیر کی
طرف سے اوسکو کسیطرح کی مدد ظاہری باطنی نملے تو بلا شبہہ وہ امیر اوسکے گناہون سے الگ ہی
مصارف مال ریاست کے شرع شریف میں مقرر ہین جیسے یتیمون کا پرورش کرنا لاوارثون کا
نکاح پڑہوا دینا مسلمان قرضدارون کا قرض ادا کرنا جبکہ وہ قرض مطابق شرع ہو سرکون کا
بنانا پل طیار کرانا سرا بنانا فوج کا واسطے حفاظت ملک کے طیار رکھنا پہرے چوکی مقرر کرنا دشمن
کو رعایا کے سر سے دور کرنا محتاج رعایا کو روٹی کپڑا دینا مدرسہ جاری کرنا مساجد بنوانا جمعہ
و جماعات کا قائم کرنا رعیت کے انصاف کے لیے علما مقرر کرنا قاضی مفتی مقرر کرنا عدل کا
ہر کام مین جاری رکھنا ظالمون و رشوت خوارون کا نکالنا مجرمان فوجداری کو سزا دینا
کسی کا مال ناحق کسیکو دلنے نہ دینا نہ خود لینا اسطرحکے اور بہت کام ہین جنکی تفصیل کتب شرعیہ
مین مفصل لکہی ہی لکن ان سب مصارف کو یا اکثر کو امیرون نے دہتا بتا کر سارا
روپیہ اپنے دل خواہش اپنے گھرانے کے عیش و عشرت مین صرف کرنا مین انصاف سمجھا ہے
حشر مین کوڑی کوڑی کا حساب دینا ہوگا اس جمع وخرچ کی جانچ جب سامنے خدا کے ہوگی
اوس وقت یہ واصل باقی بہت سی رقم فاضل اسکے ذمے نکلیگی جسکے معاوضے مین لاکھون
برس دوزخ سے نجات نہوگی اگر باایمان دنیا سے گئے ہین ورنہ خدا حافظ ہی یہ بہی کوئی عقل
ہی کہ آدمی دوسرون کے پیچھے آپکو ہلاک کرے مرے تو یہ اور دوسرے لوٹے سزا اوسکی اوسکو
حدیث مین آیا ہے تیرا کہانا سوای متقی کے دوسرا نکہاوے تو بہی سوای متقی کے دوسرے کا
کہانا نکہا امیرون کے بھائی بند طرح طرح کی رسمین کرتے ہین نیت مین کچھہ ہوتا ہی خوشامد
سے کچھہ ظاہر نظر ملتے ہین امیر کے گھر وہ کہانا آتا ہی خوب بی تکلف سب دریافت کرچکے ہین

دوڑ دوڑ کر اونکی ہر شادی و موت مین شریک ہوتے ہین جہان صدہا رسوم خلاف شرع کبھی کھلم کھلا
کبھی چپ چاپ ادا کیے جاتے ہین غریب مستحق عالم کے گھر کسی موت و شادی مین نہین جاتے
حالانکہ حقوق اسلام مین سب برابر ہین کسیکو ترجیح نہین ایک فتنہ حمایت و تعصب قومی کا ہے
برادری سے کوئی قصور ہو پھر حیلے سے اوسکو سزا جزا سے بچا دین کسی طرح کا مواخذہ نکرین بلکہ
اوسکی طرف سے لڑنے کو طیار ہو جاوین جو حق بات کہے اوسکے دشمن بنجاوین رعیت اگر مجرم
ہو فی الفور کوتوالی مین جاوے میعاد سے زیادہ حبس مین رہے مدتون تحقیقات تو کچھ پروا
نہین جس حد و تعزیر کا اختیار حاصل ہے وہ بھی رعیت برادری پر جاری نہین ہی کسی طرح
دلشکنی اونکی پسند نہین خدا کی رضامندی پر انکی خوشی مقدم رکھی جاتی ہی حالانکہ امیر کو سبکا
انصاف برابر کرنا واجب ہی شرح شریعت مین کہین نہین آیا کہ برادران امیر عام رعایا سے کسی
بات مین ممتاز رہین نہ رزق مین نہ عدل مین نہ مجلس مین یہ سب ڈھکوسلے دولت کے ہین
جب تک اسلام قوی تھا مسلمان دین پر قائم تھے تب تک یہی انتظام رہا اسلام مین بزرگی
بمقدار آدمی کے علم و تقوی کی ہی نہ اوسکے نسب و رشتہ داری کی ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم ان اولیاؤہ الا المتقون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اپنے قریب کو کسی عہدے
پر مامور نکیا تقسیم غنائم و اموال مین سب مسلمانون کو برابر رکھا غیرون کو بقدر اونکی خیر خواہی
و جانفشانی کے خطاب دیے جاگیر بخشی اکرام کیا انعام دیا مقرب اپنا بنایا خلافت کو اصحاب
مین چھوڑا اہل بیت کی خصوصیت نکی اتفاقا اگر کسی بہائی بندے نے کوئی اچھا کام نمایان کیا
تو اوسکے لائق اوسکو بھی خطاب دیا مثلا خالد بن الولید کو سیف اللہ کا لقب بخشا کسیکو
امین امت کہا کسیکو اپنا ہمراز فرمایا کسیکو علم فرائض کا زیادہ عالم بتایا کسی کو حیا پسند فرمایا
کسیکو ارحم امت کہا کسیکو بڑا قاضی ٹھہرایا غرضکہ مناصب شرعی بقدر لیاقت دیے یہ نہین
کیا کہ قریش کو بوجہ قرابت مناصب یا خطاب یا جاگیر یا انعام یا اکرام کے ساتھ مخصوص کیا ہو
حدود شرعی و تعزیرات دینے کو سب مین برابر جاری رکھا اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ بمقدمہ

سرقہ فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ بھی کاٹ ڈالون فاطمہ علیہا السلام
نے لونڈی غلام مانگے چکی پیستے پیستے ہاتھ مین گٹے پڑ گئے تھے مشک پانی کی لادلا کر لاتے
لاتے بدن پر برے ہو گئے تھے اونکو خادم نہ دیا تسبیح وغیرہ سکھا دی غیرون کو ہزارون
لونڈی غلام بانٹ دیے جنھون نے حضرت کا ساتھ دیا تھا آجکل امارت گناہون کا منبع ہے
لاکھ مین اگر ایک امیر کی نجات بھی ہو تو غنیمت ہی جس امیر کو دیکھو ایک نہ ایک فتنہ مین
مبتلا ہی دنیا کا میتہ ہے کے دن کا ہی یہان کی بیفکری کیا حقیقت ہی بلکہ جو امراض امرا کو ہوتے ہیں
جو اسقام انکو گھیرتے ہین جو شوق ذوق انکو نیک باتون سے روکتا ہی وہ ہرگز غربا کو نہین ہوتا

غلط است این کہ ہمہ اہل دول بی دردانند ہرکرا دیدم ازین طائفہ آزارے داشت

جس جس طرح کا مال خزانہ ریاست مین آتا ہی اکثر ناجائز ہی جس جگہ صرف ہوتا ہی غالباً
وہ کام گناہ کا ہی تصویر کھینچنا کھنچوانا حرام ہی امیرون کا گھر دیکھو اسقدر تصاویر در و دیوار پہ
لگے ہوتے ہین یا جیب مین رکھے ہین کہ ٹھکانا نہین اوس سے شرماتا ہی بھلا پوچھو کسنے انپر زور
دیا ہے کہ یہ تصویر لگا دین مانا کہ تعظیم نہین کرتے اس سے کیا ہوا اگر تعظیم کرتے تو کافر ہی
نہو جاتے آپ مرتکب کبیرہ ہین اسراف کا کچھ ٹھکانا نہین کوئی ایک ٹوپی مین لاکھ روپیہ لگا دیتا ہے
کوئی ایک مسہری پچاس ہزار کو لیتا ہی حیدرآباد مین ایک میز طعام کی پانچ لاکھ کو لیگئی تیرہ
جھاڑ ایک حویلی مین لٹکائے گئے یہ سارے جھاڑ فانوس ہانڈی چھت گیری دیوار گیری
اگر اسراف نہین ہی تو کیا ہی یہ چند غریب مسلمانون کا حق تھا سو وہ تو فاقہ کشی کرین ننگے
بھوکے پھرین در و دیوار و قبر کو کپڑا پہنایا جاوے جسکی ممانعت ہی وہ حق اس جگہ صرف ہوا
قرآن شریف مین فرمایا ہی ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ
کفورا یعنی یہ مسرف لوگ شیطانون کے بھائی ہین شیطان کافر ہی سو یہ سارے سلاطین
گویا شیاطین ہین اسطرح کے سیکڑون رسوم منکر و عادات بدعات ہین جو شرائع کیطرح انکے
یہان مروج ہین سکا بیان کرنا ایک نئی کتاب بنانا ہے

كتاب المفاخرة والعصبية

حدیث مین آیا ہی لوگ باز رہین باپ دادون پر فخر کرنے سے جو مر گئے وہ تو کوئلا ہین جہنم کے
یا ذلیل ترہین نزدیک خدا کے کو بریلے سے جو نجاست کو ڈھکیلتا پھرتا ہی اللہ نے تم سے نخوت
جاہلیت کو دور کیا فخر آبا و اجداد کو دور کیا اب تو یا مومن پرہیزگار ہی یا فاجر بدبخت تم سب آدم کی
اولاد ہو آدم مٹی سے بنے ہین یعنی پھر فخر کس بات کا ہی یہ حدیث سنن مین ہی واثلہ بن اسقع
نے پوچھا ای رسول خدا عصبیت کیا ہی فرمایا یہ ہی کہ تو مدد کرے اپنے قوم کے ظلم پر دوسری
حدیث مین ہی وہ ہم مین سے نہین جو طرف حمایت قوم کے بلاوے یا حمایت کی راہ سے
لڑے یا حمایت کرنے کو غصہ کرے مر جاوے تیسری حدیث مین ہی محبت چیز کی اندھا بہرا کر دیتی ہے
یہ سب وصف آجکل امیرون مین موجود ہین دوستی دشمنی اللہ کے لیے فرض ہی یہان خلاف
اوسکے خدا کے دشمن دوست ہین کیسے دوست جنپر جان و دل فدا ہی خدا کے دوست دشمن
ہین اہل علم و تقوی کی صورت دیکھنی ہی مسلمانون کی صحبت سے نفرت ہی ہندو شیعہ
فاسق فاجر بیپردہ بیمری شاعر مصاحب ہین قوم کی حمایت ہی وہ کیسا ہی برا کام کرین اچھا ہی
اونکے دل مین پھرتا کوئی بہن ہی کوئی خالہ ہی کوئی بھائی ہی کوئی بیٹا ہی کوئی بھتیجا ہی اسلام
کی اطاعت یا خدا و رسول کی محبت ہوتی تو کبھی تو ڈر آخرت کا ہوتا یہ ایمان دیکھا نے خدا و رسول
سے زیادہ محبوب ہین کوئی ناراض ہو کون یہ ناراض ہون حالانکہ تجربہ والون نے کہا ہی
کہ جو خرابی دین و دنیا کی انسان کو لگتی ہی وہ اکثر اقربا و اخوان کے سبب سے ہوتی ہی جب
یوسف علیہ السلام سے بھائی ایک ساتھ بھائیون نے وہ کچھ کیا جو قرآن شریف مین مذکور ہی

تو پھر اور بھائی بندون سے کیا امید خیر ہی سہ

بھاگ ان بردہ فروشون سے کہان کے بھائی — بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے

یہ رشتہ ملوونی بھائی بندون کی جب ہی تک ہی کہ انکو ریاست سے کچھ ملتا رہتا ہی مفلس کا
کوئی رشتہ دار نہین آسودہ کے ہزارون رشتہ دار بن جاتے ہین جو عقلمند ہین سمجھتے ہین

جو نا تجربہ کار ہین وہ اونکو حریص سمجھکر نقصان مال۔ مال کرتے ہین بلکہ اونکی حمایت میں ایمان
اپنا برباد کردیتے ہین قیامت کے دن یہ اپنے ہون یا بیگانے کچھ کام نہ آوینگے پھر انکے لیے
ایمان کھونا مال برباد کرنا کیون یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ
لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ اللہ تعالی اگر سمجھ دے تو کسی کے لیے اپنے مال ایمان کا
نقصان نکرے اوستاد کیا ٹھیک سے جتنے کا حکم ہی پھر کسی کی نہ سنے بکنے دے چلانے دے
خدا و رسول راضی رہین سارا جہان ناراض ہو تو بلا سے ہو یہ ایک ادنی درجہ اسلام و ایمان
کا ہے بڑا درجہ تو اگلے لوگ لوٹ لے گئے یہ اوکٹس ہی اگر ہمین ہاتھ لگے تو نری سعادت

کتاب فضل الفقر

حضرت نے فرمایا تمکو مدد و رزق طفیل مین ان ضعیفوں کے ملتا ہی مین جنت کے دروازے
پر کھڑا ہوا دیکھا اکثر جانیوالے اوسمین مسکین محتاج لوگ ہین آسودہ لوگ روکے گئے ہین اور جنہیا
سے ناروالے نار مین بھیجے گئے دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا زیادہ جانیوالے اوسمین
عورتین ہین دوسری حدیث میں ہی مینے بہشت کے اندر جھانکا دیکھا تو اکثر بہشت والے
فقیر لوگ ہین دوزخ مین جھانکا تو عورتون کو بہت سا پایا فقرا و فقرا سے محتاج مسلمان ہین نہ
گدا جو بھیک مانگتے پھرتے ہین نہ نماز کے نہ روزے کے نہ خدا کو جانین نہ رسول کو پہچانین حضرت
ایک بوریے پر سو گئے بدن پر اوسکا نقش اوتر آیا عمر بن خطاب نے کہا فارس و روم بڑے
آرام مین ہین حالانکہ خدا کو نہین پوچھتے آپ راحت کے لیے بھی دعاء وسعت کیجیے فرمایا لذتے
مزے انکو دنیا مین جلدی دیدیے گئے کیا تجھے یہ اچھا نہین لگتا کہ دنیا اونکے لیے ہو آخرت
ہمارے لیے دعا مین یہ فرمایا کرتے ای اللہ مسکین جلا مسکین مار مسکین اوٹھا اسلیے کہ یہ بہشت
مین چالیس برس پہلے جاوینگے اللہ کا ہر دن برابر ہزار برس کے ہی اس حساب سے جو چالیس
برس یا پانسو برس پہلے گیا اوسکا کیا پوچھنا قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا فرمایا
کسی فاسق کے چین کرنے پر رشک نکر تو کیا جانے کہ وہ مرنے کے بعد کیا دیکھیگا اوسکے لیے

تو اللہ کے پاس ایک قاتل ہے جو مرنیوالا نہیں یعنی آگ دوزخ دنیا مسلمان کا میلخانہ ہی قحط سالی ہی جب دنیا سے نکلا تو گویا قید خانے سے چھوٹا خدا جب کسی اپنے بندے کو چاہتا ہی تو بچاتا اوسکو ایسا بچاتا ہی جیسے کوئی تم مین کا اپنے بیمار کو پانی سے بچاوے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان ناداروں کو اللہ دوست رکھتا ہی خسے سعادت ہم غریبون کے فقیری امیری دل کی ہی مال کی نہین بہت امیر فقیر و نہین تمار ہو گئے بہشت فقیرو جو حرص دنیا مین مر گئے امیرون کے ساتھ اوٹھینگے فرمایا جو مجکو چاہتا ہی فقاہی اوسکی طرف نالے ندی کے بہاؤ سے بھی جلد تر آتی ہی ایک آدمی سے محتاجی کا شکوہ کیا ابن عمر سے کہا تیرے پاس جورو ہی کہا ہان کہا گھر ہی کہ ہان کہا تو تو غنی ہی اوسنے کہا ایک خادم بھی ہی کہا پھر تو تو بادشاہ ہو نہین سے سے معاذ بن جبل کو جب یمن بھیجا فرمایا خبردار چین سے اوڑانا اللہ کے بندے چین نہین کرتے جو تھوڑے رزق پر اللہ سے خوش ہے اللہ اوسکے تھوڑے عمل پر اوس سے راضی ہو جو

مومن فقیر عیالدار ہو کر پارسائی کرے وہ اللہ کا محبوب ہی

کتاب الامل والحرص

آدمی کے پاس اگر دو جنگل ہون مال کے تو وہ تیسرا جنگل چاہیگا اسکے پیٹ کو سوای مٹی کے کون

کفت چشم تنگ دنیا دار را　　　یا قناعت پر کند یا خاک گور

اس امت کی عمر ساٹھ برس سے ستر تک کی ہی اس مقدار سے بڑھنے والے کم ہین جسکو خدا نے ساٹھ برس تک جلایا اوس سے گویا عذر کر لیا یعنی اوسنے اتاہی کر بھی توبہ نہ کی تو اب کیا ہوتا ہی جتنا آدم بڈھا ہوتا ہی لکن حرص مال کی حرص عمر کی اوسمین جوان ہوتی جاتی ہی فرمایا درستی اس امت کی صلاح و زہد مین ہی بگاڑ اوسکا بخل و آرزو مین ہی زہد کے معنی ہین حلال

رزق کمانا آرزو کا کم کرنا

کتاب الریاء والسمعہ

ور اللہ ریا کو شرک فرماتا ہی غریب ہو یا امیر جو کوئی دینکا کام دنیا مین ناموری و تعریف کیلیے

کرتا ہی اوسکا کچھ اجر نہین بلکہ اولٹا گناہ گلے بندھتا ہی اللہ تو دل کو دیکھتا ہی کاموں کو نہین
دیکھتا ایسے آدمیوں کو حکم ہوگا کہ ان کاموں کے اجر اونہین سے مانگو جنکو دکھانیکو کیا ہی اچھ نماز
روزہ حج وغیرہ بھی لوگوں کے دکھانے سنانے کو رہ گیا ہی جاہل امیر رئیس کو دیکھتے ہین کہ یہ
دینداری سے خوش ہوتا ہی اوسکی خوشامد کو وہی کام کرنے لگتے ہین اگر وہ فاسق ہو جاوے
تو یہ ہرگز یہ لوگ وہ نیک کام نکرینگے روپ مین ظاہر ہون عالم کا علم قاری کی قرارت
عابد کی عبادت متقی کا تقوی جب تک ایسے ہوا کہ ہم ان کاموں کی شہرت عالم ہون سب لوگ ہمکو
اچھا سمجھین ہمت از جانین تو یہ کیسا ہوا کارت گیا اللہ اوسی کام کو قبول کرتا ہی جو خالص
اوسکے لیے سچے دل و ایمان سے بجالاوے کسی کی تعریف یا ہجو سے غرض نہو یہ فتنے بھی ایسے
عام ہین کہ اوس سے بچنا سخت مشکل ہے امیرون کو تو عادت ہی کہ وہ ناموری تعریف پر مرتے
ہین ہر امر مین اپنی شہرت مطلب کرتے ہین سارے کام فخر کے لیے ہوتے ہین خوشامد کے شوقین
ہین لیکن اکثر عام اہل علم مسلمان غریب بھی اس بلا مین مبتلا ہین خیال کرو جب ریا شرک ہوئی
تو ریاکار مشرک ہوا مشرک کی مغفرت ہرگز نہوگی عمر بھر کی محنت اعمال حسنہ کی خاک مین مل گئی
یہ کیا عقل و شعور ہی خدا اس سے بچاوے سو کرون کا مناظرہ مجادلہ مکابرہ ایک دوسرے پر
رد و قدح کرنا بھی غالباً اسی لیے ہی کہ خلق جانے کہ ہم جیت گئے دوسرا ہار گیا اسلیے نہین ہے
کہ حق بات ظاہر ہو اوسکو مانین اوسپر عمل کرین بلکہ اپنی ہی بات کی جہانتک ہوسکے پروش
کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ مقصود دنیا و سمعہ ہی نہ حق پرستی و دینداری

حکم فتنہ

فتنے کے معنی ہم پہلے ہی بتا چکے جو کچھ ذکر کیا گیا وہ سب فتنے مین داخل ہی اب یہ بتاتے ہین
کہ جو فتنے امر امت مین ہونیوالے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سب کی خبر پہلے سے
دیدی یہ بہت بڑا معجزہ ہی فتنون کے جتنے اقسام تھے ظاہر و باطن سب کے وہ بھی ہمکو سکھا دئیے
اس سے زیادہ اور کیا امیر احسان ہوگا حذیفہ نے کہا ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر

جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا سب کہدیا کوئی بات چھوڑی کسی نے اوسکو یاد رکھا کوئی
بھول گیا جس لیں فتنے کا اثر ہوتا ہی اوسکی مثال یہ فرمائی جیسے کالا اوندہا کوزا نہ اچھی جانے
نہ بری اپنے دل کی سکے جاتا ہی حذیفہ نے پوچھا اس خیر کے بعد شر بھی ہوگا فرمایا ہان ہولن
ہوگا یعنی خالص خیر نہوگی پوچھا وہ دہوان کیا ہی فرمایا ایک قوم ہوگی جو میری سنت پر چلیگی
میری راہ پر نہوگی کوئی کام اونکا اچھا ہوگا کوئی برا پوچھا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا بلانے
والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکی بات مانی اوسکو جہنم مین پھینکا پوچھا وہ کون
ہین فرمایا ہمارے جنس کے ہین ہماری ہی بولی بولینگے مین نے کہا پھر مین کیا کرون فرمایا
جماعت اسلام کو پکڑے رہ مینے کہا اگر جماعت نہو نہ کوئی امام ہو فرمایا سب فرقون کو چھوڑ کر الگ
بیٹھ رہ کسی درخت کی جڑ ہی پکڑ کر یہانتک کہ تجکو موت آوے تو اسی حال پر ہو یہ مضمون حدیث
متفق علیہ کا ہی مسلم کا لفظ یہ ہی کہ ایسے لوگ ہونگے جنکے دل شیطانون کے سے دل بدن انسانون کیسے
بدن دیکھو مصداق اس حدیث کا کیسا پورا پورا اسوقت مین موجود ہی جسمین ذرا بال برابر کا فرق
بھی نہین ہی ایسا وقت جب آیا تو ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جو حکم اسوقت کا حدیثون مین وارد
ہی اوسپر عمل کرے اگر نجات چاہتا ہی نہین تو وہ جانے اوسکا کام جانے ہمین کیا مین بار فرمایا فتنے
جلد ہی ہونگے اونمین بیٹھا چلنے والے سے بہتر ہی چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا ہی جب فتنہ
واقع ہو تو اونٹ والا اپنے اونٹون مین بکری والا اپنی بکریون مین زمین والا اپنی زمین مین جا رہے
یعنی فتنے سے الگ ہو کر کسی نے پوچھا جسکے پاس اونٹ بکری زمین کچھ نہو وہ کیا کرے فرمایا
اپنی تلوار کی دہار پتھر سے توڑ ڈالے پھر نجات چاہے اگر ہو سکے ایک آدمی نے کہا بھلا اگر زبردستی
کوئی پکڑ کے دو صفون مین سے ایک مین لیجاسے کوئی اوسکو تلوار سے مارے یا کوئی تیر آکے جس سے
وہ مرجاوے تو پھر کیا ہو فرمایا وہ اپنا تیرا دونو کا گناہ لیکر جہنم والون مین ہوگا اس مضمون کی اور
بہت حدیثین ہین عقلمند دوراندیش نجات طلب کو ہی ایک حدیث کافی ہی حذیفہ نے کہا کوئی فتنہ لگینر
دنیا کے تمام ہونے تک نہ ہوگا جسکی ہمراہی تین سو یا زیادہ ہون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سنے اوسکا نام اور اوسکے باپ و قوم کا نام ہمکو بتا دیا رواہ ابو داؤد فرمایا مجکو ڈر اپنی امت پر
انھین گمراہ اماموں کا ہی جب سے اس امت مین تلوار چلیگی پہر قیامت تک نہ اوٹھیگی ابن عمرو
سے فرمایا گھر مین بیٹھے رہو زبان روک اچھا کام کر برے کام کو چھوڑ خاص اپنی جان کی خبر لے
عوام کے کام کو چھوڑ رواہ الترمذی فرمایا نزدیک ہی کہ ہو ویگا ایک فتنہ بہرا گونگا اندہا جسنے
اودہر جھانکا اوسکو اوسنے پکڑ لیا اوسمین سے زبان نکالنا ایسا ہی جیسے تلوار مارنی رواہ
ابو داود تین بار فرمایا بختاور وہ ہی جو فتنے سے بچا خود دعا کی ہی کہ ہمین غیر مفتون مار قرآن
مین یہ دعا سکھائی ہی ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین جو فتنے آجتک اس امت مین ہوئے
اونکو نام بنام بتا دیا علما حدیث نے اونکا مصداق بھی بتا دیا جو ابتک نہین ہوئے وہ ہوتے
جاتے ہین اونمین سے ایک فتنہ احلاس نام ہی اوسمین بھاگنا لڑنا ہوگا پہر فتنہ سرا ہی جسکا دہوان
ایک شخص کے قدم کے نیچے سے نکلیگا وہ آپکو سید خیال کریگا حالانکہ وہ مجسے نہین ہی میرے
دوست تو پرہیزگار ہین پہر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کرینگے جیسے چھڑا اوڑی پر پہر فتنہ دہما
ہوگا امت مین کوئی ایسا نہین ہی جسکو طمانچہ اوسکا نہ لگے جب کہین گے ہو چکا وہ پہر بڑھیگا
اوس فتنے مین صبح کو آدمی مومن شام کو کافر بنیگا یہانتک کہ لوگ دو گروہ ہو جاوینگے ایک
ایمان والے جنمین نفاق نہین دوسرے نفاق والے جنمین ایمان نہین جب ایسا حال ہو تو راہ
دیکھو دجال کی آج یا کل رواہ ابو داود ہم خیال کرتے ہین کہ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ مصداق
اس حدیث کا شاید ہم ہی اپنی آنکھوں سے خدا نکرے دیکھین یا اپنے کانوں سے سنین اس
تیرہوین صدی مین بہت سے نائب دجال ہر فرقے مین پیدا ہو گئے ہین طرح طرح سے عوام کو
اپنی ہوا کی طرف بلاتے ہین مختصر ذکر اونکا اس کتاب مین آوے گا

کتاب اشراط الساعة

قیامت کی علامتوں نشانیوں مین یہ ہی کہ علم اوٹھ جاوے جہل بڑھ جاوے زنا بہت ہو
لگے شراب خوب پی جاوے مرد تھوڑے ہون عورتین زیادہ ہون یہانتک کہ پچاس عورتین

ایک مرد کا۔ جاری ہوا امانت لوٹے جاتی رہے امیر نالائق ہوں سال برابر مہینے کے ہو
مہینا جیسے جمعہ جمعہ جیسے دن دن سے گھڑی گھڑی جیسے شعلہ آگ کا غنیمت کا مال دولت
ٹھہرے امانت کو غنیمت کا مال سمجھا جاوے زکوۃ دینا تاوان ہو علم سیکھیں دنیا کے لیے شوہر
جورو کا مطیع ہو ماں کی نافرمانی کرے یار کو پاس بٹھاوے باپ کو الگ ہٹاوے مسجدوں میں چیخیں
چلاویں قوم کا سردار وہ ہو جو اون میں فاسق ہی رذیل امیر ہوں تعظیم ڈر کے مارے کیجاوے گانے
والیاں باجے کھلم کھلا کھلیں شراب پی جاوے پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اسکے
مصداق پہلے تو رافضی تھے اب فرقہ تقلیدی ہی یہ لوگ سلف پر طعن کرتے ہیں جو اونکی راہ پر
چلے اوسکو فرقہ جدیدہ و بتلاتے ہیں ایسے حال میں انتظار ہی سرخ ہوا اور زلزلہ و خسف و مسخ
و قذف کا چنانچہ بعض انمیں سے اس صدی سیزدہم میں پائی گئی اسکے بعد لگاتار نشانیاں
ظاہر ہونے لگیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی توڑ دی تو شروع ان علامات کا دو سو برس بعد ہجرت
سے ہو گیا ہی اب روز بروز اوسکو ترقی ہی ان نشانیوں کو علامت صغری ٹھہرایا گیا ہی اور بڑی
بڑی نشانیاں اونکی ابتدا ظہور مہدی نزول عیسی علیہما السلام سے ہی اونکے وقت میں جو
فتنے ہونگے یا بعد اونکے تا قیام ساعت بیان اونکا حجج الکرامہ میں کیا گیا ہی اسیطرح جزو بلا خلافت
راشدہ سے آجتک حوادث ہوئے اور وہ نشان قرب قیامت کے سمجھے گئے اونکا ذکر بھی کتاب
مذکور میں مفصل بقید سال و ماہ ہو چکا ہی

ذکر فتن گذشتہ

منجملہ ان فتن کے ایک انتقال کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی دنیا سے طرف آخرت کے
یہ فتنہ سب مصیبتوں سے بڑا تھا دوسرا فتنہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا ہی یہ مظلوم مارے گئے
تیسرا فتنہ واقعہ جمل ہی جسمیں حضرت عائشہ علی مرتضی سے لڑیں چوتھا فتنہ واقعہ صفین ہے
جسمیں معاویہ اور علی مرتضی سے لڑائی ہوئی پانچواں فتنہ واقعہ نہروان ہی کہ اسمیں علی مرتضی اور خوارج
سے لڑائی ہوئی چھٹا فتنہ ترک کرنا امام حسن کا ہی خلافت کو ساتواں فتنہ تسلط ہی بنی امیہ کا

ملک اسلام پر آٹھوان فتنہ قتل حسین امام حسین کا باشارۂ یزید پلید نوان فتنہ واقعۂ حرہ ہی اس
فتنہ مین مسجد نبوی کو ویران کر دیا گیا دسوان فتنہ قتل ہی ابن زبیر کا ہاتھ سے حجاج کے کیا ہوا
فتنہ ویران ہونا مدینۂ منورہ کا ہی بعد واقعہ حرہ کے بارھوان فتنہ ہدم ہی کعبہ کا یہ بھی
زمانۂ حجاج مین ہوا اسنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ وتابعین کو قتل کیا تیرھوان فتنہ قتل ہی
زید بن علی کا چودھوان فتنہ دولت ہی عباسیہ کی پندرھوان فتنہ قتل ہی نفس زکیہ کا جو امام حسن
کے پوتے کے بیٹے تھے سولھوان فتنہ غلبہ ہی فاطمیہ کا مصر وغیرہ پر تین سو برس تک یہ رافضی
تھے سترھوان فتنہ غلبہ ہی قرامطہ کا انھون نے دین کی اہانت کی حرم شریف کو حلال کر دیا
اٹھارھوان فتنہ غلبہ ہی تاتار کا مملکت اسلام پر اس فتنے کا نظیر دنیا مین نہین ہے سلطنت
عباسیہ کا زوال اسی ہنگامے مین ہوا ابن علقمی وزیر مستعصم و نصیر الدین طوسی دو رافضی ملحد
تھے انکے سبب سے یہ فتنہ ہوا اس دن سے آجتک پھر اسلام نہ پنپا انیسوان فتنہ نار حجاز
کا ہی سنہ ۶۵۴ھ چھ سو چون مین یہ آگ نکلی حرم مدینے تک پہونچی بیسوان فتنہ غلبہ ہی روافض کا
ظاہر کرنا انکا لعن وطعن کو سلف پر یہ فتنہ دین مین سب فتنون سے زیادہ ہوا اعتقاد شیراز
وغیرہ سب انکے تصرف مین آگیا تھا اکیسوان فتنہ جلنا ہی مسجد نبوی کا آگ لگ کر بائیسوان
فتنہ نکلنا ہی دجالین کذابین کا قریب تیس نفر کے اس امت مین قیامت سے پہلے نکلینگے انمین
چار عورتین ہونگی باقی مرد ہونگے جو وقتاً فوقتاً اس امت مین ظاہر ہوئے اور ہوتے رہینگے
یہ تحدید نہین ہی بلکہ بطریق تکثیر ذکر اس عدد کا کیا گیا ہی منجملہ ان کذابین کے ایک اسود عنسی تھا
یہ صنعا مین ظاہر ہوا تھا دوسرا مسیلمہ کذاب تھا یہ یمامہ مین تھا یہ دونو مدعی نبوت تھے مارے گئے
قوم تغلب مین سجاح نے دعوی نبوت کیا یہ عورت تھی چوتھا ابن الزبیر مین مختار نکلا مدعی نزول
وحی تھا پانچوان متنبی شاعر نے دعوی نبوت کا کیا اسلیے اسکو متنبی کہتے ہین ایک شخص ابو زنار تھا
عراق کو اسنے تباہ کیا سادات کو ذلیل کیا دعوی رسالت وغیب دانی کا رکھتا تھا ساتوان یحیی بن زکرویہ
اور اوسکے بھائیون نے زور پکڑا شام پر غالب ہوا آٹھوان شلمغانی نے زمانۂ راضی باللہ مین ہوئی

الوہیت کیا آخر کو مارا گیا تناسخ والونمین ایک جوان نے کہا مین علی ہون میری بی بی فاطمہ
ہی ایک دوسرے نے کہا مین جبریل ہون ہندوستان مین ایک شخص پیدا ہوا اوسنے کہا مین نبی ہون
ایک اور شخص مدعی رسالت ہوا اوسکا نام کلو تھا غازی پوری ساحرنے بھی اسیطرح کا دعوی کیا ہی
انگلستان مین ایک عورت نے نبوت کا دعوی کیا ایران مین مذہب بابی کا نکلا اسکا حاصل بہت مدعی
قبل اس صدی کے پورے ہوگئے مطلق کذابین دجالین کا حصر نہین جنکا ذکر اسجگہ کیا گیا
انمین ہر شخص کیطرف ہزارون عوام ہوگئے مگر آخر کوئی قتل ہوا کوئی قید مین مرا کسی پر کوئی
بلا نازل ہوئی اسلام کا صدق ان مدعیون کا کذب سب پر کھل گیا و سید احمد جونپور مین ایک شخص
سید محمد نام تھا اوسنے دعوی مہدویت کا کیا تھا ہندوستان مین آجکل ایک شخص سید احمد نام کا
ہوا ہی وہ مدعی نبوت فرقہ دہریہ ہی اردو مین اوسکی تحریر تقریر ذریعہ اخبار جابجا پہونچی ہے
ایک تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہی جسمین تحریف کو خوب دخل دیا ہی اپنے خیال مین نئے
نئے معنی نکالے ہین بعض اہل اسلام نے اس تفسیر کا جواب دندان شکن لکھا ہی پہلے یہ شخص مسلمان
تھا اب اسنے اپنا نام نیچری رکھا ہی مذہب طبائعین اختیار کیا ہی ہنوز زندہ ہی اسکا یہ دعوی ہے
کہ نبوت خدا کیطرف سے مقرر نہین ہوتی نہ خدا کی طرف سے کوئی پیغام لاتا ہی جو پیغام ملا تو الہام
پیغمبر کو نظر آتا ہی وہ ایسا خیال ہی جیسے دیوانون کو بندھ جاتا ہی انبیاء کے معجزات کا انکاری ہی
موسی علیہ السلام کے لیے جو دریا پھٹ گیا اسکو مد و جزر بتلاتا ہی فرشتون کے وجود کا منکر ہی
قرآن کے حکم مین یہ کہتا ہی کہ یہ لائق یقین نہین احادیث صحیحہ کا انکار حضرت کی جناب مین بے ادبی
کا قائل ہی جنت و نار کا منکر ہی معاد کو روحانی بتلاتا ہی مینے اس شخص کو بزمانہ طالب العلمی
شہر دہلی مین دیکھا تھا اوسوقت نام کا مسلمان صدر امین کچہری تھا مفتی صدر الدین خان مرحوم
صدر الصدور تھے معلوم نہین کس بات پر وہ اس سے خفا ہوگئے ایک غزل اسکے حق مین لکھی
اوسکا ایک شعر اونکی زبان سے سنا ہوا اب تک یاد ہے

بیٹھا نہین نچلا کہ اک تیر درون سے نکلی　　اسے گردش نے ترے ہمکو منتر کیا پہنچا

اب جو خیال کیا گیا تو یہ متعرادی کی کرامت ہی اسلیے کہ قبل از دعوی نیچریت جسوقت وہ مدعی
اسلام تھا اوسکو تیرہ دن کہا وہ مقولہ ابن صادق آیا آسکے ہاتھ کا ایک کاغذ جسنے دیکھا اوس مین
لکھا ہی امورات قیامت جو بیان ہوئے ہین وہ اجسامی نہین ہین صرف تشبیہ واسطے افہام
انسان کے ہی علماء محققین کا یہی مذہب ہی کہ نہ نعیم جنت جسمانی ہی نہ عذاب جہنم کثرت بلا اپنی
نادانی وحماقت سے اوسکو جسمانی تصور کرتے ہین روح کی کیفیت افعال نیک سے اچھی یا افعال
بد سے بری ہوتی ہی انتہی ملتقطہ ونقلہ مورخہ حکیم ستمبر سنہ ۱۸۸۳ع یہ شخص زمرۂ اسلام مین جا بجا ہوا ہی
مگر ابن صیاد وقت ثانی دجال کذاب محمد ہی اسکے مذہب کا مدرسۃ العلوم علیگڈھ کول
مین ہے تواریخ یورپ وکتب فلاسفہ سے مسئلہ شرعی اسلام مین دخل دیتا ہی عقل کو رہبر کل مسائل کے
تیئیس برس سے ایجاد اس مذہب کی ہوئی ہی انگریزی اردو مین تالیف کرتا ہی اسوقت عمر اسکی
ساٹھ برس سے متجاوز ہی ہر چند مذہب نیچریہ کا اول کی طرح اب اعتبار نہین ہی لیکن ہنوز اس فساد
کا رفع ہونا دائرۂ تاخیر مین پڑا ہی فرقۂ ہنود مین بھی اس قسم کے دو ایک آدمی ظاہر ہوئے
ہین از انجملہ بابو نوین چندر سین بابو کیشب چندر سین ہین یہ دونو بابو مذہب برہمو سماج کے
پیشوا بنے ہیں مذہب ویدانتی کی اصلاح ذریعہ قواعد نیچر کرتے ہین انکے مذہب معقول کے
مسائل ایسے ہین کہ دیسی یورپی دونو اوس مین پسن جاتے ہین بائیس برس سے یہ پنتھ نکلا ہی زبان
انگریزی اردو بنگلہ سنسکرت مین تالیف اس مذہب کی موجود ہی کلکتہ اس مذہب کی منشی ہی
تیسرے منشی کنہیا لال الکھدہاری ہین جنہوں اس پنتھ کا عقل محض پر رکھا ہی انکے اتباع کسی نقل
یا دوسرے کی عقل کو نہین مانتے اتما یا آتما کو قدیم سمجھتے ہین بلکہ کل معنی عین وجود صانع ہو جو آدمی جیسا عمل
دیکھے ویسا کرے یہی عین عبادت صانع ہی باقی سب ڈھونگ سوانگ ہی اس مذہب کا مطبع کارخانہ شہر میرٹھ مین
ہی اسکو بھی تخمینا بائیس برس نکلے ہوئے تصنیف اس مذہب کی اردو زبان مین ہے چوتھے سوامی دیانند سرسوتی ہین
یہ مذہب ویدانتی کو معقول کی صورت مین ظاہر کرتے ہین مدعی صحت الہام قدیمہ ہنود کے ہو کر
حال کے طریقہ پوجا پرستش کی اصلاح چاہتے ہین انکا مطبع کارخانہ بنارس مین ہی بیس برس سے

یہ وہم ہم نکالا ہی غرضکہ زمانہ حدوث سیاہ رتان بحیرہ کا اور ان جملہ بحیرہ کا قریب یکدیگر ہوسکے
اور کیون نہو کہ الحکم ﷲ ولہ الحمد ان فتن کے سوا اور بہت فتن ہین جو اس امت مین ہو چکے
اور ہوتے رہتے ہین کتاب اقترابہ مین اونکو گن کر بتا دیا گیا ہی جیسے فتح مدائن فتح ایلیا
زوال ملک عرب مسکر جانا پہاڑون کا اپنی جگہ سے ہونا خسف کا مشرق مغرب جزیرۂ
عرب مین غلبہ مرغ کا ہونا وبا کا پڑنا قحط کا نکلنا آگ کا آنا سرخ آندہی کا گرنا تارون کا سنہ ۱۲۴۱
سنہ ۱۲۸۳ مین سر پر لوٹیون کے نکلنا ستارہ دنبالہ دار کا بارہا تب فتنے تو ہو گئے
اس جنس کے آیندہ بھی ہونگے اشاعہ مرغ الکرامہ مین اسکی تفصیل لکھی ہے

ذکر فتن متزائدہ

قیامت نہ آویگی یہانتک کہ دو گروہ مین خوب لڑائی ہو دونو کا ایک ہی دعوی ہوگا اس کا
مصداق حرب صفین کو ٹھہرایا ہی یہ واقعہ ہو چکا قریب تیس دجال کے نکلینگے انکو یہ زعم
ہوگا کہ وہ رسول خدا ہین شید احمد نیچر نے بھی دعوی رسالت کا کیا ہی مراد ان دجالین سے
دجال اکبر نہین جو کانا یہودی مدعی خدائی کا ہوگا بلکہ اوسکے نائب وخلیفہ مراد ہین جو اوسکی طرح
دین اسلام کا بگاڑنا مٹانا چاہینگے چنانچہ ذکر اکثر ان دجالین کا اوپر گذرا آخر زمانہ مین یہ بھی ہوگا
جاہل قاری فاسق ہون عالم بے قید ہون قرآن پرانا ہو جاوے اوسکے پڑہنے مین کچھ مزہ نملے
صوف پہنین دل گرگ کیطرح ہون عمل طمع ہو دم دنیا ہو اگر کچھ نصیحت تو کہین اب ہم ایسے کام
کرینگے برا کام کرین تو کہین ہم استغفار کرتے ہین شرک نہین کرتے ہماری مغفرت ہوگی
دنیا کے حاکم روز بروز بدتر ہوگی ہون تجارت بہت پہیلی عورت مرد کی مدد کرے تجارت مین
جھوٹی گواہی کا چرچا ہو حق گواہی چھپائی جاوے مرد کم ہون عورتین بہت ہون زنا کی کثرت
ہو یہ بلا امیرون کے گھر مین سب سے زیادہ رہتی ہی خود بھی اور جنکا انکے لونڈی غلام تو
چوسکتے ہی نہین بلکہ نکاح کو بعض رئیس اکثر شان سمجھتے ہین مرد مرد سے عورت عورت سے
اپنا کام نکال لے عورت گھوڑے پر چڑہے نماز کم پڑہی جاوے حضور سا امراء وزرا اسکا

زیادہ خلع کرین مذہبی جھگڑے بہت ہون تعصب قومی بڑھ جاوے

ذکر تعبیر نامس

آدمی ایسے ہین جیسے سو اونٹ ہون اونمین ایک بھی لائق سواری کے نہین ایسے لوگ
آگے پیچھے چلے جاتے ہیں جو رہے وہ جیسے موسی جو دیکھو ریگ اسد کو کہا انکی پروا نہین جب
اس امت کے لوگ نخر سے چلین فارس و روم کے شاہزادے انکی خدمت کرینگے تو
اوسوقت اللہ انکے بدون کو انکے بھلون پر مسلط کردیگا قیامت نہ آویگی جبتک کہ بڑا
سعادتمند دنیا مین وہ ہو جو بیوقوف ابن بیوقوف ہو گھرون کو کپڑا پہنا دین جیسے کعبے کو پہناتے
ہین دین پر صبر کرنا ایسا مشکل ہو جیسے ہاتھ مین چنگاری کا لینا امیر شریر ہون غنی بخیل ہون
کام عورتون کے حوالے ہون تو پھر قبر بہتر ہی روی زمین سے نزدیک ہی کہ بلاوے ایک
قوم دوسری قوم کو جیسے کھانیوالے رکابی پر بلاتے ہین یعنی تمام جمع ہون مسلمانون سے
لڑنے کو اوسوقت مسلمان بہت ہونگے لکن جیسے جھاگ جو سیل مین بہ آتے ہین دشمنون کے
دل مین ہیبت انکی نہ ہوگی انکے دل مین کاہلی آجاویگی یہ کاہلی دنیا کی محبت موت کی کراہت سے
ہوگے فی الحال یہی حال ہے اسلام اور اعداء اسلام کا جس قوم مین خیانت نکلی اونکے دلونمین
رعب آیا جس قوم مین زنا پھیلا وہان موت آئی یعنی وبا جب ناپ تول مین کمی ہونے لگی
رزق موقوف ہوا جب حکم ناحق جاری ہوئے خون ریزی ہونے لگی جس قوم نے عہد شکنی کی
اونپر دشمن چڑھ دوڑا یہ سب تغیرات اس زمانے مین موجود ہین لکن کوئی اونمین غور نہین کرتا
انجام کار سے نہین ڈرتا اس امت پہ آخرت مین عذاب نہین لکن دنیا مین فتنے زلزلے
قتل ہین شروع اسلام کا نبوت و رحمت سے ہوا پھر خلافت رہی پھر بادشاہی گزندہ
ہوئے پھر جبریت و سرکشی و قہر و غلبہ کی سلطنت ہوئی زمین مین فساد پھیلا ریشمی کپڑے
شرمگاہ شراب سب کو حلال سمجھ لیا اسپر رزق ملتا ہی مدد ہوتی ہی یہ مضمون حدیث کا ہی
دوسری حدیث مین ہی کہ رہیگی نبوت درمیان تمھارے جب تک خدا چاہیگا پھر اٹھا لیگا

اوسکو اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت نبوت کی راہ پر جب تک خدا چاہے پھر اوسکو بھی اوٹھا لیگا
پھر ہوگا ملک کاٹنے والا جب تک خدا چاہے پھر اوسکو بھی اوٹھا لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت
جب تک خدا چاہے پھر اوسکو اوٹھا لیگا پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پھر خاموش ہو گئے
یہ حدیث حذیفہ کی نزدیک احمد کے ہی اسکے مصداق اہل علم نے بتائے ہین لیکن حصر کرنا انہین
ٹھیک نہین ہو سکتا ہی کہ مراد جبریت سے اس زمانے کی سلطنت ہو اسکے بعد جو دور مہدی
کا آویگا وہ دور خلافت نبوت کی چال پہ ہوگا واللہ اعلم اب زمانہ قیامت سے نکل بھاگا گیا علم چھین لیا گیا
فتنے ظاہر ہوئے بخل آگیا قتل ہونے لگا وہ وقت آگیا جسکے حق مین فرمایا ہی کہ نہین جاویگی
دنیا یہانتک کہ آویگا لوگون پر وہ زمانہ کہ نجانے گا قاتل بیچ کیون مارا نہ مقتول کہ مین کیون
مارا گیا دونو جہنم مین جاوینگے قیامت کے پہلے فتنے ہونگے جیسے اندہیری رات کے ٹکڑے
صبح کو آدمی مومن شام کو کافر شام کو مومن صبح کو کافر ایسے فتنون مین قاعد بہتر ہی قائم سے
ماشی بہتر ہی ساعی سے ایسے وقت مین اپنی کمان توڑ ڈالے اوسکے تانت کاٹ ڈالے تلوار کو پتھر
سے رگڑ ڈالے اسپر بھی اگر کسی شخص پر فتنہ گھس آوے تو ہابیل کیطرح بنجاوے یعنے
قاتل نہ بنے مقتول بنے گھر مین ٹاٹ کیطرح پڑا رہے ہرگز کسی فتنے مین شریک نہو اللہم وقنا

ذم دنیا

دنیا آخرت مین ایسی ہی جیسے کوئی اپنی اونگلی دریا مین ڈبو دے پھر دیکھے کتنا پانی لگتا ہی
اسکو مسلم نے مستورد سے مرفوعا روایت کیا ہی ایک بچہ مردار گوسفند پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم گذرے فرمایا ایک درہم کو اسے کوئی لیگا لوگ بولے ہم تو مفت مین بھی نہ لین فرمایا دنیا اس بچہ
مردار سے بھی زیادہ تر حقیر ہی نزدیک اللہ کے رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ فرمایا حجبت النار
بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ من ابی ہریرۃ مسلم مین حفت ہی بجائی حجبت
حفت ہی مطلب ایک ہوا کہ شہوات کے بعد آگ ہی تکالیف کے بعد جنت ہی جن لوگون نے
دنیا مین خوب چین اوڑایا دل کی خواہشین پوری کین کھیل تماشے مین روپیہ صرف کیا وہ ہم

سے شادی بیاہ کیے بڑے بڑے محل بنانے باغ طیار کیے طرح طرح کے جشن کیے اسکا مال
اپنا مال سمجھا خلاف مرضی اوسکے اوٹھایا اپنے دل کا غصہ نکالا اون کی دوستی پوری کی فسق فجور
مین مست ہے ناموری پر جان دیا کیے ہر کسی کی واہ واہ پر خوشامد درآمد پر خوش ہوئے ان کا
انجام نار ہی جن مسلمانون نے دنیا مین تکلیف سے بسر کی اکل و شرب مین حلال پر صبر کیا
حرام مال کی طمع نہ کی مال ملا تو جگہ پر اوٹھایا ہر مصیبت پر صبر کیا کوئی آرزو دل کی پوری
نہوئی ہر غم والم کو راحت سمجھا ہر جراحت کو راحت جانا اسراف سے بچے کسی کی حق تلفی
نہ کی دوستی دشمنی خاص خدا کے لیے رکھی نبی کے موافق دنیا دارون کے ہاتھ سے جو
آفت آئی اوس پر صبر کیا اسلام و ایمان کو کسی حالت تنگی و فراخی مین ہاتھ سے جانے نہ دیا
اسکا بدلہ اونکے لیے بہشت ہی بہر حال ہوای نفس کا انجام جہنم ہی ہر گروہ کی عاقبت جنت ہے
اللھم ارزقنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ فقر کا کچھ ڈر تمکو نہین ہی تم پر ڈر
اس بات کا ہی کہ دنیا تمکو خوب ملے جیسے اگلون کو ملے تم اوسمین رغبت کرو جیسے اونھون نے
کی وہ تمکو برباد کر دے جیسے اونکو برباد کر دیا متفق علیہ عن عمرو بن عوف یرفعہ
فرمایا وہ اچھا رہا جو مسلمان ہوا اوسکو رزق بقدر کفاف کے ملا اسلیے پر اوسنے قناعت
کی رواہ مسلم عن ابن عمرو ابی ہریرہ سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا
ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجہ
اس سے ثابت ہوا کہ علم کو فضیلت ہی مال پر مال ملعون ہی علم محبوب ہی دنیا مین کوئی چیز اگر
اچھی ہی تو یہی خدا کا ذکر و تعلیم و تعلم ہی باقی سب چیزون پر لعنت ہی مسلمان کو چاہیے
کہ ذرا اس حدیث کو سمجھے غور کرے کہ وہ مصداق اس حدیث کا ہی یا نہین یعنی اگر ذاکر
و عالم ہی تو خیر ورنہ دائرۂ لعنت مین پڑا ہوا ہی لفظ ذکر و علم نے یہ فائدہ دیا کہ اصل
سعادت انسان کی عبادت خدا ہی عبادت بے علم کی نا معتبر ہی اسلیے عمل کیواسطے
علم درکار ہوا علم وہی کتاب و سنت کا علم ہی جسکو حدیث مین عین بتایا ہی دنیا کی قدر

خدا کے سامنے اگر ایک پر پشہ کی برابر بھی ہوتی تو کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی
اوسمین سے نہ دیتا اسکو احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے مرفوعًا روایت کیا
یہ حدیث صاف دلیل ہی اس بات پر کہ اہل دنیا مسلمان کامل نہین ہین دنیا اوسکو دیجاتی
ہی جو خدا کا دشمن ہوتا ہی یہ قاعدہ اکثریہ ہی نہ کلیہ اتفاقًا اگر کسی پیغمبر کو پادشاہی بھی کر دیا جیسے
داؤد و سلیمان علیہما السلام تو وہ کچھ معارض اس حدیث کی نہین ہی اسلیے کہ جیسے مسلمان
دنیا کو خدا کی مرضی مین صرف کرتے ہین تو وہ دنیا نہ ٹھہری دنیا وہ ہی کہ مال کو بیجا اپنے
دل کی خواہش کے موافق خرچ کرے دنیا سے محبت رکھے آخرت کو کبھی یاد نہ کرے آخرت کے لیے کوئی
کام بھلا نہ کرے دوسری حدیث مین آیا ہی جسنے اپنی دنیا کو دوست رکھا اوسنے اپنی آخرت کا نقصان کیا جسنے
اپنی آخرت کو چاہا اوسنے اپنے دنیا کا زیان کیا سو تم باقی کو اس فانی پر اختیار کرو رواہ
احمد والبیہقی عن ابی موسی دوسری حدیث میں ہی اشرفی روپیہ کا بندہ ملعون ہے
رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ مرفوعًا تیسری حدیث مین ہی جو کچھ مومن صرف کرتا ہی اوسکا اجر
اوسکو ملیگا مگر جو مٹی مین خرچ کیا یعنی عمارت بنانے مین رواہ الترمذی وابن ماجہ عن خباب
پادشاہون رئیسون نے ہزارون محل حاجت سے زیادہ بنا ڈالے کروڑون روپئے خاک
پتھر مین ملادیے جب اسکا حساب لیا جاویگا دیکھیے کیا جواب دیتے ہین یہ رعایا کا حق تھا
جو اس خاک مٹی مین ملایا گیا حدیث مین تو اوس عمارت کو فرمایا ہی جو مال حلال سے بضرورت
بنائی گئی ہی پھر جو عمارت بلا ضرورت حاجت سے زیادہ مال حرام یا مشتبہ یا حق تلفی رعایا
وغیرہ سے ہو کر طیار کی گئی ہی اوسکا خدا حافظ ہی حلال مال اتنا کسکو میسر آسکتا ہی جو وہ اسمین
اسقدر عمارت طویل عریض بنا سکے چوتھی حدیث مین ہی عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب یعنی سب صرفہ اللہ کی راہ مین ہی مگر عمارت اسمین کوئی خیر
نہین ہی ایک انصاری نے ایک قبہ بنایا تھا حضرت نے اوسکا سلام نہ لیا جب اوسنے

اوسکو پڑا رہا تب سلام لیا فرمایا کل بنا وبال علی صاحبہ الا ما لا الا ما لا مرنا ابو داؤد
عن انس جب ہر بنا وبال ٹھہری مگر ضروری تو دیکھا چاہیے کہ ان محلات کا وزن ان جو بنیگا
بوجھ جو بنانے والوں کی گردن و پیٹھ پر لادا جاویگا کسطرح اوسے اوٹھا سکتا ہی الا سکو جسپر
کرے ہم سب کو توبہ نصیب فرماوے فرمایا جب بندے کے مال مین برکت نہین ہوتی ہی
تو وہ اوس مال کو مٹی پانی مین صرف کرتا ہی یعنی جو کوئی گھر بنانے مین مال صرف کرے یہ علامت
اس بات کی ہی کہ اوسکا مال بے برکت ہی رواہ البیہقی عن علی عائشہ کی حدیث مین ہے
حضرت نے فرمایا دنیا اوسکا گھر ہی جسکے لیے گھر نہین اوسکا مال ہی جسکے لیے مال نہین دنیا کے
لیے وہی جمع کرتا ہی جسکو عقل نہین رواہ احمد والبیہقی ابی ہاشم بن عتبہ سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عہد لیا اس بات پر کہ مال جمع کرنے کے لیے ایک خادم ایک سواری راہ خدا کا
تجکو کافی ہی رواہ احمد والترمذی فرمایا آدمی کا حق سوا ان تین چیز کے کچھ نہین ایک گھر
جسمین رہی ایک کپڑا جس سے ستر چھپاوے سوکھی روٹی پانی جسکو کھاوے پیوے رواہ الترمذی
عن عثمان فرمایا میرے دوستون مین میرے نزدیک بڑا رشک اوس مومن پر ہی جو کم مال
کم عیال ہی نماز خوب پڑھتا ہی چھپی طاعت و عبادت خدا کی کرتا ہی لوگون مین مشہور نہین ہے
کوئی اوسکی طرف اونگلی نہین اوٹھاتا رزق اوسکا بقدر کفاف ہی وہ اوسپر صابر ہی اوسکو
جلدی موت آگئی اوسکے رونیوالے کم ہین میراث کم ہی رواہ احمد والترمذی وابن
ماجہ عن ابی امامۃ فرمایا جسنے صبح کی تم مین سے امن مین اپنی جان کی تندرستی مین اپنے
بدن کی اوسکے پاس ایکدن کی خوراک ہی تو گویا ساری دنیا اوسکے پاس جمع ہوگئی رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ایک شخص نے ڈکار لی فرمایا ذرا اس ڈکار کو کم کر
بڑا بھوکا قیامت کے دن وہ ہی جو دنیا مین خوب پیٹ بھرکے کھاتا ہی رواہ فی شرح السنۃ
عن ابن عمر وروی الترمذی نحوہ فرمایا ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہی اور امت کا فتنہ
مال ہی رواہ الترمذی عن کعب بن عیاض یہ وہ فتنہ ہی جسکے پیچھے اولاد ماں باپ کا

دشمن ہوجاتی ہی اپنے بیگانے ہوجاتے ہین بھائی بھائی سے جدا ہوجاتے ہین اسکے لیے
ایمان فروشی آسان ہوجاتی ہی خون کرنا زہر دینا جادو کرانا سب کچھ اچھا نظر آتا ہی خدا
سچا وسے فرمایا جب تو دیکھے کہ اللہ کسی بندے کو دنیا دیتا ہی باوجود اوسکی معصیتون کے
جسقدر وہ بندہ چاہتا ہی تو یہ استدراج ہی پھر یہ آیت پڑھی فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا
علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتة فاذا ہم مبلسون
رواہ احمد عن عقبة بن عامر آدمی جب دیکھے کہ مجکو مال ملا رہتا ہی مین گناہ کرتا ہون تو
سمجھے کہ یہ اللہ کا دہوکا ہی کسی وقت وہ ایسا پکڑیگا کہ پھر جان چھوڑانا مشکل ہوگا رواہ احمد
عن عطا فرمایا تمہارے آگے ایک سخت گھاٹی ہی اوسکے پار وہی ہوگا جو ہلکا پھلکا ہی رواہ
البیہقی عن ابی الدرداء یہ گھاٹی یہی دنیا کا مال ہی جسکے پاس کم ہی وہ جلدی پار ہوجاویگا
بوجھل لوگ اسی طرف رہ جاوینگے ۵ تورہ از کثرت اسباب رہ خود تنگ میداری
سبکروحان چو بوی گل فرو بستند محملہا + فرمایا مجکو یہ وحی نہین آئی ہی کہ مین مال جمع کرون
سوداگرون مین شامل ہون مجکو تو یہ سندیسا آیا ہی کہ حمد خدا کی تسبیح پڑہون سجدہ
کرنیوالون مین ہون مرتے دم تک خدا ہی کو پوجون رواہ فی شرح السنة عن جبیر بن
نفیر مرسلا و ابونعیم فی الحلیة عن ابی مسلم فرمایا شراب جامع ہی گناہون کو عورتین
جال ہین شیطانون کی دنیا کی محبت اصل ہی ہر خطا کے پیچھے ڈالو عورتون کو جسطرح پیچھے
پھینکا انکو خدا نے رواہ رزین عن حذیفہ یعنی ذکر و حکم و مرتبے مین انکو مردون پر مقدم
نکرو فرمایا دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی آخرت چلنے والی آنیوالی ہی ہر ایک کی اولاد ہی جتنے ہوسکے تو
دنیا کی اولاد نہو آج تم عمل کے گھر مین ہو کچھ حساب نہین کل آخرت کے گھر مین ہوگے وہان
عمل نہین رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر فرمایا دنیا ایک حاضر سامان ہی نیک
و بد دونو اوسمین سے کھاتے ہین آخرت ایک سچی مدت ہی اوسمین بادشاہ قدرت والا اپنا
حکم جاری کریگا سن لو ساری بھلائی بہشت مین ہی ساری برائی دوزخ مین ہی رواہ

التانفي عن عكرمة آدمی جب مرتا ہی فرشتے کہتے ہین اسنے کیا آگے بھیجا آدمی کہتے ہین
کیا چھوڑ مرا رواه البيهقي عن ابي هريرة فرمایا جب دیکھو تم بندے کو بے رغبت دنیا مین اور
وہ کم سخن بھی ہو تو اوسکے پاس بیٹھو اوسے حکمت سکھائی جاتی ہی رواه البيهقي عن ابي هريرة
حاصل کلام یہ کہ دنیا فانی آخرت باقی ہی باقی کا ایک ٹھیکرا فانی کی سلطنت سے ہزار درجہ بہتر
ہی دنیا کی فنا سبکو معلوم ہی ہر روز دیکھا کرتے ہین کہ پرانے مرتے ہین نئے آتے ہین ہر چیز
مین تغیر ہوتا جاتا ہی کیسے کیسے بڑے بڑے پادشاہ عادل تھے یا ظالم صالح تھے یا فاسق مٹ گئے
اونکے آثار کیسے کیسے نمودار تھے وہ سب خاک مین مل گئے ہر زمانے مین رنگ سلطنت کا
بدلا ہاں آج تیرے گھر مین ہی کل میرے گھر مین پرسون کسی اور کے گھر مین مفلس امیر ہو جاتے ہین
امیر مفلس بنجاتے ہین عالمون مین جاہل پیدا ہوتے ہین جاہلون مین عالم نکلتے ہین ایکدو بات ہو تو
کوئی کچھ کہے سنے جہان لاکھون تغیر ایکدم مین ہون وہانکی بے ثباتی کا کیا ٹھکانا ہی معہذا
بنی آدم کے دلپر وہ پردہ غفلت پڑا ہی کہ کبھی نہین اوٹھتا جنکو خدا نے علم دیا ہی اپنا خوف
بخشا ہی دین اسلام کو سچے دل سے اونھون نے قبول کیا ہی بشاشت ایمان نے اونکی جان مین
اپنا گھر کر لیا ہی اسلام کے لیے اونکا سینہ کھل گیا ہی وہ تو اس دام ہوس مین نہین آتے اونکو
اگر ساری دنیا بھی کوئی دیدے تو وہ جب تک دم مین دم ہی اپنا دین نچھوڑین بے بسی کا کام
کرنا کم یاد سے رونے دھونے اور بات ہی تو اوس بے بسی مین امید عفو ہی الغرض بہتیرے تباہی ہے
باقی جتنے اہل دنیا ہین وہ اپنی خواہشہای نفسانی کے عاشق ہین راتدن عیش و عشرت مین
غرقاب ہین ایک جہان کا گناہ بہت خوشی سے دیدہ و دانستہ اپنے نامۂ اعمال مین لکھواتے
ہین آپ عیش نکرین لیکن دوسرون کو کراتے ہین راتدن طرح طرح کے جلسے ہین مجمع ہین میلے
ٹھیلے ہین مجالس ہین جشن ہین ہنسی کھیل تماشا ہی باغ و بہار ہی سیر مرغزار ہی ان مزون مین
ایسے چپکتا چور ہین گویا اسیواسطے بنے ہین قیامت کے گویا درحقیقت منکر ہین گو موہنہ سے
اقرار کرین اگر قیامت کا آنا سچ ہی ذرہ ذرہ حساب کا ہونا حق ہی تو پھر یہ بے پروائی کیسی

اب تو ساٹھہ ستر برس سے زیادہ کسیکی بھی عمر نہین ہوتی ہی اوسمین سے آدھی عمر تو رات کے
سونے مین گذر جاتی ہی پندرہ برس لڑکپن مین گذر جاتے ہین پندرہ برس جوانی کے نشے مین
شباب عشق مجوز شراب کباب کے مزےمین کٹ جاتے ہین اگر موت نے جلدی نہ کی باقی
جو ذرا سی عمر رہی جسکا نام بڑہاپا ہی کسیکو جلد کسیکو دیر مین آگھیرتا ہی سو اکثر لوگون کو اوسوقت
بھی توجہ طرف آخرت کے نہین ہوتی وہی بیہوشی اگلی چلی جاتی ہی یہ پیری گویا صبح کاذب ہی
خصوصًا امراء اور رؤسا و ملوک و سلاطین کو پس جب یہ وقت بھی ہاتھہ سے نکل گیا تو پھر
وہان آخرت مین بجز ہاتھہ ملنے کے اور کیا حاصل ہوگا ؏

ہمیشہ دست بسر میزنی چہ شد نفعی + مگر ز دست تو کارے دگر نمے آید +

اللھم ارحمنا واعف عنا

فائدہ

آدمی دنیا کے کمانے کے لیے کیسی کیسی محنت تکلیف اوٹھاتا ہی روٹی پیدا کرنے کے لیے
نوکر چاکر اپنی جان تک لڑائی مین دیتا ہی بادشاہت کے لیے کیا کیا مکر و فریب و دغابازی
کی چال چلتا ہی مگر مراد کے موافق اوسکو دنیا نہین ملتی اور دین کے لیے کچہہ بھی محنت کوئی نہین کرتا
اکثر لوگ نماز بھی نہین پڑہتے روزہ بھی نہین رکھتے جو پڑہتے رکھتے ہین وہ کبا ڑسے نہین سمجھتے
کسی طرح کی مشقت عبادت مین نہین کرتے کسی طرح کی تکلیف خدا کے راضی کرنیکو اپنی جان پر
نہین اوٹھاتے بھلا انصاف کرو بہشت سے چیز سستی مین انکو کسطرح ملجاویگی یہ فانی تو ملتی ہی
نہین وہ باقی کسطرح ہاتھہ آئیگی اسکے لیے تو جان تک لڑائی ہی آمر کے لیے تو کسی سے بھی
نہ لڑائی ہی نہ بھڑائی ہی یہ بھی آنکھہ سے دیکھہ چکے کان سے سن چکے کہ جو بڑے بڑے بادشاہ
اس دنیا مین ہوئے دنیا اونکے پاس مکر و فریب سے آئی حیلے و حوالے سے چلے گئے ؏

این مشو زمشوہ دنیا کہ این عجوزہ + مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

کسی نے چہہ مہینے کسی نے سال بھر کسی نے کم کسی نے زیادہ سلطنت کی ساٹھہ برس سے

زیادہ کوئی حکمران نرہا کسی گھر مین سو پچاس برس کسی گھر مین چار پانسو برس سے زیادہ
سلطنت نہ ٹھہری جسطرح انسان کے لیے ایک عمر طبعی ہی کہ سو سوا سو برس سے زیادہ مثلاً
نہین جیتا اسیطرح سلطنت کے لیے بھی یہی عمر طبعی ہی کہ ایک گھر مین اتنی مدت سے زیادہ
قائم نہین رہتے پھر خواہ اوس قوم کے دوسرے گھر مین جا وے یا کسی غیر قوم کے گھر مین
آوے اسکی بیوفائی سب بیوفاؤن سے زیادہ تر ہی اسکی ناآشنائی سب آشنائیون سے بڑھکر ہی

دولت دنیا کہ تمنا کنند ؎ با کہ وفا کرد کہ با ما کند

یہ اگر کوئی اچھی چیز ہوتی تو خدا کے دوستون ہی کو ملتی خدا کے دوستون نے تو اوسکو بالکل
چھوڑ دیا اچھی بادشاہون نے دیدہ و دانستہ اسکو ترک کر دیا خدا نے اپنے دوستون کو اوسکی
آلودگی سے بچایا الا من اکرہ وقلبه مطمئن بالایمان اون لوگون کے حال پر نہایت افسوس
ہی جنکو مقدار کفاف بوجہ حلال میسر ہی مگر وہ اوسپر قانع نہین ہوس حکومت اسید ترقی دولت
ہر دم اونکے دل کو تہ و بالا کرتی ہی وہ اسکو لیمہ منافی اسلام نہین سمجھتے ...... سے

دنیا داری و مناقشت می طلبی ؎ این کار بخانہ پدر باید کرد

آدمی چار قسم کے ہین ایک وہ جو دین دنیا دونون مین اچھے ہین ایسے لوگ گنتی کے ہوتے ہین
ابراہیم علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہی وآتیناہ فی الدنیا حسنة وانه فی الآخرة لمن
الصالحین ملت اسلام درحقیقت ملت ابراہام ہی اسلیے ہمکو سکھایا ہی کہ ہم بھی یہی دعا مانگا
کیا کرین جناب حدیث مین یہ عرض کرتے رہین ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة
حسنة وقنا عذاب النار دنیا کی خوبی یہ ہی کہ اول عقیدہ اسلام درست ہو پھر عمل صالح
رزق بقدر کفایت شرک و کبیرہ سے بچا رہے زمانے مین کسیقدر عزت و آبرو بسر ہو
شرف نسب و حسب کے ساتھ شرف علم و فضل بھی حاصل ہو آخرت کی خوبی یہ ہی کہ قبر مین آرام
سے گذرے حشر مین جنت ملے اللہ پاک راضی رہے جہنم کی ہوا نہ لگے دوزخ سے نجات ملے
بہشت مین رفاقت انبیا و اولیا و صلحا کی نصیب ہو دوسرے وہ جو دین و دنیا دونون مین خراب

ہین جیسے اکثر یہ دین فقیر دنیا مین تو محتاج سائل گدا خوار ذلیل رسوا پڑے پھرتے ہین آخرت
مین کفر و بد دینی کے سبب سے دوزخ کا ایندہن ہونگے یہ لاکھون کروڑون آدمی جو جنگل
گانون بند وغیرہ مین بستے ہین مذہب انکا کفر ہی رات دن مشقت مین گزرتا ہی مشکل سے
روٹی کپڑا پیدا کرتے ہین ہمیشہ باج گذار سلاطین ہین انکو اسی قسم مین سمجھو خسر الدنیا والاخرة
ذلک ہو الخسران المبین تیسرے وہ جو دنیا مین اچھے آخرت مین برے ہین اس قسم کے
مصداق اکثر یہی ملوک و سلاطین و امرا و رؤسا و والیان ملک ہین دنیا ان تو دولت حکومت
کے سبب سے دنیا انکی درست رہی دل کی سب خواہشین پوری ہوئین جو چاہا سو کیا کسی پر ظلم
ہوا کسی کا حق ضائع ہوا جان و مال کو خدا کی خلاف مرضی کامون مین صرف کیا رات دن کھیل تماشے
جلسے جشن محفل مجلس عیش آرام مین بسر ہوا لذت آخرت کو ادہار دنیا کے مزے کو نقد سمجھہ کر
باقی چھوڑ کر فانی پر قناعت کی وہان انکا حصہ کچھہ بھی نہین ہی ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته
منها وما له فی الاخرة من نصیب چوتھے وہ ہین جنکے پاس دنیا نہین مگر انھون نے اپنی آخرت کا
سودا خوب کر لیا ہی جیسے اولیا صلحا علما اس امت کے جنکو کبھی آسودگی نعل راحت کی انھون نے
شکل نہ دیکھی اپنے ہاتھہ پانون کی محنت سے رزق حلال بقدر سد رمق پیدا کیا اسیسے ہر حال مین
خوش رہے دنیا نے انکو کبھی اپنے جال مین نہ پھانسا انھون نے دنیا کے لیے کبھی کوئی محنت
مشقت نہ اٹہائی ملا تو شاکر نملا تو صابر ہین اس قسم کے لوگ آخرت مین سب سے بہتر رہینگے
انکا مرتبہ اون اغنیا سے بھی بہتر ہوگا جنکی مغفرت خدا کو منظور ہوگی انا اخلصناهم بخالصة
ذکری الدار اسی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی ہی اللهم احینی مسکینا و
امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرة المساکین اللہ تعالی منصف عادل حکیم دانا ہی اوسکا
انصاف کب مقتضی اس امر کا ہوگا کہ جو دنیا مین آسودہ رہے وہ وہان بھی برابر اونکے ہون
جو دنیا مین آسودہ نہ تھے یا جو دنیا مین محتاج مظلوم تھے وہ آخرت مین بھی فقیر و مظلوم رہین
انکی تلافی وہان بھی نہ کرین یہ بیچارے وہان بھی خدا کی نعمت سے محروم ہین یہ کام حکمت کے

باہر ہی عدل سے علیحدہ ہی اگرچہ خدا پر کوئی چیز واجب نہین جو چاہے سو کرے مگر اوسنے اپنے
فضل سے وعدہ عدل کا کیا ہی ومن اصدق من اللہ قیلا دنیا تو خواب ہی آنکھ کھلی کچھ نہ تھا
زندگی سراب ہی آنکھ بند ہوئی سب کچھ نظر آنے لگا وللہ الحسنیٰ بما کانوا یعملون
اللہ آخرت کو درست کرے جہان ابد تک ہمین رہنا بسنا ہی اللھم یسر ولا تعسر آپ جو لوگ
آخرت مین اچھے رہین گے بہشت مین جگہ پاوینگے اونکی بھی بہت قسمین ہین کوئی سابقین
کوئی مقربین کوئی اصحاب الیمین کوئی شہدا کوئی صدیقین کوئی صالحین ان اقسام کا ذکر جسطرح
قرآن پاک مین آیا ہی وہ کتاب حظیرۃ القدس مین لکھا گیا ہی اسیطرح جو لوگ جہنم مین جاوینگے
اونکے لیے درکات مختلفہ ہین کوئی اول طبقے مین ہوگا یہ سبسے زیادہ اوسکا عذاب ہی سب سے
کم عذاب مین وہ شخص ہوگا جسکو [illegible] دوزخ مین رکھینگے سبسے بدتر وہ ہوگا جو نیچے
کے طبقے مین رہے گا دوزخ وجنت فی الحال موجود ہین ان دونو کو فنا نہین موت کو اوسدن
موت آجاویگی موت کو سب کے سامنے ذبح کرکے حکم خلود کا سنا دینگے سب جھگڑا چک جاویگا،
ع قضیۃ المدۃ الطولی قل العمل + فتوے پر چلنا ادنی مرتبہ اسلام کا ہی سو وہ بھی
اس زمانے مین پایا نہین جاتا ہی کہ جماعت غربا مین بھی امراء کا تو کچھ ذکر ہی نہین ہی کہ وہ تو
گویا ایک نئی مخلوق ہین جنہون نے نوع انسان سے جدا ہین سے بیا در مجلس رندان کہ بینی
عالم دیگر + بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر + تقوے پر چلنے والے اب ایسے کمیاب ہو گئے
ہین جیسے کیمیا عقاید حقہ خدا نے گویا اہل سنت کے سواد اعظم ہی کے لیے رکھا تھا انکو بھی تو
لاکھون بدعتی گندے پھیلو نہین بھی تا اواسط تیرھوین صدی ہزارون مین سو پچاس پائے جاتے تھے
اب مطلع بالکل صاف ہی تقوے کا کیا ذکر فتوے پر بھی کوئی نہین چلتا مگر دعوی اسلام کا ہر فرقے
ہی مغفرت کا سبکو یقین حاصل ہے اس سے بڑھکر اور کیا فتنہ ہوگا کہ بدعت سنت ہو گئی ہی
ضلالت ہدایت ٹھہری ہی معروف منکر نظر آتا ہی منکر مین معروف سمجھا جاتا ہی فسق و فجور
کی گرم بازاری ہی دینداری کی قلت و خواری ہی جو دین پر قائم ہوا وہ متعصب کہلاتا ہی

جو سیح کل شادہ بڑا الکن شہرتا ہی دنیا زبان کے ذریعے سے ملتی ہی چھپائی سے رزق ہاتھ
لگتا ہی جھوٹ بولنے سے قدر گھٹتی ہی سچ بولنے سے آبرو جاتی ہی مشتق ہوسے یہ قوی عادت
ہوتی ہی دوست وہی ہی جو سب اسق و مجوزمین شریک حال ہو دشمن وہ ہی جو اون کاموں سے
الگ رہے یا منع کرے آخر تاریکی و مایوسی وقت کا حال لکھنے کو ایک دفتر چاہیے مصداق جو
سعادتمند ازلی ہین وہ اس زمانۂ پرآشوب مین بھی کچھہ ہی ہو خداء دعالم کو میں بھولتے
اوسی پر بھروسا رکھتے ہین وہی اونکا ہر حال میں مددگار ہی ع

کارساز ما بفکر کار ما ۔ فکر ما در کار ما آزار ما

اللھم وفقنا

اجمال مقال

تیس برس زمانہ خلافت راشدہ کا رہا پھر بنی امیہ کی حکومت تا آخر ۱۳۲ھ رہی پھر عباسیہ کا
عہد آیا انکی خلافت پانسو چوبیس برس تک رہی بنی امیہ مین چودہ بادشاہ ہوے عباسیہ
مین سینتیس خلیفہ ہوئے ۶۵۶ھ مین زمانہ انکا ختم ہوگیا ہلاکو ۶۶۳ھ مین ہلاک ہوا ملوک صفاریہ
مین تین بادشاہ فارس ہوئے کچھہ کم چونتیس برس انکی حکومت رہی ۲۹۸ھ میں تمام ہوگئے
آل سامان مین نو بادشاہ ہوئے ایکسو دو برس چھہ مہینے بیس دن حکومت کی سلاطین غزنویہ
پانچ ہوئے جو ستر برس حکمرانی کی ۴۳۱ھ میں تمام ہوگئے دیالمہ جنکو آل بویہ بھی کہتے ہین انمین
سترہ بادشاہ ہوئے ۳۲۱ھ سے تا ۴۴۸ھ ایکسو ستائیس برس حکومت کی سلجوقیہ تین طبقے ہین
ایران مین چودہ نفر نے ایکسو اکسٹھہ سال حکومت کی ۴۲۹ھ سے تا ۵۹۰ھ دوسرے طبقے نے روم
میں حکمرانی کی انمین بھی چودہ بادشاہ ہوئے ۴۸۰ھ سے ۷۰۰ھ تک دوسو بیس برس حاکم رہے
تیسرے طبقے نے کرمان مین قدم جمایا یہ گیارہ نفر تھے ۴۳۳ھ سے ۵۸۳ھ تک ڈیڑھ سو برس حاکم رہے
اسمعیلیہ دو فرقے ہین ایک مغرب والے انمین چودہ نفر حاکم رہے ۲۹۶ھ سے ۵۵۶ھ تک
دوسو ساٹھہ برس حکومت کی فرقۂ دوسرے نے ایران لیلیا یہ آٹھہ نفر تھے ایکسو ستر برس حکمرانی

کی آل عبد المومن نے جو تیرہ نفر تھے ۵۲۴ھ سے ۶۶۸ھ تک حکومت کی یہ ایک سو چوالیس برس
ہوئے ملوک قراختا جو کرمان کے سلطان تھے نو نفر ہیں ۶۱۹ھ سے ۷۰۳ھ تک چھیاسی
برس حاکم رہے مغل حاکم ایران چودہ نفر ہیں ۶۵۴ھ سے ۷۳۶ھ تک انکی حکومت رہی یعنی
ایکسو تینتیس سال سلاطین اتابکیہ چار ہوئے ۵۴۳ھ سے ۶۸۶ھ تک چہتر برس فرمانروا رہے
کی تحت پانیہ میں دو ہی بادشاہ ہوئے ۷۳۰ھ سے ۷۵۰ھ تک بیس برس حاکم رہے ۷۸۰ھ و نفر ہیں
چھتیس برس حاکم رہے سلاطین آق قوینلیہ نو نفر نے بیالیس سال انکا حکومت کا بجا یا ہند میں جو
اسلام کے ۱۵ھ ہجری سے ہی مادل مغیرہ نے عہد عمر بن خطاب میں سندھ کو فتح کیا پھر ۴۴ھ میں
مہلب بن ابی صفرہ نے ملتان کو لے لیا ۸۰ھ میں بعہد عبد الملک عبد الرحمن بن محمد نے
کابل کو فتح کیا ۹۳ھ میں محمد بن قاسم ثقفی نے زمانہ حجاج میں بعض بلاد پر فتح پائی ۱۰۷ھ میں
بزمانہ ہشام بن عبد الملک عبد اللہ قسری نے خراسان و غورستان وغیرہ کو چھین لیا پھر
خلفاء عباسیہ کے عہد میں ہمیشہ آمد و شد مجاہدان اسلام جاری رہی ایک جماعت نے بلاد
تہیم انصاری سے حکومت ان بلاد کی پھر حکومت سامانیہ رہی پھر چنگیز خان کا زور ہوا
پھر امیر تیمور نے دخل کیا ۳۸۷ھ میں ناصر الدین سبکتگین نے خوب ہند کی مساجد بنائے راجہ
جی پال کو ہرا دیا ۳۹۵ھ میں اسکا سکہ و خطبہ جاری کیا ۴۱۲ھ میں کالپی بنارس وغیرہ مفتوح ہوا
۵۸۶ھ میں غلبہ سے بنگالہ لیلیا ۶۰۰ھ میں ملک گجرات ہاتھ آیا ۶۱۲ھ میں سارا ہند چھین لیا
۷۱۲ھ میں جو دہلی دار الامارۃ ٹھہرا ۸۰۱ھ میں تیمور نے دلی وغیرہ خالی کرالی ۹۳۲ھ میں بابر شاہ نے
اپنا قبضہ کر لیا اسی دن سے سلطنت ہندوستان خاندان تیموریہ میں رہی ۱۲۵۳ھ میں بہادر شاہ
دہلی میں عبد المجید خان روم میں ملکہ وکٹوریہ لندن میں تخت نشین ہوئے ۱۲۷۴ ہجری میں
بہادر شاہ قید ہو کر رنگون گئے وہاں جا کر مر گئے سلطنت دہلی ختم ہوئی سلطنت روم کی
ابتدا عثمان خان سے ہوئی ۶۹۹ھ میں جب سے ایک قائم ہے سلطان عبد الحمید خان جو اب
والی روم ہیں سلطان سی و ہشتم ہیں نسب انکا عیص بن اسحق علیہ السلام تک پہونچایا گیا ہے

بعض انکو اولاد چنگیز خان سے مثل سلاطین تیموریۂ ہند کے بتاتے ہین واللہ اعلم یہ گوشوارہ
ہوا سلطنت اسلام کا زمانہ جبوت سے ایک ہند مین جو کسیقدر ریاستین اسباقی ہین وہ سب
محکوم دولت انگلشیہ ہین ہر روز اختیارات ان ریاستون کے کم ہوتے جاتے ہین ان مین
اکثر رئیس تو ہندو ہین مسلمان تھوڑے جو مسلمان ہین وہ عیش و عشرت مین غرقاب ہین جو
ہندو ہین وہ بھی امور ریاست داری مین عاجز ہین غالب رؤسا بے علم جاہل ہین انکو
نہ دین کی عقل ہی نہ دنیا کی حدیث مین آیا ہی قیامت کے قرب مین لکع بن لکع رئیس ہونگے
یعنے حکومت ایسے لوگون کی ہاتھہ مین آویگی جو پشتہا پشت کے بیوقوف چلی آتے ہین
اگلے سلاطین بنی امیہ و بنی عباس غالباً خود بھی اہل علم تھے اہل علم کے قدرشناس تھے پھر جب
طوائف الملوک ہوگیا خلافت جاتی رہی سلطنت و امارت رہ گئی تو اسوقت بھی سلاطین و
امراء تابع حکم و رای اہل علم کے تھے ملک کی عمدہ خدمات سوا علماء کے دوسرون کو نہ دیتے فوج
و پولس کا کام جاہلون کے سپرد کرتے اب وہ وقت آیا ہی کہ نہ حکم قدرداں علماء ہین نہ محکوم
اہل علم جاہل سے جاہل کو عمدہ خدمت سپرد ہوتی ہی خوشامد کو خیرخواہی سمجھتے ہین دوست کو
دشمن جلتے ہین جو انکا ہمصفیر ہی انکے ہر کام مین شریک ہی وہ اچھا ہی جو انکی مجلس و خیال سے
علحدہ ہی وہ برا ہی یہی امور سبب ہین ادبار اہل اسلام اور آنے قیامت کے اگر ہر رئیس مین
اصلاح حال و قال پڑے لوگ اچھی چال چلین تو پھر قیامت جلد آنے کی کیا ضرورت ہی یہ عمل

اصلاح دیکھو مطرین

فائدہ

عہد اسلام مین ایک تو زمانہ خلافت راشدہ کا تھا خلفاء افاضل امت سے تھے علم و عمل مین بے نظیر
زمانہ ملوک بنی امیہ کا ہوا انکو بھی کسیقدر علم ضروری حاصل تھا پھر خلافت عباسیہ ہوئی یہ
سب خلفاء نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن علماء تھے مگر انمین کسی نے تالیف تصنیف نہین کی
فقط معتز باللہ کا ایک دیوان شعر ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت سے لیکر

تا آخر خلافت عباسیہ غالب خلفا و ملوک اسلام محدث تھے علما وقت جسطرح انکو روایت
حدیث کرتے تھے اسیطرح خود بھی انسے روایت لیتے تھے اثنا وان ازمنہ مین جو ملوک اوپر
ممالک اسلامیہ پر متغلب و متصرف ہوگئے وہ غالباً اہل علم نہ تھے سلطنت تیموریہ و دولت عثمانیہ
مین فقط معرفت شناس عربی یا زباندان فارسی ترکی ہوئے یمن مین حکومت سادات حسنیہ کی
ابتداے تا آخر صدی سیزدہم برابر ہوتی آئی یہ لوگ البتہ امیر المومنین و امام کہلاتے تھے انمین
سب امام مع اپنی کل اولاد کے جسطرح امام ملک تھے اسیطرح امام علم بھی تھے بلکہ ہر واحد انمین
مجتہد مستقل تھا اسیطرح انکی اولاد اعلی درجے کی عالم اور مجتہد مطلق تھے انمین کوئی ایسا
نہین جسکی تالیف تصنیف متعدد ہر علم مین علوم شرعیہ و آلیہ سے موجود نہو اسکی شہادت
کے لیے کتاب بدر طالع کافی ہی تواریخ صنعا مین وافی ہین سے سنہ اوتھا فرقہ زیادہ سے
کامل کوئی دیکھ ہوئے بھی تو یہ رندان قدح خوار ہوئے یہ سلسلہ سیادت نسب ائمہ یمن کا
جسطرح کمال مرتبہ صحت مین ہی اسیطرح علم بھی انکا مسلسل و متواتر ہی لیکن غالباً یہ زیدیہ مذہب
تھے زیدیہ فروع مین حنفی اصول مین معتزلی ہین اہل سنت جماعت کی تکفیر نہین کرتے جسطرح حنفیہ کی تکفیر نہین
کرتے ہان انکو مبتدع جانتے ہین انمین سب صحابہ ممنوع ہی انمین بعض ایسے امام بھی ہوئے جو پکے سنی تھے
جیسے محمد بن ابراہیم وزیر انھون نے رد مذہب زیدیہ کیا اب یہ دولت حسنیہ آخر صدی سیزدہم
مین ہاتھ پر اتراک روم کے زائل ہوگئے صنعا مین علم و دولت سب بے چراغ رہ گیا حسینیہ
سرے سے کبھی دولت نہین آئی جتنی طباطبا کی نسل مین جو ایکدو پشت تک قدر قلیل حکومت
رہی یا ادریسی مین سو وہ مثل چھوٹی ریاستون کے تھی وہ بھی بہت جلد جلد منقرض ہوگئے
شرفا مکہ معظمہ بھی حسنی ہین یا حسینی ابتک شرافت و ولایت حرمین شریفین باقی ہی مگر تحت
حکم اتراک ہین سلطان روم کے یہان سے یہ منصب انکو ملتا رہتا ہی کچھ بڑی دولت و
حکومت نہین ہی انمین علم کم رہا امام مہدی محمد بن عبداللہ موعود بھی حسنی ہونگے جنکے
نسبت جاہل لوگون کا یہ خیال ہی کہ وہ ان جتنے اہل علم تھے یا اب ہین وہ سب زیدی ہین

مر خیال باطل ہے کے جواب میں یہ عبارت علامہ شوکانی کافی ہے جو انھوں نے بدر طالع ۱۲

میں ذیل ترجمہ حافظ محمد بن ابراہیم وزیر صاحب عواصم لکھی ہے وہ عبارت یہ ہے لا ارتاب

ان علماء الطوائف لا یکثرون العنایۃ باہل ہذہ الدیار لاعتقادہم فی الزیدیۃ ما لا

مقتضی لہ الا مجرد التقلید لمن لم یطلع علی الاحوال فان فی دیار الزیدیۃ من ائمۃ

الکتاب والسنۃ عددا یجاوز الوصف یتقیدون بالعمل بنصوص الادلۃ ویعتمدون

علی ما صح فی الامہات الستۃ الحدیثیۃ وما یلتحق بہا من دواوین الاسلام المشتملۃ

علی سنۃ سید الانام ولا یرفعون الی التقلید راسا ولا یشوبون دینہم بشیء من

البدع التی لا یخلو اہل مذہب من المذاہب من شیء منہا بل ہم علی نمط السلف الصالح

فی العمل بما یدل علیہ کتاب اللہ وما صح من سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مع کثرۃ اشتغالہم بالعلوم التی ہی آلات علم الکتاب والسنۃ من نحو وصرف ومعانی

وبیان واصول ولغۃ وعدم اخلالہم بما عدا ذلک من العلوم العقلیۃ ولو لم

یکن من المزیۃ الا التقید بنصوص الکتاب والسنۃ وطرح التقلید فان ہذہ خصیصۃ

خص اللہ بہا اہل ہذہ الدیار فی ہذہ الازمنۃ الاخیرۃ ولا توجد فی غیرہم الا نادرا

ولا ریب ان فی سائر الدیار لا سیما المصریۃ والشامیۃ من العلماء الکبار من لا یبلغ

غالب اہل دیارنا ہذہ الی رتبتہ ولکنہم لا یفارقون التقلید الذی ہو دأب من لا

یعقل حجج اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن لم یفارق التقلید لم یکن لعلمہ

کثیر فائدۃ وان وجد منہم من یعمل بالادلۃ ویدع التعویل علی التقلید فہو القلیل النادر

کشیخ الاسلام ابن تیمیۃ وامثالہ الی آخر ما قال ماحصل عبارت یہ ہے کہ اکثر علماء جو اہل حرمین

کو زیدیہ خیال کرتے ہیں یہ خیال ان کا تقلیدی ہے نہ تحقیقی اگر تحقیقی ہوتا تو معلوم کر لیتے کہ

اسمیں دیار زیدیہ میں ائمہ کتاب وسنت بے گنتی ہیں جو نصوص ادلہ وصحاح ستہ وغیرہ

کتب سنت صحیحہ پر عمل کرتے ہیں تقلید کیطرف آنکھ اوٹھا کر نہیں دیکھتے لیتے دین میں کسی

طرح کی بدعت مین سے کوئی اہل مذہب خالی نہیں ہی تہین ملا ستہ بلکہ انکا طریقہ وہی طریقہ
سلف صالح کا ہی کہ کتاب و سنت پر عمل کرتے ہین علوم آلیہ مین مشغول رہتے ہین لیکن اونکو
مزید شوق مگر یہی تقیید ساتھ نصوص کتاب و سنت و طرح تقلید کے تو یہ مزیت ایک
ایسی خصوصیت ہی کہ اللہ تعالی نے اس زمانہ اخیر مین یمان کے لوگون کو اوسکے ساتھ خاص
فرمایا ہی اونکے غیر مین ہرگز یہ مزیت نہین مگر نادر و شاذ دیار مصریہ و شامیہ مین بڑے
بڑے عالم ہین مگر اس دیار کے اہل علم کو اس رتبے مین نہین پہونچتے ہین نہ تقلید کو چھوڑتے
ہین جسنے تقلید کو چھوڑا اوسکے علم کا کچھ بہت فائدہ نہین دلیل پر عمل کرنیوالے بہت تھوڑے
ہین جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اور انکے امثال انتہی اگرچہ علماء کتاب و سنت نے نجد
مین جلوہ گر ہوئے رد نجدیہ لکھا ہی لیکن جیسا رد شوکانی رحمہ نے انکے اصول و فروع کا کیا
دوسرے سے کم کیا مستقل رد کے سوا نیل الاوطار مین جا بجا نقل مذہب نجدیہ کر کے خوب
خوب تعقب کیا ہی سید عبد الوہاب بن محمد بن شاکر موصلی جب سنہ ۱۲۲۳ مین صنعا کو آئے
تو شوکانی رحمہ نے انسے طریقہ نقشبندیہ کا ذکر و شغل سیکھا تصوف صافیہ مین یہی خانوادہ
اتباع سنت مین ضرب المثل ہی ترجمہ محمد کردی مین شوکانی رحمہ نے لکھا ہی یہ بغداد سے
صنعا مین طلب علم کے لیے آئے کردی الاصل ہین کردہا و بغداد ہی انسے معلوم ہوا
کہ بغداد و بلاد حوالی بغداد مین اکثر لوگ روافض امامیہ ہو گئے ہین یہی حال غالب بلاد خراسان
کا ہی علماء اصفہان علم معقول مین زیادہ اشتغال رکھتے ہین آنہین رافضی بہت ہین انسے
و اہل سنت سے ہمیشہ جنگ رہتی ہی بڑے بڑے فتنے باہم ہوتے ہین یہ شخص اوائل سنہ ۱۲۳۰
مین آئے چالیس برس کی عمر ہی رسالہ مناظرہ یوسف آداب بحث مین مجھسے انھون نے
پڑھا انتہی جزء سادس نیل الاوطار مین بذیل باب ماجاء فی قتیة القاتل والمشدید
فی القتل زیر حدیث تقتل عمارا الفئة الباغية لکھا ہی کہ ليس لما ساعة لعقبة المثالب
علی بعض الصحابة فانا كما علم الله من اشد الساعين في سد هذا الباب في المتعرض

الخاص والعام من ان یتقول فیه حتی کتبنا فی ذلک رسائل وقعنا بسببها مع المتظهر
بالرفض والمحبین له بدون تظهر فی امور یطول شرحها حتی رمینا تارة بالنصب وتارة
بالانحراف عن مذاهب اهل البیت وتارة بالعداوة بالشیعة وجاءنا الرسائل المسیل
علی الجناب من کثیر من الاعضاء والسادات من جماعة من خیر ذوی الالباب ومن
رأی من لاهل عصره ما هو عن عداوة من سلک مسالک الائمة فی نقد ونص الدلیل علی
مذاهب الاسلاف فلیوقف علی بعض اخلاق القوم واقول ؎

انی بلیت باهل الجهل فی زمن قاموا وهم جهال العلم قد قعدوا

انتہی حاصل اس عبارت سے ظاہر ہی کہ شوکانی رحمہ اہل عصر سے اس بات کے شاکی ہیں کہ ان لوگون
نے انکو بسبب اتباع دلیل و ترک مذاہب اسلاف کبھی ناصبی کہا کبھی مذہب اہل بیت یعنی
مذہب زیدیہ سے منحرف بتایا کبھی عدو شیعہ ٹھہرایا سوا اس سے زیادہ اور کیا دلیل انکی براءت
کے لیے مذہب رفض و تشیع و خروج از زیدیت سے درکار ہی زیدیہ کو جو لوگ خلاف واقع شیعہ
سمجھے ہوئے ہیں حالانکہ وہ فقہ میں حنفی ہیں اونکے جواب دینے کو یہی عبارت جس سے صاف
علیحدگی انکی مذہب زیدیت سے ثابت ہی کافی ہی جو شخص سوا دلیل کتاب و سنت کے کسی
مذہب کا مقلد نہو اوسپر تہمت تقلید مذہب کی کوئی مذہب کیوں ہو لگانا درحقیقت اپنے
جہل کا اقرار کرنا ہی اسیطرح کی ایک یہ تہمت ہی کہ مقلدین نے متبعین کا لقب لامذہب وہابی
رکھا ہی یہ اگر زیدی ہوتے تو بدر طالع میں کبھی یہ نہ لکھتے کہ ہم رسائل توحید اہل نجد کو موافق
کتاب و سنت کے پایا اسلیے کہ حنفیہ وغیرہ کو بہت برا عمر اہل عصر پر اسی بات کا ہی کہ یہ لوگ
مدعی توحید و اتباع سنت ہیں کسی مذہب کے مقلد نہیں سچی خالص محمدی صرف مقتدی محض
متبع بحت قرآن و حدیث کے ہیں ؎

چو لشنوی سخن اہل حق مگو کہ خطاست سخن شناس نئہ دلبرا خطا اینجاست

یہ بات اہل اتباع کو سوجھی ہی کہ وہ حنفیہ کو زیدیہ کہہ سکتے ہیں اسلیے کہ دیانت ان دونوں کی

ایک یہی یہ مثل ہوئی کہ رمتنی بدائہا وانسلت سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی رحمہ اللہ نے
رسالہ السیف الماضی للقول الکاذب میں جواب ایک زیدی المذہب کے یہ لکھا ہے کہ
مشائخ میں بحمدہ تعالیٰ کوئی رافضی ناصبی نہیں ہے ناصبی وہ ہے جو بغض علی بن ابی طالب کو اپنا
دین ٹھہراتا ہے فی القاموس الناصبی من یتدین ببغض علی ای یجعل بغضہ دینا و
مثلہ فی غیرہ من کتب اللغة والمقالات ولا اعلم وجہ الجمع بان نصماہ بہ فی بعد ذاہ
وفی القاموس ایضا الروافض فرقة من الشیعة بایعوا زید بن علی ثم قالوا لہ تبرأ من الشیخین
فابی وقال کانا وزیری جدی فترکوہ ورفضوہ وارفضوا عنہ انتہی پھر معترض نے تیسیر الوصول
وغیرہ کے پڑھنے پر جو اعتراض کیا تھا اوسکے جواب میں یہ لکھا ہے کہ من الجہل بالتیسیر وعدم
فرق بین التعبیر والتطہیر بل کانہ ای المعترض لا یفرق بین البعرة والبعیر فالتیسیر
کتاب فیہ متون الاحادیث التی فی الامہات الست وہذہ الکتب عمدة اہل
الاسلام وجمیع الطوائف تفزع الی الامام الی قولہا وملجاۃ بما سبق من الاحیان ولا زمن
من الازمان الا وعلوم الحدیث تقرأ فی دیارنا ہذہ وہی غضة طریة لا ینکر ذلک
منکر ولا یستنکرہ مستنکر ولا یحیل الرسائل علی من قرأہا لا انکار ولا یعیب علی من یشتغل
بعلم الحدیث والآثار الا من لا حظ لہ فی علم السنة والقرآن ولا نصیب لہ ما ثرہ
من علم ولا عرفان ومن لا حصة لہ من میراث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فان

علم الکتاب والسنة میراثہ کما قال بعض علماء الآل

العلم میراث النبی کذا اتی — فی النص والعلماء هم وراثه
ما خلف المختار غیر حدیثه — فینا فذاك متاعه واثاثه
فلنا الحدیث وراثة نبویة — ولکل محدث بدعة احداثه

یہ عبارت باواز بلند پکار رہی ہے کہ سوا علم سنت کے سارے علوم بدعت ہیں مذہب نفس ہو
یا مشرب تصوف یا زیدیہ یا شیعیت یا اور کچھ جو اسماء رجال تھا محمد بن ابراہیم وزیر کے ہیں وہ

معاصر حافظ ابن حجر عسقلانی تھے اسکے بعد سید صاحب نے لکھا ہی اقول علم الحدیث علم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی یخرج من بین شفتیہ وما ینطق عن الهوی
ان هو الا وحی یوحی پر ایک بحث بیان زیدیہ مین لکھی اور اسمین لکھا ہی کہ یہ لقب منسوب ہی
طرف زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے انھین کے زمانے سے یہ لقب
پہلے مشہور تھا سو جو کوئی دیانت ثلاثہ مسائل الٰہیہ حکمت نبویہ اعتراف وعد و وعید کے
ان اصول کا مقر ہی وہی زیدی ہی تو سب مسائل اجتہادیہ و مضطربات نظریہ سو انکو کچھ
علاقہ اس لقب مین نہین ہی زیدیہ انمین مخالف زیدیہ ہیں اگرچہ زیدیہ کہلاتے ہیں اسکے بعد
رسالہ والدعۃ المستقرین حسب اصحاب سید المرسلین کا ذکر کیا ہی فقط اس سے
صاف ثابت ہی کہ یہ بھی مثل حافظ ابن وزیر کے راوی زیدیہ تھے جسطرح انکے بعد شوکانی
رد اصول و فروع زیدیہ ہوئے زیدیہ پر رد بعینہ رد ہی حنفیہ پر اسلیے کہ تعریفات فقہیہ
یہ دونو ایک ہی طریقے پر ہین الا ما شاء اللہ تعالی حنفیہ ہین جنکو خبر نہ حدیث امام ہمام کی
تحسین ہی اپنے خیال مین زیدیہ کو رافضی سمجھکر اور متبعین سنت مقتدی محدثین پر بسبب عمل کر
تہمت تشیع لگاتے ہین حالانکہ زیدیہ مین بجز تفضیل کے اور کچھ تشیع نہیں سو ابو حنیفہ بھی حضرت
علی مرتضی کو عثمان پر تفضیل دیتے تھے اصول مین زیدیہ اگرچہ معتزلہ ہین لیکن بعض مذاہب
مین نہ سارے اصول مین جسطرح حنفیہ بعض مسائل مین مرجی ہین نہ تمام اصول میں جو حافظ محمد
بن وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد بن علی شوکانی زیدی تھے ہین تو زیدی متبع دلیل ہین
جس کسی کا قول یا اجتہاد یا مذہب خلاف نص و دلیل ہوتا ہی اسپر رد کرتے ہیں خدانخواستہ
اگر یہ حضرات زیدی حنفی ہوتے تو پھر زیدیہ وغیرہ پر جو منجملہ طوائف متاعرہ زیدیہ ہین کیونکر
لیکن ع چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر +

تنبیہ

زید امام حسین کے پوتے امام زین العابدین کے بیٹے ہین نسب مین سید حسب مین امام تھے کہ

اونکو تہمت فساد عقیدت کی نہین لگائی نہ مرجئہ بتایا نہ جہمیہ کہا نہ خارجی ٹھہرایا نہ شیعہ بتایا
جسطرح یہ تہمت انپر لگ سکتی ہی اسلیے کہ وہی واسطے انہین اور علی مرتضی مین زیادہ قرابت
تک کسی پشت کا حدوث مانع ہو یا دونی یا تقلید ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہ نبوت مین تھو اتھا
بقول شعبی رح آپ امام امام کے باپ امام کے پوتے امام کے بھتیجا ہے امام ابوحنیفہ انکے معاصر
و معاصر تھے اسلیے بعض مورخین و اہل علم نے ابوحنیفہ کو زیدی لکھا ہی یہ زیدیت نعمان بن
ثابت کے لیے موجب مفاخرت تام ہی نہ باعث منقصت و اتہام متاخرین زیدیہ سب صحابہ
جائز رکھتے ہین تارک عمل بکتاب و سنت ہین جسطرح متاخرین حنفیہ طاعن وقائع [illegible]
و سلف محدثین پر ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ پس درحقیقت نہ وہ زیدی ہین نہ یہ نہ اصل
حنفی سچے حنفی سچے زیدی وہی ہین جو طریقہ ابوحنیفہ و زید بن علی پر چلتے ہین یہ طریقہ وہی
طریقہ ما انا علیہ و اصحابی کا ہی جو علامت فرقۂ ناجیہ کی ٹھہری ہی جب کہ اصل ایمان کش
اسلام بلکہ احسان قرآن و حدیث ٹھہرا اسپر کوئی نام یا لقب رکھو کیا ہوتا ہی کوئی کہے کہ
ہم سنی ہین مگر کام رفض یا نصب کا کرے تو کیا وہ اس لقب و عرف سے سنی ہو سکتا ہی
معیار لقب و نسب کا تو یہی موافقت ہی ساتھ خدا و رسول کے جو کوئی موافق حدیث
و قرآن کے ہی عقیدہ و عمل مین وہی مسلم خالص مومن محسن ہی خواہ اوسپر کوئی تہمت زیدیت
لگائے یا افترا وہابیت کرے و عامل بکتاب و سنت نہین ہے وہ خواہ مومن حنفی کہلائے
یا زیدی بنے یا اپنا لقب اصحاب العدل والتوحید رکھے بلا شبہہ مبتدع ہی بقول سید یہ تو خود تکفیر
روافض و شیعہ و نواصب و خوارج کی کرتے ہین ان سب کو واجب القتل سمجھتے [illegible]
مطلب سید صاحب نے سمع صائب کو اس عبارت پر ختم کیا ہی و انا اقول لہ ادرک صاحب
هذہ المقالۃ معصومہ وانہ لا یفہم ما یقال ولا یراقب ربہ ذا الجلال بل المخاطبۃ
ان کان اهلا للخطاب وکل من خاض فی عرضی و بهتانی بامر لیس بی عرضی وسمع اقوالی
وقال انها غیر صادقۃ اذ لیست لاعتقادی مطابقۃ وان کان هذا ایضا

نجا هذا لاشتقه الصدق والكذب فان الصدق ما يطابق الواقع وان خالف
الاعتقاد كما يعرف هذا فحول العلماء الجهابذة النقاد اس سے معلوم ہوا کہ سید صاحب
زیدیت مصطلحہ سے تحاشی کرتے ہین سو جو اگر کوئی جاہل انکو یا علامہ شوکانی کو زیدی سمجھے
یا کہے تو یہ قصور اوسکی سمجھ کا ہی نہ انکے علم کا حالانکہ بنظر باصل لقب یہ نسبت نہ کوئی عیب ہی
نہ ریب غایت ما فی الباب یہ کہ نام زیدی کا مثل لقب حنفی سمجھا جاوے عملاً واعتقاداً اس
بنیاد پر لفظ حنفی سے بھی وہی عار و شنار و رکا رہی جو لفظ زیدی سے مستعار ہی ورنہ در حقیقت
زیدی و حنفی ایک ہی چیز ہین ہان جو لوگ تابع دلیل مجرد مقتدی محض سنت ہین وہ آپکو نہ حنفی
کہتے ہین نہ زیدی یا تو سنی کہین گے یا محمدی جسطرح مجتہدین یمن محدثین صنعا رحمہم اللہ تعالے
نے کوئی لقب اپنے لیے سوا اہل سنت وجماعت کے پسند نہین کیا زیدیہ جبلہ پر جنھون نے
مذہب حق دین علی مین بدعات نکالے فروع واصول مین مخالفت اہل سنت رہی رد و تشنیع
قدح واجب کیا ہی سید امیر نے بعد تحریر و مذکور رسالہ مسطور کو اس دعا پر ختم فرمایا ہے
خدا کرے یہ دعا مجھ مین بھی اپنا اثر دکھاوے نسأل الله النجاة يوم المعاد وان يطهر قلوبنا
عن قبائح الاعتقاد ويرزقنا السلامة من الغل والحقد والحسد وطهارة اللسان
عن الغيبة والنميمة المذمومة عند كل احد الموجبة لغضب الرب الواحد الصمد
ونسأله الغفران عن فلتات اللسان وخطرات الجنان ونستغفره لنا ولكافة
المسلمين اهل الحديث والقرآن واصحاب التوحيد والايمان انتهى سچ پوچھو تو شناخت
مذہبی امتیاز اعتقادی کے لیے لفظ اسلام کافی ہی یہ لقب ہمکو ہمارے باپ ابراہیم علیہ
السلام نے بخشا ہی هو سماكم المسلمين من قبل سلمان فارسی سے کوئی پوچھتا تم کون ہو تو
کہتے انا ابن الاسلام حضرت نے انکے حق مین فرمایا ہی سلمان منا اهل البيت ہمین تو اتنا ہی
کافی ہی کہ ہم سے جب کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تمہارا کیا دین ہی تو ہم یہی کہین کہ ہم مسلمان ہین
دين الله ودين الاسلام دین محمد عليه الصلاة والسلام ہمکو یہ سکھایا گیا ہی کہ ہم ہر اذان کے بعد

پنجوقت یون کہا کریں رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولاً قرآن پاک میں
فرمایا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم ربوبیت الٰہی سے بھاگ کر احبار و رہبان کو اپنا رب ٹھہراوین اتخذوا
احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ دین اسلام کو چھوڑکر تیرا میرا مذہب اختیار کرین
مردون کے بندے بنین حنفی شافعی زیدی اشعری وہابی فلان بہمان کہلائین رسالت و
نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہ سمجھکر اوشا کا اجتہاد اختیار کرین رای و قیاس کو نص
کتاب و دلیل قرآن ظاہر فرقان و صحیح سنت مجید و اصح حدیث شریف پر ترجیح دین قیامت مین
ہم خدا کو کیا جواب اس بیباکی کا دینگے قیامت کبری تو جب خدا چاہیگا آویگی قیامت صغری
جو ہمارے شراک نعل سے بھی زیادہ قریب ہی وہ ہر دم ہمسے دوچار ہی آنکھ کے بند ہوتے ہی
قبر مین پہلا سوال یہی ہوگا من ربک وما دینک ومن ہذا الذی بعث الیکم او کما قال
اوسوقت کیا یہ جواب کافی ہوسکتا ہی کہ ہمارے رب یہی مولوی درویش تھے ہمارا دین یہی
حنفیت زیدیت ہی ہماری طرف امام ابوحنیفہ امام زید مبعوث ہوئے تھے ہم اونھین کی
راہ پر ہین اگر یہی جواب ہی تو پھر اوسطرف بھی یہی خطاب ہی لا دریت ولا تلیت اس سے
باشارۃ النص یہ نکلا کہ تلاوت قرآن درایت حدیث سیاس وجبان پر دار مدار اسلام
وایمان ہی نہ مذاہب احبار و مشارب رہبان پر قرآن و حدیث کی موجود ہوتے ہوئے
کسی امتی کے قول و مذہب پر چلنا نفاق جلی ہی الحمد للہ کہ تفاسیر صحیحہ کتاب اللہ و دواوین مبارکہ
احادیث رسول اللہ مثل صحاح ستہ وغیرہا روی زمین پر ابتک باقی ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے
نہ حاجت کسی کتاب کی ہی نہ طلب کسی مذہب مرتاب کی وہ کونسا مسئلہ ہی جو ادلہ خاص
یا عمومات حج سے معلوم نہین ہوسکتا جو ہم نیازمند این و آن ہون ۹

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است
شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

ربع مسکون کا

آباد زمین کو پہلے سات اقلیم پر بانٹ لیا تھا اب چار یا پانچ حصے پر تقسیم کیا ہی یورپ ایشیا
افریقیہ امریکہ اوشیانیا یورپ چھوٹا حصہ ہی سمت مغرب مین آشیا بڑا حصہ ہی سمت مشرق
مین رقبہ ان پانچون حصے کا چار کروڑ پچانوے لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہی یورپ مین
جو اوسکا پچاس لاکھ میل مربع ہی سولہ قوم کی سلطنت ہی انگلستان فرانس ہالینڈ بلجیم جرمنی
آسٹریا سوئیزرلینڈ اٹالی اسپین پرتگال ترک گریس جسکو یونان بھی کہتے ہین ڈنمارک
سویڈن ناروے روسیا یہ سب نصرانی ہین مگر ترک کہ مسلمان حنفی مذہب ہین سلطنت
ترکی شامل یورپ سمجھی جاتی ہی باقی ستائیس لاکھ دس ہزار میل مربع مین سلطنت نصاری ہی

زمین ایشیا

ایک کروڑ پچھتر میل مربع ہی مردم شماری اس سرزمین کی ستر کروڑ ہی منجملہ اوسکے سلطنت
ترکی چودہ لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی سلطنت ایران پانچ لاکھ میل مربع ہی یہان کے
باشندے شیعی مذہب ہین افغانستان کی زمین دو لاکھ میل مربع ہی یہ لوگ حنفی مذہب
ہین بلوچستان کی زمین ایک لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی یہ لوگ بھی مسلمان حنفی ہین تاتار
کی زمین جو روس کے ماتحت ہی پانچ لاکھ میل مربع ہی اسمین خیوا کوکن بھی شامل ہین

زمین ہند

پندرہ لاکھ میل مربع سمجھی جاتی ہی دس لاکھ میل مربع خالصہ انگریزی ہی پانچ لاکھ میل مربع
اون ریاستون کی ہی جو زر گورنمنٹ دیتے ہین ایک لاکھ اونکی ہی جو کچھ نہین دیتے جیسے
کشمیر نیپال بھوٹان مفوضہ قوم فرانس و پرتگال ہند مین ہندو مذہب بہت ہین انکے
سوا مسلمان عیسائی یہود پارسی بدھ نانک شاہی بھی رہتے ہین یہان کے اکثر عوام
حنفی مذہب تھے جب سے علم حدیث کا چرچا ہوا متبع روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین
تقلید کی برائی اکثر اہل اسلام کی سمجھ مین آگئی اہل حق مین اہل علم موجود ہین مقلدین ہند
مین کوئی سربرآوردہ نہین یہ ادب بات ہی کہ ع انچہ مردم میکنند بوزینہ ہم

چین

اسکو ایشیائی چین کہتے ہین یہ مربع میل سے پچیس لاکھ میل ہی یہان مذہب عام یہان کا بدھ ہی
اگرچہ قدرسے مسلمان عیسائی وغیرہ بھی بستے ہین رعایا اپنے راجہ کو گویا معبود حقیقی ہی سمجھا
کرتے ہے

جاپان

اس سلطنت کی زمین دو لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہی یہان کا راجہ بھی بدھ مذہب رکھتا ہی
رعایا تعظیم اسکی مثل معبود کے کرتی ہی

روس

یہ زمین چھپن لاکھ میل مربع ہی یہان عیسائی بہت ہین مسلمان بھی ہین بدھ مذہب والے بستے ہین

جزائر ایشیا کے

آٹھ لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی یہان بھی اسلام و بدھ کا رواج ہی حکومت مختلف اقوام کی ہی
ادنمین عیسائی بھی حاکم ہین غرضکہ کل ایشیا مین تینتیس لاکھ میل مربع تک حکومت اسلام کی ہی
چہتر لاکھ میل مربع مین مع ہند وغیرہ کے حکومت عیسوی ہی ستاون لاکھ ساٹھ ہزار میل
مین مذہب بدھ ہی اس حساب سے دنیا مین مسلمان کم کافر زیادہ ہین وقلیل من عبادی الشکور
پھر ان مسلمانون مین سنی کم بدعتی زیادہ ہین سنیون مین متقی تھوڑے فاسق زیادہ ہین متبعین
مین متبع کم غیر متبع بہت ہین

افریقیہ

اسکی زمین پیمود مین ایک کروڑ بیس لاکھ میل مربع ہی مجملہ اسکے پانچ حکومتین عیسائیون کی
ہین باقی زمین تصرف اسلام مین ہی مصر نیوبیا تونس ترابلی قیروان وغیرہ جیسے مراکش چوسا
اسی مین داخل ہین

امریکا

اسکا حصۂ جنوبی و شمالی بشمول جزائر ایک کروڑ بچاس لاکھ میل مربع ہی اسجگہہ کے باشندے
عیسائی شہری ہیں اسکو نئی دنیا کہتے ہین سنہ ۸۹۲ ہجری مین اسکا پتا نصاری کو لگا یہان سعد و مدارس
پائے گئے

اوشینیا

یہ چالیس لاکھ میل مربع ہی اسمین تین حصے ہین ملیشیا آسٹریلیا پولنیشیا ایک ثلث ملیشیا مین
اسلام ہی دو ثلث باقی مین مذہب بدھ حکومت عیسوی ہی بارہ لاکھ میل پر قبضۂ عیسوی ہی اٹھارہ لاکھ میل مربع پر قبضۂ
اسلام ہی دس لاکھ میل مربع پر قبضۂ مذہب بدھ ہی غرض کل زمین ہاتھ مین نصاری کے دو کروڑ بچیتر لاکھ دس
ہزار میل ہی بدھ کے ہاتھ مین ستر لاکھ ساٹھ ہزار ہی اسلام کے پاس ایک کروڑ باون لاکھ
نوے ہزار ہی کل عیسائی دنیا مین سینتیس کروڑ بچاس لاکھ ہین یہود ساٹھ لاکھ آبلی مذہب
ستارہ پرست بت پرست ستر کروڑ ہین مسلمان چھبیس کروڑ اسلام کے حاکم ایک سلطان روم
مین یہ اولاد عیسیٰ بن اسحق مین ہین یا خاندان ہلاکو مین دوسرے سلطان مراکش ہیں یہ عرب
ہین نسل عباسیہ میں تیسرے سلطان بورنو ہین انکا پایہ تخت [illegible] ہی وسط افریقیہ مین
واقع ہی یہ بھی عرب عباسیہ کہلاتے ہین ترکی ایران افغانستان جزائر ملیشیا یہ کچھ بڑے
سلطنتین نہین اسیطرح مصر تونس بخارا وغیرہ مثل ریاستہای ہند کے ماتحت ترکی و روس
وغیرہ ہے تمام عیسوی ساری دنیا مین پانچ ہین انگلستان روس جرمن فرانس آسٹریا جو حکومت
عیسوی اٹالی اسپین ان پانچ سے کم ہین باقی آٹھ حکومت مثل حکومت امیر کابل خان جو بتلا
وغیرہ کے ہین ان پندرہ اقوام کے اہم جنکے حاکم عیسائی ہین یہ عہد ہی کہ آیندہ ملک کو آپس مین
تقسیم نکرین کوئی کسی کا علاقہ مقبوضہ نلے مگر مقبوضۂ ہند و بدھ کا انکی بابت یہ قول قرار نہین
ہند مین جتنی ریاستین اسلام و کفر کی ہین سب سلطنت برٹش انڈیا کا الگ الگ عہدنامہ ہی
مگر پابندی اوسکی کما حقہ نہین رئیس مثل چاکر کے ہین بالکل مطیع سلطنت علاً انگریزی کو مثل گذشتہ کا
برتاو اپنے سختی کے ساتھہ ہی خصوصاً بعد غدر ہندوستان کے ۵

بدیوان ہیند از فریاد او   کہ باشد ز دیوان مگر داد او

چین و جاپان کا مذہب یہ ہی چین کا حاکم فسل مقل سے ہی چینیون کی صنعت و تجارت و تمدن
سلطنت بہت بڑی ہی ہنود کی سلطنت کسی جگہ باقی نہین جرمن و شام و روس و خراسان
و اطراف دنیا مین بطور رعایا تجارت کرتے ہین ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ دنیا مین
انتظام ملکی ذریعۂ قانون عقلی جاری ہی حدود مذہبی کسی اہل مذہب کی حکومت مین جاری نہین
یہانتک کہ حرمین شریفین مین بھی اعضا حدود و مسدود ہی انا للہ بلکہ اگر کوئی حاکم چاہے
کہ مین اپنے ملک مین حدود شرعی جاری کرون تو سب ملکر اوسکو مخرب سلطنت بلکہ درجے
کا باغی و مفسد قرار دیتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مہدی کے آنے عیسی علیہ السلام کے
اوترنے تک یہی ہنگامہ رہیگا جو کوئی بادشاہ کسی جگہ کا بڑا منتظم سمجھا جاتا ہے جب دیکھو تو
بدنظمی اوسکے ملک مین موجود ہی ممکن نہین کہ رعایا کو آفات چوری ڈکیتی رہزنی قتل و نہب سے
امن حاصل ہو حالانکہ سیکڑون بلکہ ہزارون عقلمند جمع ہوکر نئے قانون بناکر جاری کرتے
ہین مگر وہ قانون چند روز کے بعد مرمت طلب ہوجاتا ہی ہمیشہ انتظام سابق کی اصلاح
کرنا پڑتی ہی یہ وصف خاص انتظام اسلام ہی کا ہی کہ جسنے اوس قانون پر عمل کیا ملک اوسکا
عدل و انصاف سے بھر گیا شہر قصبے کانون اوس جگہ کے آباد ہوگئے پھر جب امام یا خلیفہ
سلطان کی غفلت سے اوسمین فتور آیا اوسیقدر انتظام اوسکا بگڑتا گیا خلفاء راشدین تا بنا
خلفاء عباسیہ مین جو خلائف پابند حدود و تعزیرات اسلامیہ رہی اونکو وہ ترقی حاصل ہوئی
کہ ساری دنیا مین اونکے نام کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا ہر اقلیم مین اسلام پہونچ گیا دنیا امن و
امان سے بھر گئی ظلم و جور کا نام خلق سے مٹ گیا جہنیون کی راہ پر اونکا رعب تھا ہزارون
کوس کی مسافت پر بادشاہان کفر اونسے ڈرتے تھے مطیع اسلام بنتے تھے جزیہ گذارتے
جب سے بعض خلفاء اسلام عیش و لذت مین پھنس گئے اہل علم کے کہنے پر نچلے غفلت مین
پڑ گئے پابندی حدود شرعیہ اونمین باقی نرہی تب ہی سے دولت اسلام کم ہونے لگی سلطنت دشمن

ضعف آگیا سلطنت جاتی رہی ہر طرف سے کفار نے غلبہ پایا متعصبین نے تصرف کیا حد ہو گئی
شنیعہ وہ قانون ہی جسکی تھوڑی پابندی کرنے سے غیر مسلمان دنیا کے حاکم ہو گئے خوش نظمی ہمیشہ اونکے
اس قانون میں کسی نسخ کی ضرورت نہیں ہوئی ترمیم کی حاجت پڑی جب راجہ بابو نے انتظام ملک اپنا موافق اوسکے
رکھا اوسکے ملک میں امن ہو گیا قوم سکھ کا حاکم رنجیت سنگھ چور کے ہاتھ کاٹ ڈالتا تھا
پھر کیا مقدور کہ اوسکے ملک میں کبھی چوری تو ہو کسی جگہ رجواڑون میں زانی کو قتل
کرتے ہین بھلا وہان کوئی زنا تو کرے استیصال جو بات اسلام کی جس کسی غیر ملت اسلام
نے لے لی اوسکا انتظام اچھا ہو گیا جسنے اوسکو چھوڑ دیا وہ بدنظم رہا اوسکے ملک میں چوری
رہزنی وغیرہ جرم موجود ہی حقوق عباد تلف ہین مال حلال نایاب ہی تیرہ سو برس
کا یہ قانون ہی کبھی ترمیم نہین ہوئی ایسے مقنن کے سچے پیغمبر ہونے مین جو شک کرے
اوس سے زیادہ کون نادان ہوگا اسلام مین جو قواعد ملکی و مالی ہین ہر قاعدہ اوسمین کا
واسطے نظم سلطنت کے کافی ہی ان ضوابط عالیہ کو چھوڑ کر جو کوئی چاہے کہ ہم انتظام ملک
بخوبی کر لین وہ عقل سے خالی ہی وہ کون سلطنت کفر ہی جسمین بعض انتظامات اسلامیہ
نام بدلکر نہین لیے گئے نام بدلنے سے کام نہین بدلتا اسلام ہی کا طفیل ہے کہ یہ دنیا حکام دنیا
کے پاس بدولت بعض انتظامات اسلامیہ کے ابتک باقی ہی ورنہ وہ بڑے بڑے بادشاہ امم
ماضیہ جنھون نے عمدہ عمدہ قانون ملک نکالے تھے سلطنت اونکی زائل ہو گئی مگر یہان تو تعلیمات
اسلام کو کسیقدر لیے ہوئے ہین اسلیے بسر ہوتی چلی جاتی ہی آپ جو روز بروز جور و ظلم
بڑھتا جاتا ہی جو جیئے گا وہ دیکھے گا کہ انجام اس کام کا کیا ہوا یہ عقل کدہر گئی یہ قانون کہان
رہ گئے یہ آلات حرب و ضرب کسطرح مارے مارے پھرتے ہین تقدیر کے آگے تدبیر بیسود ہوتی

بیان حوادث

سنہ ١٢٨٦ سے سنہ ١٢٨٧ ہجری تک سلاطین جرمن و فرانس کے باہم لڑائی ہوئی نپولین شاہ فرانس
ہار گیا تو لاکھ آدمی مارے گئے چار سو کروڑ ریال خرچہ جنگ فرانس کو دینا پڑا شہر پیرس

دارالامارۃ فرانس لٹ گیا نپولین مع ستر ہزار لشکر کے قید ہو گیا سنہ ۱۲۸۷ھ مین بزمانۂ سلطان
روم عبدالمجید خان روس سے لڑائی ہوئی سلطان نے فتح پائی روس نے اوسی دن سے
افسران ملکی وجنگی روم سے مخفی طور پر سازوباز کرنا اختیار کیا یہانتک کہ سنہ ۱۲۹۳ھ ۱۱ جمادی الاول
مطابق سنہ ۱۸۷۶ء ۴ جون کو سلطان عبدالعزیز خان کو قتل کرا دیا جسکی سزا مجرمون کو بعد تحقیق
کے سلطان عبدالحمید خان نے سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین دی پھر سنہ ۱۲۹۴ھ موافق سنہ ۱۸۷۷ء عیسوی مابین
سلطان مذکور لڑائی ہوئی جنگ پلونہ مین چھ لاکھ روسی مارے گئے عثمان پاشا نے اس
معرکہ مین بڑی بہادری ظاہر کی تین لاکھ آدمی ترک کے ضائع ہوئے ارکان واخوان سلطنت
روس سے ملگئے تھے سنہ ۱۲۹۶ھ مطابق سنہ ۱۸۷۹ء مین گورنمنٹ ہند نے کابل پر بمقابلۂ امیر شیر علیخان
پسر امیر دوست محمد خان مرحوم چڑھائی کی امیر شیر علیخان ابتداے حرب مین غائب ہو گئے سنا ہے
بیمار تھے مزار مین پہونچکر مر گئے یعقوب خان بیٹا اونکا قید ہو کر ہند مین آیا اب تک قید مین ہے
پانچہزار روپیہ ماہیانہ ملتا ہی کابل فتح ہو گیا مگر پھر سنہ ۱۲۹۷ھ مطابق سنہ ۱۸۸۰ء مین انگریزون نے کابل
سپرد عبدالرحمن خان کر دیا اس جنگ مین چالیس کروڑ روپیہ گورنمنٹ کا صرف ہوا اب بارہ لاکھ روپیہ سالانہ عبدالرحمن
خان کو علاوہ حکومت افغانستان خزانۂ ہند سے ملتا ہی سنہ ۱۲۹۸ھ مطابق سنہ ۱۸۸۱ء مین زولو سے لڑائی ہوئی
حاکم زولو قید ہو گیا حکومت قومی رہ گئی اسی سال ایک ایرانی نے جدہ مین شریف
مکہ کو جسکا نام حسین تھا قتل کر ڈالا وجہ اس قتل کی ابتک معلوم نہین ہوئی سنہ ۱۲۹۸ھ مطابق سنہ ۱۸۸۱ء
مین قوم نہلسٹ نے زار روس کو جسنے عبدالعزیز خان سلطان روم کو قتل کرایا تھا راہ چلتے ہوے
بم کے گولے سے ۱۳ ماہ جون ۱۶ رجب سنہ مذکور کو ہلاک کیا چاہ کندہ را چاہ در پیش ست

تو ہم شب را بسر کی میبری با ای شمع کم فرصت   گرفتم سوختی پروانۂ آتش بجانے را

اسی سال فرانس نے تونس پر چڑھائی کی اسلیے کہ تونس کے لٹیرے الجزایر مین آکر لوٹ مار کرتے
تھے تونس نے ہار کر عہدنامہ لکھدیا فرانس واپس آئے حاکم تونس کا لقب بے ہے مخفف
بیگ سنہ ۱۲۸۸ھ مین سلطان عبدالعزیز خان نے ملک تونس کا محصول حاکم تونس کو معاف

کرکے آزاد کر دیا تھا سنہ [illegible] میں زلزلے سے کوہ ارارات شق ہو گیا کہتے ہین جودی پہاڑ
جسپر کشتی نوح علیہ السلام ٹھہری تھی یہی پہاڑ ہی اس پہاڑ کے پتھر ٹوٹ کے گرے نیچے کی بستیان
تباہ ہو گئین اسی سال ملکۂ انگلنڈ نے ملک ترولو کو واپس دیا جب وہ اپنے دارالامارۃ مین
گیا رعایا نے اوسکو مار ڈالا اتنک سب رعایا وہان کی خود سر ہی سنہ ۱۲۹۹ مطابق ۱۸۸۲ء میں
بعلاقہ مصر فتنۂ عربی پاشا کا اوٹھا خدیو نے سلطنت برٹش سے مدد لیکر اوسکو شکست دی
اس ہنگامے مین اسکندریہ قتل و نہب و آتش زدگی گولہ باری سے بالکل برباد ہو گیا کچہ
عقدہ اس جنگ کا نہ کھلا اسی سال روس نے یہود کو اپنے ملک سے نکال دیا ہزارون کو
تہ تیغ کیا یہ سب نکلکر یا مین سلطنت روم کی آ گئی چھبیس لاکھ سے زیادہ یہود روس و جرمن
مین بستے تھے باقی چھبیس لاکھ ایشیای کوچک یعنی شام و خراسان کیطرف رہتے ہیں ۱۲۹۹
مطابق ۱۸۸۲ مین درمیان پیرا و چلی کے جو امریکہ کی دو سلطنتین ہین لڑائی ہوئی پیرو غالب
رہا اگرچہ آدمی بہت مارے گئے جنگی جہاز بہی تباہ ہوئے اسی سال ستارۂ عجوبہ نکلا اسکا
حال ترجمان وہابیہ مین بھی لکھا گیا ہی ۲۹ شعبان ۱۲۹۹ ۱۵ جولائی ۱۸۸۲ء سے وقت صبح صادق
جانب مشرق گوشۂ جنوب مین دیکھا گیا چھ مہینے تک متفرق وقتو نمین برابر نکلتا رہا ساری
دنیا نے دیکھا اسکو بعضون نے علامت تباہی عالم کہا اسلام مین ایک ایسا ستارہ مہدی
موعود کے زمانے سے پہلے نکلے گا اونکے آنے کی قریب نشانی ہو گا واللہ اعلم یہ وہی ستارہ
ہی یا اور کوئی اسی سال پشاور و سندہ مین ایک بڑا زلزلہ آیا مکانات و شہر ہل گئے بہت
ڈر پیدا ہوا پھر کراچی بندر مین یہ زلزلہ پایا گیا اسی سنہ مین اسٹریا کے حصۂ ہنگیری مین طغیان
طغیان دریای ڈینوب ہوا سارا ضلع بہ گیا جو بچے وہ بے گھر ہو گئے اونکو بذریعہ چندہ
کچہ مدد دیگئی ۱۸۸۳ء مطابق ۱۳۰۰ ہجری مین بنگالہ ہند مین مختلف جگہون پر آندہی آئی
پانی سخت برسا علاقہ بھاگلپور و مونگیر کے اکثر گاؤن ڈوب گئے چاٹگام کیطرف بھی اثر
اس طوفان کا پہونچا آخر شعبان سال مذکور مین عید کے دن سے دریای تاپتی کو جوش ہوا

بندر سورت علاقہ بمبئی مین تین دن تک سیلاب رہا اکثر شہر و قلعہ سورت کا پانی مین ڈوب گیا
دو ہزار گھر بہ گئے دس ہزار گھر تک برباد ہو گئے لاکھون روپیہ کا مال نقصان ہوا تار ڈاک
بند ہو گئی سڑک و پل ریلوے رک گئی مقام ہوشین مین جو بعلاقہ قندھار ہے سخت آندھی چلی
تو دوکاندار دوکانین چھوڑ کر بھاگ گئے تب لوگ وحشت مین آگئے یہ آندھی گویا قیامت کا نمونہ
تھا آخر رمضان مطابق آخر جولائی مین علاقہ نیپلس ملک اٹالی مین زلزلہ ہوا آواز خوفناک
سنی گئی ڈیڑھ ہزار آدمی مع شہر کسامک سولا زمین مین دھس گئے پانچہزار آدمی اطراف
شہر کے صدمۂ زلزلہ و آواز سے مرگئے اسکا نظیر دنیا مین کم بتلاتے ہین پھر ابتدائی اگست
مطابق ماہ رمضان مین علاقہ فاریو جزیرۂ اسپیا ملک اٹالی مین زلزلہ مع آواز مذکور کے
ہو بہا سیکڑون مکان گر گئے بہت جانون کا نقصان ہوا ماہ رجب مطابق جون سنہ مذکور
میں ایک تماشاگاہ شہر لندن مین مقرر ہوا تھا اطفال چہاردہ سالہ قریب دو ہزار کے اسمین
بلائے گئے آلۂ ڈینامائٹ یعنی آتش بازی کا تماشا تھا اسکی خبر جو لڑکون مین ہوئی گھبرا کر بھاگے
زیر مکان کی تنگی سے ۱۸۶ نفر آپسمین کچل کر مرگئے اسی سال ملکہ جزیرہ مڈیگاسکر جو بڑا اعظم افریقہ
مین ہے ہی مرگئے فرانس نے جلدی کرکے اس جزیرے کو لیلیا لڑائی مین گولہ باری سے بہت
نقصان مال و جان کا ہوا ماہ رجب سنہ۱۳۰۲ مین فرانس نے شاہ تمام صوبہ چین پر چڑھائی کی
باہم عہدنامہ ہو کر لڑائی بند ہو گئی اسی سال آخر ماہ شعبان مین بعلاقہ مصر و با کا زور رہا ستائیس
ہزار دوسو پچاس آدمی مصر و دیار مصر کے مرگئے ہند کیطرف سفر کی راہ بدل گئی ڈاک کی ڈونگی
میں جو جہاز ترنطینہ کی مدت زیادہ کر دیگئی ۲۳ رمضان سنہ۱۳۰۲ کو اتوار کے دن سہ پہر کو موضع
نزاکندہ علاقہ جوناگڈھ مین ایک سخت زلزلہ مشرق سے مغرب کیطرف چلتا معلوم ہوا فقط ایک گھر ایک
آدمی کو نقصان پہنچا وہ مرگیا اسی سال دو ماہ مین رعایائے ملک ہسپانیہ باغی ہو گئی اپنے بادشاہ
کو گرفتار کرلیا دوسرے بادشاہون نے فوج کشی کرکے باغیون کو دبایا شاہ کو چھوڑا دیا آخر
اگست سنہ۱۸۸۵ مطابق آخر شوال سنہ۱۳۰۲ ہجری کو ایک آگ کا گولا کیشو سے نکلی شہر انجرو سراک

تو سب باشندون کے جلگیا تقریباً تیس ہزار آدمی اوسکی شعلہ افشانی سے مرگئے اس آگ کا
اثر کل ہوا مین مغربیہ جزیرے مین تاباہ پہونچا بعد سنڈا مین جہین نقصان جہانکا ہوا جیسے جزیرہ جاوہ کو
اس آگ نے خاک مین ملادیا آسی سال ۸ ماہ مین اضلاع کردستان مالک ہنگیری علاقہ آسٹریا مین جو د
نے بغاوت کی فوج حاکم کو شکست دی بہت افسر فوجی مارے گئے ابتک یہ شعلہ گرم ہی ۲۰
شوال سنہ مذکور بنادر چین کے مکانات کو طغیانی دریا سے صدمہ عظیم پہونچا ۲ ربیع ثور کیلا
بنادر جنوبی ہند تک اوسکا اثر ہوا کراچی بندر کے باشندے شدت تلاطم سے ڈر کر جا بجا
بھاگ گئے پنجم ستمبر ۱۸۸۳ء مطابق ۲۰ شوال ۱۳۰۰ ہجری سے صبح و شام مشرق و مغرب کے کنارے
پر سرخی آسمان نمودار ہوئی چار ماہ کامل سے ابتک یہ سرخی موجود ہی کبھی بہت کبھی کم یورپ
و امریکہ و ہند کے منجم سکتے مین کوئی بڑا فساد ہوگا ایک گروہ امریکہ نے کہا یہ عیسی علیہ السلام
کے نزول کی علامت ہی یہ جماعت امریکہ سے ایلیا کو بانتظار مسیح چلے گئے اسلام مین پہلے
بھی کئی بار سرخی فلک دیکھی گئی ہی مگر یہ سرخی ایک علامت قرب ظہور مہدی علیہ السلام کہی
جاتی ہی بعض فلاسفہ یورپ نے کہا یہ سرخی دخان کوہ آتش فشان کی ہی جسنے ملک جاوا کو
خاک سیاہ کردیا ہی تیہ انکا محض خیال خام ہی غرہ ذیقعدہ ۱۳۰۰ کو وقت صبح سنگاپور و حسب
ملک برہما و ہند مین ایک بھاری زلزلہ آیا سوم ماہ مسطور کو کلکتہ مین ایک بجے دن کو زلزلہ محسوس
ہوا سوتے جاگ پڑے اوسی دن رات کو گیارہ بجے پھر دوسرا زلزلہ آیا یہ پہلے سے بھی زیادہ
سخت تھا مگر کچھ نقصان نہوا بعض مکان شق ہوگئے پنجم ذیقعدہ کو ایک شہر علاقہ ایران ملک
فارس مین گیارہ بجے رات کو زلزلہ آیا ایک گھنٹے تک رہا مکانات کو صدمہ پہونچا دوسرے دن
پھر تو سنہ سے پہلے سے زیادہ بھونچال ہوا ہشتم ذیقعدہ ۱۳۰۰ کو شہر کانکن ملک چین مین بلوا ہوا
بندر کو لوٹ لیا تجار یورپ وہان سے بھاگ آئے دہم ذیقعدہ کو مقام ... و مرکوی علاقہ جزیرہ
سماترا مین ایک آواز ہولناک سنائی دی جیسے بہت سی توپین یکبارگی سر کیجاوین تین شخص آدمی
اوسکی گبھراہٹ سے مرگئے سترہ ذیقعدہ کو ایک زلزلہ جزیرہ پینانگ مین وقت صبح آیا یہ

جزیرۂ چین کے علاقے مین بلک باٹا کو ہوا چار سیکنڈ تک محسوس رہا ۲۳ ماہ مذکور کو پھر کلکتہ
مین زلزلہ ہوا پانچ سیکنڈ تک رہا سوم دسمبر ۱۸۸۱ کو بارہ بجے پھر کلکتہ مین زلزلہ آیا ۵ سیکنڈ
رہا تاریخ مذکور کو یہ خبر آئی کہ بسمارک وزیر جرمن نے باتفاق اسٹریا و اٹلی وغیرہ یہ ارادہ کیا ہے
کہ یورپ مین جو امن قائم ہو تو سب سلاطین اپنی فوج جنگی تخفیف کر دین ہتھیار رکھ کے رکھدین
انتظام رعایا کے لیے کانگریس ہوا کرے جس سے فساد باہمی دور ہو سکتا ہی ۱۳ دسمبر کو جو اس
علاقہ یونان مین ایک بڑا زلزلہ آیا جس سے بہت لوگ ضائع ہو گئے مکانات گر پڑے ۱۵ دسمبر کو
مقام ارولی ضلع یونان مین زلزلہ آیا اسجگہ ایک ہزار آدمی مر گئے بیس ہزار آدمی بے گھر ہو گئے
شہر ویران ہو گیا ۲۷ دسمبر کو انیٹولیا علاقہ روم مین زلزلہ ہوا دو سو آدمی ضائع ہوئے ۱۱ دسمبر کو
بندر جبل الطارق ملک اسپین مین چار مرتبہ زلزلہ آیا سلخ محرم ۱۲۹۹ کو بمبئی مین زلزلہ معلوم ہوا ہمراہ اوسکے ایک شور بھی تھا
آٹھوین محرم کو ملک یورپ مین جابجا زلزلہ محسوس ہوا ۸ محرم کو جزیرہ اسپین علاقہ قسطنطنیہ مین زلزلہ ہوا لوگ ڈر گئے ۱۰
محرم کو مقام فوچو علاقہ چین مین شام کے باشندوں نے تین رات تک برابر بہت گہری سرخی آسمان پر دیکھی رات کو بھی
چین والے اسکو سبب خونریزی سام و مگر سرخ خیال کرتے ہین ۱۲ محرم کو مسٹر ... انکا مین ملنے عربی پاشا کی وقت
ملاقات رخصت ایک اسپیچ پڑھا جسکا خلاصہ یہ ہی ہمکو معلوم ہی کہ اسلامی حکومت ... درجے کی عدالت پر تھے
ہمارا اعتقاد ہی کہ پھر یہ حکومت اسلامی اوسی اگلی عدالت پر قائم ہو جاویگی انشاء اللہ تعالے
۲۳ محرم ۱۳۰۱ کو لشکر سودان اتباع محمد احمد نے فوج توفیق پاشا خدیو مصر کو سخت شکست دی اخبار نویس
انکو مہدی کاذب لکھتے ہین انکا غلغلہ اوس سرزمین مین ۱۲۹۸ ہجری سے ہو رہا ہی ۲۴ محرم
مسعد مین جو لڑائی ہوئی اوسمین دس ہزار آدمی سے زیادہ مارے گئے حکومت مصر کے متعلقے
مین عاجز نکلی سنا گیا ہی کہ اس شخص کو دعوی مہدویت کا نہین ہی آلسٹریٹڈ لندن نیوز
مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ع مین لکھا ہی محمد احمد نام مہدی سودان ملک ڈنگولا مین پیدا ہوا اوسکا باپ
نجار رہتا اوسنے بھی یہ پیشہ کیا ہی خرطوم کا نامین علم پڑہا خانقاہ مین طریقہ درویشی کو برتا کچھ دن
پہاڑ پر رہا ۱۸۸۱ء مین یکایک یہ بیان کیا کہ مجھکو الہام سے معلوم ہوا کہ مین مجدد دین اسلام ہون

اسلیے ہمکو چاہیے کہ تم سب اسلام کو حالت اولی پر لاوٴ ن عیسائی قوت جس جس قوم اسلام پر ہی اسکو اوٹھا کر آزاد ہی رہو ن اسی بنیاد پر سلطان ترک و خدیو مصر کی نسبت بھی انکا یہ قول ہی کہ یہ دونو اگر شرکت نصاری سے علحدہ ہو کر ترقی اسلام مین بدل کوشش کرینگے تو انسے کچھ بحث نہین ورنہ ان دونو کے مقابلے کا بھی خیال ہی دنیا بھر کے مسلمانون کو صحیح اسلام سکہانے کا قصد ہی انتہی ہر صدی پر ایک مجدد دین کا آنا تو مسلم ہی خواہ وہ تجدید بذریعہ سیف وسنان ہو یا بواسطہ اشاعت حدیث و قرآن یا بوسیلہ تصنیف و بیان اور خواہ وہ مجدد عرب مین ہو یا عجم مین یا دو تو جگہ اور ایک شخص ہو یا کئی شخص مہدی موعود بھی درحقیقت ایک مجدد دین ہونگے مگر قبول دعوی مہدویت ہر شخص سے نہین ہو سکتا یہ موقوف ہی وجود علامات صحیحہ پر نہ مجرد دعوی دہان پر بہر حال تا تحریر اس حال کے سب علاقہ سوڈان کا قبضہ اتباع محمد احمد مین آگیا ہے خواہ وہ مجدد ہو یا نہو ١٨٨٤ع ٢٤ فروری مطابق ٢٦ ربیع الآخر ١٣٠١ ہجری کو جو لڑائی دن پہر کے بیکر پاشا سے ہوئی اوسمین بیکر ہار گئے اڑہائی ہزار آدمی انکے مارے گئے پانچ میل تک فوج سوڈان نے تعقب کیا ملک سویڈن مین وقت شام جنوبی ہوا چلی بگولے اوٹھے بعد غروب سارا آسمان مثل انگارے کے لال ہو گیا ایک گھنٹے کے بعد وہ سرخی سمٹ کر بشکل ستارہ دمدار ظاہر ہوئی پھر وہ ستارہ ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگا اسی محرم مین یہ حادثہ دیکھا گیا ١٠ صفر ١٣٠١ کو دس بجے رات جنوب کیطرف بھوپال مین ایک خط لمبا چمکتا ہوا دیکھا گیا اس خط کے بیچ مین ایک تارا تھا پانچ منٹ کے بعد یہ خط سمٹ کر زاویہ ہو گیا پھر دائرے کیطرح بنگیا پھر غائب ہو گیا پنجم فروری ١٨٨٤ع کو مقام لبیڈا ضلع گوہلو ملک کاٹھیاوار مین ایک زلزلہ آیا آخر فروری ١٨٨٤ع شروع جمادی الاولی ١٣٠١ مین ایک شہر زلزلے سے ہل گیا اسی تاریخ مین بمقام اکیاب ملک بنگالہ بھونچال ہوا کچھ مکان گر گئے یکم مارچ ١٨٨٤ع مطابق دوم جمادی الاولی ١٣٠١ کو جنرل گراہم پاشا نے فوج انگریزی لیکر ترنکٹا مین لشکر سوڈان کو شکست دی ١٣ مارچ ١٨٨٤ع مطابق ١٤ جمادی الاولی پھر گراہم نے بمقابلہ عثمان دگنا ١٢ میل پر سواکن سے جا کر مقابلہ کیا اسمین دو ہزار

سوڈان کام مین آئے ۱۰ فروری سنہ ۱۸۸۴ء مطابق ۱۹ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ھ جنرل گارڈن فرستادۂ
انگلستان خرطوم مین گئے امن وصلح کا اشتہار دیا ابتک بخوبی کامیاب نہیں ہوئے ۱۲ جمادی الاولے
مطابق ۴ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء مابین خرطوم وقاہرہ [illegible] نے شورش کی تار برقی کو توڑ دیا اسی مہینے مین
فرانس نے قلعہ ٹانکن جو چین کا ایک بڑا صوبہ ہی فتح کر لیا آج کل جو یورپ مین سوڈان سے لڑائی ہی
بنام جہاد مدد دی خدیو مصر چڑہائی کرتے ہین دل کا حال خدا ہی کو معلوم ہی ۵ جمادی الاخرہ کو
بمقام اسلام آباد عرف چاٹگام ملک بنگالہ ایک بڑا تارہ جانب مغرب سے ٹوٹ کر مشرق تک آیا ایک
آواز ہولناک سنی گئی اسی تاریخ بمقام بیرونده علاقہ بھوپال بسمت جنوب مین مغرب کیطرف
ایک تارا ٹوٹ کر جانب زمین آیا چاند کیسی روشنی ہوگئی گھرون کے اندر وہ روشنی دیکھی گئی
دو منٹ کے بعد پھٹ تو ایک گڑگڑاہٹ ہوئی پھر ایک آواز بڑے زور شور کی توپ کی طرح
سنی گئی لوگ اس روشنی و آواز سے سہم گئے ۱۲ جمادی الاولی کو یہ خبر بذریعہ تھانہ دار ریاست مین پہنچی

تنبیہ

سیوطی نے کشف الصلصلہ عن حقیقۃ الزلزلہ مین لکھا ہی ابن عباس نے کہا اللہ نے ایک پہاڑ بنایا
جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہی اوسکو قاف کہتے ہین اوسکی رگین اوس صخرہ سے ملی ہین جسپر یہ
زمین ہی جب اللہ چاہتا ہی کہ کسی قریہ کو ہلا دے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہی جو رگ اس قریہ سے
ملی ہوتی ہی وہ اوسکو ہلا دیتا ہی اسی سبب سے ایک قریہ ہل جاتا ہی نہ دوسرا یہ روایت ابن حبان
کی ہی کتاب العظمہ مین مفسرین سے کہا پہلا زلزلہ جو زمین مین ہوا وقت قتل ہابیل کے ہاتھ سے
قابیل کے ہوا سات دن تک زمین کانپا کی جب آدمی بہت برے کام کرتے ہین تو اللہ زلزلہ ڈرانے انکو
بھیجتا ہی یہ زلزلہ علامات قیامت سے ہی قرآن پاک مین آیا ہی هو القادر علی ان یبعث
علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم مجاہد نے کہا مراد عذاب فوق سے چنگھاڑ
پتھر ہوا ہی عذاب تحت سے رجفہ یعنی زلزلہ وخسف یعنی زمین مین دہس جانا ہی یہ دونو عذاب
اہل تکذیب کے لیے ہین انتہی اس آیت سے آفات سماوی وارضی دونو کا ثبوت ہی عائشہ

کی حدیث مین ہی جب لوگ زنا کو حلال کر لیتے ہین شراب پیتے ہین باجے بجاتے ہین اسوقت
آسمان پر غیرت آتی ہی زمین سے فرماتا ہی زلزلہ کر اگر توبہ کی باز رہے تو خیر ورنہ زمین کو
اونپر ڈہا دیتا ہی اسکو حاکم نے صحیح کہا ترمذی میں ابی ہریرہ سے مرفوعا آیا ہی کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ فیئ کو دولت امانت کو لوٹ سمجھ لین علم ایسے
لیے نہ سیکھین مرد اپنی جورو کی فرمانبرداری کرے ماں کی نافرمانی یار کو پاس بٹھائے باپ کو
دستہ بتائے مسجدون مین آوازین ظاہر ہون قبیلے کا سردار فاسق ہو قوم کا افسر ذلیل
ہو مرد کی عزت ڈر سے اوسکے شر کی کیجاوے گانے والیان باجے ظاہر ہون شراب پی جاوے
پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو اسوقت تم منتظر رہو لال آندہی ایک شے زلزلے
کی جو لگاتار آویگا جیسے ہار کی لڑی ٹوٹ جاوے دانے لگاتار گرنے لگین اس حدیث مین
خبر دی ہی کثرت زلازل و ریاح سے اس حدیث کا مصداق بخوبی موجود ہی رافضیون نے
اگلی امت پر لعنت کی اب مقلد لوگ بھی اہل حدیث پر جو سلف صالح اس امت کے ہین لعن
طعن کرنے لگے مذہب کی تقلید کو حق اتباع سنت کو باطل سمجہنے لگے شوہر جورو کے ساتھ
اولاد کو ماں باپ سے دشمنی یارون سے دوستی ہی کمینے سردار ہین شریعت ذلیل و خوار ہی
گانے بجانے شراب پینے زنا کرنے کا جیسا کچھ رواج ہی سبکو معلوم ہی بدمعاشون کے ڈر سے
اہل صلاح اونکی خوشامد کرتے ہین مسجدون مین جھگڑا ادہر ادہر کی خبرین کہتے سنتے ہین اس سے
پایا جاتا ہی کہ اب قیامت لگ بھگ آگئی صبح شام ہی ٹلتے سے ع اگر ماند شبی ماند شبی
دیگر نمی ماند ۔ ابونعیم نے حلیہ مین عطاء خراسانی سے روایت کیا ہی کہ جب پانچ باتین ہونگی
تو پانچ آفتین آوینگی سود کہانے سے خسف و زلزلہ آتا ہی حکام کی خیانت کرنے سے مینہ تھوڑا
برستا ہی زنا ہونے سے وبا آتی ہی زکوۃ نہ دینے سے مویشی مرتے ہین اہل ذمہ پر تعدی کرنے سے بدولتی
ہوتا ہی ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا فاحشہ ظاہر ہونے پر رجفہ ہوتا ہی حاکم کے جور کرنے سے
قحط پڑتا ہی اہل ذمہ پر زیادتی کرنے سے دشمن غالب آجاتا ہی اسکو دیلمی نے مسند الفردوس مین

مین روایت کیا ہی ترمذی نے ابو ہریرہ سے نقل ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
قیامت نہ آویگی یہانتک کہ علم قبض کر لیا جاوے زلزلے بہت ہون زمانہ کم ہو جاوے یعنی
رات دن چھوٹے ہون فتنے ظاہر ہون قتل بہت ہو حاکم کے نزدیک حدیث مرفوع عبادہ بن
صامت مین قذف وخسف ورجف کو علامت بلا کا امت کہا ہی حدیث عبد اللہ بن حوالہ
مین زلزلۂ ارض مقدس کو علامت قرب زلازل وبلایا ودیگر امور عظام بتایا ہی اسکو بیہقی وحاکم
نے مرفوعاً روایت کیا ہی حدیث ابی موسی مین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسمت
میری امت کا عذاب دنیا مین یہی قتل وزلزلے وفتنے ٹھہرایا ہی اسکو ابی داؤد نے روایت
کیا حاکم نے صحیح کہا ہی احمد ونسائی ودارمی کے نزدیک سلمہ بن نفیل سکونی سے مرفوعاً روایت
ہی کہ قیامت سے پہلے سخت مری پڑیگی اس بیچ مین زلزلون کے سال ہونگے اس حدیث کو
حاکم نے صحیح کہا پھر ابن عمرو سے مرفوعاً یون روایت کیا کہ زمین تمکو لیکر جھکے گی جو مرا سو مرا جو
بچا سو بچا پچھلے لوگ اس امت کے رجفت مین پھنسینگے اگر توبہ کی اللہ قبول کریگا اگر پھر وہی
کام کیا تو پھر وہی رجفت وقذف وحرق ومسخ وخسف وصواعق ہوگا قرطبی نے تذکرہ مین
حذیفہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ ویرانی مصر کی نیل کی خشکی سے ویرانی حبشہ کی رجفہ سے
ویرانی عراق کی قحط سے ہوگی جب زلزلہ ہو تو وعظ کہنا نماز پڑھنا تقرب بوجوہ بر کرنا مستحب ہی
ابن ابی شیبہ نے مصنف مین شہر سے روایت کیا ہی کہ زلزلہ آیا مدینے مین عہد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اللہ تعالی تمسے رجوع کرنا مانگتا ہی طرف اپنی مرضی کے سو تم رجوع
کرو تائب ہو صفیہ بنت ابی عبید نے کہا زلزلہ کیا زمین نے بعہد عمر یہانتک کہ لڑ بھڑ گئی
گھر عمر نے خطبہ پڑھا کہا تمنے کوئی بدعت نکالی ہی جلدی کی ہی اب اگر پھر یہ زلزلہ ہوا تو مین تمہارے
بیچ مین سے نکلکر چلا جاؤنگا اسکو ابن ابی شیبہ وبیہقی نے سنن مین روایت کیا ہی معلوم ہوا
کہ احداث وابتداع موجب زلزلہ ہی اب جو سنت بدعت ہو گئی اور بدعت سنت ٹھہری
اسلیے زلزلے بھی بہت آنے لگے علی بن ابی طالب نے زلزلے مین چھ رکعات چار سجدات

مین پنچ رکعات دو سجدے سے ایک رکعت مین پڑھے اسکو شافعی نے ام مین روایت کیا اور
کہا کہ اگر یہ حدیث علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاوے تو مین بھی اسکا قائل ہونگا بیہقی نے اسکو
سنن مین روایت کرکے کہا یہ حدیث ثابت ہی ابن عباس سے ابن ابی شیبہ نے طریق عبد اللہ
بن حارث سے روایت کیا کہ ابن عباس نے زلزلے مین چار سجدات کیے جنمین چھ بار رکوع کیا
یہ نماز جماعت سے پڑھی عبد اللہ بن حارث نے کہا ایک رات زمین ہلی ۔ لز لہ کیا ابن عباس
نے کہا مین نہین جانتا کتنے بھی پایا جو مینے پایا یعنے زمین کا لرزہ کرنا کہا ہان ہمنے بھی ۔ پھر
صبح کو نکلے نماز پڑھائی طاق تکبیرین کہین چھ رکوع چار سجدے کیے اسکو سعید بن منصور نے
سنن مین روایت کیا ہی بیہقی کے پاس ابن حارث کی روایت سے یون آیا ہی کہ ابن عباس
نے نماز زلزلہ بصرے مین پڑھی لنبا قیام کیا پھر رکوع مین گئے پھر سر اوٹھایا دیر تک کھڑے
رہے پھر رکوع کیا پھر سر اوٹھایا لنبا قنوت کیا پھر رکوع و سجدہ کیا پھر دوسری رکعت پڑھی
مثل پہلی رکعت کے سو یہ نماز چھ رکعات چار سجدات کی ہوئی پھر کہا ھکذا صلوۃ
الآیات ابن ابی شیبہ کی روایت مین عائشہ سے بسند صحیح یون آیا ہی قالت صلوۃ
الآیات ست رکعات فی اربع سجدات ابن مسعود نے کہا جب تم آسمان سے کوئی
بات سنو تو نماز پڑھو اخرجہ البیہقی علقمہ نے کہا جب تم آفاق سماء سے ڈرو تو نماز پڑھو
اخرجہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن منصور ابن ابی سروعہ نے کہا لوگ کسوف شمس
یا قمر یا کسی چیز سے گھبرائے تو شعبی نے کہا علیکم بالمسجد فانہ من السنۃ اخرجہ ابن
ابی شیبۃ ابو داود و بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہی آنحضرت نے فرمایا جب دیکھو
تم کوئی نشانی تو سجدہ کرو طبرانی کے پاس سمرہ بن جندب سے مرفوعاً مروی ہی کہ جب دیکھو تم
کوئی آیت خدا کی تو ذکر اللہ کرو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ذکر کیا ہی کہ شام مین زلزلہ
ہوا عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ پیر کے دن فلان مہینے مین باہر نکلو اور جو کوئی تم مین صدقہ
دے سکے وہ صدقہ نکالے اسلیے کہ خدا نے کہا ہی قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی

نووی نے شرح مہذب مین لکھا ہی کہ شافعی نے کہا اصح یہ ہی کہ سوای کسوف کے اور نشانیان
مین جیسے زلازل صواعق ظلمت ریاح شدیدہ وغیرہ مین نماز جماعت سے نہین ہی بلکہ اکیلا
نماز پڑھے یہ تو اونکی نص ہی لیکن شافعیہ کا اتفاق اس بات پر ہی کہ تنہا نماز پڑھے دعا و تضرع
کرے تاکہ غافل نہ ہووے شافعی نے کہا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ زلزلے مین جماعت
سے نماز پڑھے سو یہ حدیث اگر صحیح ہو تو مین بھی اوسکا قائل ہون اسلیے بعض شافعیہ نے کہا
کہ یہ ایک قول آخر ہی خاص زلزلے مین اور بعض نے کہا عام ہی سب آیات مین نووی
کہتے ہین کہ یہ اثر علی سے ثابت نہین اگر ثابت ہو تو محمول ہی نماز منفرد پر اسیطرح علی سے
دوسری روایت مین آیا ہی انتہی سیوطی نے کہا قاعدے کے موافق یہ بات ہی کہ اس نماز مین
دن کو چپکے پڑھے رات کو چلا کے یہ تصریح نہین آئی کہ خطبہ بھی پڑھے مگر آنحضرت نے وعظ فرمایا
اور کہا ان ربکم یستعتبکم فاعتبوہ ہان اگر امام اعظم کے لیے خاص خطبے کو مستحب لکھا ہووے
تو کچھ دور نہین ہی اسی پر حدیث و اثر محمول ہی زلزلے مین عتق بھی آیا ہی چنانچہ حدیث حاکم
مین گذر چکا اور تصدق کو قیاس کیا ہی صدقہ کسوف پر اور دعا و تضرع تو منصوص ہی منجملہ اذکار
کے تسبیح کرنا موکد تر ہی کیونکہ تسبیح و ذکر سے عذاب اوٹھ جاتا ہی تکبیر کہنا قیاس کیا گیا ہی استحباب
تکبیر پر وقت رویت حریق کے آگ لگنے مین تکبیر کہنے کا حکم آیا ہی اسیطرح آنحضرت پر درود
بھیجنا کہ اس سے ہر بلا دور ہر آفت زائل ہوتی ہی اسکو سارے دین دنیا کے کامو مین دخل ہی
فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی کہ اگر گھر مین ہو اور زلزلہ آوے تو باہر نکل جاوے اسلیے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہدف مائل پر گذرے جلدی سے چلے کسی نے کہا کیا آپ قضاء الہی
سے بھاگتے ہین فرمایا میرا بھاگنا اللہ کی قضا سے یہ بھی ایک قضاء الہی ہی انتہی اس حدیث کی سند
دیکھنا چاہیے کیسی ہی شعیب علیہ السلام کی قوم اسی زلزلے سے ہلاک ہو گئی قال تعالی فاخذتہم
الرجفۃ فاصبحوا فی دارہم جاثمین اسحق بن بشیر نے کتاب المبتدی مین اور ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ جبریل علیہ السلام اوترے اور اوس قوم پر کھڑے ہوکر

ایک تیغ ماری جس سے زمین پہاڑ ہل گئی انگلی یا نین بدن سے نکل گئین یہی مراد ہی اس
آیت سے قریب ہین بکارنے وقصیات مین لکھا ہی کعب احبار سے کہا جسدن ابراہیم علیہ
السلام نے اپنے بیٹے کو باندہ کر چھری ڈالا کہ اوسکو ذبح کرین آسمان کا رنگ بدل گیا
زمین پھٹ گئی پہاڑ و زمین زلزلہ ہوا جب چھری گلے پر رکھی عرش ہلگیا کرسی کو جنبش ہو گئی
زمین آسمان پہاڑ نے اپنے رب سے شکوہ کیا سورج اپنی جگہہ سے گر گیا فرشتون نے تعجب سے
دیکھکر کہا اگر اللہ کو کسی کا خلیل بنانا پہونچتا تو یہ بندہ لائق خلیل بنانے کے ہی اوسدن سے
اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا آسمان مین پکار دیا گیا یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا
اسحق یا اسمعیل کا فدیہ ذبح عظیم ٹھہرا

بیان زلازل واقعہ در اسلام

گذر چکا کہ زلزلہ عہد رسول خدا و عہد عمر و عہد علی مین آیا اوسوقت ابن عباس یا میر کوفہ سے
طرف سے علی کے یہ زلزلہ آیا اسلیے کہ وہان کے لوگ سود کہاتے تھے عہد امیہ مین عبدالملک
مین زلزلے آئے چالیس دن تک ٹھہرے یہ واقعہ حدود دوشنبہ مین ہوا اسکو قضاعی نے
تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی بعض نے کہا شام مین ۹۸ھ مین آیا عمر بن عبدالعزیز کے وقت مین
زلزلہ شام مین ہوا ۱۸۰ھ عہد رشید مین زلزلہ مصر مین آیا اسکندریہ کا قبہ گر گیا پہر ۲۰۳ھ
مین بعہد مامون خراسان مین زلزلہ آیا ستر دن تک رہا بہت سے گھر گر گئے ۲۳۳ھ مین بعہد
متوکل دمشق مین زلزلہ ہوا بہت سے گھر ڈہے گئے بہت آدمی دبکر مر گئے وہان سے انطاکیہ
پہونچا اوسکو ڈہایا جزیرے تک گیا اوسکو ویران کیا موصل مین پہونچا بہت لوگ ہلاک ہو گئے
کہا ہی پچاس ہزار آدمی مر گئے ۲۴۲ھ مین پہر دوسرا زلزلہ بعہد متوکل آیا شبابہ مین لکہا ہی کہ
اسمین کچہ اوپر چالیس ہزار آدمی ضایع ہوئے آدہا شہر دامغان ڈہے گیا یہ سخت زلزلہ تہا نیشاپور
وجرجان ونیشاپور وطبرستان واصفہان تک پہونچا پہاڑ گر پڑے زمین پھٹ گئی ایک پہاڑ
یمن مین تھا ایک کہیت والون کی زمین سے سرک کر دوسرے مزارعین کی زمین پر جا ٹھہرا

حلب مین ایک سفید پرندہ رمضان مین چلایا یا معشر الناس اتقوا اللہ اللہ اللہ چالیس بار
آواز سے پھر اوڑ گیا دوسرے دن آکر پھر اسیطرح بولا ڈاک مین یہ خبر آئی پانسو آدمی نے اس
آواز کو سنا ۲۴۲ھ مین بعہد متوکل اس کثرت سے زلزلے آئے کہ سیکڑون شہر قلعے پل ویران ہوگئے
انطاکیہ کا ایک پہاڑ دریا مین ٹوٹکر گر پڑا آسمان سے ہولناک آوازین سنائی دین مصر مین
بھونچال ہوا بلبیس والون نے مصر کیطرف سے ایک بڑی چنگھاڑ سنی جس سے بہت آدمی
یہان کے مرگئے شہرین کہ معظمہ کی زمین مین دب گئین خلافت معتمد مین بعد ۲۶۱ھ کے عراق
مین زلزلے آوازین ہوئین ٹیلون کے نیچے ہزارہا آدمی دب کر مرگئے ۲۸۰ھ مین بعہد معتضد
ماہ شوال مین ورج گہن ہوا ساری دنیا مین اندہیرا عصر تک رہا کالی آندہی آئی تین رات تک
رہی اوسکے پیچھے زلزلہ عظیم ہوا جس سے اکثر شہر برباد ہوگئے ڈیڑہ لاکھ آدمی نیچے سے ڈھیر کے
نکالے گئے ۲۹۰ھ مین بعہد خلافت مکتفی بغداد مین ایک سخت بھونچال ہوا بصرے مین آندہی
آئی جس سے اکثر درخت جڑ سے اوکھڑ گئے ۳۴۴ھ مین بعہد مطیع مصر مین ایک زلزلہ عظیم آیا بہت
گھر گرگئے تین گھنٹے تک رہا لوگ ڈر کر دعا وزاری کرنے لگے ۳۴۶ھ مین بمقام ری و نواحی ری
بڑے بڑے زلزلے آئے شہر طالقان دہس گیا ڈیڑہ سو گاؤن ری کے مخسوف ہوگئی ایک پہاڑ بھی ٹوٹ پڑا ایک قریہ اپنے
آسمان زمین کے بیچ دوپہر تک معلق رہا پھر گرکر دہس گیا زمین پھٹ گئی بڑے بڑے غار پڑگئے اون مین سے بدبودار پانی بہا ایک
ٹڈا دہوان نکلا ھکذا نقل ابن الجوزی ۴۳۴ھ مین پھر زلزلون کا عود ہوا قم و حلوان و جبال کیطرف ایک خاص عظیم تک
ہوگئی ۴۳۴ھ مین بعہد قائم بامر اللہ تبریز مین زلزلہ عظیم آیا جس سے شہر اوجاڑ ہوگیا پانی کوؤن کے سرون سے باہر آ
پچیس ہزار آدمی اس جگہ کے مرگئے ۴۶۰ھ مین بدہ کی رات پانچوین رمضان کو ایک بڑا زلزلہ اندر قزوین
کے ہوا ایک سال کامل تک بار بار آتا تھا قالہ الرافعي في كتابه الذي صنفه في
اخبار قزوین سیوطی نے کہا هذا الكتاب عزيز الوجود وقفت منه على كراسين لا غيرها
خلافت مسترشد مین بعہد ۵۱۵ھ کے کئی بار بغداد مین زلزلہ ہوا ہر روز پانچ یا چہ بار آتا تھا
لوگ استغاثہ کرتے بیس دن تک برابر آیا کیا ذکرہ ابن الجوزي ۵۳۲ھ مین بعہد مقتفی

زلزلۂ عظیم دس فرسخ تک آیا بہت خلق ہلاک ہو گئی پھر بحیرہ خسف ہو گیا شہر کی جگہ کالا پانی
ہو گیا ۴۲۵ھ میں ایک بڑا زلزلہ آیا جسنے بغداد کو ہلا دیا دس بار آیا حلوان میں ایک پہاڑ
ٹوٹ کے گر پڑا ایک عالم قوم ترکان کا ہلاک ہو گیا ۴۶۰ھ میں بحیرہ بغداد میں زلزلہ ہوا ۵۱۵ھ
میں حماۃ و شیراز میں بھونچال آیا دونو کو ویران کر گیا ۵۹۳ھ میں بعہد ناصر پالبد ایک تارا
بہت بڑا ٹوٹا جسکی آواز سے سب ڈر گئے گھر ہل گئے لوگ چلانے دعا کرنے لگے ۵۹۷ھ میں
پھر ایک زلزلۂ کبریٰ مصر و شام و جزیرے کیطرف آیا بہت سے مکانات قلعے برباد ہو گئے
اعمال بصرے کا ایک قریہ خسف ہو گیا ۶۵۴ھ میں مدینۂ نبویہ میں زلزلہ ہوا اوسکے بعد آگ
نکلی ۷۰۲ھ میں بعہد مستکفی و سلطنت ناصر محمد بن قلاوون مصر و شام میں زلزلۂ عظیم آیا ایک
جہان دب کر مر گیا ۷۲۰ھ میں پھر ایک بڑا بھونچال ہوا سیوطی نے کہا رأیت ذلک مکتوبا
علے ظہر کتاب ولم یعیں بای مکان کان ۷۲۲ھ میں بعہد معتضد شہر زرکان میں زلزلہ
ہوا ایک عالم اوسکے سبب سے فنا ہو گیا ذریعۂ ڈاک یہ خبر آئی ۸۲۲ھ میں بزمانہ اشرف
برسبائی زلزلۂ لطیف قاہرہ میں آیا ۸۳۱ھ میں پھر اندر مصر کے ایک زلزلۂ لطیف وقت شب
واقع ہوا ۸۶۳ھ میں اتوار کے دن تاریخ ہفدہم بعد عصر ایک سخت زلزلہ ہوا جسکے سبب سے
سارے زمین و گھر ہل گئے نصف درجے سے کم تھا مدرسۂ صالحیہ کا منارہ قاضی القضاۃ
حنفیہ پر گر پڑا یہ اوسکے نیچے مر گئے انّا للہ انتہی ۱۵۰۹ء میں ۱۴ ماہ ایلول کو قسطنطنیہ میں زلزلہ
آیا ایک ہزار ستر گھر ایک سو نو مسجدیں گر گئیں محل سلطان کا ایک ٹکڑا گر پڑا پینتالیس دن
تک یہ زلزلہ رہا ۱۶۶۸ء میں پھر اسلامبول میں زلزلہ آیا چالیس دن تک ٹھہرا مال و جان کا
بہت نقصان ہوا ۱۷۰۱ء میں متواتر زلزلے ملک روم میں آئے کئی شہر تباہ ہو گئے پہاڑ پھٹ
گئے پھر مرض طاعون ہوا ہزاروں آدمی کی جان گئی برف پڑا چرندے پرندے آدمی برباد
ہو گئے بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں یہ آدمی تبریان
تھا شعبدہ فن میں بڑی دستگاہ رکھتا تھا بہت یہود و نصاریٰ اوسکے پاس جمع ہو گئے وہ اوسکے

حاکم نے اوسکو گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ کر استنبول میں آیا احمد پاشا وزیر سلطان محمود خان ثانی نے اوسکو پکڑا آخر مسلمان ہوگیا اسیطرح ایک آدمی نے دعوی مہدی ہونے کا کیا وہ قتل کیا گیا اسیطرح اس سال اخیر صد سیزدہم و آغاز سال صد چہار دہم ہجری مین بہت سے زلزلے بلاد مختلفہ میں ظاہر ہوئے آیات ارضی و سماوی و آفات کونی و مکانی بکثرت واقع ہوئے یہ سب آفات و آیات و زلازل علامت قرب قیامت ہین بنی آدم نے آج کل وہ کام مختیار کئے ہین کہ زلزلہ و آتشباری تو کیا ہی اگر نفخ صور کا غلغلہ ابھی سے ہو تو کچھ دور نہین ہی ست

زیادہ مست دل سنطر کو بیقرار کردہ   زمین نہ لوٹ دی اکدن یہ زلزلہ دکا

الا اسم وجہنا

بقاء اسلام تا قیام ساعت

اگلے زمانے مین پیغمبر قوم خاص کے لیے آتے تھے توحید و حسن عمل کی طرف بلاتے تھے جب مانا وہ اچھا رہا جسنے نمانا اوس پر عذاب آیا ایک وقت مین چند نبی ہوتے تھے کبھی ایک زمانے مین ایک نبی ایک ہی شہر والون کیطرف آتا تھا آدم علیہ السلام سے لیکر تا عیسی علیہ السلام یہی طریقہ رہا ایک طرف تو کارخانہ نبوت کا جاری تھا اسمین کبھی زمانہ فترت بھی بیچ میں آ جاتا تھا کم یا زیادہ دوسری طرف ہنگامہ سلطنت کا قائم تھا اکثر حاکم دنیا کے کافر تھے سوا داؤد و سلیمان علیہما السلام کے یا الا ماشاء اللہ حکومت متفرق تھی کبھی ایک اقلیم کی کبھی دو اقلیم کی کبھی ایک قطر کی کبھی دو قطر کی پھر کبھی ایسا بھی ہوگیا کہ بعض بادشاہ کسے فسق ہو من جیسا کہ وساوس دنیا پر چھنکر یا پیغمبر علیہم السلام کو کبھی کسی قوم نے ناحق کبھی کوک نے قتل کیا جب اس جہان فانی مین اسلام آیا جو پرانا دین سارے پیغمبرون کا آدم سے تا عیسی علیہم السلام ہی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ملت کے لقب اسلام کا بخشا اوسوقت حکومت مجوس کی اکثر ممالک و مدائن مین باقی تھی پھر اللہ تعالی نے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کو غلبہ بخشا یہ غلبہ کسی جگہہ ارشاد زبانی سے ہوا کسی جگہہ تالیف سے کسی جگہہ زور تلوار سے بعض لوگ مسلمان ہوگئے اونکا ایک باقی رہا

کسی نے جزیہ دینا قبول کیا اور کسی نے صلح ہو گئی بعضی لڑ پڑے اونکی شکست ہوئی غرضکہ بتدریج
دین اسلام ربع مسکون میں پہونچ گیا سارا ملک ہاتھ پر عرب کے فتح ہوا جسکے نصیب میں ایمان
لکھا تھا وہ مسلمان ہو گیا جو بدبخت تھا وہ اپنے کفر یا نفاق پر جا رہا کسی نے چھپکے چھپکے اسلام
کی بیخ کنی پردہ مذہب میں چاہی جیسے ابن سبا یہودی نے کسی نے کھلم کھلا مقابلہ کیا مگر غلبہ
اسلام ہی کو ہر جگہہ رہا حتی کہ سارے ملوک ارض مطیع اسلام ہوئے یہ غلبہ آخر زمانہ خلفاء
عباسیہ تک ابھار رہا جب سے سلطنت بغداد ڈوب گئی اسلام میں سخت غربت آگئی کیونکہ مسلمین
گھن لگ گیا گھر گھر میں ہوس پیدا ہو گئی محبت دنیا و کراہت موت سے یہاں تک نوبت پہونچی
کہ اکثر ملک کے حاکم غیر مسلمان ہو گئے اب وہ وقت آیا کہ اعداء اسلام اس تدبیر میں ہیں کہ اسلام کا اسم صفحۂ دنیا
پر باقی نہ رہے چھوٹی موٹی حکومت یا سلطنت یا ریاست کا کیا ذکر ہے انکی نظر میں تو سارے
مسلمان کوئی ہوں کہیں ہوں سب سے زیادہ کھٹکتے ہیں جسکا باقی رکھنا خاص انکا منافی سیاست کے
مد نظر ہی سیکڑوں ہزاروں حیلے و فریب مخفی و ظاہر اس کام کے لیے برتے جاتے ہیں ہمنے
مانا کہ مجوس کی طرح ساری دنیا میں حکومت کفر کی پھر دوبارہ ہو جاوے لیکن اس سے کچھ دین
و اسلام باطل نہیں ہو سکتا جب پارسی ملوک تمام کرۂ ارض کے تھے تب کیا اتباع انبیاء دنیا
میں موجود نہ تھے گو تھوڑے ہی ہوں کیا قیصریہ و کسرویہ نے کیا کچھہ واسطے بقاء سلطنت قومی کے
تدبیر نکی ہو گی پھر آخر کو انھین کی سلطنت زائل ہو گئی وہ بھی اس طرح پر کہ نام و نشان تک بھی
باقی نہ رہا وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا یہ مقدمہ
اہل کفر کی حکومت کا ہی اہل کتاب کی داستان سنو سوا ایک دو چار انبیاء کے سارے پیغمبر
بنی اسرائیل میں ہوئے حتی کہ عیسی علیہ السلام تک یہی کارخانہ جاری رہا اور سلطنت بھی کم
میں بنی اسرائیل کے تھی کیسی سلطنت جسکے ایک سلطان سلیمان علیہ السلام ایسے ہوئے کہ جسکا
حکم ہوا و جانور وغیرہ مخلوق سب پر یکسان چلتا تھا لیکن پھر نہ وہ حکومت باقی رہی نہ وہ رسالت

نہ بر باد رفتی سحرگاہ و شام
سریر سلیمان علیہ السلام

باخود ندیدی کہ بر باد رفت — خنک آنکہ با دانش و داد رفت

جب خدا نے بنی اسرائیل کی نافرمانیون پر غصہ کیا اپنا قہر ڈالا اور سدا سے ان دونون نعمت
سے وہ ابد الآباد تک محروم ہو گئے قرآن شریف مین حضرت عیسی علیہ السلام سے وعدہ
کیا ہی کہ تمھارے اتباع سارے اہل کفر پر تا قیامت فائق رہین گے چنانچہ ایفا اوس عہد کا
خوب ہو رہا ہی جتنے سلاطین کفر ہین سب پر نصاری غالب ہین اسلام کی سلطنت کسی جگہہ
باقی نہین کہ اونپر دعوی اپنی فوقیت کا کرین برای نام روم و مراکش وغیرہ مین جو کچھہ حکومت
اسلام کی باقی ہی سو اونپر غلبہ بھی نہیت ہی اگر ہو بھی جاوے تو اسلام کا کیا نقصان ہی وہان
نسی کسی اور جگہہ مین اقطار ارض سے مسلمان غلبہ پکڑ جاوینگے یہ خیال کہ دنیا سے غلبہ اسلام
مطلقاً اوٹھہ جاویگا یا نام اسلام کا بالکل مٹ جاویگا سودای خام ہی جس پیغمبر صادق کے
سارے اخبار سچے ہوئے سچے نکلتے ہین اوسی نے تو یہ خبر بھی ہمکو دی ہی کہ ہمیشہ ایک گروہ اسلام کا
کسی نہ کسی جگہہ غالب دنیا مین قیامت تک رہیگا جز رو مد اسلام سے فنا اسلام کا التیام سب
سے دلیل ہی نہایت افسوس ہی کہ وہ قوم جسکو دعوی کمال عقل کا تمام تدبیر کا اطلاع علم تاریخ کا
ہی وہ ایسی فکر سقیم کرے اوسکو ایسا وہم ضعیف دامنگیر ہو عمران بن حصین کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين
على من ناواهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال رواه ابو داؤد اس حدیث مین نہایت
مقاتلہ کے خروج دجال کو بتایا ہی سو ابھی تک دجال نہین آیا گو اوسکے نائب ظاہر ہوگئے ہین
جو اہل اسلام سے جدل کرتے ہین یہ جدال ہین وہ دجال ہوگا یہ بھی معلوم ہوا کہ نرا اسلام
ہی باقی نہ رہیگا بلکہ کسی نہ کسی جگہہ کسیقدر سلطنت اسلام بھی قائم رہیگی اسلیے کہ مقاتلہ
کام ملوک کا ہی نہ ہر صعلوک کا دوسری حدیث مین آیا ہی لا تزال طائفة من امتي
على الحق ظاهرين لا يضرهم من خالفهم حتى ياتي امر الله رواه ابو داؤد والترمذي
عن ثوبان تیسری حدیث مین ہی لا یزال من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم

من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلک متفق علیه من
حدیث معاویۃ چوتھی حدیث یہ وارد ہی لا یزال طائفۃ من امتی منصورین لا یضرہم
من خذلہم حتی تقوم الساعۃ رواہ الترمذی عن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ
وقال ھذا حدیث حسن صحیح امر الله اور حتی تقوم الساعۃ کا ایک ہی مطلب ہے
حدیث دوم وچہارم مین لفظ طائفۃ آیا ہی حدیث سوم مین لفظ امۃ قائمۃ وارد ہے
ان حدیثون کو علی بن المدینی وغیرہ نے محمول کیا ہی اصحاب حدیث پر سو کوئی مانع اس
حمل کا نہین ہے لکن لفظ اس سے زیادہ تر وسیع ہی سو یہ حدیث مبشر ہی بقاء اسلام و
وگروہ اسلام تا قیام قیامت خواہ علماء امت مراد ہون یا ملوک ملت غرضکہ کوئی یہ چاہے
کہ ہم اسلام کو روئی زمین سے قبل طلوع آفتاب کے مغرب سے گمنام کر دین تو یہ دعوی
نہین ہے بلکہ مرض مالیخولیا یا جنون ہی سمجھنے تو کسی تاریخ موافق مخالف مین یہ نہین پایا کہ
کوئی ملت باطلہ بھی ساری دنیا سے مٹ گئی ہو ملت حقہ کا کیا ذکر ہی ہان غلبہ شر کا
قلت خیر کے تو ہمیشہ پائی گئی ہے تا زمان نزول مسیح علیہ السلام اور بعد اونکے بھی حال
رہے گا جب وقت نفخ صور کا ہوگا اوسوقت البتہ اکیسویں برس پہلے سے سب بد ہی
ہو نگے جو الله پاک کا نام تک نہ لینگے اسی وجہ سے او نپر قیامت قائم ہوگی اسلام کا وجود
اہل کفر کے لیے یون سمجھو کہ ایک بڑا امن ہی جسدن اسلام نہوا اوسیدن پھر دنیا کا نام و
نشان بھی باقی نرہے گا دنیا مسلمانون ہی کے طفیل مین قائم ہی اگرچہ متمتع اوس سے
غیر مسلمان ہی ہون اسلیے جب اسلام بالکل نرہے گا تو پھر کوئی حالت منتظرہ بھی قیامت
آنے کے لیے نہوگی و ما امر الساعۃ الا کلمح البصر او ہو اقرب کا ظہور ہو جاوے گا
یہ اسلام وہ دین ہی کہ سوا اسکے کوئی دین الله کو کسی سے پسند و قبول نہین ہوا سارے
پیغمبر اسی دین پر گذرے ہین سارے رسولون کا اسپر اجماع و اتفاق ہی سارے کتب آسمانی
اوسکی تصدیق کرتے ہین اس مسئلے مین اختلاف کا نام بھی نہین یہ فلاسفہ و دہریہ وغیرہ

امم دنیا کا مذہب ہو کہ جسکو دیکھو وہ ایک نئی گپ مار گیا ایک تازہ ڈھول ہانک گیا ایک کا
عقیدہ دوسرے سے نہیں ملتا دو چار حکما میں بھی مذہبی اتفاق نہیں سیکڑوں کا کیا ذکر
ہی الٰہیات نبوات میں اگر اتفاقاً اصل اعتقاد میں ہمزبان ہیں تو فروع میں پورے اتباع
شیطان ہیں ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا یا اسلام وہ دین
ہی جسنے جہان بھر کے ملل و نحل کا بطلان ادلۂ نقلی و عقلی سے ثابت کر دکھایا ہی جسنے اس
ملت کے علما سے بحث کی وہ میدان مناظرے سے ایسا دم دبا کر بھاگا کہ پھر ادہر سے
پشت پھیر کر نہ دیکھا جو علوم اس امت اسلامیہ کو بخشے گئے ہیں وہ اگلی پچھلی امتوں کے
خواب و خیال میں بھی کبھی نہیں گذرے صنائع بدائع تجارت عمارت زراعت رکوب بحار
وغیرہ کوئی علم نہیں ہی ان کاموں کو دنیا میں ہمیشہ سے جاہل لوگ عالم لوگوں سے زیادہ
جانتے کرتے برتتے چلے آئے ہیں انتم اعلم بامور دنیاکم جسکا نام علم ہی جس چیز کے جاننے
سے آدمی عالم ہوتا ہی انسان کامل سمجھا جاتا ہی وہ کسی قوم و مذہب کو سوای اہل اسلام کے
میسر نہوا اس ملت کے علما نے سارے بنی آدم کے مذاہب و مشارب کو ایسا چھانا بینا
ایک ایک رگ و ریشہ کا پہچان لیا کہ خود اون مذاہب والوں کو اوتنی آگاہی اپنے گھر بار کی
نہیں ہی پھر وہ بیچارے ان مسلمانوں سے کیا مناظرہ کرینگے چھوٹا موںہ بڑی بات ہمارے
اس کلام میں جسکو شک ہو وہ مؤلفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیم و ابن حزم و عبدالکریم
شہرستانی وغیرہم کو ملاحظہ کرے ثلج صدر ہو جاویگا آج کل جہان ذرا حرف شناس ہوئے
کسی مدرسے میں پڑھے مناظرے کو طیار ہو گئے نہ لفظ درست نہ معنی صحیح نہ املا چہ کسر شان انشاء
ٹھیک آدھ سیر طرہ یہ ہی کہ اسلام کا رد کرنے لگے عقلی باتیں بھی تو بنانا نہیں آتا دلیل عقلی کیا
بیان کرینگے خود تو جاہل محض ہیں مگر علم پر قدح ہی سچ ہی اس زمانۂ آخر میں کہ جہد وش قیامت
ہم آغوش ساعت ہی اگر ایسے لوگ عالم نہوں تو پھر کون عالم ہو کا عم خرس در کوہ بوعلی سینا
ایسی موج حق میں وہی لوگ راہ سے پھسل جاتے ہیں جو علم کتاب و سنت سے محروم ہیں

گرفتار تقلیدات شوم ہیں جنکو سواے عقل سلیم نقل قدیم عطا فرمائی ہی وہ اسکے دام میں
ہرگز نہیں آتا ان عبادی لیس لك علیہم سلطان ان لامذہبوں کے حق میں قرآن شریف
میں یوں آیا ہی قل تمتع بکفرك قلیلا انك من اصحاب النار اصل لامذہب تو یہی ہیں
نیچریہ ایسے مقلدوں سے اہل سنت وجماعت کو ناحق یہ لقب مرحمت فرمایا ہی وہ کہتے ہیں

عطای تو بلقای تو بخشیدم

موت کا ذکر

قرآن پاک میں آیا ہی یجعلون اصابعهم فی آذانهم من الصواعق حذر الموت
ڈالتے ہیں اونگلیاں اپنے کانوں میں مارے کڑک کے ڈر سے موت کے یہ آیت منافقوں کے
حق میں اوتری ہی انکو آخرت کا یقین نہیں اسلیے مرنے سے ڈرتے ہیں دوسری آیت میں ہے
کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیه ترجعون
تم کسطرح منکر ہو اللہ سے اور تھے تم مردے پھر اوسنے تمکو جلایا پھر تمکو مارتا ہی پھر جلاوے گا
پھر اوسی پاس اولٹے جاؤگے نطفہ مردہ ہی اوسکو زندہ کیا پھر موت دنیا پھر حیات آخرت ہوگی
تیسری آیت میں کہا ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون پھر اوٹھا کھڑا کیا ہمنے
تمکو مرگئے پیچھے شاید تم احسان مانو یہ بنی اسرائیل کو کہا دنیا میں بجلی سے انکو مارکر پھر جلادیا
جسنے یہاں جلایا وہ کیا آخرت میں پھر زندہ نہیں کرسکتا ہی عزیر علیہ السلام کو سو برس مردہ
رکھا پھر جلایا اونھوں نے کہا رہا میں ایکدن یا کچھ کم فرمایا نہیں تو رہا سو برس عیسیٰ علیہ السلام
کے ہاتھ سے حکم دیکر دو ایک مردے زندہ کرادیے چوتھی آیت میں کہا الم تر الی الذین خرجوا
من دیارهم وهم الوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا ثم احیاهم تو نے نہ دیکھے
وہ لوگ جو نکلے اپنے گھروں سے وہ ہزاروں تھے پھر کہا اونکو اللہ نے مرجاؤ پھر انکو جلادیا
پانچویں آیت میں ہی وما کان لنفس ان تموت الا باذن الله کتابا مؤجلا کوئی جی مر
نہیں سکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ ہی جب یہ ٹھہری کہ وقت سے پہلے نہ مرینگے تو پھر

خدا کی راہ مین جان چھوڑنا کیا مشکل ہے تیسرے آیت مین ہی قل فادرؤا عن انفسکم
الموت ان کنتم صادقین تو کہہ اب ہٹا دیجیو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو تمکو معلوم
ہوا مرنے سے کسیکو چارہ نہین کوئی بھی اوسکو ہٹا نہین سکتا چوتھین آیت مین ہی کل
نفس ذائقة الموت ہر جی کو موت چکھنی ہے بے مرے کسی کا بچا نہین چھوٹتا اپنے
بڑے چھوٹے سب برابر ہین مومن کافر سب یکسان ہین اتنی بات ہی کہ مومن کے لیے
موت راحت ہی کافر منافق کے لیے جراحت آٹھوین آیت مین ہی ولیست التوبة
للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین
یموتون وہم کفار اونکی توبہ نہین جو کرتے جاتے ہین برے کام جب تک سامنے آوے
ایسے کو موت کہنے لگا مینے توبہ کی اب نہ اونکو جو مرتے ہین کفر مین یعنی کافر کے اور ویسے ہی
کی توبہ جو مرتے وقت تائب ہو قبول نہین ہوتی

توبہ بار انفس بازپسین درست نیست — بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند

نوین آیت مین ہی این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة جہان کہین
تم ہوگے موت تمکو آپکڑیگی اگرچہ تم ہو مضبوط برجون مین یعنی کوئی حصن مرنے سے نہین بچاتا
موت ہر جگہ آتی ہی گھر ہو یا باہر دسوین آیت مین ہے ومن یخرج من بیتہ مہاجرا
الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ جو کوئی نکلے اپنے گھر سے
وطن چھوڑ کر اللہ و رسول کی طرف پھر آپکڑے اوسکو موت سو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر آیا
بڑی فضیلت ہی مرنے کی ہجرت کی راہ مین گیارہوین آیت مین ہی ہو الذی یتوفاکم
باللیل وہی ہی کہ وفات دیتا ہی تمکو رات کو یعنی پھر تمکو اوٹھاتا ہی وعدہ یہ ہی کہ سونا
مرنے کا بھائی ہی اسکی حد صبح تک ہی مرنے کی حد نفخ صور تک ہی رات کو مر کر صبح کو جینا
دلیل ہے اوس بڑے جینے کی جو صبح قیامت کو ہوگا بارہوین آیت مین ہی ولکل امة
اجل فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون ہر فرقے کا ایک وقت

ہی جب پہونچا اونکا وعدہ نہ دیر کرین ایک گھڑی نہ جلدی اسمہ نے جسطرح ہر آدمی کے لیے
ایک وقت مرگ مقرر کیا ہی اسیطرح ہر گروہ کے لیے ایک وعدہ ٹھہرایا ہی اوس مدت
تک بقا ء اوسکا ہوتا ہی پہر وہ گروہ مٹ جاتا ہی دوسرا گروہ جمتا ہی ہر سلطنت ایک مدت
تک ہے پہر مر گئے ملک دوسرون کو ملا ہے

دور مجنون گذشت نوبت ماست ہر کسی پنجروز نوبت اوست

تیرہوین آیت میں ہی ولقد اہلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا ہم کہپا چکے ہین سنگتین
تم سے پہلے جب ظالم ہو گئے معلوم ہوا ظلم سے موت جلدی آتی ہی چودہوین آیت مین ہے
هو یحیی ویمیت والیہ ترجعون وہی جلاتا مارتا ہی اوسی کیطرف پہر جاؤ گے پندرہوین
آیت مین ہے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین بندگی کر اپنے رب کی جب تک پہونچے تجکو
موت سولہوین آیت مین ہی وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فہم الخالدون
نہین دیا ہمنے تجسے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پہر کیا اگر تو مر گیا تو وہ رہ جاوینگے کافر کہتے تہے
یہ دہوم دہام اسی شخص تک ہی جان یہ مرا پہر کچہ نہین خدا نے فرمایا یہ کیا تم بہی تو مروگے
سترہوین آیت مین ہے ان ہی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما نحن بمبعوثین کچہ نہین
یہی جینا ہی ہمارا دنیا کا مرتے ہین جیتے ہین ہمکو پہر اوٹھنا نہین یہ قول ثمود کا تہا اب بہی دہر
یہ اسی کے قائل ہین یہ قوم چنگہاڑ سے مر گئی یہ لوگ ورا ور دنیا کا جینا جانتے ہین آخرت
سے خبر نہین رکہتے اٹہارہوین آیت یہ ہی قل یتوفاکم ملک الموت الذي وکل بکم تو کہہ
مارتا ہی تمکو فرشتہ موت کا جو تمپر مقرر ہی یہ فرشتہ خدا کے حکم سے مارتا ہی اسکے ذریعے
سے ہر جی مرتا ہی انیسوین آیت مین ہی قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت
او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بہاگنا اگر بہاگوگے مرنے سے
یا مارے جانے سے پہر بہی پہل نہ پاؤگے مگر تہوڑے دنون جیتے جسکی قسمت مین موت ہی
وہ بچ نہین سکتا بچا بہی تو کے دن بیسوین آیت مین ہی انک میت وانہم میتون

بیشک تو بھی مرنے والا ہی وہ بھی مرینگے جب خدا کے پیغمبر موت سے نہ بچے تو پھر وہ
کون ہی جو جینے کی طمع رکھے اکیسوین آیت مین ہی الله یتوفی الانفس حین موتها
والتی لم تمت فی منامها فیمسك التی قضی علیها الموت ویرسل الاخری الی اجل
مسمی ان فی ذلك لایات لقوم یتفکرون الله کھینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہوا اوکے
مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین پھر رکھ چھوڑتا ہی جنپر مرنا ٹھرایا اور بھیجتا ہی ہرنکو
ایک ٹھہرے وعدے تک اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو دہیان کرین معلوم ہوا نیند بھی
جان کھینچتی ہے جیسے موت اگر نیند مین کھینچکر رہ گئی رہی موت ہی یہ جان وہی جسکو ہوش ا
وہ جان اور ہی جس سے دم چلتا ہی جنمین اوچھلتی ہین کھانا ہضم ہوتا ہی وہ موت سے پہلے
نہین کھینچتے بائیسوین آیت مین ہی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم
ونعمة کانوا فیها فاکهین کذلك واورثناها قوما اخرین کتنی چھوڑ گئے باغ چشمے کھیتیاں گھر
اچھے آرام جسمین رہتے باتین بناتے اسیطرح اور وہ سب ہاتھ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو اسمین
مرنیکے بعد کا حال ہی جو دنیا مین گذرتا ہی فرعون یہ سب چھوڑ مرا بنی اسرائیل کا مصر مین دخل ہوا
تیئیسوین آیت مین ہی نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم
ہمنے ٹھرادیا تم مین مرنا اور ہم ہار نہین رہے اس سے کہ بدل لاوین تمھارے طرح کے چوبیسوین
آیت مین ہی قل ان الموت الذی تفرون منه فانه ملاقیکم ثم تردون الی عالم
الغیب والشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بھاگتے ہو سو
وہ تمسے ملی ہے پھر پھیری جاؤگے اوس چھپی کھلی جاننے والے پاس پھر جتاویگا تمکو جو کرتے تھے
پچیسوین آیت مین ہی ولن یؤخر الله نفسا اذا جاء اجلها ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ
کسی جی کو جب پہونچا اوسکا وعدہ چھبیسوین آیت مین ہی خلق الموت والحیوة
لیبلوکم ایکم احسن عملا بنایا مرنا جینا تاکہ جانچے تمکو کون تم مین اچھا کام کرتا ہی یعنی مرنا
ہوتا تو بھلے برے کام کا بدلا کہان ملتا ستائیسوین آیت مین ہی ان اجل الله اذا جاء

کا یوشخر توکہتے تھے نعلون اللہ کا وعدہ جب آپہونچے اوسکو ڈہیل نہوگی اگر تمکو سمجہ ہے تو
وعدے سے مراد موت ہی یعنی مرنے کا وعدہ کم نہ زیادہ آٹھائیسوین آیت مین ہے
فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ
این المفر جب چوندلانے لگے تیورا اور گہنا جاوے چاند اکٹھی ہون سورج چاند کہے گا آدمی
اوسدن کہان جاؤن بھاگ کر یہ قیامت کا حال ہی جب سورج پاس آوے گا یا مرتے وقت
ایسا معلوم ہوتا ہی آونتیسوین آیت مین ہی کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق
وظن انہ الفراق والتفت الساق بالساق الی ربک یومئذ المساق کوئی نہین
جسوقت جان پہونچے ہانس تک لوگ کہین کون ہی جہاڑنیوالا اوسنے اٹکل کی کہ اب
آیا چہوٹنا لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے رب کیطرف ہی اوسدن کہچ جانا یہ حال ہی موت
کے وقت کا تیسوین آیت مین ہی والی ربک المنتہی تیرے رب کیطرف ہی نہایت ان
سب آیتون سے ثابت ہوا کہ مرنا برحق ہی مرنے کے بعد جینا بہی برحق ہی اگر یہ بات قرآن
مین نہ آتی تو بہی تجربے سے معلوم ہی کہ ہر چیز کو فنا ہی دنیا کی جتنی خبرین ہین سب مین
موت سے زیادہ کوئی سچی خبر نہین کافرون نے اس تھوڑے جینے کے لیے جسکی حد آجکل
ساٹھ ستر نہایت نوے سو برس سے زیادہ نہین کیا کیا بکھیڑا آرام چین کا سامان صحت و
تندرستی کا کمالا ہی اپنی حسن تدبیر پر کتنا اتراتے ہین قحط نہ پڑنے کے لیے نہرین نکالین
وبا نہ آنے کو صفائیان کین آپنی اٹکل مین دنیا کی ہر چیز کا اثر خوب سمجھ لیا مگر ہم جب جانین
کہ کوئی نئی جان پیدا کرین کسی جی کو مرنے نہ دین مرنا تو یقینی ہی یہی کر دکہائین کہ کوئی جی
بیمار نہو کوئی دُکہہ نہ لگے یا دُکہہ کا وقت پہلے سے جان لین یا اور کوئی بلا آسمانی زمینی جو آنی
والی ہی اوسکو کسی تدبیر سے ٹال دین یہ تو ہو نہین سکتا باتین بہت بناتے ہین معاد کا
انکار کرتے ہین مرنا ایسی چیز ہی کہ جب اوسکو یاد کرو ساری مصیبتین آسان ہو جاتی ہین
لکن یاد کرنے والے تھوڑے ہین اسلیے انکو وہ عیش بہی کم نظر آتا ہی جسمین عزتو بہشت ... میر

ورنہ سو مکھی ہو دنیا کی ہر نسبت مین وہ بہین ملتا ہے جو بادشاہون کو سلطنت میں سبب
نہین مفلسی و آسودگی رنج و راحت ایک امر اضافی ہی حقیقی نہین تو وہ کون ہی جسکو شام
تک روٹی نہین ملتی خدا اسکو رزق نہین دیتا یہ تو زندگی کا دھندا ہی مرتے مین سب برابر
ہین کیا امیر کیا فقیر کیا عالم کیا جاہل قرآن شریف مین فرمایا ہی قد خلت من قبلکم سنن
فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین ہو چکے ہین تمسے آگے دستور
سو پھرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا یعنی کافرون کا مقابلہ پیغمبرون
قدیم دستور ہی ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اون پیغمبرون پر بھی اگرچہ تکلیف گذرے
لکن آخر جھٹلانے والے ہی خراب ہوئے مر گئے عذاب سے پسٹ گئے دوسری جگہہ آیا ہی
الم یروا کم اهلکنا من قبلهم من قرن مکنٰهم فی الارض ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء
علیهم مدرارا وجعلنا الانهار تجری من تحتهم فاهلکنٰهم بذنوبهم وانشأنا من
بعدهم قرنا آخرین کیا دیکھتے نہین کتنی ہلاک کین ہمنے انسے پہلے سنگتین اونکو جمایا تہا
ملک مین جیسا تمکو نہین جمایا چھوڑ دیا ہمنے اونپر آسمان برستا اور بنادین نہرین بہتی اونکے نیچے
پھر ہلاک کیا اونکو اونکے گناہون پر اور کھڑی کی اونکے پیچھے اور سنگت آس سے ثابت ہی کہ اگلی
سلطنتین حال کی سلطنت سے قوت و دولت و عیش مین کہین بڑھکر تھین مگر اونکے گناہون نے
اونکو ہلاک کیا اونکی جگہہ دوسرے لوگ آئے اسیطرح حال ہر دولت کا ہوا کرتا ہی کہ جب گناہ
وظلم حد سے بڑھ جاتا ہی اچانک وہ ہلاک کر دئے جاتے ہین اونکو خبر بھی نہین ہوتی کہ کیا ہوگا
تیسری آیت مین فرمایا ہی قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین
تو کہہ پھرو ملک مین تو دیکھو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا دہریہ نیچریہ بھی مکذب ہین انکا آخر
بھی پیچھے آنیوالے دیکھینگے چوتھی آیت مین ہی وکم من قریة اهلکنٰها فجاءها باسنا بیاتا او هم
قائلون کتنی بستیان ہمنے کھپا دین پہونچا اونپر ہمارا عذاب رات ہی رات یا دوپہر کو سوتے
یہ دونو وقت بیجا اوقات عذاب کے ہین لوگ یہی بات کو بھلا پا رہتے ہین و تمہید غفلت کے

وقت دیکھکر دشمن کے سر پر آگرتے ہین ساتوین آیت مین ہی فلما نسوا ما ذکروا به انجینا
الذین ینهون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون پھر
جب بھول گئے جو اونکو سمجھایا تھا بچا لیا ہمنے اونکو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا
گنہگارون کو برے عذاب مین بدلا اونکی بے حکمی کا یعنی عدول حکمی خدا و رسول کا نتیجہ یہ ہے
کہ عذاب سے مرتے ہین چھٹے آیت مین ہی ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکة
یضربون وجوههم وادبارهم وذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم
کبھی تو دیکھے جسوقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین اونکے مونہہ پر اور پیٹھ
پر چکھو عذاب جلنے کا یہ بدلا ہی اوسی کا جو تمنے بھیجا اپنے ہاتھون اس آیت مین کیفیت موت
کفار کا ذکر ہی کہ اونکو یون مارتے ہین خدا بچاوے ساتوین آیت میں ہی ولقد اهلکنا
القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتهم رسلهم بالبینات وما کانوا لیؤمنوا کذلک
نجزی القوم المجرمین ہم کھپا چکے ہین وہ سنگتین تم سے پہلے جب ظالم ہو گئے لائے تھے
اونکے پاس رسول اونکی کھلی نشانیان وہ ہرگز نہ تھے ایمان لانے والے یون ہی سزا دیتے
ہین ہم قوم گنہگار کو رسول کی بات کو نماننا یہ بھی ایک بڑا ظلم ہی اسکی سزا مقرر ہو کے
ظالم آخر کو تباہ ہوجاتا ہی کوئی ہو آٹھوین آیت مین ہی ولقد بعثنا فی کل امة رسولا
ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت فمنهم من هدی الله ومنهم من حقت علیه
الضلالة فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین ہمنے اوٹھائے ہین
ہر امت مین رسول کہ بندگی کرو اللہ کی بچو ہڑدنگی سے سو کسیکو راہ دی اللہ نے کسی پر ثابت
ہوئی گمراہی سو پھرو زمین میں تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا ہڑدنگا وہ جو ناحق سرداری
کا دعوی کرے کچھ سند نرکھے اسی کو طاغوت کہتے ہین شیطان زبردست ظالم سب ہی نوین
آیت مین ہی واذا اردنا ان نهلک قریة امرنا مترفیها ففسقوا فیها فحق علیها
القول فدمرناها تدمیرا جب ہمنے چاہا کہ کھپا دین کوئی بستی حکم بھیجا اوسکے عیش کرنے والونکو

اونهوں نے بے حکمی کی اوسمین تب ثابت ہوئی اونپر بات سواونکا شا ساہنے اونکو اوکہاڑ کر
اس آیت سے ثابت ہوا کہ عیش وفسق سبب زوال دولت ونعمت وملک وسلطنت ہی
تواریخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ جو سلطنت زائل ہوئی اوسکا سبب یہی تھا کہ نشہ عیش
میں آکر فسق کرنے لگے آخرکو اوس عیش وفسق نے انکو ایسا اوکہاڑا کہ پھر کہیں پتا انکا ملا
بادہ نوشیدن وہشیار نشستن سہل ست گر بدولت رسی ومست نگردی مردی
دسوین آیت مین ہی وتلک القری اہلکناہم لما ظلموا وجعلنا لمہلکہم موعدا
یہ سب بستیان ہین جنکو ہمنے کہپا دیا جب ظالم ہوگئے اور رکہا تھا اونکے کہپنے کا ایک عدد
اللہ کے یہان ہر ظالم کے لیے ایک وقت ہلاک کا مقرر ہی اوس وعدے پہ وہ ہلاک ہوتا ہی
جلدی یا دیر مین یہ بات نہین کہ ظالم کو ہلاک نہو لوگ ناحق بے صبری کرتے ہین گیارہوین
آیت مین ہی وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہم احسن اثاثا ورئیا قل من کان فی الضلالۃ
فلیمدد لہ الرحمن مدا حتی اذا راوا ما یوعدون اما العذاب واما الساعۃ فسیعلمون
من ہو شر مکانا واضعف جندا کتنی کہپا چکے ہم سنگتین وہ انسے بہتر تھے اسباب مین
اور نمود مین تو کہہ جو کوئی رہا بہٹکتا سو چاہیے اوسکو کہینچ لیجاوے رحمن لمبا یعنی ضلالت مین یہانتک
تک کہ جب دیکہینگے جو وعدہ ملتے ہین یا عذاب وآفت یا قیامت سو تب معلوم کرینگے کسکا
برا درجہ ہی کسکی فوج کمزور ہی یہ آیت پوری مصداق ہی حکومت فرقہ ضالہ کی جب مہدی
موعود آجاوینگے یا عیسی علیہ السلام نزول فرماوینگے اوسوقت حال اس ساری مرتبہ کمزوری
فوج ہر ایک کا معلوم ہوجاویگا ابھی تو کوئی مقابل نہین ہی بارہوین آیت مین ہی وکم اہلکنا
قبلہم من قرن ہل تحس منہم من احد او تسمع لہم رکزا کتنی کہپا چکے ہم ان سے پہلے
سنگتین آہٹ پاتا ہی تو اونمین کسی کی یا سنتا ہی اونکی بہنک .... ے
مسافران تر سیاہ زعدم گزد ویہ ستم کہ پیر چرخ کجا برد لہ جوان مرا * *
تیرہوین آیت مین ہی افلم یہد لہم کم اہلکنا قبلہم من القرون یمشون فی مساکنہم

ان فی ذالک لآیات لاولی النہی سو کیا نہ آئی اونکو سوجھ اس سے کتنی کھپا دیئے ہمنے پہلے اوسے
سنگتین یہ پھرتے ہین اونکے گھرون مین اسمین خوب پتے ہین عقل رکھنے والون کو یعنے
اس سے زیادہ اور کیا عبرت ہوسکتی ہی کہ انسان اپنے سے پہلے لوگون کا انجام دیکھے یعنے
کہ وہ کیون ہلاک ہوئے کسطرح مٹ گئے کیا کیا تھا وہ کام ہم نکرین نہین تو پھر وہی آتش
کاسے مین ہی ست این سطر جادہ باکہ بعبرا نوشتہ اند + یاران رفتہ از قلم پا نوشتہ اند
چودہوین آیت مین ہی فکاین من قریۃ اہلکناہا وہی ظالمۃ فہی خاویۃ علی عروشہا
وبئر معطلۃ وقصر مشید افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا
او آذان یسمعون بہا فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور
سو کتنی بستیان ہمنے کھپا دین وہ گنہگار تھین اب وہ ڈہے پڑے ہین اپنی چھتون پر کتنے
کوئین نکمے پڑے کتنے محل گچگیری کے کیا پھرے نہین ملک مین جو ان کے دل ہوتے
جنسے بوجھتے یا کان ہوتے جن سے سنتے سو کچھ آنکھین اندھی نہین ہوتین پر اندھے ہوتے
ہین دل جو سینون مین ہین یہ ذکر عہد خاتم رسالت سے پہلے کا ہی عاد وثمود وغیرہا کی بستیون
وامم کے گھر بارون کا یہی حال ہوا اس امت مین بھی نمونہ اوسکا ابتک موجود ہی عمارات
بنی امیہ محلات عباسیہ دواوین تیموریہ کو دیکھو سب اوندھے جھوپڑے ٹوٹے گھر نکمی دلیان
پڑی ہین جنمین الو بولتے ہین چمگادڑ بستے ہین لکن اکثر خلق دل کی اندھی ہی اسکو کسیطرح
عبرت نہین ہوتی پندرہوین آیت مین ہی وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما
وعلوا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین اوسے مینے ہماری نشانیون سے منکر ہوگئے
اونکو یقین جان چکے تھے اپنے جی مین بے انصافی وغرور سے سو دیکھ کیسا ہوا آخر بگاڑنے
والون کا اسمین شک نہین کہ اسلام کی حقیت ابتو سارے اہل عالم پر اس مدت تیرہ سو سال مین
ظاہر ہو چکی ہی۔ لیکن سبنے خوب یقین کرلیا ہی کہ یہی دین حق ہی مگر بے انصافی وغرور سے
اوسکو قبول نہین کرتے اور اسکے بگاڑنے مین طرح طرح کی مکر وسعی بجا لاتے ہین جیسا انجام اگلے

مفسدین کا ہوا وہی آخر انکا بہی ہوگا پڑہے تا نین تسولہوین آیت مین ہی وکم اہلکنا من
قریۃ بطرت معیشتہا فتلک مساکنہم لم تسکن من بعدہم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین
کتنی کہپا دین ہمنے بستیان بڑا اترا چکی تہین اپنی گذران مین اب یہ ہین اونکے گہر بسے نہین اونکے
پیچہے مگر تہوڑے اور ہم ہی ہین آخر سب لینے والے سترہوین آیت مین ہی الم یروا کم اہلکنا
قبلہم من القرون انہم الیہم لا یرجعون وان کل لما جمیع لدینا محضرون کیا نہین
دیکہتے کتنی کہپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین کہ وہ ان پاس پہر نہین آتی سب مین کوئی نہین جو اکٹہی آوین
ہمارے پاس پکڑے آٹھارہوین آیت مین ہی کم اہلکنا من قبلہم من قرن فنادوا ولات
حین مناص بہت کہپا دین ہمنے انسے پہلے سنگتین پہر لگے پکارنے اور وقت نہ رہا
خلاصی کا انیسوین آیت مین ہی فاہلکنا اشد منہم بطشا ومضی مثل الاولین
پہر کہپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے چل آئی ہی حقیقت پہلون کی یعنی اگلی امتین
حال کی امتون سے بہت زیادہ سخت و درشت تہین جب وہی موت سے نہ بچین تو انکو
کیا آسرا ہی اپنے بچنے کا مگر یہ اپنے نشے مین چور ہین آنکہہ کان کے ہوتے ہوئے بہرے اندہے
ہین بیسوین آیت مین ہی فانتقمنا منہم فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین سو بدلا
لیلیا ہمنے اونسے دیکہہ تو آخر کیسا ہوا جہٹلانے والون کا اکیسوین آیت مین ہی والذین
من قبلہم اہلکناہم انہم کانوا مجرمین جو انسے پہلے تہے ہمنے اونکو کہپا دیا وہ تہے گنہگار
بائیسوین آیت مین ہی ولقد مکناہم فیما ان مکناکم فیہ وجعلنا لہم سمعا وابصارا
وافئدۃ فما اغنی عنہم سمعہم ولا ابصارہم ولا افئدتہم من شیء اذ کانوا یجحدون
بآیات اللہ وحاق بہم ما کانوا بہ یستہزؤن ہمنے مقدور دئے تہے اونکو جو تمکو مقدور
نہین دیے اونکو دیے تہے کان آنکہین دل پہر کام نہ آئے اونکو کان اونکی نہ آنکہین اونکی
نہ دل اونکے کسی چیز مین کہ تہے اور سے منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور الٹ پڑے اونپر جس
بات سے ٹہٹہا کرتے تہے دل کان آنکہہ دینے کا یہ مطلب کہ وہ دنیا کے کام مین عقلمند تہے

یہ عقل اونکی کچھ کام نہ آئی آج کل کی سلطنتین بھی دل کان آنکھ اچھے رکھتے ہین صنائع
وفنون دنیا مین قوانین انتظام مین بڑے عقلمند ہین لیکن آخرت مین یہ کچھ اونکے کام آوینگے
اوسطرف سے انکے دل پر مہر لگی ہی کان آنکھ پر پردہ پڑا ہی جب خدا کا وعدہ دیکھینگے
جانینگے ڈھیل تیاری تھی دنیا مین مگر ایک گھڑی دن بیسوین آیت مین ہی افلم یسیروا
فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم دمر الله علیهم وللکافرین
امثالها کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اسنے اوکھاڑ
مارا الله نے اونکو اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین اس آیت مین تصریح ہی اس بات کی
کہ کافرون کا انجام وہی ہی جو اگلے منکرون کا انجام ہوا چوبیسوین آیت مین ہی وکاین من
قریة هی اشد قوة من قریتك التی اخرجتك اهلکناهم فلا ناصر لهم کتنی تھین
بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر
کوئی نہین اونکا مددگار پچیسوین آیت مین ہی وکم اهلکنا قبلهم من قرن هم اشد منهم
بطشا فنقبوا فی البلاد هل من محیص ان فی ذلك لذکری لمن کان له قلب او
القی السمع وهو شهید کتنی کھپا چکے ہم نے پہلے سنگتین اونکی قوت زبردست تھی ان سے
پھر لگی کریدنے شہرون مین کہین ہی بھاگنے کو ٹھکانا اسمین سوچنے کی جگہ ہی اوسکو جسکے اندر
دل ہے یا لگاوے کان دل لگا کر یہ توفیق فکر وعبرت اگر کسیکو ہی تو انھین مٹھی بھر مسلمانون مین ہے
باقی سارے دنیا والے بی سمجھ ہین ایسی دنیا کا مرنا جینا جانتے ہین چھبیسوین آیت مین ہی ولقد
اهلکنا اشیاعکم فهل من مدکر ہم کھپا چکے ہین تمھارے ساتھ والون کو پھر ہی کوئی سوچنے
والا یہ سب آیات خبر دیتے ہین اگلی امتون کے حالات سے اور انکی موت سے انکرون کے
لئے پچھلون کے لیے عبرت ونصیحت ہوتی ہین مصیبت وآفت کو دلپر معتبر کے ہلکا کر دیتے ہین
ہم ایسے وقت اس دنیا مین آئے کہ دنیا تمام ہو چلنے کو طیار ہی جتنے وہ زمانہ پایا جسمین آنحضرت
دیلا جو اگلی امتون مین الگ الگ تھے وہ سب بیان جمع ہی جیسے ایتی وجو کان عمر کے بعد

نکالی دن تھوڑا رہگیا ہی اگر سودا اچھا ہوا تو دگنی مزدوری ملیگی برا ہوا تو نہ ادہر کے ہوئے نہ
ادہر کے اسیطرح ہر انسان کیصورت شاہد ہی ایک کی شکل دوسرے سے نہین ملتی گو
ایک ہی قوم و قبیلہ کا بلکہ ایک ہی ماں باپ سے کیون نہو ہر آدمی کی معاش کا ڈہنگ
الگ ہی ہر کسی کو نئے طرز سے کمانے کھانے کو ملتا ہی گو سب ایک ہی حرفہ کرتے ہون اسیطرح
حال موت کا ہی کہ ہر کسی کو نئی وضع پر آتی ہی گو سب کے سب بیمار ہو کر مرین یا لڑائی مین
مارے جاوین یا کسی عذاب مثل وبا وحشت وغیرہ مین گرفتار ہو کر مرین یہ ایک بڑی نشانی ہی
خدا کی قدرت کی ہر بشر روزانہ اس نشانی کو دیکھتا ہی نہ کوئی بستی ہی جہان ایک نہ ایک
کسی دن کسی رات کسی ہفتے کسی مہینے کسی سال مین نہ مرتا ہو پہر بوڑہون کی نسبت جوانی
جوانون کی نسبت بچے زیادہ مرتے ہین ایسے لوگ کم ہین جو اپنی عمر سے خاطر خواہ متمتع ہون
جو چندے دیر کرتے ہین وہ انقلاب مین زیادہ پڑتے ہین آسودہ لوگ مفلس ہو جاتی ہین
ریاستین منتزع ہوتی رہتی ہین مفلسون غریبون مین کوئی تجارت سے کوئی نوکری چاکری
سے کوئی امرا سے رشتہ داری سے کوئی کسی طرح کوئی وراثت سے کوئی مکر و فریب سے کوئی
مال حرام جمع کرنے سے کوئی ظلم و تغلب سے کوئی جاہ علم و فضل سے آسودگی کو پہونچتا ہی ہمیشہ
چال دنیا کی اسی طور پر چلی آئی ہی یہ سب کچھ تو ہوتا ہی مگر موت سے کوئی نہین بچتا سب کے
سب آگے پیچھے چلے جاتے ہین ع تانتا لگا ہی ایک یہان سے وہان تک + جب تک دنیا
مین جان ہی ہر کام ہو سکتا ہی ایمان مل سکتا ہی جب مر گئے پہر کچھ تدارک یہان کے حالون کا ہو
نہین کر سکتے بڑی بدبختی ہو اوسکی جو اس ذرا سی زندگی پر آخرت کو بہول گیا ان ہزارون
نشانیون کو چہوڑ کر دیکھو سلسلۂ اہل الارض کا نمونہ بنا ان سب قومون کو اگلے سلاطین اگلی
امتون کا آئینہ سمجھو موت کے لیے ایسی فکر کرو کہ یہ جان جو ایک بے بہا جوہر ہی ہر سانس اوسکی
ایک نعمت ہی رائگان نجاوے کفار کی حکومت فساق کی ریاست امرا کا طغیان دولت کا
نشان تمکو دہوکا نہ دے تلک الایام نداولہا بین الناس ہر دم یاد رہے تم سمجھتے ہوگے

کہ ان بہشتیوں کے تمام رہینگے یہی باغ چشمے سبزے رہین گے یہی درخت یہی کھیتی یہی میوے مدام ملتے رہین گے یہ تمہارا کیا وہیان ہی اگلے تمسے بھی زیادہ عیش وعشرت مین تھے اونکو قوت بدن شدت بدن کثرت دولت سے نعمت میسر تھی آخر اونکا انجام یہی ہوا جو ان آیتون مین مذکور ہی تم قیامت کو دور سمجھو وہ تو اچانک آویگی اتنا ہی سمجہ لو کہ جو مرا اوسکی قیامت تو آگئی اس قیامت کے لیے بھی تو کچھ بندوبست کرنا ضرور ہی قبر مین بہشت دوزخ دکھلا دیتی ہیں منکر نکیر سوال کرنے کو آتے ہین پھر عذاب ہی یا ثواب القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار قرآن مین نقل فرمایا ہی ولا تموتن الا وانتم مسلمون اون لوگون پر افسوس آتا ہی جو دعوی اسلام کا رکھتے ہین کام کفار کا سا کرتے ہین انکی موت اگر اونکی سی موت نہو تو پھر کیا ہوگا تواریخ عالم سے معلوم ہوتا ہی کہ تھوڑے سلاطین وملوک وامرا وروسا ایسے ہوے ہین جنکی موت اچھے حال مین ہوئی باقی سب کی موت خالی کسی مصیبت وناکامی سے نہین ہوئی ~ شعر ~ کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت + نماز شام ورا خشت زیر سر دیدم + فرعون ڈوب کر مرا کوئی آگ مین جلا کسیکی کہال اودہیڑی کسیکو ذبح کیا کسیکو زہر دیا کسیکو بے کفن گڑھے مین داب دیا کسیکی نماز جنازہ تک بھی نہوئی کوئی قید مین مر گیا یہ انجام سلطنت کا تو دنیا مین جنہنے تمنے سبنے اپنی آنکھون سے دیکھا کان سے سنا آخرت مین خدا جانے کیا معاملہ ہوگا آخرت کو جانے دو پہلے منزل تو قبر ہی وہین آٹے دال کا بہاؤ انکو معلوم ہو گیا ہوگا رہی بیچارے غریب مسلمان اونمین گنتی کے ایسے ملین گے وہ بہی مشکل سے جنکی موت اچھی نہوئی نہین تو جو مومن مسلمان حسن خدادان ہین وہ ہمیشہ کلمہ پڑھتے ہوئے مرتے ہین مرنے مین سب بلاؤن سے بچے ہوئے ہین کتب طبقات سلف وائمہ حدیث کو دیکھو کس تہور طور پر انتقال کیا کس یقین کے ساتھ ہشاش بشاش چلے گئے من احب لقاء الله احب الله لقاءه دولتمند دنیادار اپنے ساتھ حسرت لیجاتے ہین اہل تقوی کے ساتھ ایمان احسان اسلام جاتا ہی ~ تو کی بدولت ایشان ہمی کہ توانی

جز یں دو رکعت و آخرتم بعدہ پریشانی + ملوک عادل کا بہشت میں بڑا رتبہ ہی مگر کوئی بتادے
تو کہ کبھی کہیں عدل سنا دیکھا بھی گیا ہی تا آن انبیا و رسل یا اونکے اتباع عادل تھے سو مدت
مدت سے سو گئے اب تو جور عدل ہی ظلم انصاف ہی دہریت دین ہی نفسانیت مذہب
ہی انکار معروف تعریف منکر مشرب ہی موت خواب مین بھی یاد نہین آتی یاد کیا آوے
ملوک کے مجالس دربار مین مرنے کا ذکر کرنا منع ہی اس ذکر کو شوم و نحس سمجھتے ہین گویا انکو
مرنا ہی نہین ہی اسلام مین تو یہ حکم ہی کہ موت کو بہت یاد کرو یہ لذتون کو کاٹتی ہی مزونکو
ڈہاتی ہی قبرون کی زیارت کرو کہ دل دنیا سے سرد ہو یار دن کو دیکھو کہ موت کے نام
سے بد سکتے ہیں سیکڑون کو رات دن مرتے دیکھتے ہین لکن اپنی موت کبھی انکو یاد نہین آتی تابعد
موت کا کیا ذکر ہی ○

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست	فرداست درین بزم ز ما هم اثری نیست
جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنے	کز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنے

جسکو دنیا کی محبت اولاد و اموال کی الفت نہین خدا کا محب آخرت کا معتقد ہی اوسپر موت
آسان ہی جو اسکے خلاف ہی اوسپر موت مشکل ہے دنیا دار موت سے بھاگتے ہین دیندار موت
کو خدا کی راہ مین ڈھونڈھتے پھرتے ہین ؎

گر نثار قدم یار گرامی نکنم + گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

مطلب علم کتاب و سنت مین مرنا شرع مین جان دینا شکل تعلیم مین وفات پانا مسامحات
باقیات کی تعبیر مین استعمال کرنا عبادت خالص خدا مین مرنا کوئی نیک کام خاص وقت موت
کے کرنا اچھی وصیت کر جانا کلمہ پڑھتے ہوئے جان دینا اچھی موت ہی مگر اسطرح کی موت جب
ہاتھ لگتی ہی کہ ان نیک کامون مین گھسا رہے ڈوبا رہے نہین تو جو شغل جس آدمی پر غالب
ہی مرتے وقت اوسی دہیان مین مرجاتا ہی قبر سے بھی پھر اوسی خبط مین اٹھتا ہی ع
چہ میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد + قرآن پاک مین موت کو منجملہ نعمتون کے گنا ہی پھر

قبر کا ذکر کیا ہی فرمایا ثم اماته فاقبره پہر مار اوسکو تا کہ ثمرہ اوس مشقت کا جو تحصیل کمال مین
کی تہی حاصل کرے عالم برزخ مین آثار اعمال کے دیکہے اگر موت نہوتی آدمی ہمیشہ کشاکش
اعمال شاقہ مین رہتا اس مشقت کا کچہہ ثمرہ نہ دیکہتا موت ایک پل ہے دوست کو دوست کے
پاس پہونچا دیتا ہی سب سے پہلے دنیا مین جسکو موت آئی نوع بشر سے ہابیل ہین انکو انکے بہائی
قابیل نے مار ڈالا پہر حیران ہوئے کہ اس بچے کو کیا کرین چادر مین لپیٹے ہوئے اپنے ساتہ
لیے پہرتے تہے ایک کوے کو دیکہا کہ اوسنے دوسرے کوے کو مارا پہر چونچ سے زمین کو کہود کر
اوسمین دفن کیا اوسپر بہت سی مٹی ڈالکر لاش چہپا دی قابیل نے بہی یہی کیا پہر جب آدم
علیہ السلام نے وفات پائی فرشتے آسمان سے آئے نہلایا کفن کیا قبر کہودی دفن کیا یہ تعلیم
اونکی پہلے تو بواسطۂ زاغ ہوئی پہر بواسطۂ ملائکہ یہ دفن ایک بڑی نعمت ہی جو اسلام کو دی گئی
جو مسلمان نہین ہین اونمین کوئی مردے کو پانی مین بہا دیتا ہی ندی نالے دریا مین کوئی
درخت سے لٹکا دیتا ہی کوئی پہاڑ کی چوٹی پر رکہہ آتا ہی کوئی کسی طاق مین بٹہا دیتا ہی کوئی
کسی جنگل مین زمین پر ڈال آتا ہے یہ سب طریقے برے ہین ان صورتون مین بدن متعفن ہوکر
ہوا کو بدبودار کرتا ہی درندے پرندے گوشت و اعضا کو لخت لخت کرکے کہا جاتے ہین آدمی کے
عیب ظاہر ہوتے ہین سب کی نظر مین حقارت ہوتی ہی ہنود میت کو آگ مین جلا دیتے ہین اس
خیال سے کہ آگ پاک کرتی ہی بدبو کو دور کرتی ہی یہ لوگ یہ بات نسمجہے کہ آگ خائن ہی جو چیز
اوسکو دین اوسکو کہا جاتی ہی زمین امانت دار ہی جو کچہہ اوسکو سونپین وہ باقی رہتا ہی قبر مین رکہنا
امین کو حوالے کرنا خائن کے سپرد کرنے سے بہتر ہی آدمی بلکہ جانورون کی جبلت یہی ہی کہ جس
چیز کی حفاظت کرنا چاہتے ہین اوسکو زمین مین دفن کرتے ہین جیسے اموال و خزائن وغیرہ
جس چیز کا نابود کرنا چاہتے ہین اوسکو آگ مین جلا دیتے ہین آدمی کو مستخیر کا روح کو تعلق بدن کا
انتظار لگا ہوا ہی جلانا اس انتظار کے خلاف ہی جلانے مین بہت بیقدری ہی ایسا معاملہ نجس
ناپاک چیز سے کیا جاتا ہی عزیز چیز جسکا رکہنا منظور ہی اوسکے لیے یہی طریقہ دفن کرنے کا ہی

جب زمین مین دفن کر دیا پھر اوسکی بدبو بھی باہر نہین آتی بلکہ رطوبات بدن متعفن ہو کر خشک ہو جاتے ہین سارے عضو و اجزا اپنی مقدار و شکل پر رہ جاتے ہین جلانے مین شکل و مقدار و رنگ و صورت کسی کا بھی اثر باقی نہین رہتا اہرام مصر مین جو طوفان سے پہلے بنے تھے ابتک لاشہای اموات موجود ہین آدمی خاک سے بنا ہی ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہی اسکو اوسی اصل کے سپرد کرنا مناسب ہی آگ مادۂ خلقت شیاطین و جنات ہی جلنے کے عدد ہی لطیف آگ کے دہوئین سے مگر مستارہ شیطان رجیم ہو جاتی ہی یہی مُردے جل کر منکر مدفن کو ایذا دیتے ہین جوت بن جاتے ہین سو جلانے مین قلب حقیقت ہی دفن مین ارجاع ستی طرف حقیقت کی ہے

حکایت

ابتداء اسلام مین ایک لشکر اسلام حدود سیستان مین آیا تھا ایک ہندو عالم لشکر دیکھنے کو گیا کہا سب باتین اچھی ہین مگر اتنی بات کہ تم مُردے کو دفن کرتے ہو آگ مین نہین جلاتے وہان ایک فقیہ تھے اونھون نے کہا ہم تمسے ایک بات پوچھتے ہین اوسکا جواب دو پھر ہم تمھارے اعتراض کا جواب دینگے ایک آدمی کسی ملک کو جاوے کسی عورت سے نکاح کرے ایک دوسری عورت کو روٹی پکانے پر رکھے بی بی سے اوسکی اولاد ہو وہ چاہے کہ مین سفر کو جاؤن لڑکے کو یہین چھوڑ جاؤن لوٹ کر اپنا لڑکا پاؤن تو وہ لڑکا اوسکی ماں کو دیجاوے یا اوس باورچن کو ہندو نے کہا ظاہر ہی کہ ماں کے ہوتے باورچن کو نہ سونپے بیٹا تو ماں کا ہی نہ اوس باورچن کا فقیہ نے کہا تمنے خوب کہا اب جواب اپنے اعتراض کا سنو جیسے روح آسمانی دنیا مین آئی زمین سے ایک بدن بنا کر اوسکو دیا کھانا پینا کپڑا لتا گھر بار سارے آرام کے کام زمین سے اوسکیلے آگ نے سوا باورچی گری کے کوئی کام اوسکا نکیا بہت ہوا تو آگ نے زمین کی کچھ چیزون کو پکا دیا زمین آدمی کی ماں ہی آگ اوسکی باورچی ہی روح نے جو بدن کے لیے باپ کیطرح ہی جب چاہا کہ عالم سرتخ کو جاوے اپنے بیٹے کو جو بدن ہی اوسکی

مال کو سونپ دیا اور چمن کو سپرد کیا بندہ نے انصاف کیا اس بات کو مان لیا جو سائل
قرآن پاک میں جسطرح موت کا ذکر آیا ہی اسیطرح دفن و قبر کا بھی ذکر آیا ہی بعد دفن و قبر کے
نعیم و عذاب قبر کا ذکر بھی آیا ہی براء بن عازب سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہی تو وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی
دیتا ہی یہی مطلب ہے اس آیت کا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا
وفی الآخرۃ ایک روایت میں ہی کہ یہ آیت بعذاب قبر اوتری ہی مسلمان سے کہتے ہین
کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ میرا رب ہی محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام
میرا دین ہی انس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہی مردے کو دو فرشتے قبر مین اوٹھا بٹھا لیتے ہین
کہتے ہین تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہتا ہی مین گواہی
دیتا ہون کہ یہ خدا کے بندے و رسول ہین اوسکو کہتے ہین اپنی جگہہ دوزخ مین دیکھہ اللہ نے
اس جگہہ کو جنت سے بدل دیا پھر وہ دونوکو دیکھتا ہی منافق و کافر سے پوچھتے ہین تو وہ کہتا ہے
مین کچھہ نہین جانتا جو سب لوگ کہتے تھے مین بھی وہی کہتا تھا اوس سے کہتے ہین لا دریت و
لا تلیت نہ تو نے کچھہ جانا بوجھا نہ تو نے قرآن پڑھا پھر اوسکو لوہے کے ہتوڑون سے مارتے ہین
وہ ایسا چلاتا ہی جسکو سب آس پاس والے سنتے ہین سوا جن و انس کے یہ حدیث متفق علیہ ہے
لفظ بخاری کی ہین دوسری روایت متفق علیہ مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہی کہ جب کوئی آدمی
مرتا ہی صبح و شام اوسکو اوسکی جگہہ دکھائی جاتی ہی بہشتی کو بہشت دوزخی کو دوزخ اوس سے
کہتے ہین یہ ہی تیری جگہہ جب تک اوٹھاوے تجکو اللہ دن قیامت کے غرضکہ قبر پہلی منزل
ہی آخرت کی منزلون مین سے اگر یہان بچگیا تو پھر آسانی ہی اگر نہ بچا تو پھر بہت سختی ہی حضرت
نے فرمایا مینے کوئی منظر قبر سے زیادہ وحشتناک مدد سند نہین دیکھا عثمان رضی اللہ عنہ جب
کسی قبر پر کھڑے ہوتے اتنا روتے کہ داڑھی بھیگ جاتی قبر کا ضغطہ ایسی چیز ہی کہ ہر نیک و
بد کو ہوتا ہی سعد بن معاذ جنکے مرنے سے عرش ہلگیا ستر ہزار فرشتے جنازے پر آئے اونکو بھی

قبر نے دبوچا حضرت کی دعا سے نجات ملی تو پھر کسی دوسرے کو کیا اطمینان ہی سورۂ تبارک الذی عذاب قبر کے بچانے کے لیے اکسیر ہی دو رکعت نفل مین عشا و وتر کے بعد پڑھنا اوسکا عذاب گور سے بچاتا ہے احوال برزخ مین کتاب شرح الصدور التثبیت بہت اچھی معتبر کتاب ہی تین دن ہر آدمی کے بہت سخت ہین ایک دن ولادت کا دوسرا دن موت کا تیسرا دن بعث کا جو ان تینوں دنوں مین سلامت رہا اوسکی بن آئی جو اچھا رہا اوسکا خدا حافظ ہی قرآن شریف مین ہی وسلام علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا ✱ گر نازکند فرشتہ بر پاکی ما ✱ گر مار کند دیو ز بیباکی ما ✱ ایمان چو سلامت بلب گور بریم ✱ احسنت برین چستی و چالاکی ما ✱ رب انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

فائدہ

آج کل یہ غلغلہ ہی کہ ملک مصر علاقہ سوڈان مین کسی شخص نے دعویٰ مہدویت کا کیا ہی اخبار وغیرہ اخبارات انگریزی و اردو مین نام اس شخص کا محمد احمد بن عبد اللہ لکھا ہی اسکو لفظ متمہدی و مہدی کاذب تعبیر کیا جاتا ہی بعض کم علم لوگون نے یہ خیال کیا ہی کہ یہ وہی شخص مہدی موعود ہو چونکہ یہ خیال انکا بالکل باطل بے اصل ہے اسلیے اس جگہہ مختصر حال مہدی موعود منتظر کا لکھا جاتا ہی یہ حال باخبار و آثار صحیحہ مین آیا ہی بعد دریافت اس حال کے پھر کسی سمجھدار کو کسی شخص کے حق مین بدون علامات صحیحہ کے انشاء اللہ تعالیٰ یہ گمان نہوگا نہ کوئی مسلمان تیرے میرے کہنے سے کسیکو مہدی سمجھے گا ہان جب سچ مچ کے مہدی آجاوینگے تو اوسوقت سبکو یقین ہوگا کہ وہ آگئے کی مدت سے منتظر ہم ہی وہی ہیں

فائدہ

مہدویت کا دعویٰ اس امت مین بہت لوگون نے کیا ہی کوئی اسمین نیک تھا کوئی بدگوئی طالب جاہ و دین تھا کوئی طالب دولت دنیا کبھی بعض لوگون نے کسی کے حق مین خود بخود یہ گمان کر لیا کہ وہ مہدی ہی اگرچہ اوس شخص نے نہیں کہا کہ مین مہدی ہون جسطرح محمد بن حنفیہ کو بعض نے

مہدی ٹھہرایا تھا یہ علی مرتضیٰ کے بیٹے تھے انھوں نے نہیں کہا کہ میں مہدی ہوں کسی نے
کہا جعفر بن علی بن حسین مہدی ہیں تھا لا مگر اونکو اس دعوے سے انکار تھا کسی نے کہا محمد
بن عبداللہ محض ملقب بنفس زکیہ مہدی ہیں کسی نے کہا عمر بن عبدالعزیز مہدی ہیں کسی نے
موسی بن طلحہ کو مہدی ٹھہرایا مگر یہ سب اپنی مہدویت کا انکار کرتے رہے [illegible] ہجری میں
ایک شخص ساکن کربلا نے جسکے بہت سے شاگرد و خادم تھے کہا میں مہدی ہوں [illegible] میں عباس
نام ایک شخص نے یہی دعوی کیا تھا شروع [illegible] ہجری میں صوفی تو یرزی نے کہا میں مہدی
ہوں اہل سوس اوسکے تابع ہو گئے شہر زور کے پہاڑ دنبن ایک گانوں ہی ارکم وہاں
محمد نام ایک آدمی نے کہا میں مہدی ہوں یہ شخص حدود [illegible] میں تھا ملک مغرب سے محمد
بن تومرت اوٹھا اوسنے کہا میں مہدی ہوں یہ بڑا کذاب ظالم متغلب تھا عبید اللہ بن میمون
قداح نے پہلے دعوی مہدویت کا کیا تھا جب ملک پر غلبہ پایا تو کہا میں خدا ہوں یہ یہودی تھا
یہ دونوں ملوک قرامطہ باطنیہ میں ہیں ملک اکراد میں ایک شخص عبد اللہ نام تھا اوسنے اپنے بیٹے
کا نام محمد لقب مہدی رکھا کہا میں سید ہوں یہی میرا بیٹا مہدی موعود ہے افریقیہ میں قاسم بن
مرو تھا اوسنے کہا میں مہدی ہوں پھر بادیۂ ریاح میں بھی ایک شخص نے یہی دعوی کیا اس
آدمی کا نام سعادت تھا امر یہ سعادت نے یہ سمجھا کہ سے سعادت بہمت ایش داد رست
نہ بر زور بازو نہ زور آورست + گروہ امرا میں سلیمان نام بادشاہ نے کہا میں مہدی ہوں
محمد بن عجلان کے حق میں بھی یہی خیال کیا گیا کہ وہ مہدی ہیں سید محمد نوربخش شیخ ادریس وغیرہ
شیخ علی متقی نے بھی دعوی مہدویت کا کیا تھا لیکن پھر رجوع کیا جونپور میں سید محمد نام ایک
شخص نے دعوی کیا تھا کہ میں مہدی ہوں ایک گروہ نے یہ دعوی اوسکا قبول کیا ابتک اس
گروہ کے لوگ حیدرآباد دکن میں موجود ہیں انکو مہدویہ تعالیہ کہتے ہیں بعض اہل عظیم آباد نے
معتقدین سید احمد بریلوی کے یہی گمان کیا حالانکہ اونھوں نے کبھی صراحۃً یا اشارۃً یہ دعوے
نہیں کیا تھا حال میں ایک شخص متامہ المہدیہ علاقہ سودان ملک مصر میں ہے اوسکو لوگ مہدی

کہتے ہین مگر سنا گیا کہ اوسکو اس دعوے سے بالکل انکار ہی غرضکہ مہدو دراس دعوی کا اسس تیرہ سو برس
مین کبھی صلحاء سے کبھی امراء سے کبھی کسی متغلب سے بار ہا ہوا ہے اشرار نے یہ دعوے
ملک گیری کے لیے کیا تھا اخیار سے جوش عبادت مین واقع ہوا ہی عوام کا حال یہ ہی کہ جب
کسی شخص سے کوئی دعوی اس قسم کا صادر ہوتا ہی خواہ وہ عالم ہو یا درویش یا امیر یا متغلب
تو اوسکی تصدیق کرنیکو طیار ہو جاتے ہین اوسکے حال و قال کو احادیث نبوت پر عرض نہین کرتے
اگر عرض کرتے تو ایسے خیالات باطلہ مین نہ پڑتے یہ بھی دیکھ بس چکے ہین کہ جسنے ایسا دعوی
کیا ہی وہ آخر کو ذلیل ہی ہوا ہی اگر یہ مدعی سچے ہوتے تو کچھ بھی تو آثار اون امور کا معلوم ہوتا جو
وقت ظہور مہدی موعود علیہ السلام کے ہونیوالے ہین تماشا یہ ہی کہ جو سچے مہدی آنیوالے ہین
وہ بھی تو اپنے لیے یہ دعوی نکرینگے بلکہ اونسے بیعت درمیان رکن و مقام کے بالاکراہ تمام کیا وینگے
پہر ہم کسی مدعی مہدویت کو کسطرح کہین کہ یہ وہی مہدی موعود منتظر ہی کہ حکم کل دنیا پر ہوگا[illegible]

فصل

جب سے دین اسلام لہو و لعب ٹھہر گیا ہی یارون نے یہ شیوہ اختیار کیا ہی کہ جس غریب مسلمان کو
متقی پایا اوسکا نام وہابی رکھدیا جس امیر کو باغی دیکھا اوسکو لقب مہدی کا بخشا ظہور مہدی موعود کو
ایک لاف و گزاف سمجھ لیا ہی یہ نسمجھے کہ جبتک مدعی کا ذب دعوی مہدویت کا کرتے ہین تب تک
تو یہ ہنسی دل لگی ہو بہی سکتی ہی مگر جبکہ مہدی صادق آجاوینگے تو اوسوقت کسی سے بھی بجز قبول
و اطاعت کے کچھ بھی بن نہ پڑیگا

فائدہ

کچھ نرے مسلمان ہی منتظر مہدی آخر زمان کی نہین ہین کہ لائق تشنیع ٹھہرین بلکہ ہر فرقے مین
ایک شخص کا انتظار ہی اوس منتظر کو اپنے دین کا حامی سمجھ لیا ہی یہود دجال کے انتظار مین ہین
ترسا نزول عیسی علیہ السلام کے لیے ترستے ہین ہنود کہتے ہین آخر کلجگ ماکہ مین ایک کلنکی
اوتار ہوگا آٹھ سو اکیس برس تک رہے گا شیعہ کہتے ہین مہدی موعود محمد بن حسن عسکری سے تھے

پانچ برس کی عمر مین سر دابۂ سامرہ مین چھپ گئے آخر زمانے مین نکلینگے پھر یہود کا یہ خیال
ہی کہ جسکے وہ منتظر ہین وہی شخص حاکم دنیا ہو جاویگا ساری خلق کو یہودی کر دیگا نصاری کو یہ
گمان ہی کہ جب مسیح علیہ السلام آوینگے ساری دنیا مین یہی مذہب عیسوی جاری ہو جاویگا شیعہ کو
یہ ظن ہی کہ مہدی سب کو رافضی بنا ڈالینگے سنیون کا ہیچ بھی باقی نرکھینگے ہنود سمجھتے ہین کہ
یہ اوتار سب کو ہندو بنا دیگا اوسی کی راج کا ساری دنیا مین ڈنکا بجیگا مسلمان سنی یہ اعتقاد رکھتے
ہین کہ مہدی علیہ السلام حامی سنت ماحی بدعت ہونگے انکے وقت مین کوئی دین سوا اسلام کے
باقی نرہیگا سو حق بات یہی ہی اسکے سوا جو کچھ ہی وہ سب باطل ہے کسی کے دعوے پر کبھی
کوئی دلیل قائم نہین ہی مگر اہل حدیث کے دعوے پر کہ یہ سب اخبار و آثار مفید انکے مدعا کے
ہین ہان اتنی بات ہی کہ ابن خلدون نے خلاف جمہور اس دعوے کی تضعیف کی ہی اسکی بنا اس
پر کہ ظہور و غلبے کے لیے عصبیت کا ہونا ضرور ہوتا ہی سو قریش کی عصبیت اب کہین باقی نہین
ہی پھر اگر مہدی آئے بھی تو وہ بدون عصبیت و حمیت قومی کے کیا کر سکتے ہین دوسری بات
یہ کہی ہی کہ احادیث مہدی ضعیف الاسناد ہین ضعیف حدیثون پر حکم قطعی نہین لگ سکتا سو جواب
پہلی بات کا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے تھے تو گو عصبیت قریش کی دست
موجود تھی مگر سب کے سب دشمن ہو گئے تھے کسی سے کچھ بھی مدد نملی تائید الہی نے اپنا کام کیا ایسے ہی
یہ بھی مؤید من اللہ ہونگے عصبیت پر کچھ دار مدار نہین ہی ع خدا خود میر سامانست ارباب
توکل را + کبھی اجنبی عصبیت وہ کام کر لیتی ہی جو اپنے قوم والے نہین کر سکتے ع مردی از غیب
برون آید و کاری بکند + دوسری بات کا جواب یہ ہی کہ اگرچہ صحیحین مین احادیث ظہور مہدی کی
موجود نہین ہین لیکن سنن و مسانید و معاجم مین یہ احادیث بطرق کثیرہ آئے ہین بعد صحیحین کے
یہی کتابین اسلام مین حجت ہین مانا کہ بعض یا اکثر اخبار و آثار ضعیف ہون لیکن کثرت روایت سے
حد تواتر معنوی کو پہونچ گئے ہین آحاد مین ضعف اسانید کا بھی الگ الگ جواب دیا گیا ہی جسکے
بعد پھر کچھ شک و شبہہ قوت احادیث مذکورہ مین باقی نہین رہتا ہی جسنے مانا کہ مہدی نہ آوینگے

ہمارا کیا نقصان ہے آریہ کہتے ہیں کہ شکست اسلام کی اونکے آنے پہ موقوف نہیں ہی تو بڑا خلل
میں تمیز کرنے کو قرآن و حدیث کافی وافی شافی ہی مسلمان اگر آج پابند احکام اسلام ہو جاویں
تو پھر وہی اوج موج ہی مگر یہ ہونا معلوم اسلیے کہ قیامت کا آنا برحق ہی قیامت کے آنے کے
لیے ہزیمت اسلام ضروری ہی اگر اسلام قوی رہے مسلمان غالب ہوں تو پھر قیامت کے آنے کی
کیا حاجت ہی قیامت تو جب ہی آویگی کہ اسلام نیست ہو جاوے شر خیر پر غالب آ جاوے
عو آخر کار اب دور دورہ ہے گر نباشد * تم مہدی کو رہنے دو نزول عیسیٰ علیہ السلام تو متفق علیہ
نصاریٰ و اہل اسلام ہی تم کہیں یا نہیں کو اترنے دو پھر معلوم ہو جاویگا کہ اوترتے کس کیلئے ہیں
اگر اسلام کی ساری پیشین گوئی آج تک سچی نکلی ہی تو یہ خبر بھی بالیقین سچی ہی کہ زمانہ اخیر میں
اہل بیت نبوت سے ایک شخص مہدی نام ظاہر ہونگے اونھین کی کمک کو عیسیٰ علیہ السلام
بھی آسمان سے زمین پر اوترینگے جسطرح عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں خبر فارقلیط کی دی تھی
جسکا ترجمہ لفظ احمد ہی اسیطرح احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دی
ہی حدیث کو جانے دو خاص قرآن میں انکے آنے کی خبر موجود ہی وانہ لعلم للساعۃ اسیطرح جسنے نزول
عیسیٰ کی خبر دی ہی اوسی نے احادیث کثیرہ میں یہ بھی فرمایا ہی کہ مہدی آوینگے یہ احادیث ترمذی
نسائی ابو داؤد بیہقی وغیرہ میں موجود ہیں *

فائدہ

مہدی کا نام بعض احادیث میں محمد آیا ہی بعض میں احمد باپ کا نام عبداللہ ہوگا ماں کا نام
آمنہ کنیت ابو عبداللہ ہوگی یا ابو القاسم شیعہ کا یہ خیال کہ نام انکا محمد بن الحسن ہی ۲۵۵ھ میں
پیدا ہو کر تھوڑے سامرا میں چھپ گئے خلاف احادیث صحیحہ ہی سفارینی نے کہا کل ذلک
ضرب من [illegible] والحمق یاں لقب جابر ہوگا نسب میں سید ہونگے اولاد فاطمہ علیہا السلام
سے بعض روایات میں آیا ہی اولاد عباس سے ہونگے اول صحیح ہی ثانی روایت ضعیف ہی
پھر اس میں اختلاف ہی کہ نسل امام حسن سے ہیں یا امام حسین سے اول اظہر ہی یہ بھی ہو سکتا ہی کہ باپ کیطرف سے

تو حسنی ہوں ماں کی طرف سے حسینی عباسی ہوں اس سبب سے انکا نسب ملتا ہو یا وہ مہدی جو
اولاد عباس سے ہونگے دوسرے شخص ہیں وہ ہو بھی گئے یہ مہدی موعود ہونیوالے ہیں بعض ناظر نے کہا
ان كون المهدي من ذريته صلعم مما تواتر عنه ذلك فلا يسوغ العدول ولا الالتفات الى غيره
کتاب الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل میں لکھا ہی مہدی مدینہ میں پیدا ہونگے انکا نام پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہوگا بیت المقدس کو ہجرت کرکے آوینگے محمد بن حنفیہ نے کہا خراسان
کیطرف سے کالے نشان نکلیں گے لشکر والوں کے کپڑے سفید ہونگے اس لشکر کا سپہ سالار شعیب
بن صالح نام مولی بنی تمیم ہوگا وہ اصحاب سفیانی کو شکست دیکر بیت المقدس میں آویگا مہدی کی
سلطنت جما دیگا تین سو آدمی شام سے اوسکے پاس آوینگے اسکے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد
کرنے میں بہتر مہینے کا وقفہ ہوگا یہ جو آیا ہی کہ لا مهدي الا عيسى اس حدیث کو ابن حزم نے صحیح
کہا ہی انتہی یعنی پہلے سفیانی دمشق سے نکلیگا پھر تمیمی خراسان سے پھر مہدی مدینے سے یہ مدینے
میں پیدا ہونگے مکے میں ظاہر ہونگے ایلیا کیطرف ہجرت کرینگے مکے والے درمیان رکن ومقام کے
انسے زبردستی بیعت کرینگے یہ اس بیعت لینے سے ناخوش ہونگے انکی عمر وقت ظہور کے چالیس
برس ہوگی یہ مجددین میں ہیں اسلیے نکلنا انکا شروع صدی یا آخر صدی پر خیال کیا گیا ہی بس یہیں تک
آغاز صدی پر اطلاق راس مائۃ کا ہو سکتا ہی یہ بات کسی حدیث میں نہیں آئی کہ کون سی صدی
کے آخر یا اول میں ظاہر ہونگے علما و صوفیہ نے کشف والہام و قرائن اخبار و آثار سے جون
جون سی صدی بتائی سمجھے تھے وہ ٹھیک نہیں پڑی سنہ ہجری سے سنہ ۱۳۰۱ تک ہر صدی کو محل
انکے ظہور کا ٹھہرایا تھا وہ مدت گذر گئی مہدی نہ آئے اب چودھویں صدی کا آغاز ہی دیکھئے اب
بھی آتے ہیں یا نہیں اتنی بات تو ضرور ہی کہ علامات بعیدہ انکے ظہور کے سب کے سب گذر گئے
علامات قریبہ نظر آتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وقت ظہور کا اب قریب آ گیا ہی واللہ اعلم
فائدہ حلیہ مہدی کا یہ ہی کہ میانہ قد سرخ سفید رنگ کشادہ پیشانی ماتھا چمکتا ہوا ناک اونچی خوش
جیسے روشن تارہ بھوں باریک لمبی الگ الگ گھنی داڑھی بڑی آنکھ سیاہ چشم سرگین جیسے دانت چمکتے

ہوئے گال پر تل شانے پر مہر نبوت ان بیماری ہو تو را خون میں کی ... سفید چمکتے ہوئے جیسے کوئی
بنی اسرائیل میں کا آدمی ہو رنگ عرب کا سا بدن بنی اسرائیل کا سا ... میں تل زبان میں لکنت
بات کرتے وقت جب دیر ہو گی بائیں ران پر ہاتھ مارینگے صورت میں محمد سیرت میں مثل رسول خدا صلعم کے ہونگے
بائیں ران میں بھی تل ہوگا سر پر بال ہونگے کاندھے تک چالیس برس کی عمر ہو گی یا درمیان تیس چالیس کے یعنے
پینتیس برس یہ خلاصہ ہے اون احادیث کا جو انکے حق میں آئے ہیں **فائدہ** سیرت مہدی کی یہی کہ
سنت پر عمل کرینگے کسی مذہب کے مقلد نہونگے عمل بحدیث پر مطلق کرینگے سفارینی نے لکھا ہی قال اہل
العلم یعمل بسنة النبی صلعم ویقاتل علی السنة لا یترک سنة الا اقامها ولا بدعة الا رفعها یقوم بالدین
آخر الزمان کما قام النبی صلعم اوله انتہی فتوحات میں اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ علماء مقلد انکے دشمن ہونگے کیونکہ
یہ مرد ہمارے دین کو بگاڑتا ہی مگر سلاطین اونکی تلوار کے ڈر سے انکا نہ چلیگا چارناچار تابعدار ہونگے انتہی حاصل یہ
جسطرح ذوالقرنین و سلیمان علیہما السلام ساری دنیا کے مالک ہو گئے تھے اسیطرح یہ بھی مالک تمام دنیا کے ہو جاوینگے
دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دینگے جسطرح وہ ظلم وجور سے بھر گئی ہو گی مال بے حساب دینگے اتنا زور دینگے یہانتک
کہ کوئی نہ لیگا آسمان زمین والے ان سے راضی ہونگے پرندہ ہوا میں وحشی جنگل میں مچھلیاں پانی میں انسے خوش رہینگی
انکے وقت میں پانی خوب برسے گا پیداوار بہت ہو گی بہت لڑائیاں کرینگے خزانے زمین کے نکالینگے شہر کے
شہر فتح کرینگے ملوک ہند کو طوق بگردن انکے سامنے لاوینگے تین ہزار فرشتے انکی مدد پر ہونگے سب طرف
لوگ انکے پاس آکر ایسے جمع ہونگے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پاس آکر جمع ہوتی ہیں جبرئیل علیہ
السلام مقدمہ لشکر پر میکائیل علیہ السلام ساقہ لشکر پر رہا کرینگے بھیڑیا بکری ایک جگہ چرینگے
بچے سانپ بچھوؤں سے کھیلینگے زہر اثر نکریگا ایک سیر غلہ سے سات سو سیر غلہ پیدا ہو گا
سود خواری شراب خواری زناکاری دور ہو جاویگی عمر بڑے ہو گی بد لوگ ہلاک ہو جاوینگے
کوئی دشمن اہل بیت باقی نرہیگا وہ امن ہوگا کہ ایک عورت پانچ عورت لیکر اکیلی جا کر حج
کر آئیگی سات یا نو برس تک دوہر قسم سے حکومت کرینگے نکلنے سے تا وفات چالیس برس
رہینگے اس حساب سے ستراسی برس کی عمر ہوتی ہی

فائدہ

علامات ظہور مہدی یہ ہین شیخ مرعی نے فوائد الفکر فی المہدی المنتظر مین
لکہا ہی کہ سورج چاند کو گہن لگیگا تارہ دُم دار نکلیگا ہاتہ پیدا ہوگا رمضان مین ایک آواز سنائی
دیگی ذیقعدہ مین نزدیک جمرۂ عقبہ کے درمیان قبائل کے لڑائی ہوگی نصف ہوگا فتنے ظاہر ہونگے
انکے پاس قمیص و سیف و رایت رسول خدا ہوگا اس نشان پر یہ لکہا ہوگا البیعة للہ پرندہ انکی تمنّا
آبیٹہیگا خشک لکڑی کا ڈیگے وہ پہول پہل لے اویگی بادل انپر سایہ کریگا آسمان سے آواز ہوگی کہ یہ
اللہ کے خلیفہ ہین انکے کہے پر چلو انکی بات سنو ایک ہاتہ ظاہر ہوگا وہ اشارہ کریگا انسے بیعت کرو جس
سال یہ ظاہر ہونگے اوس سال لوگ بے امیر کے حج کرینگے تمام عالم بلاد متفرقہ سے انکی تلاش مین مکہ معظمہ کو
آوینگے آخر حرمین شریفین مین سے نکالکر بیعت کرینگے یہ تابوت سکینہ کو غار انطاکیہ سے یا بحیرۂ طبریہ سے نکالکر
بیت المقدس کے کہدینگے یہود اوسکو دیکہکر ایمان لے آوینگے مگر تہوڑے بے اسلام رہینگے فرات مین ایک
پہاڑ سونیکا ظاہر ہوگا پہلی رات رمضان کی چاند گہن نصف رمضان مین سورج گہن ہوگا اس
علامت مین شیخ مرعی نے تامل کیا ہی مگر ہو سکتا ہی کہ بطور خرق عادت یہ ایک علامت انکے
ظہور کی ہو یہ بہی آیا ہی کہ ایک رمضان مین دوبار چاند گہن ہوگا کسی نے کہا تین رات تک لگا تار گہن
ہوا کریگا مشرق سے تارا دُمدار نکلیگا چاند کیطرح روشن ہوگا اس تارے کی دُم دونو طرف سے
لپٹ جاویگی یا قریب لپٹنے کے ہوگی بجلتے لوگ ڈر جاوینگے سوتے جاگ پڑینگے شام مین حرستا نام
گانون دہنس جاویگا ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نصف رمضان مین ایک آواز ہوگی جس سے ستر ہزار
آدمی بیہوش ہو جاوینگے اتنے ہی اندہے اتنے ہی گونگے اتنے ہی بہرے اتنے ہی کواریون کا ازالہ
بکارت ہو جاویگا انہین کے سامنے عیسی علیہ السلام اوترینگے انکے سوا اور بہی علامات ہین جو اکثر
مین مذکور ہین حاصل یہ کہ جس کسی نے آجتک دعوی مہدویت کا کیا ہی کسی ملک کسی قوم مین ہو کوئی علامت
بہی ان علامتون مین سے اوسمین پائی گئی ہی جب نہین پائی گئی تو اوسکو کسطرح مہدی موعود سمجہا جاوے
عوام تو چوپائے ہین ہر آواز کے پیچہے لگ جاتے ہین نام پر مرتے ہین عقل و دین سے کچہ کام نہین رکہتے

فائدہ مدت سے دیکھا سنا جاتا ہے کہ دو چار برس کے بعد ہندوستان میں ایک خط
محمد صالح نام کا چھپا آتا ہے اور دو عبارت میں اوس میں لکھا ہوتا ہے کہ اب فلان سال میں سورج مغرب سے
نکلیگا قیامت فلان تاریخ آویگی کاتب خط کہتا ہے کہ میں مدینہ میں ہون روضہ مبارک سے میں نے یہ آواز
سنی یا خواب میں مجکو یہ ارشاد ہوا ہے کچھ الفاظ نصیحت و توبہ کے بھی اوس میں مندرج ہوتے ہیں ظاہر
میں تو دلسوزی اہل اسلام کی معلوم ہوتی ہے مگر خیال کرو تو شاید عقیدہ اسلام کا ہنسانا دشمنونکا
اصل تو پھر مقصود ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین بھلا مہدی کے ظاہر ہونے عیسی کے اوترنے دجال
کے خروج یاجوج ماجوج کے برآمد ہونے سے پہلے آفتاب کا مغرب سے نکلنا کسطرح ہو سکتا ہے
اسکی کیا دلیل ہے قیامت آنیکی تاریخ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہوئی اس کذاب دجال
وضاع کو کہان سے معلوم ہوگئی حدیث صحیح میں آیا ہے جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ دوزخی ہوگا
بعض جاہلون نے دو قصیدے فارسی کے نکالے ہیں کہتے ہیں شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشین گوئی
ہے جب مطابق اوسکے کوئی امر نہیں ہوتا ہے تو اون قصائد میں اصلاح الفاظ کیجاتی ہے کہا جاتا ہے
کہ صحیح لفظ یہ ہے اسمین یہ واقعہ وہ واقعہ لکھا ہے وہ سال اب آگیا ہے یا اوس سال کو دو چار برس یا تھوڑا کم
مدت باقی رہگئی ہے مانا کہ وہ قصیدے انھین کے ہون بطور کشف یا الہام کے کہا ہو لیکن غیب کا علم
سوا اللہ کے کسیکو نہیں ہے اولیا کی کشف میں خطا ہوتی ہے جسکو کافی رحمہ نے فتح ربانی میں لکھا ہے ایکبار
صنعا یمن میں یہ غلغلہ ہوا کہ جمعہ آیندہ کو قیامت آویگی علما نے ہر چند تکذیب کی مگر جاہلون نے
نہ مانا عورتین سادہ ہو کر اور جلد کپڑے پہنکر بانتظار وقوع قیامت یعنی نفخ صور صبح جمعہ کو طرف جنگل کے
نکل گئین ساری دن انتظار کیا و ساری زاری کی مگر اوس جمعہ کو قیامت نہ آئی غرضکہ اسطرح کے خرافات
عوام میں بہت پھیلی رہتی ہے قیامت سے پہلے مہدی کا آنا چاہیے جو اب تک نہ آئے نہ عیسی علیہ السلام
اوترے پھر قیامت کسطرح قائم ہو سکتی ہے اس سے بڑھکر بھی کوئی گناہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی تکذیب کیجاوے ترتیب فتن کا کچھ لحاظ نہو محمد صالح شاہ نعمت اللہ ولی کے کہنے پر ایمان لایا جاوے
نعوذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ **فائدہ** ظہور مہدی سے پہلے مائہ کذاب ظاہر ہونگے کہ وہ نزدرا

سے نکلیگا اور سپر ژرائی ہوگی تیس دجال نکلینگے دعوی نبوت کا کرینگے علم جاتا رہیگا زلزلے بہت
ہونگے قتل بہت ہوگا راتدن چھوٹے ہونگے جعفر صادق نے کہا ہے مہدی ظاہر نہونگے جبتک
کہ لوگونکو خوف شدید نہو طاعون نہو سخت فتنے زور سے بلائیں نہوویں عرب مین تلوار چلے لوگون مین
اختلاف پڑے دین مین تشتت ہو حال مین تغیر ہو صبح و شام موت کی آرزو کرین آدمی کو آدمی کھانے
لگے یا طوبی لمن ادرکہ وکان من انصارہ والویل کل الویل لمن خالفہ امرہ اسے پہلے
سفیانی خروج کریگا بیدا مین خسف ہوگا شام مین زلزلہ آویگا لاکھ آدمی سے زیادہ مرجاوینگے
سفید گھوڑون کے سوار زرد نشان مغرب کیطرف سے آوینگے قحط پڑیگا موت آویگی حرستا
دمشق جاویگا ابقع اصہب اعرج کندی نکلیگا سفیانی کا خروج دمشق سے ابقع کا مصر سے
اصہب کا بلاد جزیرہ سے اعرج کا مغرب سے جرہمی کا شام سے قحطانی کا یمن سے ہوگا ان
سب کے نکلنے کو اقرب علامات مہدی لکھا ہے وراء نہر سے حارث نکلیگا آگے لشکر کا سپہ سالار منصور
نام ہوگا وہ آل محمد کو جگہ دیگا شاید یہ حارث وہی ہاشمی ہو جو ناصر مہدی ہوگا لشکر سفیانی کو شکست دیگا
پھر ایک لشکر طرف سے سجستان کے آویگا اوسکا سردار ایک شخص بنی عدی مین ہوگا وہ مہدی سے
آملیگا بیعت کریگا **فائدہ** مولد مہدی کا مدینہ ہے ایک روایت مین آیا ہے قریب ہے کہ سنیچر کے دن
دسوین محرم کو وقت نماز عشا درمیان رکن و مقام کے ظاہر ہونگے سفارینی نے کہا اول ظہور
مین خوف قتل سے مکہ کیطرف بھاگ کر مخفی ہوجاوینگے پھر طائف ہو کے مکہ پھر آوینگے پھر مدینہ
کو جاوینگے پھر کوفہ کو روانہ ہونگے وہان لشکر سفیانی سے شکست کھا کر پھرینگے وزیر مہدی
مشرق سے آکر لشکر سفیانی کو شکست دیگا مہدی تعاقب سفیانی مین شام پہونچکر عقبہ بیت المقدس
پر سفیانی کو ذبح کرینگے جسطرح بکری ذبح کیجاتی ہے اس فتح کے بعد روز بروز ملک مہدی کو
ترقی ہوگی ملوک ارض اطاعت کرینگے ایک لشکر ہند مین آکر یہان کے ملوک کو طوق بگردن کرکے
سامنے مہدی کے لیجاویگا **فائدہ** مدت مہدی علیہ السلام مین روایات مختلف آئی ہین
پانچ برس یا سات برس یا نو برس یا انیس برس یا بیس برس یا تیس برس یا چالیس برس ترندہ

رہین گے تو برس نصاریٰ سے صلح رہیگی اختلاف مدت کا باعتبار تفاوت ظہور و قوت کے ہی
اثنا میں چالیس برس کو ترجیح دی ہو سفارینی کا میل خاطر بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہو ایک
روایت مین یون آیا ہو کہ من کذب بالمہدی فقد کفر یعنی کوئی کہے کہ مہدی نہ آوینگے
وہ کافر ہو اخرجه الامام الحافظ ان الاسکاف بسند مرضی الی جابر مرفوعا قاله
السفارینی ثم قال قد کثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی
وشاع ذلک بین علماء السنة حتی عد من معتقداتهم انتہی پھر سفارینی نے
یہ لکھا ہو وقد روی من الصحابة بروایات متعددة وعن التابعین ومن بعدهم
ما یفید مجموعه العلم القطعی بحیثیه فالایمان بخروج المهدی واجب کما هو
مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة انتہی مہدی کا
انتقال بیت المقدس مین ہوگا عیسیٰ علیہ السلام نماز جنازہ پڑھین گے وہین دفن کرینگے انکا مرنا
اپنی موت سے ہوگا **فائدہ** مہدی کا ظاہر ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا دجال کا
برآمد ہونا قریب یکدیگر ہی اسی سبب سیوطی نے یہ لکھا ہو کہ دجال سر صدی پر نکلیگا جعفر صادق
نے کہا ہو مہدی سال طاق مین برآمد ہون گے پہلے یا تیسرے یا پانچوین یا ساتوین
یا نوین سال انتہی اسمین گویا عشرۂ اولیٰ کو سر صدی ٹھہرایا ہو مگر اطلاق سر صدی کا بیس پچیس
بلکہ نصف صدی پر بھی ہو سکتا ہو لیکن اسمین بھی شک نہین ہے کہ متبادر لفظ راس مائة سے
یہی ہے کہ عشرۂ اولیٰ کے ختم ہونے سے پہلے برآمد ہونا چاہیے اب چودھوین صدی آگئی ہے چھ
ماہ گذر گئے این اس صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکھیے کونسے طاق سال مین تشریف لاتے ہین
بعض اہل تنجیم کہتے ہیں اس صدی کے سال ہشتم مین ظہور کرین گے خدا یون ہی کرے لیکن بے
سند صحیح کے اس بات پر پورا یقین نہین ہو سکتا ہے بہت تواریخ مظنونہ گذر گئین مہدی نہ آئے

سیر با در ہوس آباد تمنا کردیم — منزل یاس ز ہر راہگذر نزدیک ست

انکا آنا عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہمارا ایمان ہو خدا کرے کہین جلدی آجاوین یہ جھگڑا چک جاوے

نزول عیسی علیہ السلام

آنکا آسمان سے اُترنا زمانے مین اوترنا قرآن وحدیث و اجماع امت سے ثابت ہے قرآن
میں فرمایا ہے کوئی اہل کتاب مین سے نہیں لیکن وہ ایمان لاویگا عیسی پر عیسی کے مرنے سے پہلے
یعنی جب کہ ایک ہی ملت ابراہیم علیہ السلام جو دین اسلام ہے دنیا مین ہوگی یا ہر یہودی اپنے
مرنے سے پہلے جب وہ آخر زمانے میں نازل ہونگے انپر ایمان لاویگا دوسری آیہ مین ہے
عیسی علامت ہین قیامت کے آنے کی تو کچھ اسمین شک مت کرو تیسرے حدیث مین قسم کھا کر فرمایا ہے
اوترین گے تمھارے درمیان ابن مریم وہ حاکم عادل ہونگے صلیب کو توڑین گے سور کو
قتل کرین گے جزیہ نہ لینگے یعنی اسلام کے سوا دوسری چیز قبول نہ کرین گے یہ نہوگا کہ کوئی جزیہ
دیکر اپنے مذہب پر قائم رہ سکے یہودی ہو یا نصرانی بلکہ ہر آدمی مسلمان ہو جاویگا یا مارا جاویگا
انکے وقت مین مال بہت ہوگا کوئی نہ لیگا ایک سجدہ اوس وقت دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا
عیسی سے امیر اسلام کہیگا آؤ نماز پڑھاؤ وہ کہین گے نہین بعض تمھارے امیر ہین بعض پر یہ اس
امت کی بزرگی ہے طرف سے خدا کے عیسی علیہ السلام بیاہ کرین گے بچے ہونگے چالیس برس
زندہ رہین گے پھر آنحضرت صلعم کے پاس دفن ہون گے مسلمان انپر نماز جنازہ ادا کرین گے
انکے مقدمہ مین اونتیس حدیثین آئی ہین آثار بھی وارد ہین یہ سب احادیث مہدی مسیح دجال
کے متواتر المعنی ہو گئے ہین امت مین سب کا اتفاق ہے انکے آنے پر کسی ایک نے بھی اختلاف
نہین کیا مگر فلاسفہ و ملاحدہ نے عیسے علیہ السلام اوس وقت بھی نبی ہونگے مگر تابع ملت اسلام جس طرح
حدیث مین آیا ہے کہ اگر آج موسے جیتے ہوتے تو اون کو کچھ نہ بنتا مگر میری پیروی کرنا موسی کی
جگہ ہے کہ یہ مقلد اسلام کا تو دعوی کرتے ہین یہ تو پیروی سنت اسلام کی کرین انبیا اولی العزم تک اگر
موجود ہون تو اون کو پیروی ہی کرنا پڑے یہ پیغمبرون سے بھی زیادہ ہوئے خدا جانے ان کو کوئی پرچہ
سماوی ملگیا ہے یا امام اعظم صاحب رضی اللہ عنہ نے ان کو اتباع سنت سے منع کر دیا ہے ہم قسم
کھا کر کہتے ہیں کہ امام صاحب نے تو ہرگز منع نہین کیا ہے بلکہ تقلید ہی سے سب کو روکا ہے ان

شیخ ابی مروسئے کوئی دستاویز دوب تقلید کی ان کو درست کی سدّی میں اسکے بھروسے پر سنت سے
دور بدعت سے نزدیک ہو گئے دین ومن یکن الشیطان لہ قرینا فساء قرینا ۔

حلیہ عیسی علیہ السلام

سرخ سفید رنگ سینہ چوڑا سیدھے بال گویا پانی ٹپکتا ہے ابھی حمام مین سے نکلے چلے آتے کرتی میانہ قد

محل نزول

مسجد منارہ جو دمشق کی شرقی طرف بناہے اوراب تک موجود ہے وہان دونو ہاتھ دو فرشتون کے
پرون پر رکھے ہوے اوترین گے جب سر جھکا دین گے ایسا معلوم ہوگا کہ پانی ٹپکتا ہے جب
اونچا کرین گے ایسا معلوم ہوگا کہ گویا موتی جھڑتے ہین جس کافر کو ان کی ہوا پہنچیگی فی الفور مر جاویگا
سانس وہان تک جاوے گی جہان تک نظر جاتی ہے چھ بجے صبح کے اوترکر مسجد دمشق کے منبر پر
بیٹھین گے مسلمان نصاری یہود سب اس کثرت سے جمع ہون گے کہ اگر کوئی چیز پھینکی جاوے تو ان
سب کے سرہی پر گرے نیچے نہ گرے مؤذن اذان کہنے کو طیار ہوگا یہود بوق بجانے کو نصاری
ناقوس پھونکنے کو پھر قرعہ ڈالین گے قرعہ مسلمانون کے ہی نام پر نکلیگا اذان ہوگی یہود و نصاری
مسجد سے باہر چلے جاوین گے یہ ہمراہ اہل اسلام کے نماز پڑھین گے عصر کی نماز ہوگی پھر سب کو لیکر
دجال کی طلب مین نکلین گے صبح ہوتے ہی بیت المقدس مین پہنچین گے یہان اقامت نماز صبح
ہو رہی ہوگی امام مہدی امام نماز ہون گے ان کو دیکھکر پیچھے ہٹنا چاہین گے یہ منع کرین گے مہدی
کے پیچھے نماز صبح پڑھین گے پھر دجال کو بیت المقدس مین باب لد پر قتل کرین گے وہ معہ اسکے بعد
یاجوج ماجوج ظاہر ہونگی بعض جہلا حنفیہ نے یہ گپ لگائی ہے کہ عیسی مقلد مذہب حنفیہ ہون گے ملا علی قاری
نے اسکا خوب رد کیا ہے جزاہ اللہ خیرا اشاعہ مین بھی تقلید عیسی ومہدی پر مذہب حنفی کے لیے
نہایت محمد نظر کرکے یہ بات ثابت کی ہے کہ سوا قران وحدیث کے کسی مذہب کے موافق حکم نہ کرینگے
قیاس واجتہاد کرنا انپر حرام ہوگا جو طریقہ اسلام کا قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر مین تھا بے کم وکاست
وہی راہ پر سب کو بزور تلوار مجبور کرینگے آج جو بعض علماے حدیث خلق کو طرف اس طریقے کے

بلاشبہ ہم زبان سے بیان سے دعوت کرتے ہیں تو سارا جہان اون کا دشمن ہو جاتا ہے اگر ہم
اوس وقت تک جیتے رہے کہ مہدی آجاویں یا عیسیٰ علیہ السلام اوتریں تو ہم ان حضرات کو سنا
کرینگے کہ اب کہو تم سچے تھے یا ہم اگر جیتے اوس وقت تم نے دال کا بھاؤ معلوم ہو جاوے گا
ایسا ہونا باطل پر کمال ہو جاویگا سو

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ‏ ‏ ‏ کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور

یاجوج ماجوج

اسکے نکلنے کا ذکر قرآن وحدیث دونوں میں آیا ہے یہ یافث بن نوح کی اولاد ہیں یا ترک ہیں یا دیلم ہیں مگر پہلی بات زیادہ ٹھیک ہے یہ نکلنے کے ساتھ ہی جب بیت المقدس تک پہنچیں گے ایک کیڑا ناک میں گھسے گا اس وبا سے مر جاویں گے پھر حبشہ کا غلبہ ہو گا وہ کعبہ کو ڈھا دیں گے اسی نے کہا یہ واقعہ زمن عیسیٰ میں ہو گا مگر صحیح یہ ہے کہ سب نشانیوں کے بعد ہو گا ۔

طلوع آفتاب مغرب سے

جب سورج پچھم سے نکلیگا لوگ ایمان لانے لگیں گے مگر کیا فائدہ توبہ کا دروازہ اوس کے کہتے ہی بند ہو جاویگا سفارینی نے کہا پہلی نشانی قیامت کی ظہور مہدی کا پھر خروج دجال کا پھر نزول عیسیٰ کا پھر نکلنا یاجوج ماجوج کا پھر ہدم کعبے کا پھر ظہور دخان کا پھر رفع قرآن کا پھر طلوع شمس کا مغرب سے ہے یا طلوع پہلے ہو پھر قرآن اوٹھ جاوے پھر دابہ نکلے پھر سورج مغرب سے اوسی دن یا قریب اوس کے برآمد ہو لیکن یہ ترتیب مرفوع نہیں ہے البتہ اتفاقی ہے سورج اوسے آسمان تک جا کر مغرب کو پھر جاویگا پھر عادت کے موافق نکلا کریگا پھر دابۃ الارض برآمد ہوگا یہ طلوع رد کرتا ہے مذہب اہل ہیئت کو جو قائل ہیں عدم تغیر کے فلکیات میں

دابۃ الارض

اسکے نکلنے کا ذکر بھی قرآن میں آیا ہے یہ مومن کو فرسب سے بات کرے گا بیضاوی نے کہا ہے وہی جساسہ ہے یعنی جسکا ذکر حدیث تمیم داری میں آیا ہے یہ شہر قوم لوط یا بعض وادی تہامہ یا کوہ صفا

سے نکلیگا یا صفا یا مروہ سے یا شعب اجیاد سے تین بار اسکے نکلنے کی خبر اوڑیگی مومن کے ماتھے پر لکیر دیگا کہ یہ مومن ہے اوسکا مونہہ روشن ہو جاویگا کافر کے ماتھے پر نقش کر دیگا کہ یہ کافر ہے اوسکا مونہہ کالا ہو جاویگا یہ جانور سارے دنیا مین پھریگا

دخان

یہ دہوان دابہ کے بعد نکلیگا چالیس دن رہیگا کافرون کی جان لیگا مومنین کو زکام ہوگا یہ نشانی قرآن و حدیث دونو سے ثابت ہے

ریح

یہ ایک ایسی ہوا چلیگی جس کے دل مین رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا اوسکی جان قبض کرلیگی جن مین کچھ بھی بھلائی نہین وہ باپ دادون کے دین پر جمے رہینگے یہ ہوا طرف سے شام یا یمن کے چلیگی یا دونو جگہ سے آویگی اسکے بعد زمین مین کوئی نام لیوا اللہ کا باقی نرہیگا اونہین پر قیامت قائم ہوگی۔

رفع قرآن شریف

یہ مصحف و دل دونو سے اوڑہ جاویگا رات کو سووینگے صبح کو کوئی حرف مصحف مین نہوگا نہ سینون کے اندر بہی یاد نہ رہیگا

آگ کا نکلنا

یہ آگ عدن کے کنارے کی تہ سے نکلیگی لوگون کو گہیر کر زمین محشر کی طرف لیجاویگی کسی نے کہا حضرموت سے نکلیگی یہ شہر بہی عدن سے قریب ہے اوس وقت سب کو چاہیے کہ شام کی طرف چلے جاوین کسی نے کہا وادی برہوت سے برآمد ہوگی دن کو چلیگی رات کو تہم رہیگی کسی نے کہا حبس سیل سے نکلیگی مآل سب کا ایک ہے اسلیے کہ یہ سب مواضع زمین عدن مین ہین مگر حبس سیل قریب مدینے کے ہے سو وہان بہی جا پہنچیگی مدینے والون کو وہین سے ظاہر ہوگی وہ جہین کے یمین سے نکلی ہے کہین سے بہی نکلے غرضکہ ساری زمین مین پہیل جاویگی آٹھ دن مین ساری

دنیا کا دورہ کریگی پھر لوگون کے ساتھ ساتھ چلے گی اوس کے حالات طرح طرح کے ہین
اگر ستعد ونار کا نکلنا ثابت ہو جاوے تو پھر یہ ساری مشکل آسان ہے یہ حشر بذریعہ آگ کے
شام کی طرف قیامت سے پہلے ہوگا وہ حشر اور ہے جس کا قبرون سے ہونا آیا ہے۔

نفخۂ اولیٰ

جب سب نشانیاں مہدی کے طلوع سے اس آگ کے نکلنے تک ہو چکین گی تب حکم ہوگا کہ
صور پھونکو وہ یہ پہلا پھونکنا ہے ساری خلق اوس کی آواز ہولناک سے مرجاوے گی کوئی شی
باقی نہ رہے گی چالیس برس تک یہی حال رہیگا کہ کوئی سوگا پھر دوسرا نفخہ ہوگا جس کے اثر سے
سارے مردے قبرون سے زندہ ہو کر حساب کتاب دینے کے لیے نکلیں گے پھر حکم ہوگا اے
لوگو اپنے رب کی طرف فرشتوں سے کہا جاویگا انکو کھڑا رکھو انسے پوچھ پاچھ ہوگی نسأل
الله العفو والعافیة فی الدارین تمام الکرامہ یہن مرنے سے تا داخل ہونے جنت ونار کے جو جو
حالات پیش آوینگے سب مفصل مشرح مطابق قرآن وحدیث وآثار سب لکھے گئے ہیں اب اگر
علم الٰہی میں ظہور مہدی موعود کا مقدر ہے تو یہ سمجھو کہ قیامت سر پر آگئی ہے نشانیاں پے در پے بیان
ہوئی آگے پیچھے برابر ظاہر ہوتی چلی جاوین گی یہانتک کہ صور پھونکا جاوے پھر الله کہیگا
لمن الملک الیوم لله الواحد القہار دنیا کے یہ سب حادثے بمقابلہ اون آفات کے جو بعد
بعث کے قبور سے ہونیوالی ہین ایسی ہین جیسے سمندر کا ایک قطرہ ان آفات دنیا کا نتیجہ انتہا کو
یہی ہے کہ اگر خدا نخواستہ کوئی ان مین مبتلا ہوا تو جان ومال سے برباد گیا اگر نہ مبتلا ہوتا تو بھی
اوس کو ایک دن مرنا تو ضرور ہی ہے جو مرا اوس کی قیامت اوسی وقت سے قائم ہو گئی قیامت
مین جو آنیوالی ہین اونکا نتیجہ آخر کو جنت ہے یا دوزخ جنت دوزخ بھی سہی سب سے بڑھکر یہ مصیبت
ہے کہ موت کو ذبح کر ڈالین گے وہ تو اچھے ہے جن کو بہشت ملے اونکی موت مر گئی وہ ہمیشہ
حیات جنت خلد مین رہ پڑے اونکا برا ہوا جس کے نصیب مین ابدالآباد تک جہنم لکھی گئی ہے اون کو
اب کوئی توقع رہائی کی بعد ذبح اس موت کے اوس عذاب دائم بلا سے دائم سے باقی نہ رہی

جیسے آدمی کو ملیگی جس کا ایمان دنیا مین درست تھا قرآن و حدیث کے موافق عمل کرتا تھا کسی مولوی درویش کی تقلید کی راہ پر نہ چلتا تھا علم نافع کے ساتھ عمل صالح بھی کرتا تھا عبادت مین کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا تھا نہ الوہیت مین نہ ربوبیت مین ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنات الفردوس نزلا خالدین فیہا لا یبغون عنہا حولا الی قولہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اصل نجات دو باتون پر موقوف ہے ایک اخلاص عقیدہ یہ جو ہر طرح کے شرک خفی و جلی سے پاک ہو دوسرے عمل صواب یہ جو عمل دینی سنت کے موافق سنت صحیحہ کے ہو جس کو خوبی تقدیر سے یہ دونو باتین ہاتھ لگ جاوین تو بیڑا اس کا دونو جہان مین بیڑہ پار ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ورنہ وہ قبل قیامت وبعد قیامت دوزخ جہنم ویل

وہ خواہی ہے

آگئی اب تو قیامت ہی قریب   یا الٰہی استقامت ہو نصیب

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین وآلہ

الطاہرین وصحبہ الاکرمین آمین

خاتمہ طبع کتاب

الحمد للہ والمنۃ کہ سرمایۂ آگاہی اہل روزگار سرمایۂ بینش دانشوران تحقیق شعار یعنی یہ رسالہ نافعہ موسومہ حدیث الغاشیۃ عن الفتن الخالیۃ والفاشیۃ تالیف سید بزرگ نامہ فیض ختامہ سرو آزاد گلستان سیادت گوہر آبدار عمان نقابت ہوشمند معارف آگاہ دانش پسند حقیقت دستگاہ عالی پایہ متواضع طینت دیانت مایہ درایت سریرت بہار آزادی حدیقۂ معانی چراغ افروز شبستان روشن بیانی مردم شناس مروت اساس

آبروی سخن آرزوی آس سید محمد عبدالحی اوامداسد بن حکیم سید
محمد عبد الرزاق مرحوم بن سید فتح علی مغفور ساکن قدیم متنڈو اضلع فتحپور مضافات
الہ آباد مطبع بدیعی مین باہتمام مولوی محمد معین الدین اوائل ماہ رجب سنہ [illegible] ہجری نبوی
طبع سے آراستہ ہو کر شائع خاص و عام ہوا اور مطبوع طبائع حق پسندان انام +

تاریخ طبع

سید عبدالحی سیادت انتساب
علم دین کا ابتدا سے آفتاب
ہو افادت کو سن جب سے ہند میں
رہنماے خیر ہے جسکے باعث سے
اہل دلکو اوسکے باغ خلق مین
قال اوسکا یون مطابق حال سے
یون ہی دستار فضیلت زیب سر
کرتے ہین طرز تواضع پہ مدام
اوسکی محفل مین نظر آتی ہی رات
تربیت نے اوسکے بخشا باغ مین
مجتمع ہر دل مین ہی اوسکی سبب
دم بھر اوسکے پاس جو بیٹھے اوست
طرفہ تاریخ متن لکھی کہ ہے
شرح اون فنون کی کہتے ہین جنہین
دیکھنا تفتنے اور شے مین گستر
غور سے دیکھین اگر اہل نظر

رات دن ہی مشغول شغل علم و فن
راز وحدت کا ازل سے موتمن
پھیلتا ہی مثل شیران زن
کرتے ہین نفرت سے توبہ اہرمن
سبزہ سے آتی ہی بوئی نسترن
ٹھیک ہے جیسے بدن پہ پیرہن
جیسے کھاتا ہو کسی پہ بانکپن
غائبانہ ہی شیخ و برہمن
آفتاب اک شمع اور گردون لگن
سبزہ کو نشو و نماے ناروان
عشق اصحاب و ولاے پنجتن
لطف خلوت کا دکھاتا انجمن
مایہ آگاہی اہل زمن +
مستمر ہے آثار آثار سخن
بیٹھ دکھا دوران زمانے کا چلن
نشۂ غفلت چھٹکا سو آنکھون سے ہرن

ہی جدا اس دار فنا مین پہر سے لکے — دل اٹہا کر کر سمجہ لین مرد دل
دیکہنے سے اوسکے کہلتا ہی تمام — راز اخبار رسول ذو المنن
مصرع تاریخ طبع ای خامہ کہہ — شرح و بسط علم احوال فتن

قطعۂ دیگر تاریخ طبع کتاب

ہر آن حدیثیکہ در گفتن بیامد — بطرز نو نیک مولانای من گفت
کدام از طبقۂ اسلاف و اخلاف — چنین حالات آشوب زمین گفت
ز ضعیف سبب بر قیامش گفت — زبانش ہر چہ قرین وادی سخن گفت
مسلم چون نباتہ گفت او را — کہ از آیات و آثار و سنن گفت
مؤلف حرف حرف این صحیفہ — ز القای خدای ذو المنن گفت

بس تاریخ طبعش ہاتف غیب
عدیم المثل احوال فتن گفت
۱۳ ھ

قطعۂ دیگر تاریخ طبع

بو تراب آج ترا مثل زمانے مین نہین — شرف اللہ نے بخشے تجہے کیسے کیسے
کسکہ عالم مین ترے فضل کا بیٹہا کیا — مٹ گئے سب کے ترے سامنے دعوی کیسے
آج تیرے سے کمالات ہین کسکو حاصل — مین کسی شخص کو پاتا نہین ترے آگے کیسے
تبحر کوئی کہتا ہے کوئے علامہ — کو بکو ہین ترے اوصاف کے چرچے کیسے
علم کے فضل کے دانش کے ہنرمندی کے — حل ہوئے آج تری ذات سے عقدے کیسے
کچہ تری خوبی تقریر ہی مشہور نہین — حسن تحریر کے عالم مین ہین شہرے کیسے
کیسی دلچسپ لکہی ہی یہ کتاب نادر — آئینہ ہو گئے اسلام کے فتنے کیسے +

جسقدر گزرے ہین مہدی و نبی معنوی | سال ایک ایک کی تفصیل سے لکھے کیسے
آپ ہی آپ جو مہدی و نبی بن بیٹھے | واقعی کیسے دغاباز تھے ہوئے کیسے
سکے ایجاد زمانے مین ما ہمہ سمہا | ڈالے اشرار نے اسلام مین رخنے کیسے
کیا یہ آشوب ہین حالات شیوع بدعات | سننے والوں کے جگر ہوتے ہیں ٹکڑے کیسے
سچ تو یہ ہے کہ بہت خوب لکھی ہے یہ کتاب | دلستیں اہل دین سب ہین نقرے کیسے

لکھی چھپنے کی یہ تاریخ جمیل احمد نے
موجود ہین قہر اسلام کے فتنے کیسے

صحت نامہ حدیث الغاشیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱۵	بساہی	بستاہی	۲۵	۵	سراگندی	پراگندگی
۸	۵	زیون	زیتون	〃	۱۹	..اپی	ٹدائی
۹	〃	تومید	توحید	۲۶	۱۵	ابسا	ایسا
۱۵	۱۵	جیسے جالینوس وارسطو	+	〃	۲۱	اسکے	۱۰سکے
۱۶	۱۱	قدماد	قدمای	۲۷	۲	چھ سو اکاون	سات سو ایک
۱۷	۳	حیوں	یوں دریاؤں	۲۹	۳	اسکو	اکو
۱۸	۱۶	پیاڑیہ	پہاڑیہ	۳۱	۱	اورک	اور کیا
〃	۲۱	نساہین	نستاہین	〃	۴	بچارسے	بیچارے
۲۱	۱۹	ماموں	سسرال	۳۲	۱۳	گھونسکے	گھونسے
۲۳	۱۳	موسے	ہوسے	〃	۱۱	بچاس	بچاس ہزار
۲۵	۱	اکا	اسکا	۳۵	۴	ہی	ہیں

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۵	۱۲	کیتی	گنتی
۴۱	۱۸	حرحرم	سلسلم
۴۴	۵	مردک	مزدوک
۵۰	۱۵	چوتیس	چونتیس
〃	۱۲	نقریباً	تقریباً
۵۱	۲	یبلی	لبہ
۵۱	۸	وسیلہ	وسیلہ عزت
۵۳	۱۳	کاتب	بعض اکابر کاتب
۵۶	۵	یکجا یہ	یکجا پہ
۶۳	۲	تیس	تینتیس
۶۵	۱۸	وہان	تہ مین
۶۶	۶	ہیرودس	ہیرودس،
۶۸	۱۰	باتین	یاتین
۶۹	۴	سپنے	سپہلے
۷۱	۱۹	خرز	خزر
۷۶	۱	سلطان	خلیفہ
〃	۴	ببغداد	بغداد
〃	۳	سلطان	خلیفہ
۷۷	۲۱	مشاقۃ	مشاقہ
۸۲	۱۸	تحریم	تجسیم
۸۳	۸	تجسم	تجسیم
۸۳	۱۳	افرلقیہ	افریقیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۳	۱۷	محب	عجیب
۸۵	۱۲	بالک	بالک
۹۳	۹	شتی	شتی شتی
۹۴	۱۸	معقل کرنا	معقل کو بہت کہنا
۹۷	۳۰	اوسیمین	اوسمین
۹۸	۱۷	ان مین	ان دو مین
۱۰۳	۱۱	اوڑی	اوڑھی
〃	۲۲	اوٹھالی	اوٹھالیے
۱۰۷	۱۳	نہون	نہو
۱۰۹	۱	تفاوت	تفاوت
〃	۱۳	سمت	صحبت
〃	۱۴	نمودواند	نمودہ
۱۱۱	۱۵	بہ عذر	یہ عذر
۱۱۴	۲	اکی	اکا
۱۱۵	۱۰	اسکی	اسی لیے
۱۲۲	۲۱	جزی	جزئیہ
۱۲۵	۱۰	وحیدیہ	وغیرہ
〃	۲۰	فارسی	فارسی الاصل
۱۳۲	۳	پارسیوان	فارسیون
۱۴۳	۱۵	حل	محل

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۳	۱۶	صحابہ	صحابہ وغیرہ
۱۵۱	۲۱	خرز	خزر
۱۵۳	۲	میری	میری بعض اکابر کے
〃	〃	اجداد	اونکے اجداد
۱۵۹	۲۱	ایک	اہل
۱۶۰	۲	اشی	اسّی
۱۶۸	۸	بیٹھے	پیٹھے
۱۷۰	۱۹	دین	مین
〃	۲۰	المحمدیہ	المجدیہ
〃	۲۱	تھی	ہی
۱۷۴	۵	سرہم	اسرارہم
۱۸۳	۹	نصر	قصر
۱۸۷	۱۰	امی	رأی
۱۹۰	۱۲	کسکا	کسکے
۱۹۱	۷	چارد	چارۂ
۱۹۲	۸	بکربون	بکریون
۱۹۳	۲	امام	دام
〃	۴	جبب	جیب
〃	۵	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۳	۱۰	میراثا	میراث
۱۹۷	۱۴	بجنے	بچنے
〃	۱۸	قتنے	فتنے
۲۰۳	۱۴	پھاکتا	پھیکتا
〃	۱۵	ہتا ہی	رہتا ہی
۲۰۵	۴	آرادی	ارادی
۲۰۵	۱۲	واقی	واقعی
۲۰۹	۱۱	سلام	اسلام
۲۱۰	〃	جاخط	جاحظ
۲۱۱	۱۲	گرد	گردیت
۲۱۷	۸	اعقادہ	اعتقادہ
〃	۹	حوص	خوص
۲۲۰	۱۴	ہیں	ہی
〃	۱۶	مسم	معتصم
۲۲۲	۴	حنہ	حد
۲۲۵	۱۴	زاہب	مذاہب
۲۲۷	۱۸	روزو	روزہ
۲۳۱	۴	ہوئی	ہوتی
۲۳۲	۱۳	کردقبدل	کردقبول

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٢٣٢	١٧	براو بر	برابر	٢٨٣	١٧	مین ن	میرے ایک بزرگ
٢٣٣	٥	رہے ہو	رہتے ہو	٢٨٣	١٦	یہ	مین
″	٨	بشدہ	بستہ				
″	١٧	کرنی	کرنی کی	٢٨١	٧	سوزہن	سوزاین
″	١٩	حرام	حرام ہی	٢٩٠	٩	دافی	وافی
٢٣٤	١٨	دنیا	دیا	٢٩٠	١٧	سنہ ١٣	تیرہوین صدی
٢٣٥	١٥	جو تجھہ	جنو تجھہ	٢٩٠	٢١	المتقی ہی	المصاین
٢٣٧	٧	جہادکیا	بہادکیا	٢٩٦	١٥	و	جو
٢٤٥	١٢	ضد !	صد !	″	١٨	دادیا	دلادیا
٢٤٧	٤	وام	وام	٢٩٨	١١	ہماے	ہمارے
٢٥١	١٧	اون سے	اوس سے	٢٩٩	١٧	مفوضہ	مقبوضہ
٢٥٢	٢٠	سے	یہ	٣٠٢	١٣	خلیفہ	خلیفہ بنایا
٢٥٩	٥	قتل	فصل	٣٠٤	٥	رو	روس و سلطان
″	١٩	سو	جو	٣٠٦	٧	تہا	تہی
٢٥٦	٦	ہوی	ہوئی	٣١٠	١	سودان	سودانی
″	١١	مانی	زمانی	٣١٢	١	نقل ہے	نقل کیا ہی
″	١٤	یمن	مین	″	٨	تقیل	ثقیل
٢٦٩	١٣	جا	چیا	٣١٧	١٣	تہا	رہا
٢٧	٢	سے	جیسے	″	١٥	سنہ ١٠٥٩	سنہ ١٠٩٠ع
″	٥	رودبل	رذیل	″	١٧	سنہ ١٠٦٣ع	سنہ ١٠٦٣ ہجری